

صفحہ	مقدمہ	صفحہ	مقدمہ
۴۷	بیان نماز نفل گھر میں پڑھنے کا۔	۵۶	بیان نماز کا بعد عشا کے۔
۴۸	بیان انتظار کرنے نماز کا بعد نماز کے	۵۷	بیان نماز وتر کا۔
۴۹	بیان محافظت کا نماز صبح و نماز عصر کے	۵۷	بیان بار و خوسونے کا رات کو اٹھنے
۵۰	بیان بیٹھے رہنے کا مصلیٰ پر بعد نماز	۵۸	کی نیت سے۔
۵۱	بیان اذکار بعد نماز صبح و عصر و مغرب	۵۸	بیان اون کلمات کا جنکو سوتے وقت
۵۲	بیان امانت نماز کا نماز کے پورا کرنے	۵۹	بستر پر رکھے۔
۵۳	کا اچھی طرح پڑھنے کا۔	۵۹	رات کو جاگے تو کیا کہے۔
۵۴	بیان صفوں کے برابر کرنے کا اور	۶۱	بیان آیات و اذکار جو صبح و شام
۵۵	صاف اول کا۔	۶۲	پڑھے جاتے ہیں۔
۵۶	بیان ملائے صفوں کا بند کرنے و راکا	۶۳	بیان نافہ ہو جانے و طیفہ شام کا۔
۵۷	بیان آمین کہنے کا پیچھے امام کے اور	۶۴	بیان نماز ضعی کا۔
۵۸	و عا وغیرہ کا۔	۶۵	بیان صلوة التسبیح کا۔
۵۹	کتاب النوافل۔	۶۶	بیان نماز توبہ کا۔
۶۰	بیان محافظت کرنے کا بارہ رکعات	۶۷	بیان نماز حاجت کا۔
۶۱	سنت پر رات و دن میں۔	۶۸	بیان نماز استخارہ کا۔
۶۲	بیان محافظت کا دو رکعت پر صبح سے	۶۹	کتاب الجمعہ۔
۶۳	بیان نماز کا پہلے جیسے ظہر کے۔	۷۰	بیان نماز جمعہ ساجت جمعہ سعی الی احمد کا
۶۴	بیان نماز کا پہلے عصر کے۔	۷۱	بیان نماز کا دن جمعہ کے۔
۶۵	بیان نماز کا درمیان مغرب و عشا کے	۷۲	بیان سویرے جانے کا طرہ جمعہ کے۔

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۶۹	بیان پڑھنے سورۃ کوف کا دن مجھے	۸۰	کتاب احصوم -
	شب جمعہ کو -	۸۱	بیان روزے کا روزے کی فضیلت کا
۷۰	کتاب الصدقات -	۸۲	بیان روزہ رمضان کا شب قدر کا
۷۱	بیان زکوٰۃ دینے کا تاکید و حجب		قیام کا -
۷۲	زکوٰۃ کے -	۸۳	بیان چھ روزہ دن شوال کا -
۷۳	بیان فاعل صدقات کا -	۸۴	بیان صوم عرفہ کا -
۷۴	بیان تعفف و قناعت کا -	۸۵	بیان صوم محرم کا -
۷۵	بیان حاجت مانگنے کا اللہ تعالیٰ سے -	۸۶	بیان روزہ عاشورہ کا -
۷۶	بیان مانگنے ملنے کا -	۸۷	بیان روزہ شعبان کا -
۷۷	بیان صدقہ دینے کا بار و حکم و قدر کا	۸۸	بیان ہر ماہ کے تین روزہ دن کا -
۷۸	بیان چھپا کر صدقہ دینے کا -	۸۹	بیان اقوام و جمہورات کے دن روزہ رکھنے کا -
۷۹	بیان صدقہ دینے کا نوح و انار ب کو	۹۰	بیان صوم داؤد علیہ السلام کا -
۸۰	بیان قرض دینے کا -	۹۱	بیان صوم سحری کا -
۸۱	بیان آسانی کرنے کا مفلس پر -	۹۲	بیان جلد افطار کرنے کا تاخیر سحری کا
۸۲	بیان خرچ کر نیکایک کاموں میں -	۹۳	بیان افطار کرنے روزہ کا کجور یا پانی پر -
۸۳	بیان جو روکے صدقہ دینے کا شوہر کے مال سے اذن لیکر -	۹۴	بیان کہا نا کہلانے پانی پلانے کا -
۸۴	بیان کہا نا کہلانے پانی پلانے کا -	۹۵	بیان روزہ کھولنے کا پاس کسی شخص کے -
۸۵	بیان شکر احسان کا رکنا فائدہ کا	۹۶	بیان روزہ کھولنے کا پاس کسی شخص کے -
۸۶	احسان پر -		

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۸۹	بیان اعتکاف کا۔	۹۹	بیان زمزم پینے کا۔
۹۰	بیان صدقہ فطر کا تاکید صدقہ فطر کی۔	۱۰۰	بیان نماز کا بیٹوں مسجد و مین
۹۱	کتاب البعیدین۔	۱۰۱	بیان رہنے کا مریض میں فضل احدی
۹۲	بیان جگنے کا ہر دو شب عیدین پر	۱۰۲	کتاب الجہاد۔
۹۳	بیان سویرے سے جانے کا عیدین پر	۱۰۳	بیان رباط کا راہ خدا میں۔
۹۴	بیان قربانی کرنے کا۔	۱۰۴	بیان حراست کرنے کا راہ خدا میں۔
۹۵	کتاب الحج۔	۱۰۵	بیان نفقہ کا راہ خدا میں فازی کے
۹۶	بیان حج و عمرہ کا۔	۱۰۶	سامان درست کرنے کا۔
۹۷	بیان خرچ کرنے کا حج و عمرہ میں۔	۱۰۷	بیان گھوڑے پالنے کا راہ خدا میں۔
۹۸	بیان عمرہ کا رمضان میں۔	۱۰۸	بیان فازی و رباط کے عمل صالح کرنیکا
۹۹	بیان خاکساری و خواری کا حج میں	۱۰۹	بیان صبح شام چلنے کا راہ خدا میں۔
۱۰۰	بیان احرام و لبیک پکارنے کا۔	۱۱۰	بیان شہادت چاہنے کا راہ خدا میں
۱۰۱	بیان احرام باندھنے کا مسجد تھنے سے	۱۱۱	بیان تیر اندازی کا راہ خدا میں۔
۱۰۲	بیان طواف و استلام حجر اسود و کعبہ	۱۱۲	بیان جہاد کرنے کا راہ خدا میں۔
۱۰۳	بیانی و مقام و دخول بیت کا۔	۱۱۳	بیان اخلاص نیت کا جہاد میں۔
۱۰۴	بیان عمل صالح کا عشر ذی الحجہ میں۔	۱۱۴	بیان جہاد کرنے کا دریا میں۔
۱۰۵	بیان رتوں کا عرفہ و مزدلفہ میں۔	۱۱۵	بیان فضیلت شہادت و شہداء کا۔
۱۰۶	بیان کنکری پینے کا۔	۱۱۶	بیان انواع شہادت کا۔
۱۰۷	بیان شہداء کے کامنی میں۔	۱۱۷	کتاب قرارة القرآن۔

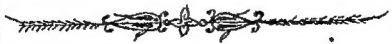
صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۱۱۶	بیان قرآن شریف کے پڑھنے پڑبانے	۱۳۴	بیان جوامع تسبیح و تہجد کا۔
	سیکھنے سکھانے کا۔	۱۳۴	بیان کھینے لاول ولاقوة الا باشد کا۔
۱۱۸	بیان دعا حفظ قرآن کا۔	۱۳۵	بیان رات دن کے وظیفہ کا۔
۱۱۹	بیان خبر گیری قرآن کا حسین کرنے آواز کا۔	۱۳۵	بیان ذکر کا بعد نماز فرض کے۔
۱۲۰	بیان پڑھنے سورہ بقرہ وال عمران کا۔	۱۳۶	بیان اچھے برے خواب کا۔
۱۲۱	بیان پڑھنے آیت الکرسی کا۔	۱۳۶	بیان نیند نہ آنیکا رات کو خواب میں ڈرنا کا۔
۱۲۲	بیان پڑھنے سورہ کھٹ اور اسکے ادائیگی کا۔	۱۳۷	بیان گہرے نکلنے اور سوچ میں جانے کا۔
۱۲۳	بیان پڑھنے سورہ یس کا۔	۱۳۸	بیان استغفار کا۔
۱۲۴	بیان پڑھنے سورہ تبارک الذی کا۔	۱۳۸	بیان کثرت دعا کا۔
۱۲۵	بیان پڑھنے قل ہو اللہ احد کا۔	۱۳۹	بیان اسم اعظم وغیرہ کا۔
۱۲۶	بیان پڑھنے معوذتین کا۔	۱۴۰	بیان دعا کا بعد میں نماز کے پچھو خیرت میں۔
۱۲۷	کتاب الذکر والدعاء۔	۱۴۱	بیان کثرت درود کا۔
۱۲۸	بیان ذکر خدا کا کھٹے پیچے۔	۱۴۲	کتاب البیوع وغیرہ کا۔
۱۲۹	بیان جمع ہونیکا ذکر خدا پر۔	۱۴۳	بیان کمائی کرنیکا۔
۱۳۰	بیان من کلمات کا جو مجلس کی گت پش کا کھٹا۔	۱۴۴	بیان طلب کرنے رزق کا ادلی وقت صحیح میں۔
۱۳۱	ہو جاتے ہیں۔	۱۴۵	بیان ذکر خدا کا باناسون میں۔
۱۳۲	بیان کھٹے لا الہ الا اللہ کا۔	۱۴۶	بیان میانہ روی کا طلب رزق میں۔
۱۳۳	بیان کھٹے لا الہ الا اللہ وعدہ لا شرک لک کا۔	۱۴۷	بیان طلب حلال واکمل حلالی کا۔
۱۳۴	بیان تسبیح تبدیل بکبیر تہجد کا۔	۱۴۸	بیان تقویٰ پر ہمیز گاری کا ترک نہ ہونا کا۔
۱۳۵	بیان تسبیح تبدیل بکبیر تہجد کا۔	۱۴۸	بیان آسانی دزخی کرنیکا لین دین میں۔

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۱۴۹	بیان اتالہ خادم کا۔	۱۴۳	بیان ساوگی لباس کا۔
"	بیان سیج بولنے تجارت کا۔	۱۴۵	بیان کپڑا پہنانے کا کسی محتاج کو۔
۱۵۰	بیان قرض ادا کرنے کا۔	"	بیان باقی رکھنے بڑے پاپے کا۔
۱۵۱	بیان اون کلمات کا جو قرضہ انگین	۱۴۶	بیان سر ملگنے کا۔
"	آفت زدہ گرفتار کتاب ہے۔	"	کتاب الطعام۔
۱۵۲	بیان مملوک کے ادا کرنے کا حق مولیٰ کو۔	"	بیان بسم اللہ کہنے کا طعام پر۔
"	بیان آزاد کرنے مملوک کا۔	۱۴۷	بیان کھانے کا برتن کے کنارے سے
۱۵۳	کتاب النکاح۔	"	بیان کھانے سرکہ کا تیل کا گوشت کا
"	بیان چشم پوشی کا۔	"	نوحہ کر۔
"	بیان نکاح کرنے کا زن و نیا رہے۔	۱۴۸	بیان اکٹھے ہو کر کھانے کا۔
۱۵۵	بیان اچھے برتاؤ کا ساتھ جو روکے	"	بیان انگلی چاٹنے کا بعد کھانے کے۔
۱۵۸	بیان نان نفقہ ابن و حمال کا۔	"	بیان حمد کا بعد کھانا کھانے کے۔
"	فصل بیان مین پر ورش لڑکوں کے	۱۴۹	بیان ہاتھ دہونے کا بعد کھانا کھانے
۱۵۹	بیان اچھے نام رکھنے کا۔	"	کے۔
۱۶۰	بیان ادب سکھانے کا اولاد کو۔	"	کتاب القضاہ وغیرہ۔
"	بیان مرنے ایک یا دو یاقین بچوں کا	"	بیان عدل کرنے کا۔
۱۶۱	کتاب اللباس۔	۱۵۰	بیان مظلوم کی حمایت کرنے کا۔
۱۶۲	بیان سفید کپڑے پہنے کا۔	۱۵۱	ظالم سے ڈرے تو کیا دعا پڑھے۔
۱۶۲	بیان قمیص کا۔	۱۵۲	بیان اچھے کا قرب سلطان سے۔
۱۶۳	بیان دعا کا وقت کپڑا پہنے کے۔	۱۵۳	بیان شفقت و رحمت کا خلق پر۔

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۱۷۵	بیان اچھے وزیر و نائب کا۔		کے دل کو خوش کرنے کا۔
۱۷۶	کتاب احمد وود۔	۱۹۳	کتاب الایوب وغیرہ۔
۱۷۷	بیان امر بمعروہ و نہی عن المنکر کا۔	۱۹۴	بیان شرم و حیا کا۔
۱۷۹	بیان عیب پوشی کا۔	۱۹۵	بیان حسن خلق کا۔
۱۸۱	بیان قائم کرنے حد وود کا۔	۱۹۶	بیان نرمی و دیرینگی و حلم کا۔
۱۸۲	بیان ترک شراب خواری کا۔	۱۹۷	بیان کثادہ رونی خوش کلامی کا۔
۱۸۳	بیان حفظہ شریک کا۔	۱۹۸	بیان افتخار سلام کا۔
۱۸۴	بیان عفو قتل وغیرہ کا۔	۱۹۹	بیان مصافحہ کا۔
۱۸۵	کتاب البر والصلۃ۔	۲۰۰	بیان گوشہ گزینی کا رقت عدم کجی کا۔
۱۸۶	بیان مان باپ سے نیکی کرنے کا۔	۲۰۱	بیان غصہ پل جانے کا۔
۱۸۷	بیان صلہ رحمی کا یعنی سلوک کرنے کا۔	۲۰۲	بیان صلح کر دینے کا کہ گون مین
۱۸۸	کرنیکا نامتے والوں سے۔	۲۰۳	بیان منع غیبت کا۔
۱۸۹	بیان کفالت یتیم کا شفقت کرنے کا۔	۲۰۴	بیان خاموشی کا۔
۱۹۰	کارائڈ پر سکین پر۔	۲۰۵	بیان خاکساری کا۔
۱۹۱	بیان ملاقات کرنے کا انخوان و	۲۰۶	بیان حق بولنے کا۔
۱۹۲	صالحین سے۔	۲۰۷	بیان تقویٰ کا۔
۱۹۳	بیان اکرام صہان کا۔	۲۰۸	بیان دور کرنے ایذا کی چیز کا راہ سے
۱۹۴	بیان پہلدار درخت لگانے کا۔	۲۰۹	بیان قتل کرنے گرگٹ و سانپ وغیرہ کا۔
۱۹۵	بیان جو درو سخا کا۔	۲۱۰	بیان ایفاء وعدہ و امانت کا۔
۱۹۶	بیان قضا و حجاج سلیم کا سلمان	۲۱۱	بیان محبت کا اللہ کے لئے۔

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۲۱۴	بیان جنبین نیک کا۔		نقر وغیرہ کا۔
۲۱۵	بیان سکونت کا ملک شام میں۔	۲۲۲	بیان زہد و انکسار کرنے کا تھوڑی چیز
۲۱۶	بیان رفقہ اسفر کا۔	۲۳۷	بیان رونے کا اللہ پاک کے ڈر سے۔
۲۱۷	بیان ذکر خدا کا وقت سوار ہونیکے	۲۳۹	بیان موت کے یاد کرنے کا۔
۲۱۸	بیان چلنے کا رات کو اوترنے کا	۲۴۱	بیان خوف خدا کا۔
۲۱۹	آخر شب میں۔	۲۴۲	بیان رجا و حسن ظن کا ساتھ اللہ
۲۲۰	بیان ذکر خدا کا شوکر لگتے وقت		پاک کے۔
۲۲۱	جانور کو۔	۲۴۳	کتاب اجناسز۔
۲۲۲	جب نزل پر اوترے تو کیا کہے۔		بیان مانگنے عفو و عافیت کا اللہ
۲۲۳	بیان دعا کرنے کا پس پشت۔		پاک سے۔
۲۲۴	مرزا غربت کا۔	۲۴۴	بتلا کو دیکھ کر کیا کہے۔
۲۲۵	کتاب التوبہ۔		بیان صبر کرنے کا جان و مال کی
۲۲۶	بیان شتابی کرنے کا توبہ میں۔		بلا پر۔
۲۲۷	بیان خالی ہونے کا واسطے عبادت کے	۲۴۹	جسکے بدن کو کچھ دکھ پہونچے وہ
۲۲۸	متوجہ ہونے کا طرف اللہ تعالیٰ کے۔		کیا کہے۔
۲۲۹	بیان عمل صالح کا وقت فساد زمان کی	۲۵۰	بیان عیادت بیمار و بیمار بیمار کا۔
۲۳۰	بیان مجھے رہنے کا اپنے کام پر اگرچہ	۲۵۱	بیمار کو کیا دعا دے بیمار کیا کہے۔
۲۳۱	قلیل ہو۔	۲۵۲	بیان عدل کا وحیت میں۔
۲۳۲	بیان محتاجی و تمہید ستی و فضیلت	۲۵۳	بیان محبت تقار اللہ کا۔

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۲۵۳	جسکا کوئی آدمی مر گیا ہو وہ کیا کہے۔	۲۵۹	بیاں عذاب و نعمت قبر کا۔
۲۵۴	بیاں قبر کو دفن کرنے کے نکلنے کا۔	۲۶۰	کتاب البعث و احوال یوم القیامت
-	بیاں جانے کا ہمراہ جنازہ کے اور	-	کتاب صفۃ الجنۃ۔
-	دفن کرنے کا۔	-	بیاں جنت مانگنے کا۔
-	بیاں کثرت مسلمین کا نماز جنازہ پر۔	۲۶۱	بیاں اہل جنت کا۔
۲۵۵	بیاں جلد لی جانے جنازہ کا جلد دفن	۲۶۲	بیاں حرمین کے گانے کا۔
-	کرنے کا۔	-	بیاں جنت کے بازار کا۔
۲۵۶	بیاں دما کا واسطے میت کے سنا کرنے	۲۶۳	بیاں خلود اہل جنت کا جنت میں
-	کاسیت پر۔	۲۶۴	خاتمۃ الکتاب و عاقبۃ الخطاب۔
۲۵۷	بیاں اسکا کہ مرد باریت قبور کریں	۲۶۸	خاتمہ طبع از حافظ شاہ محمد یحیٰ
-	حورین مکرین۔	-	شہیر افتخار الشعراء سید جمیل احمد
۲۵۸	بیاں گزر کرنے کا قبور ظالمین پر۔	-	سہ سوانی جمیل۔





# عَاقِبَةُ الْمُتَّقِينَ

طُبِعَ فِي مَطْبَعٍ مُفِيدٍ عَامٍّ  
الْقَائِمِ فِي الْكَرَّةِ سَنَةً  
الْهَجْرِيَّةِ

محمد و علی اللہ و صحبہ و من پیغم اقتفی اما بعد حدیث جبریل بن جبریل کہ رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے بیان اسلام ایمان احسان کا آیات اسلام کی خوبی ہے  
 کہ آدمی بیگناہ کاموں کو چھوڑ دے یہ چھوڑنا اسی شخص سے بننا ہے جو خدا کا ذکر کرتا ہے خدا سے  
 دُعا کرتا ہے اور خدا سے ملتا ہے جنت اسی کے لئے ہے جسکو خدا کا ذکر ہے جاہل آدمی جو خدا کو  
 نہیں پہچانتا ہے اور خدا کا کچھ ذکر ہی نہیں ہوتا ہے اس سے گناہ ہوتے ہیں گناہوں کا  
 انجام جہنم میں جانا ہے رسالہ **بشارۃ الفساق** میں جن اعمال و اقوال پر وعدہ خدا  
 و نجات کا آیات ہے حال اور نکال دیا گیا ہے اس رسالہ **حقبة المتقین** نام میں اور ان اعمال  
 و اقوال کا حال لکھا جاتا ہے جسکا انجام دارالسلام ہے آج ہر مسلمان اپنے عمل و قول کو ان دونوں  
 رسالوں پر عرض کر کے معلوم کر سکتا ہے کہ حالت موجودہ اسکی کیا حالت منتظرہ کیا ہے جو آدمی  
 جس طرح کے کام میں رہتا ہے اگر اسی حال پر اسکو موت آجاتی ہے تو اسکا انجام وہی ہوتا ہے

جو ان دونوں مسائل میں لکھا گیا ہے بلکہ انجام ہر بشر کا پہلے سے علم الہی میں مقرر ہو چکا ہے اور  
مقرر کے موافق اوستا کام بنتا ہے کل ہمسرہا خلق لہ دنیا میں جتنی دوزخی کی کوئی پہچان سے  
بشر نہیں ہے جو اس حدیث میں آچکی ہے دوزخ میں جانو لا لوث پیر کر وہی کام کرتا ہے جو اہل ناک  
کام ہیں جنت میں جانو لا وہی کام کرتا ہے جو اہل جنت کے کام ہیں سو جس شخص کو تم دیکھو کہ وہ اہل  
سامعات میں مشغول ہے جاننا کہ انشاء اللہ وہ جنتی ہو گا جس آدمی کو دیکھو کہ کبار میں مبتلا ہے معلوم  
کر لو کہ وہ جہنم میں جاوے گا گو کچھ قطعی جنتی ہوئے یا دوزخی ہونے کا کسی گمہ گو پر نہیں ہو سکتا ہے اسلئے کہ  
علم خاتمہ کا خراجی کو ہے جس حالت پر ناتمہ ہوتا ہے وہی حالت اسکا انجام ہے

حکم مستوری رستی ہمہ بر خاتمہ ست	کس نہ است کہ آخر بچہ حالت گزرد
---------------------------------	--------------------------------

خاتمہ کا اچھا یا بُرا جو ناہر حیرت سوا خدا کے کیوں معلوم نہیں ہو سکتا ہے مگر حسن خاتمہ سور خاتمہ کے  
ایسے حدیث شریفین میں علامتیں آئی ہیں اوسے یہ بات ماثہ لگتی ہے کہ اگر یہی حال رہا تو انجام اسکا اچھا  
یا بُرا ہو گا کیونکہ دار و احوال خاتمہ سور خاتمہ کا عمل پر ہے عمل گویا ایک عہہ جانچ ہے واسطے معلوم کرنے انجام  
خیر یا شر کے یہ بات کہ اگر خدا چاہے تو کیونکہ ذرا سے نیک کام پر پختہ سے یا ذرا سے بد کام پر پکڑ لے اور  
چیز ہے کیونکہ جہنم وہ نکتہ گیر ہے اسبطح نکتہ نواز ہی ہے آیت بہ کار آدمی کو فقط ایک پیا سے گئے  
کے ہانی پلانے پر بخشہ یا ایک عورت کو ملی کے ہو کار کھنے پر جہنم میں بھیجے یا ایک آدمی نے سونخون کے تھے  
اوستے تو بکی سارے گناہ اس کے مٹ گئے بلکہ با عورت کو با وجود علم و فضل چہرہ کے ذرا سی محبت دنیا پر  
دوزخی کر دیا تبہ حال معیار عاقبت خیر عاقبت شر کا یہی عمل انسان کا ہے

ازہ کا فایہ عمل فاضل مشو	گندم از گندم بر وید جو ز جو
--------------------------	-----------------------------

برے کام کے مغفرت کا یقین رکھنا اچھے کام بجا لا کر رحمت سے ناامید ہونا سخت بیوقوفی ہے اگرچہ  
یاس و امن دونوں کفر ہوتے ہیں ایمان و ایمان خوف ورجا کے ہوتا ہے

مقدمہ

اللہ کا شکر ہے جس نے ہجو مسلمان بنایا اسلام سکھایا ایمان بتایا احسان بتایا اسلام سے بڑکے ایمان  
 سے زیادہ احسان سے بہتر کوئی نعمت نہیں ہے وہ شخص بڑا بہتا اور ہے جو مسلم ہون محسوس نہ کر دیا  
 میں سب سے زیادہ غفلت فاقہ مست کیوں نہ وہ آدمی بڑا بد بخت ہے جس کا کچھ نقصان میںوں چیزوں  
 میں نہیں ہے گو دنیا میں ہفت انگلیں کا بادشاہ ہی کیوں نہ ہو پہرہ کوئی ان میںوں مراتب میں ہر قدر  
 کامل ہوتا ہے اور شاہی وہ نزدیک خدا کے مقرب ہوتا ہے جو شخص جتنا ناقص ہے اور شاہی نہ آ  
 دور سے اسلام لغت میں مطلق تا بعد لاری کا نام ہے شرع میں سب سے آوری اور ہی کا نام ہے  
 تیوٹ اسلام کا یوں ہوتا ہے کہ آدمی احکام خدا اور رسول کو مان لے جاں لے اور میرا عمل کرے فقیہی  
 اسلام ایمان کا قریب یکہ گیر ہے اگرچہ وصف ظاہر میں جدا معلوم ہونے میں کیونکہ یہ نہیں ہو سکتا  
 کہ ایک شخص مسلمان ہو مگر مومن نہ ہو مگر مسلمان خود نفس تصدیق میں نہ کی ہوتی ہے نیز یہی  
 یہ کم دستی ایمان شری میں پائی جاتی ہے کہ کسی ایمان کو قوت حاصل ہوتی ہے کبھی ضعیف اگر کتاب ہے  
 کسی ایمان اجمالی ہوتا ہے کبھی تفصیلی اس تقریر سے درمیان اور تکرار بات و عدم زیادت ایمان کی  
 توفیق حاصل ہوجاتی ہے اسیکو ہو وی نے بھی پسند کیا ہے فقہان زانی نے طرہ متفقین کے نسبت  
 کیا ہے تابع جسکی کہتے ہیں ہیذا حقان لغتی ہے بہر حال ایمان نام ہے تصدیق فیہی کا اسلام نام ہے  
 سہا آدمی حکم کا احسان نام ہے اخلاص دل کا ایک لفظ کا استعمال کبھی و دوسرے لفظ کی جگہ بھی آجاتا  
 ہے اسلام ایسی چیز ہے کہ سوا اسکے کوئی دوسرا دین مقبول نہیں ہے **فَاللّٰهُ تَعَالٰی وَص**  
**یَتَعٰ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دُنْیَا فُلْ یَعْلَمُ** وہو فی الآخرۃ می الخاسرین **مَا وَفَّقَ اِسْلَامَ** سے آجگہ  
 رہی میر ہے جو حدیث جبریل علیہ السلام میں نزدیک مسلم کے آئی ہے **اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَسُوْدَ اَنْ اَللّٰہُ**  
**اَللّٰہُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَتَقِیْمَ الْعِلَاقَ وَتُوْلِیَ الرَّکُوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحِیَّی الْعِیْتِ**  
**اِنْ اَسْتَطَعْتَ اللّٰہَ** سیلا معلوم ہوا کہ اس سب کا موکو ملنا اسلام کہتے ہیں اگر ایک کام کو بھی نہ  
 شخص ان کاموں میں سے عہد فریضہ کے ترک کرنا ہے تو وہ مسلمان نہیں رہتا حدیث شریف میں  
**بِطَرَحٍ نَارِکَ مَعْلُوۃً** کو کا فر فرمایا ہے اس طرح حکم کفر کا ناکر کا عذر کوۃ و صوم و حج یہی لگایا کہ

تفصیل اس مسئلہ کی رسالہ وسیلۃ النجاة میں لکھی گئی ہے اب جو نقطہ اتنا مطلب ہے کہ  
 کہ خولی اسلام کی لکھی جاکو سو اسلام وہ چیز ہے جسکی دعا انبیاء نے مانگی تھی کسی اور بشر کی تو کیا ہوتی  
 ہے اور عید نبویہ میں آیا ہے اللہ تعالیٰ ہر وقت مسلمانوں والحقنا بالصلحین غیر مخریایا ولا ہفتونین  
 اسکو احمد و بخاری نے ادب مفرد میں رفادہ سے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح بتایا ہے نسائی  
 ہی اسکے مخرج میں یعنی اسے اللہ تو یکو مسلمان مارنیکون میں ملا رسوا کر فتنے میں مت ڈال  
**قال تعالیٰ** ولكن الله يحب اليكم الايمان وزيينه في قلوبكم وكملا اليكم  
 الكفر والفسق والعصيان يعني اللہ نے تمکو ایمان کی محبت دی ہے ایمان کو تمہارے  
 دلوں میں زینت بنی ہے کفر و فسق و گناہ تمکو برا لگتا ہے معلوم ہوا کہ جب کبھی شخص کی یہ حالت ہو گیا  
 تب کہیں وہ مسلمان ایماندار نہیں رہے گا اور نہ اسکا نام کا فر سابق عامی ہوگا اسی وجہ سے یہ بات  
 کہی جاتی ہے کہ فسق و عصیان کا رشتہ کفر سے نزدیک لگا ہوا ہے گناہ کا ڈانڈا ایذا سرحد کفر سے  
 ملا ہوا ہے گو اہلسنت نے مرکب کبار کو ایمان سے خارج دائرہ کفر میں داخل نہیں کیا ہے اسلئے کہ ہنوز  
 نفس تصدیق قلبی باقی ہے کہ اسلام ظاہری ناقص ہو گیا ہے یہ اور بات ہے کہ اکثر نام کے مسلمانوں  
 کو گناہ کبیرہ اصرار عصیان کفر تک پہنچا دیتا ہے اسلئے یہ کہا ہے کہ معاصی کفر کے قاصد ہیں جسے  
 گناہ کہنا شروع کیا اوسکو گویا کفر نے پیغام بھیجا اسلام نے سلام نصحت کیا پر جو کوئی گناہ پر  
 جما ہوا ہے رات و دن خطا کیا کرتا ہے اوسکے پاس گویا ہر دم قاصد کفر آیا کرتا ہے ۵

اک ہفتہ میں تین چار آئے

قاصد ترے بار بار آئے

ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے یہ سوال کیا تھا کہ تو مجھ کو اور میری اولاد کو مسلمان بنائے کہ نہ رہنا اور  
 اجعلنا مسلمین ان الذین ذریتنا امة مسلمة لك معلوم ہوا کہ کوئی نعمت و کرامت بزرگی و عظمت  
 میں اسلام سے بڑیکر نہیں ہے اللہ نے اس دعا کو قبول فرمایا جب ایک کچھ نہ کچھ ذریت ابراہیم  
 اسلام پر قائم چلی آتی ہے اور قیامت تک چلی جاوے گی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاس  
 ذریت ابراہیم علیہ السلام میں ہیں آخرت انبیاء کرام میں آپ کی امت بھی اکرم جملہ اہم ہے ساری

سادات اولاد سید المرسلین میں سادے قریش ذریت اسمعیل بن خلیل اللہ ہیں انہیں زمانہ تختی یاد  
 سے ہمیشہ اسلام قائم رہا اور ربیکا گو بعض ذریت اسحق علیہ السلام کی بعد موسیٰ علیہ السلام کے سلمان سے  
 جب نہ رہی تیرہویں اور نہ خدا کی ماری پڑی سلطنت و نبوت و دونوں کو جیتے صورت سلیم اللہ الذلۃ  
 والمسکۃ ویاؤ العصبہ میں اللہ پہلے ہوا پر ہم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بیعت کی تھی  
 کہ جبر وارتقم سلمان می رکھ کر خدا اللہ نے اس میں کو تمہارے لئے پسند کر لیا ہے یا بی بی ال اللہ  
 لکم اللہ ولا حقوق الا انتم مسلمون افسوس ہے کہ خدا کو یہو سلمان بناوے ہمارے لئے دین  
 اسلام پسند فرماوے ہم خدا کی پسند کو جو ذکر گراچی پسند پر جلیں پاری ہندی بنین یا نصرانی  
 یہودی کلامین اس سے بڑا کر اور کیا کفران نعمت آئی ہو گا ایسے لوگ حقیقت میں بندے نہیں  
 جوتے ہیں گندے ہوتے ہیں پرسی اپنے عمل بد پر خرمندہ نہیں ہوتے ابراہیم علیہ السلام وہ شخص  
 تھے جسکو جہان بہرے دوسرے ماننے مانتے جانتے ہیں ملحق اس کے اور کئی تفہیم کرتے جیسے آئے ہیں سو یہ اسلام  
 اور کئی ملت کا نام ہے اور نہیں ہے بلکہ نام ہی سلمان رکھا ہے یہ کہہ ہمارا نیا بامانین ہے بلکہ مبرا  
 روپ ہے، ہوسنا کر المسلمین میں قبل ہی نام ہمارا نوریت و انجیل میں ہی رہا ہے قرآن میں بھی  
 نام سے ہو گیا اور فرمایا ہے وشدنا محمد سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اگر کوئی پوچھا کہ تم کون ذات  
 ہو تو کہتے اما ان کا اسلام یہ سلمان و صحابی ہیں جبکہ حق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے یہ فرمایا تھا سلمان ہذا اهل البیت یہ نسبت اپنی طرف اسلام کے بطور فخر کے بیان  
 کرتے تھے صحیح ہے اس سے بڑا کر اور کیا فخر ہو گا کہ ہم اسی نام سے پکارے جاوین جسکو اللہ نے ہمارے  
 لئے پسند لیا ہے اور کے خلیل خلیل نے ہمارا وہ نام رکھا ہے خدا کے رسولوں نے اس نام پر اپنا نام  
 دیا ہے تو منی علیہ السلام کی قوم میں جو لوگ ایمان لائے تھے ان کی فرمائش خدا سے یہ تھی مرنا  
 اجمع علنا صدرا و تو خدا علیہ اسے رب تو ہو کہو میرے ہو کہو سلمان مارے معلوم ہوا کہ یہ دو  
 چیزیں بڑی نعمت ہیں ایک ہر دو ہر سلمان رکھ کر خدا انبیاء میں ایک تو رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تو خدا علیہ اسے دو ہر ہر یوسف صدیق علیہ السلام نے تو ہی

صلی اللہ علیہ وسلم بالحقین بالحقین اسلام سے بڑھ کر اور کیا منت ہوگی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام  
 کا نام دین رکھا ہے ان الدین عند اللہ الاسلام کون ہے اس سے بہتر ہے کہ سوا اس دین کے  
 دوسرے دین منظور نہیں ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا کون خطا اس سے افضل ہے کہ اسلام کو ہمارے لئے  
 پسند فرمایا ہے رغبت لکم الاسلام دینا کون بیشش اس سے بڑھ کر ہے کہ ساری مخلوق کا بانا  
 یہی اسلام ہے واللہ اسلام من فی السموات والارض طوعاً وکرہاً والیہ ترجعون کون  
 خلعت اس سے زیادہ قیمتی ہے جو خدا نے جہن پہنایا ہے بلکہ اپنے خلیل دسارے مسلمان و مہدیین  
 کو بخشا ہے مائگان ابراہیم یحییٰ و یونس و یوسف و ابراہیم علیہ السلام و مائگان علی الشریفین  
 یعنی ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ یکساں مسلمان تھے مشرک تھے صدقے اس آیت کا  
 جامعیت پر دنیا میں اویان مسوخرین سے اب فقط یہی دو مذہب بکاسے جاتے ہیں ایک یہود و مسیح  
 ترساید اہل کتاب کہلاتے ہیں انکے سوا جتنے اہل مذہب سوا اہل اسلام کے ہیں وہ سب مشرک ہیں  
 گوا لگ لگ نام رکھتے ہیں مگر کام سب کا یہی شرک باللہ ہے سوا براہیم علیہ السلام کو سارے جہان  
 کے دینوں مذہبوں سے علحدہ کر کے مسلمان ٹھہرایا مسلمان ہی کون جو صفت اسلام میں کیتا ہے جتنا  
 ہوا سب سے یہ بات ہے کہ ملت اسلام کو ملت حنیفی کہتے ہیں حنیف وہ شخص ہے جو طن کسی اور مٹل  
 کے نہ جھکے دین حق سے برگزیدہ پہرے اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ ایک بڑی بہاری آگ میں ڈال  
 گئے مگر اسلام سے نہ پہرے اب خدا کے خلیل جلیل انون تو پہر اور کیا ہوگا سبحان اللہ بیان تو بظیفیل  
 اسلام کے آگ سرد ہو کر باغ ہو گئی وہاں مقلدین فرعون کے لئے پانی آگ بن گیا اغرقوا فادخلوا  
 ناراً یہی حال زمانہ و جال میں ہوگا کہ اوسکی آگ حق میں مسلمان کے مبت او سکی بہشت حق میں کافر  
 کے درخ ہو جاوے گی جہلا کون نعمت اس اسلام سے بڑھ کر ہو سکتی ہے حالانکہ خدا نے رسول خدا صلی  
 علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا ہے کہ وہ یون کمین انا اول المسلمین پہر اس کلمہ کو شرف افزا کرو و منتان  
 عبادت ٹھہرایا کہ ہر دین میں کئی بار موندہ سے نکلتا ہے و نشاۃ احمد اسلام عن علم عطا یا کہ مہر ایاہو تو  
 پہر کیا ہو تھا لاکہ نجات پانا مومن کا قیامت کے ہول سے بچنا مشترک خقیون کے محفوظ رہنا آفات

عمر سے موت سے سفید ہونا مسلمانوں کے مومنہ کا سببہ رو ہونا مگر یہ اسلام کا اسی دامن اسلام  
 سے لگا ہوا ہے اسی اسلام کی بدولت جو وقت گرگنا بلکہ لوگ حوض کو فر سے پٹائے بلگائے جا رہے  
 مسلمان اب بیکت آپس کو حوض رسول مستطاب علیہ السلام سے پین گئے تھی اسلام ہو گا  
 جسکے صدقے میں بل حوض سے گزر جاویں گے ورنہ شقی لوگ پل سے گر کر جہنم کی تہ میں جا آئیں  
 گئے تھی اسلام ہے جسکی بدولت مسلم محمد سے ممتاز ہو گا یہی اسلام ہے جسکے سبب مسلمان مسکن  
 کے سوال کا قبر میں جواب دے سکیں گے حدیث جابر میں آیا ہے کہ بعد اس جواب باعدواب کے منادی  
 رب العالمین ندا کریگا ان صدقہ عدی فاقرتوا من الجنة الخرجہ الیہ فی فی ہی اسلام ہے  
 جسکی بشارت لیکر میر علیہ السلام آئے تھے قل نزلہ من روح القدس من ربی بالحق لیثبت الذکر  
 الامن و اهدی و لیسرہی المسلمین جسے اس بشارت کو قبول کیا بلکہ کتابی موسیٰ و ہرون بکرا و سکوا  
 پیروں یا اوس سے بڑا بکر کوئی بد بخت نہیں ہے ۵

گلیم بخت کسے اگر بافتہ سیاہ

آب زمزم و کوثر سفید بخان کرد

یہی اسلام ہے جسکے صدقے میں خدا نے ہزاروں نعمتیں اپنے بندوں کو دے رکھی ہیں و اللہ  
 جعل لکم من دینکم مکتا الی ولہ کذا ۱۲ بتم نعمتہ علیکم لعلکم تسلمون تم یہ نہ سمجھو کہ اس  
 طرح کی نعمت کفار کو بھی تو دی ہے تو پھر اسلام کی کیا خصوصیت باقی رہی جسکے کہ وہ نعمت جو  
 نزدیک کفار کے ہے گو شکل میں نعمت ہے مگر درحقیقت نعمت ہے اسکو راحت نہ سمجھو بلکہ جرات  
 ہا نو قرآن پاک میں بھی کفار فرمایا ہے یقیناً ۱۳ لعلکم تسلمون کفر و البلاء متاع قلیل تم ماواہم  
 سہو شوش المہاد یعنی یہ کافر لوگ جو اکثر شہرین ملکوں میں دوڑتے پرتے ہیں ہر ملک و سر  
 کو اپنے قبضے میں لاتے ہیں دنیا کا عیش کرتے ہیں سارے جہان کے مرسا ڈراتے ہیں تو انکے  
 عیش و عشرت کو دیکھ کر رخ نگر غم نہ کیا یہ یونہی انکے یہ برتاؤ کا بہت ذرا سا ثور اس ہے یعنی  
 دم بھٹنے تک یا قیام دنیا تک پھر اسکا گرجہنم ہے وہ بڑا بچو نہا ہے یہ وہ اسلام ہے جسکا فکر مسلمان  
 لوگ دارالسلام میں ادا کریں گے الحمد للہ الذی ہدانا لهذا و ما کنا لنہتدی لو لاکل ہذا



فضیلت اسلام کی قرآن و حدیث میں بیشمار آئی ہے کوئی کہا تک لکھ جو آجنگہ ذرا سا لکھ رہا گیا ہے  
 سمجھو دار کو اس قدر کافی ہے ورنہ بے سمجھ کے لئے ایک دفتر ہی کافی شافی نہیں ہو سکتا اسلام کا  
 محل ارکان بن ایمان کا محل جناب ہے احسان کا محل جان ہے حدیث مسلم میں جابر سے مرفوعاً  
 تریف ایمان کی یوں آئی ہے ان تؤمن بالله و ملائکته و کتبه و رسوله و الیوم  
 الآخر و تؤمن بالقدر خیرہ و شرہ اس محل کی تفصیل رسالہ فتح الباب لعقائد اولی الالباب  
 میں لکھی گئی ہے اس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اسلام علانیہ ہے ایمان و ملین ہوتا ہے پرہیزگی  
 طرٹ اشارہ کر کے فرمایا تقویٰ اس جگہ رہتا ہے سداۃ اجدد و الازام و ابو یعلیٰ معلوم ہوا کہ اسلام  
 کہتے ہیں ہاتھ پاؤں سے کام کرنے کا اور سکا آخر آنکھ سے نظر پڑتا ہے اور سکا بجالانا غونہ نری  
 سے بچالیتا ہے اور کے سبب بندہ عادل ٹھہرتا ہے لائق قبول گواہی و اعتماد و روایت کے ہو جاتا  
 ہے ایمان کی جگہ مخفی ہوتی ہے آنکھ سے دکھائی نہیں دیتی بلکہ اگر دل کو چہرہ پر اثر کر دیکھیں تو بھی  
 کچھ نظر نہیں آتا ایسے اسلام کو علامت صدق ایمان کی ٹھہرا دیا ہے نجات کی امید کو جہنم سے  
 بچاؤ کو انہیں دو نوین امر پر موقوف رکھا ہے ایسے قرآن شریف میں جا بجا یہ ارشاد آیا کہ  
 ان الذین امنوا و عملوا الصالحات کانت لہم جنات الفردوس نزکا معلوم ہوا کہ ایمان  
 و عمل کا ساتھ ہے اسلام اگر تنہا تو ایمان اور سکے دل ہے احسان اور سکی جان ہے ۵

تو جان ہے بہاری اور جان ہے توسکچہ	ایمان کی کہیں گے ایمان ہے تو سب کچھ
-----------------------------------	-------------------------------------

یہ بھی ثابت ہو کہ اگر کسی کے دل میں تصدیق حق ہے مگر وہ کوئی کام اسلام کا نہیں کرتا ہے  
 بیٹے ابو طالب تھے تو یہ نری تصدیق باوجود انکار اسلام کے کچھ کام نہیں آ سکتی ہے اس طرح  
 اگر کوئی شخص خصال اسلام بجالاتا ہے مگر تصدیق ایمان کی نہیں رکھتا ہے جیسے منافق لوگ تو  
 وہ سب نیچے کے درجہ و درجہ میں جاویگا اسکو نفاق ایمانی کہتے ہیں اس نفاق کا ایک اور پائی  
 ہے جسکو نفاق علی کہتے ہیں پہلی قسم کے نفاق والے زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں  
 بہت تھے اس زمانہ میں دوسری قسم کے منافقوں سے ہر ملک ہر شہر ہر محلہ ہر محلہ ہوا ہے اللہ

انسان جسکو خلاص کہتے ہیں اوسکا کہین انا بتا ہی نہیں پتا مگر نزدیک بعض علماء و محدث کے  
اس عمدت میں نہ سنا نام اضطرار

ستائیر پتا گئے رگ بسمل کے آس پاس

## بیان خلاصہ صدقہ نیت صالحہ کا

حدیث طویل ابن عمر میں مرفوعاً ایک قصہ تین نمر کا آیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ رات کو وہ ایک  
غامین حاکم سورج تھے کہ ناگہاں ایک تیر ہاڑیر سے سر کر فار کے موند پر اچڑا رستہ بند  
ہو گیا تیرہ تیری کہ حواسہ بوسیلہ کسی محل صلح کے دعا کرنا چاہتے ورنہ نجات معلوم نہ کر سکتے  
اینا محل صلح ذکر کر کے کہا کہ اے اللہ اگر یہ یہ کام خالص ترے لئے کیا ہے تو تو اس تیر کو  
پشادے کہ ہم ماہر تکلمین جتنے نمر کا محل یہ تھا کہ وہ رات بھر رونہ کا پیالہ لئے ہوئے سر ہائے  
اپنی پورے ہی ان باب کے کھڑا ہوا تو کو خستہ سے نہ حکایت نہ آپ پیا نہ بھون کو پلا یا حساب وہ درود  
خود بھیج کہ جاگے تو اونہوں نے یہ اسکی دعا پر وہ تیر کچھ سر کا کشن ایسا کہ ماہر کل سکیں پھر وہ  
آدمی نے اپنا محل صلح ذکر کیا کہ چپاکی بیٹی کو سوا تیر فیان دیکر زار کیا پاتا تھا بعد نابو بانی کے  
خوف خدا سے باز رہا مال ہی جوڑا اسکی دعا پر وہ پتھر ذرا سا اندر سر کا کر لاق یا ہر نکلنے کے نہ ہوا  
تیرے نے اپنا محل صلح ذکر کیا کہ اے اللہ ایک مزدور کی اجرت سے مال خریدا یا تھا پھر وہ سارا  
مال اوس مزدور کو دیدیا اسکی دعا پر وہ پتھر پٹ گیا رستہ ملا یہ محل کھرے ہوئے اسکو خستہ  
نے کسی طریق سے نہ کیا یہ معلوم ہوا کہ ماں باب کی خدمت کرنا خدا سے ڈر کر کسی گناہ تبار  
رہنا خلق خدا کے ساتھ احسان کرنا محل صلح ہے تیرہ ہی معلوم ہوا کہ اپنے محل صلح کو یاد کر کے  
نہ اسے سوال کرنا درست ہے ایسا تو سل منع نہیں ہے تیرہ ہی معلوم ہوا کہ محل صلح کے طفیل ہے  
دنیا کی مایہی مثل بات ہے آخرت میں اوسکا اجر الگ الگ تھا ذہن جیل کو بیخیزین کے ہیجا تھا  
توانہوں نے کہا ہے رسول خدا مجھے کچھ وصیت کیئے فرمایا تو اپنے دہن کو خالص کر تمکو توڑا  
محل کفایت کر مادی گھگھالا الحاکم کو معلوم ہوا کہ محل بے خلاص گو بہت ہو کافی نہیں ہوتا ہے

تو واعل ساتھ اخلاص کے بہت پوجا تا ہے شحاک بن قیس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو تم اپنے کام خالص کیا کرو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا مگر وہی عمل جو  
 خالص اوسی کے لئے ہو تا ہے سوا والا الزماں اس حدیث کے اول میں یہ آیا تھا کہ اللہ تعالیٰ  
 کہتا ہے میں بہتر شریک ہوں جسے میرے ساتھ کسیو شریک کیا تو وہ کام اوسی شریک کے لئے ہوا  
 معلوم ہوا کہ اخلاص مقابل شرک کے ہے جب کوئی عمل خالص واسطے اللہ کے نہیں ہوتا ہے تو  
 ضرور اس میں شرکت غیر اللہ کی ہوتی ہے اور کچھ نہیں تو ریا تو ضرور ہی ہوتا ہے ریا کو چھوٹا شرک  
 فرمایا ہے ابوامامہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ایک آدمی نے رسول خدا سے کہا بھلا بتاؤ ایک شخص جو ذکر  
 کا جو یاں ہے اوسکو کیا ملیگا تین بار فرمایا کچھ نہیں پیر کہا کہ اللہ قبول نہیں کرتا ہے کسی عمل کو مگر  
 جو خالص ہو خاص اللہ کے لئے کیا گیا ہو سوا والا ابو حازم حدیث ابی الدرداء میں مرفوعاً آیا ہے  
 کہ دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب ہی ملعون ہے مگر وہ کام جس سے خدا مقصود ہو سوا والا  
 الطبرانی ق عمر بن خطاب کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے نہیں  
 ہے عمل یعنی اعتبار عمل کا بگزیت سے ہر آدمی کو وہی ملیگا جو اوسکی نیت پر جسے ہجرت کی اللہ و رسول کے لئے اوسکی ہجرت  
 اللہ و رسول کی طرف ہوئی جسے ہجرت کی نیت لگائی کسی عورت کے لئے کہ اوست نکاح کرے اوسکی ہجرت اسی  
 کام کے لئے تھیری سوا والا الشیخان یہ حدیث اصل اصول اسلام ہے دار مدارجہ اعمال کا اسی  
 خبر پر ہے آدمی اپنی نیت کو معلوم کر کے دریافت کر سکتا ہے کہ کون کام اوسکا خالص اللہ کے لئے  
 ہوا کون کام دنیا کے کسی طلب کے لئے ہوا جو کام خاص اللہ کے لئے کیا ہے وہ مقبول ہوگا جو دنیا  
 کے لئے کیا ہے وہ مردود ہے اوسکا کچھ اجر ملیگا بلکہ اوسپر پکڑ ہوگی عاتشہ کی حدیث میں مرفوعاً  
 آیا ہے کہ ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کر گیا جب وہ بیدار میں پونچھا سارے لشکر والے اگلی پہلی پڑ  
 میں دہن جاوینگے پر سب اپنی بیوتوں کے موافق قبر سے اٹھیں گے سوا والا الشیخان یہ واقعہ  
 زمانہ طور حمدی علیہ السلام میں ہوگا اس لشکر میں ایسے لوگ بھی ہونگے جو زبردستی شریک لشکر کئے  
 گئے تھے اوسکی نیت جگہ کی تھی معاوم ہوا کہ جو گناہ کسی سے زبردستی کرایا جاتا ہے اوسپر کچھ نہیں

ہوتی ہے یہ اللہ کا فضل ہے بلکہ عدل ہے گناہ پر ایسی شخص کی پکڑ ہوگی جس نے وہ گناہ اپنی خوشی سے  
 کیا ہے بڑا گناہ ہو یا چوٹا جس نے کوئی گناہ دوسرے کی نذر ہستی سے کیا ہے وہ مجبور و معذور نہیں  
 انشاء اللہ تعالیٰ تائب بنانے کے لیے کہا ہم غزوہ تبوک سے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کے پیرائے فرمایا کچھ لوگ بھوکو چھوڑ کر دینے میں گئے ہیں ہم کسی گناہی جنگل میں نہیں چلے مگر جو وہ  
 لوگ ہمارے ساتھ تھے اور کو غدرنے روک رکھا تھا وہاں انعامی ابو داؤد نے آنا اور زکوٰۃ  
 کیا ہے کہا وہ ہمارے ساتھ کیونکر ہوئے وہ تو مدینہ میں رہے فرمایا او کو باری نے روک  
 رکھا معلوم ہوا کہ فقط نیت پر ہی ابو داؤد کے کچھ کام کرنے ہی پر حصر نہیں ہے عزت و اجرت  
 کا باطل نہیں ہوتا ہے ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ  
 تمہارے جسم تمہاری صورتیں نہیں دیکھتا ہے تمہارے دونوں کیطرت دیکھتا ہے ہر واہ  
 مسلم یعنی تمہاری نیت کو یہ کتاب ہے کہ کیسی ہے یہ تین دیکھتا کہ تم سوئے ہو یا بیدار ہو خوب صورت  
 ہو یا بد صورت نیت اچھی چاہئے چنانچہ کیا ہی ہو صورت کیسی ہی ہو حدیث طویل الی ہر پرہ  
 میں نہ فرمایا ہے کہ ایک بندے کو خدا نے مال دے دیا ہے وہ اپنے رہتا ڈرتا ہے صلہ رحم  
 کرتا ہے جانتا ہے کہ اس مال میں اللہ کا حق ہے ایسا شخص افضل منازل میں ہوگا ایک وہ بندہ  
 ہے جسکو مال دیا نہ علم وہ کتاب ہے کہ اگر میرے پاس مال ہو تو میں بھی وہی کام کرتا جو نیکو شخص  
 کرتا ہے سوا رسکوا و سکی کنت کا پہلے لگا دو نوں گناہ میں برابر ہو گئے الحدیث رواہ  
 الترمذی مروی عن مفسر کو شخص و تہمہ عیاش پر رشک آتا ہے بلکہ حسد ہوتا ہے جی میں کتابت  
 کہ اگر میں مالدار ہوتا تو اس طرح کا عیش کرتا اس نیت پر گناہ اس شخص و دار اس شخص کا جو اس  
 مال عیش ناباگزین اور آتا ہے کیسا ہے گناہ ہے لذت اس کو کہتے ہیں کہ کیا تو کچھ بھی نہیں  
 مگر بلا میں چشمے معلوم ہوا کہ افعال خوب پر بھی پکڑ ہوتی ہے منزلت ہی ہے نیت کا مہل کا کچھ  
 نہ اعضا کا جبری نیت کا برا انجام ہوگا اچھی نیت کا اچھا انجام ہے جس کا کہتے ہیں رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نے نیکیاں برائیوں کو بھیجیں ہر جان اور کا اپنی کتاب

میں کیا ہے جسے ارادہ کسی نیکی کا کیا گروہ نیکی نہ کی تو اللہ اس کے لئے ایک پوری نیکی لکھتا ہے پھر  
 اگر اس نیکی کو گرزا تو اس کے لئے دس نیکیاں سات سو نیکی تک بلکہ اس سے زیادہ لکھتا ہے جس نے  
 برا ارادہ کیا گروہ ارادہ پورا نہ کیا تو اس کے لئے ایک پوری نیکی لکھتا ہے پھر اگر گرزا تو ایک ہی  
 برائی لکھتا ہے یا اس کو مشا ویتا ہے ہلاک نہیں ہوتا امانڈ پر گروہی شخص جو ہلاک ہو نیوالا ہو سکا  
 الشیخان اللہ کے فضل کو تو دیکھو کہ گناہ کی نیت کو بھی ایک حد تھیرتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ  
 عمل میں نہ آوے اور جو آگیا تو ایک ہی سنیہ لکھتا ہے نہ زیادہ بخلاف عمل نیکی کے کہ نری نیت  
 پر ایک نیکی ثابت ہوتی ہے کام کرنے پر دس گنی سات سو گنی بلکہ ہزار گنی لکھی جاتی ہے ابو ہریرہ  
 کی حدیث میں مرفوعاً فقہ ایک شخص کا آیا ہے جسے اپنا صدقہ ایک بار چور کو دوسری بار زانیہ کو  
 تیسری بار تو نگر کو دیا تھا لوگوں نے کہا دیکھو یہ صدقہ کس کو دیا ہے جب اس کو معلوم ہوا کہ یہ  
 صدقہ کس کو دیا گیا تو اس نے کہا اللہ تیرا شکر ہے چور زانیہ تو نگار پر یعنی بیٹے تو اچھی نیت سے دیا  
 تھا مگر ہاتھ میں ان لوگوں کے گیا اس سے کہا گیا شاہد چور چوری سے زانیہ زاناسے بچے تو نگار  
 عبرت پکڑ کے اپنا مال صرف کرے مرد اللہ الشیخان یعنی جب نیت اچھی ہوتی ہے تو غلطی سے  
 اجر نہیں جاتا جزا دینا اور سکا ہے جہاں یہ بات معلوم ہے کہ وہ لینے والا بر آدمی ہے لیکہ بری  
 بلکہ صرف کر گیا جس طرح اہل اور دوسرا اپنے ہفتینوں کو دیا کرتے ہیں اور نکاح صرف کرنا گناہ میں آگیا  
 معلوم ہوتا ہے اس نے لینے پر پکڑ ہوگی ابو الدرداء مرفوعاً کہتے ہیں جو اپنے بستر پر آیا اس کی یہ  
 نیت تھی کہ میں رات کو اوٹھ کر نماز پڑھوں گا پھر آنکھ لگ گئی نہ جاگا گیا تک کہ صبح ہو گئی تو اس کو امر  
 اس کی نیت کا ایسا یہ سوچا تا اس کا اللہ کی طرف کا صدقہ ہے مرد اللہ النساء فی ان سب حدیثوں  
 سے معلوم ہوا کہ جہاں تک ہو سکے اچھی نیت کرے بری نیت سے بچے

## بیان اتباع کفایت کا

عرابض بن ساریہ کہتے ہیں وعظ فرمایا بھور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا وعظ جس سے

دل و دگر کے انکسوس آنسو سے جمنے لگا اے رسول خدا یہ وعظا تو ایسا ہے جیسے کوئی کسی کو سخت  
 کرنا جو میں کچھ وصیت کیجئے فرمایا میں وصیت کرتا ہوں تمکو اس بات کی کہ ڈر رہتم اللہ سے اور نہ  
 اور مانو کہ تم کوئی غلام سی حکومت کیوں کر کرے جو کوئی تم میں زندہ رہے وہ جلد بہت سا  
 اختلاف دیکھئے سوازم ہے تم پر چنانچہ میری سنت پر اور میرے خلفاء اور شاہین محمد بن علی کی سنت  
 پر یکڑو اور تمکو وہ قانون سے اور پھر تم کو نیا جہاد کا قانون سے بے شک ہر جہت مگر ایسی ہے مردانہ  
 ابو حذافہ یہ حدیث کی بات ایک معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جو بات اس  
 امت میں ہو نہ تو الٰہی تھی اور نہ کسی خبر پہلے سے وہ میری فرما دیا کہ بعد میرے بڑا اختلاف ہو گا سو یہ  
 اختلاف کثیر ہے نہ نہ تہج تابعین کے ظاہر ہوا الگ الگ مذہب بن گئے وہ میں نے نئے کام ہونے لگے  
 ایسے وقت میں کچھ یہ وصیت کی ہے کہ ہم سنت پر چلیں ہر جہت سے یہ میں ہر جہت کو گرا ہی نہیں  
 برسی ہو یا چوتنی عقیدہ میں ہو یا محل میں قول میں ہو یا فعل میں گھر میں ہو یا شہر میں امیر میں  
 ہو یا فقیر میں اس حدیث سے تعظیم ہر جہت کی بڑھ گئی اتباع سنت کا حکم نکلا ابو حذافہ نے  
 کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ لا الہ  
 الا اللہ وانی رسول اللہ کہا میں فرمایا اس قرآن کا ایک سرائے اللہ کے ہاتھ میں ہے دو سرائے  
 تمہارے ہاتھ میں ہے سو تم اس کو بکڑے رہو تم پر گزراہ نہ گئے اور نہ بد اس کے کسی ہاک ہو گئے  
 مردانہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہو کہ قرآن چاہے عمل کرنے کے لئے ہے نہ نہ چاہے جاننے کے  
 کرنے کے لئے محکم قرآن پر عمل کرنا ہے وہ گرا ہی و جا ہی سے بچنا رہتا ہے جو عمل نہیں کرتا  
 وہ گمراہ ہو کر شاہ ہو جا تا ہے امت میں جب سے تقلید کا سوا گنا نکلا ہے قرآن شریف کا سمجھنا بند  
 ہو گیا ہے اب ہر حکم کتب رساؤں سے دریافت کر کے عمل کیا جاتا ہے جن عباسی سر فو غار روایت کرتے  
 ہیں کہ جسے پکڑا میری سنت کو وقت فساد امت کے اوسکو ابرو شہید کا ہے مردانہ البیہقی  
 اسکو طبرانی نے بھی حدیث الی ہر رو سے روایت کیا ہے مگر ابرو کیا شہید کا ذکر کیا ہے ابو ایوب کا  
 لفظ یہ ہے کہ مجھے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ خوف زدہ تھے فرمایا تم اطمینان کرو

میری جیبت تک کہ میں تمہارے درمیان میں ہوں اور لازم پکڑو اللہ کی کتاب کو حلال جانو اسکے  
 حلال کو حرام سمجھاؤ اسکے حرام کو حلال سمجھاؤ فی اللہ رسول خدا کی اطاعت یہ ہے کہ اگر کوئی  
 سنت پر عمل کرے زید بن اسلم نے ابن عمر کو دیکھا کہ بندہ ان کو لے ہوئے نماز پڑھتے ہیں پوچھا یہ کیا  
 ہے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اس طرح کرتے تھے سواہ ابن خنیسہ  
 فی ضیغہ معادوم ہوا کہ سلف است کو یہاں تک کہ تمام اتباع سنت کا تاکہ ذرا ذرا سے کام میں رسول  
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال پر چلتے تھے قجابر کہتے ہیں ہم ساتھ تھے ابن عمر کے ایک سفر میں انکا  
 گزر ایک جگہ پر ہوا وہاں سے الگ ہو گئے پوچھا یہ تھنے کسے کیا کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کو دیکھا تھا اس طرح کرتے تھے سواہ البراء حبیب ایسا تمام اتباع سنت کا ہوتا ہے تب  
 کہیں آدمی سعادت اتباع کی پاتا ہے ابن عمر باس ایک درخت کے جو درمیان کے درخت کے تہا آتے  
 اور کے نیچے قیلولہ کرتے کہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح کرتے تھے سواہ البراء  
 حافظ سنذری نے کہا ہے الا انما رعن الصحابة فی اتباعہم لہ واقفا تھم بسنتہ صلی  
 علیہ وآلہ وسلم کثیرۃ جدا

## بیانِ ایتِ بانخیر کا جسکو دیکھ کر اولوگ بھی وہی کام کریں تو

حدیث طویل جو یہ میں قصہ ایک قوم محتاج کا آیا ہے جنکو دیکھ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو  
 کسج ہوا لوگوں کو ترغیب صدق کی دی کسی نے نقد دیا کوئی غلہ لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 خوش ہوئے فرمایا جسے نکالی اسلام میں کوئی اچھی راہ اور سکو اجر ہے اس سنت کا اور جو کوئی انہیں  
 چلے بغیر اسکے کہ کچا جہاؤں کا کم ہوا حدیث سواہ مسلم اس حدیث کا لفظ یہ تھا من سن فی الاسلام  
 سنۃ حسنۃ حذیفہ کا لفظ مرفوع یہ ہے من سن خیرا فاستق بہ کان لہ اجر الحدیث  
 سواہ النخاکر واثم بن اسحاق کا لفظ یہ ہے جسے جاری کی کوئی راہ نکلا اور سکو اجر ہوگا اور  
 راہ کا جب تک لوگ اس راہ پر چلیں گے اور سکی زندگی میں اس کے مرنے کے بعد یہاں تک کہ چلنا

اوس راہ کا چوڑا دیا جاوے اسبطرح جسے کوئی بری راہ نکالی اوپر گناہ ہے اوس راہ کا تکیہ  
 کہ وہ راہ چوڑی ہو کہ اسے جو شخص مرا اور وہ رابطہ تھا اوسکا عمل بظاہر ہی رہیگا جب تک کہ قیامت  
 کے دن وہ اسے مرد لا الطیرانی فی الکبیر و رابطہ رہے جس سے جو سرحد ملک اسلام پر حفاظت  
 کے لئے لگا رہتا ہے دشمن کو ملک اسلام میں آنے سے روکتا ہے تو ہر پرہیزگار کہتے ہیں رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی شخص طرف کسی چیز کے کسیکو بلاتا ہے وہ دن قیامت  
 کے پاس اوس دعوت کے لگا لگا ہوا ہوگا اگرچہ ایک آدمی نے ایک ہی آدمی کو کہیوں نہ بلایا ہو مولا  
 اس معاجلہ معلوم ہوا کہ دعوت کو طرف اتباع کتاب و سنت کے بڑا عمدہ کام ہے زیادہ دھڑکی  
 ایک ہی آدمی کو شوق اتباع کا دلانا طرف عمل باحدیث کے بلانا فائدہ بخشے گا بہتر کسی نے ایک  
 عمل یا شہر یا ملک کے لوگوں کو طرف اتباع کے بلایا ہے گو کوئی آدمی سے یا آدمی سے تو اس کے اجر کا  
 کیا شکا نا ہے اسنے تو اپنا کام پورا کیا اب کوئی مانے یا نہ مانے یہ

## بیان علم طالب علم و معلم و تلمذ و تلمیذ کا

حدیث معاد یہ میں مرفوعاً آیا ہے جسے سائدہ اشہد راوہ ہلالی کا کرنا ہے اوسکو یمن میں سمجھا  
 دیتا ہے مولا الشیطان دین کی سمجھ رہی ہے کہ قرآن پر عمل سنت کو پکڑے رہے ہر بات کا  
 حکم قرآن و حدیث سے معلوم کرے نکات و مقاصد کتاب و سنت کو سمجھے تو ہر پرہیزگار کا لفظ و قول  
 یہ ہے جو شخص پہا کسی رستہ پر علم ڈھونڈنے کو آسان کر دیتا ہے اللہ اس کے لئے رستہ بہشت کا  
 ہوا کہ مسلم کو یا راہ علم میں ملنا جنت کے رستہ پر لگتا ہے اس حدیث کے اول میں یہ بھی فرمایا  
 ہے کہ جسے دور کی کوئی سختی دنیا کی کسی مومن سے اللہ اس کی سختی دن قیامت کے دور کر دے گی  
 جسے چاہا یا عیب کسی مسلمان کا اللہ اس کا عیب دنیا و آخرت میں چھپا دے گی جسے آسانی کی  
 تگہ دست بر اللہ دنیا و آخرت میں اوس پر آسانی کر دے گا اللہ اس کا عیب دنیا و آخرت میں چھپا دے گا  
 بدکار رہے اپنے بہائی کا آخرین اس حدیث کی فضیلت ذکر کی چون ارشاد فرمائی ہے کہ میں



نہیں ہوتی کوئی قوم کسی گنہگار خدا کے گنہگاروں میں سے چہرہ بمان تلاوت کرتی ہے کتاب اللہ کی اور سکا درس کرتی ہے آپس میں مگر فرشتے اگر اس قوم کو گنہگار لیتے ہیں اور پھر سکینہ اور ترازو ہے یعنی دل کا چین رحمت اور کوثر و نایب یعنی ہے اللہ ان لوگوں کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے جو اس کے پاس پہنچے ہوں

گر گزرم بنما طر عا طر شگفت نیست

خاشاک بین کہ بردل دریا گزر کند

لث البشامرة فاخلع ما عليك فقد

ذکرت شعری ما فیک من عوج

پھر فرمایا جسکے عمل نے وہیر کی اور سکا نسب جلد ہی نہیں کرتا اس واسطے کہ مسلم یعنی ع بندگی باہر چہر

ناروگی منظور نیست بد حدیث ابوالدرداء میں ہر قوم آیا ہے کہ فرشتے اپنے پر واسطے طالب علم کے

بچھا دیتے ہیں اور اسکے کام سے راضی ہیں جتنی مخلوق آسمان و زمین میں ہے وہ سب عالم کے لئے

سفرت مانگتی ہے یہاں تک کہ پہنچی اندر بانی کے عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی انضیات

سارون پر قمار وارث ہیں انبیاء کے انبیاء نے کیوں وارث درہم و دینار یعنی روپے پیسے کا نہیں

کیا ہے اسی علم کا وارث کر گئے ہیں سوچئے اس علم کو حاصل کیا اور کسے بڑا حصہ لیا اس واسطے ابوداؤد

مراد علم سے اس حدیث میں علم قرآن و حدیث کا ہے نہ علم جملہ یوں بلان و فقہاء و زمان کا جسکو اہل دنیا

علم سمجھتے ہیں وہ حقیقت میں جمل ہے نہ علم حدیث میں آیا ہے ان من العلم جملہ یعنی بعضا علم جمل میں

ہے خلفوان بن عباس کہتے ہیں میں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا آپ سجد میں ایک

لال چادر پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے کہا اے رسول خدا میں علم طلب کرنے آیا ہوں فرمایا ہر جب بطلاب

العلم طالب العلم کو فرشتے اپنے پروں سے گنہگار لیتے ہیں پھر ایک دو سر کے اوپر تھے آسمان و دنیا تک

پہنچتے ہیں محبت طلب علم سے ہر واسطہ الطبرانی و ابن کثیر بن اسحق نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے طلب کیا علم کو پھر پایا اور سکا اللہ ان کے لئے و ہر اجر لکھتا ہے اور جس نے

اور سکو نہ پایا اور اسکے لئے اگر اجر ہر واسطہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا کہ علم اور سہ یا نہ اور سہ گرجوت

طلب علم میں کیجاتی ہے وہ ہر پادشہ میں جاتی اور سکا بھی اجر ملتا ہے واللہ انہما ابو ذر کا لفظ نور جا

یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے ابو ذر اگر تو بھی کو واسطے سکینہ ایک آیت

قرآن کے نیکے تو یہ بہترین تیرے لئے سو رکعت نماز تیرے سے اس طرح اگر تو صبح کو ایک  
 باب علم کا ایکے خواہ اوپر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے تو یہ ایک نماز تیرے لئے سو رکعت سے بہترین ہے  
 اسی ماحولہ معلوم ہو کہ کثرت علم کی کثرت عمل سے بہترین ہے اس لئے کہ عمل سے فقط عامل کو فائدہ  
 ہوتا ہے علم سے ہر کسی کو نفع ہو جاتا ہے اور ہر پرہیزگار جس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا ہے دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب ہی ملعون ہے مگر ذکر خدا کا اور جو کچھ ملک  
 اس ذکر کے ہے اور عالم اور معلم مرداء الذمہ دی یہاں ایسی فضیلت ہے کہ جس کا کچھ باب اس پر  
 ہے سارے جہان کے ذکر عالم کا طالب علم کو چکر لاتی جہاں کو ملعون فرمایا ہے مگر علم سے وہی علم پر  
 ہے دیں کا علم ہی قرآن و حدیث ہے جس کسی سے زیادہ ذکر نو کے تو اس کے لئے یہی نیک عمل  
 کفایت کرتا ہے کیونکہ اس نیک عمل میں ذکر خدایا ہے اس سجدہ کا نظم فرج ہو سکتا ہے کہ میں ہے  
 مسد مگر وہ شخص پر ایک وہ آدمی جس کو خدا نے مال دیا ہے وہ حق سے اس مال کو اور ہزار ہے  
 وہ ملوہ آدمی جس کو خدا نے حکمت دی ہے وہ آدمی حکمت کے موافق حکم دیتا ہے لوگو کو حکمت مذکورہ  
 سکنا تاج مرداء النعمان مرد مکتب سے آجگہ حدیث ہے نہ حکمت پر ایمان بدیل قولہ تبارک و تعالیٰ  
 والحق الحق ما رواہ حدیث و قرآن میں ہمارا کہیں لفظ حکمت کا آیا ہے مراد اس سے ہی علم سنت کا ہے  
 حکمت کو قرآن میں غیر کثیر فرمایا ہے یہ اس لئے کہ کثیر ہے کہ سنت خدا میں قرآن شریف سے زیادہ ہر  
 سو جتنی زیادہ ہے انہی ہی غیر کثیر پر کثیر حدیث میں آیا ہے اہل اکتل القرآن او ہی اکثر دوسری  
 حدیث میں حدیث کو قرآن کے ثمر لایا ہے اوتیت القرآن و مثله بعد یہ تفسیر قول حکم و عجب میں  
 یا یہ کہ دونوں ہی الہی ہیں ان دونوں کو آدمی جو بھی حدیث مذکور میں جس طرح فضیلت علم کی آئی ہے  
 اس طرح فضیلت سخاوت کی بھی مذکور فرمائی ہے معلوم ہو کہ عالم وہی لائق اسکے ہیں کہ ان پر حد  
 کرنا درست ہے حد کا مطلب آجگہ یہ ہے کہ اگر انسانا مال اس کا علم سارے یا میں ہوتا تو ہم بھی یہی کام  
 کرتے اس نیت سے اجر میں یہ عاقل و محسوس دونوں برابر تشریف لیتے ہیں و اللہ اعلم فی حدیث ابوہریرہ  
 میں مرفوعاً آیا ہے میں کو حد موت کے جو کچھ اس کے عمل و حسنات میں سے ملتا ہے ایک عالم ہے جس کو

سیکھر چھوٹا یا تو سکر ولد صلح ہے جبکو چور گیا تیسری چیز مصعف ہے جسکو درخت میں دیگیا چوتھی چیز  
سجید ہے جو بنا گیا یا پتھر یا چیز سہرا ہے جو سافروں کے لئے بنائی ہے چوتھی چیز نر ہے جسکو جاری کیا  
ساتویں چیز وہ صدقہ ہے جو حالت صحت و حیات میں نکالا ہے یہ سب چیزیں بعد موت مکہ میں کر  
لئی ہیں سواۃ ابن ماجة ۛ

نہ مرد اکبر ماند پس از دوسے بجائے	پہل و سہد و چاہ و صمان سہلے
-----------------------------------	-----------------------------

و در الفاظ ابو ہریرہ کا مرقوم آیا ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو محل اوسکا بند ہو جاتا ہے مگر تین  
چیز کا اجر باقی رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ دو سکر حل جس سے نفع ملے تیسرے ولد صلح جو اوسکے لڑکے  
و عا کرتا ہے سواۃ مسلف ۛ

سالہا بر تو بگڑو کہ گزر	انگنی سوے تربت پہ رت
تو بجائے پد رچ کر دخی سیر	تا ہمان چشم داری از پیرت

ابن عباس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک فقیر شیطان پر ہزار بار  
سے زیادہ تر سنت ہوتا ہے سواۃ الترمذی عبد بنوی میں فقیر اور سکر کہتے تھے جو دنیا میں زاہر  
آخرت میں راغب طالب علم عالم باعمل ہونے کو جو مسائل نکاح عتاق طلاق اجارہ بیع سلم وغیرہ جانتا  
ہو غرضانی نے احیاء العلوم میں پانچ پار لفظ ایسے بتائے ہیں کہ زائد سلف میں اور معنی پر پورے جاتے  
تھے زمانہ خلف میں اوسکے کچھ اور معنی شہر گئے بخدا انکے ایک لفظ فقہ کا بھی ہے قرآن و حدیث میں  
جس جگہ لفظ فقہ یا فقہ یا فقیر کا آیا ہے مراد اوس سے علم و عالم کتاب و سنت ہے نہ فقہ و فقیہ اصطلاحی  
کہ یہ اور چیز ہے وہ احادیث تھیں ۛ

جو ہر جام جم از طینت کان و گرسنت	تو تو قح ز گل کوزہ گران میداری
----------------------------------	--------------------------------

ایک بار ابو ہریرہ مدینے کے بازار پر گزرے کہا اے بازار پر تو تم بھی کہتے عاجز ہو پوچھا کیا ہو اکسا  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت ربی ہے اور تم ہمان بیٹھے ہو ایمان جا کر اپنا حصہ نہیں  
لیتے پوچھا کہاں ہے کہا مسجد میں یہ سب جلدی سے گئے ابو ہریرہ وہیں کھڑے رہے جب پھر گئے

کہا کہ یوں کہا جائے تو دیاں کچھ بھی نہیں دیکھا کہ کیا مسجد میں کوئی نظر نہیں آیا کہا ہاں کہہ دو گد  
 نماز پڑھتے قرآن پڑھتے ہیں حلال حرام کا ذکر کر رہے ہیں انہوں نے کہا کم سن ہو یہی تو میراث ہے  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکو طہیز لی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا اہل دنیا کی میراث  
 مال ہوتا ہے انبیاء کی میراث علم و کمال ہوتا ہے اللہ ہمارے رقیب جابر نے کہا رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے علم دو بین ایک دلی میں یہ علم مانع ہوتا ہے دوسرے ہاں  
 پر یہ علم اللہ کی محبت ہے بنی آدم پر سواہ الحافظ المصلیٰ فی آثار یختہ مراد پہلے علم سے  
 علم باعمل ہے جس سے فائدہ منجانبے مراد دوسرے علم سے علم بے عمل ہے جو زبان سے نکل کر گلے نہیں  
 اور نہ تا پہلے علم کا عالم مغفور ہوگا دوسرے علم کا عالم ناخوڑ ہوگا حدیث ابی امامہ میں جب اہل  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے جو کیا صحیح کو مسجد میں اور کیا کچھ ارادہ ہیں ہے مگر بھی خیر  
 سیکھنے یا سکھانے کا تو اسکو برابر ایک کامل مابھی کے اجر ملے گا سواہ الطہراتی مراد خیر سے  
 اسجگہ علم ہے معلوم ہوا کہ مسجد میں بیٹھ کر علم دین کا سبق پڑھنا طالب علموں کا دامن اگر علم  
 سیکھنا درست ہے یہ سبھی معلوم ہوا کہ وقت تفصیل علم کا بھی صبح کا وقت بہتر ہوتا ہے اسلئے یہ  
 بات جاری ہے کہ مدارس میں اس کے جواں بوز ہے غالباً وقت صبح کے تعلیم علم کے لئے آتے جاتے ہیں

### بیان سنی چاہنے لکھنے علم حدیث کا

ابن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے سر سبز رہے اللہ اس شخص کو  
 جسے سنی ہم سے کوئی حدیث پر پہنچا دیا اسکو جوں کا توں بہت سے پوچھے ہوئے سنے والے سے  
 زیادہ یاد رکھتے ہیں سواہ ابوداؤد اس حدیث میں تفصیل ہے سماعت و تبلیغ علم دین  
 کی اور بیج ہے اور لوگوں کی جھکو وہ حدیث پہنچی ہے یعنی مالک رحمہ اللہ سنت دونوں بہت اچھے  
 ہوتے ہیں سب سے ہی کی دعا کچھ اور ہی بہت دلا رہی ہے مگر جبکہ بد قسمتی مانع ہو دینا  
 کے عالم متعلم ہر عصر و مکان میں بہت جوتے ہیں آخرت کے عالم متعلم فسمو کی کیا بگے

بن ابوزرین کا لفظ مرفوع یہ ہے کوئی قوم کتاب اللہ پر جمع ہو کر آپس میں لین دین  
 مسلم کا نہیں کرتی ہے مگر وہ قوم خدا کی رحمت سے نرشتے اور کوڑا نہ پالتے ہیں جب تک  
 کہ وہ اٹھیں اور کسی اور بات پر حجت میں پڑ جائیں کوئی عالم طلب علم میں باہر نہیں نکلتا ہے اس طرح  
 کہ کہیں مریجوے یا لکھنے کو باہر آتا ہے کہ کہیں وہ علم پر نام نہ پڑ جاوے مگر مثل اس شخص کے ہوتا  
 ہے جو صبح شام راہ خدا میں چلتا پرتا نکلتا باہر آتا جاتا ہے سواۃ الطہرات فی الکبیر معلوم ہوا  
 کہ علماء کا نشر علم کے لئے گھر سے باہر نکلتا کتابوں کا اپنے ہاتھ سے لکھنا بڑا اجر رکھتا ہے جب فرا  
 لکھنا کتاب کا موجب اجر عظیم کا ثبوت تصنیف تالیف کرنا علم کا ہر اوسکا مسودہ بی بیضہ لکھنا کیا  
 کچھ اجر پر کہتا ہوگا یہی سبب کہ ہمیشہ علماء کتاب و سنت درس علم حدیث کا دیتے رہتے ہیں سندس  
 علم مبارک کی نشتے ہیں اپنے ہاتھ سے کتب علوم قرآن و حدیث کو لکھا کرتے ہیں ہمیشہ اشاعت سنت  
 کا خیال زبان سے ہاتھ سے تالیف جدید سے رکھتے ہیں غالب تالیف کو طرح طرح پر اولک ہاتھ  
 تبلیغ آیات و سنت فرماتے ہیں کہی اگر تفسیر قرآن پاک لکھی یا جمع کی ہے تو پر کسی کسی کتاب حدیث یا  
 فقہ حدیث کی بھی شرح بنائی ہے یا ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کر کے اہل اسلام کو  
 پہنچایا سنا یا پڑھایا دیکھا یا ہے حافظہ مندری فرماتے ہیں فاسخ العلم النافع لہ اجر و لہ اجر  
 من قرأہ او نسخہ او عمل بہ من بعدہ ما بقی خطہ و العمل بہ لہذا الحدیث و افشاءہ  
 و ناسخ غیر النافع مما یوجب الاثم علیہ و نمرہ و ضرر من قرأہ او نسخہ او عمل بہ من  
 بعدہ ما بقی خطہ و العمل بہ لما تقدم من الحدیث من سن سنة حسنة او سیئة  
 انتہی یعنی جس شخص نے کوئی علم نافع لکھا ہے او سکا اجرا پنا اور اجرا اس شخص کا جسے او سکو پڑا  
 یا نقل کیا یا بعد اسکے او سکر عمل کیا جب تک کہ وہ خط و عمل باقی ہے مگر ہر یکا بدیل اسی حدیث کے  
 اور جس نے کوئی علم غیر نافع لکھا جس سے کوئی گناہ او سکر عامر ہوتا ہے او سکا پنا گناہ او اس  
 شخص کا گناہ جسے او سکو پڑا یا لکھا یا بعد اسکے او سکر عمل کیا جب تک کہ وہ خط باقی ہے مگر ہر یکا  
 بدیل حدیث من سن سنة حسنة او سیئة و اللہ اعلم معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے کوئی تفسیر

لکھی ہے یا کوئی کتاب علم حدیث کی یا کسی تفسیر کو نقل کیا ہے یا کسی کتاب حدیث کو لکھا ہے اور کیا ہے  
 تا باقی رہنے اور خط کے یا اس کتاب کے کو مطبوع ہو جاوے روز افزون ہوتا ہے جن لوگوں  
 نے علم معقول کی کتابیں لکھی ہیں اسے وقیاس کے قیام دی باقیہ کمائی کی کتابیں بنائی ہیں مبارک  
 گلزار نسیم پرستان خیال فساد عجائب وغیرہ کتب نظم یاثر بن تالیف فرمائی ہیں جب تک بیخدا  
 و کتاب دنیا میں باقی ہے لوگوں کو سکوت پرستے گتے لکھواتے ہیں تب تک اور سب کا گناہ اس  
 شمع کے گلے بند ہوتا ہے نعوذ باللہ من غضب اللہ

## بیان علما کے پاس بیٹھنے کا

ابن عباس کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم بہشت  
 کے باغوں پر گزرو تو چروکا بہشت کے باغ کیا ہیں فرمایا بھلیں علم کی بہن سرور ابا الطبرانی  
 فی الکبیر یعنی جو مجلس اسلئے منعقد ہوتی ہے کہ وہاں بیشک علم بڑھ جائے یا جاوے قرآن و حدیث  
 کا ذکر و چرچا ہو سکے مسائل کی گفتگوئے کسی آیت یا حدیث کا مطلب بیان کیا جائے تو حکم اس  
 مجلس کا باغ بہشت کا سا ہے جو اس مافل میں آتا ہے وہ گو یا بہشت میں داخل ہوتا ہے نہ نوالے  
 کو چاہئے کہ جب ایسی مجلس کے پاس سے گزر کرے تو کچھ بیوہ اس باغ کا چرنا جاوے یہ نہ کہ  
 بالکل اس باغ کی سیر سے محروم ہوے بہشت تو بیگی جب بیگی گردنیا میں نمودار ہو سکائی مجلس  
 علم مافل ذکر اللہ کے ہیں

میں سمجھتا تھا کہ جنت میں گئے گا کیا ہی

پارے کچھ اور میں ہی نقشا ترے گھر کا کھلا

دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے جو چارے رسول خدا کو ان تہنشین پارے بہتر چون یعنی ہم کو  
 لوگوں کے پاس نشست بفرماست کیا کریں فرمایا جس شخص کا دیکھنا نکو خدا کی یاد دلائے جسکی بات  
 حیت نما را علم بڑھے جسکا علم نکو یاد آخرت دلائے مردا کا ابو یعلیٰ یعنی اچھی سمیت مرد عالم  
 نے اگر کی ہوتی ہے یہ شخص غالب قائل کی

نخست موعظت پیر دانش این سخن ست کہ از مضامین جنس احتساب از کنید

اللهم وفقنا وجنبنا

## بیان علمائے اکرام جلال تعظیم تو قیر کر نیکا

ابو موسیٰ کا لفظ مرفوعاً یوں آیا ہے کہ بوڑھے مسلمان کا اکرام کرنا اللہ کا اجلال کرنا ہے یعنی یہ تعظیم اور شخص کی نہیں ہوئی بلکہ خدا کی تعظیم ہوئی پھر فرمایا اسی طرح اجلال کرنا حاصل قرآن کا جو غالبی جانی نہیں چاہو اجلال کرنا بادشاہ عادل کا یہ سب کو یا خدا کا اجلال کرنا ہے سرواۓ ابو داؤد مرواحل قرآن سے عالم قرآن حافظ قرآن تالی قرآن قاری قرآن عامل بالقرآن ہے مگر اس شرط سے کہ قرآن میں نہ غلو کرنا ہو نہ جفا غلو یہ ہے کہ قرآن کے معنی بجائے مثلاً آیات صفات کی تاویل کرے یا مجرد اسے تفسیر بیان کرے یا احکام و مسائل قرآن کو طریقہ فلسفہ یونان یا ملفوظات فصیح زمان یا معنات محمد بن پروردارے یا اور کوئی کام مثل اسکے کرے جفا یہ ہے کہ حمل کرنے کو قرآن پر واجب نہ سمجھے تیری میری بات پر پہلے یہ وعظ کا مقلد بنے یا کسی قرآن لیکر تلاوت تک بھی نہ کرے یا قرآن کے بیان میں شکوک و ادیان مثل اہل کلام کے پیدا کرے آج جن عباس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ برکت پاس تمہارے اکابر کے ہے معلوم ہوا کہ بوڑھوں بڑوں میں برکت ہوتی ہے پر جب نہرے اکابر میں برکت نہیں تو جو بڑا بھی ہو سن و عمر بھی ہو عالم بھی ہو اس کی برکت کا کیا پوچھنا مگر اب وہ وقت آیا ہے کہ بوڑھے کو بیوقوف سمجھتے ہیں پھر اگر عالم ہی ہے تو اور بھی زیادہ اوس سے نفرت ہو جاتی ہے برکت حاصل کرنے کے عوض شامت اعمال میں گرفتار ہو جاتے ہیں دوسرا لفظ ابن عباس کا مرفوعاً یہ ہے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو بڑے کی تو قیر چوٹے پر رحم نہ کرے نیکی کا حکم نہ دے بری سے منع نہ کرے سرواۓ الترمذی عبادہ بن صامت نے مرفوعاً یوں کہا کہ وہ ہماری امت ہی میں سے نہیں ہے جو بڑے کا اجلالی نہیں کرتا چوٹے پر رحم نہیں فرماتا ہمارا عالم کو نہیں پہچانتا سرواۓ احمد ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام خلاف طریقہ اسلام نہیں

ایسا آدمی گواہت اسلام سے باہر ہوتا ہے جب عالم کی توفیق نہ کی اور سکار حرم محفوظ نہ کرنا ہو سکے کی  
تفہیم نہ کی ہوئے ہر دم نہ کیا تو اسلام باقی نہ رہا نسل مانوس نہ کے ہو گیا۔

## بیان علم پھیلنے چھپنے کا کی راہ بتانا کا

ابو قتادہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اچھی چیز جو آدمی پیدا پنے چھوڑ جائے  
بے تین چیزیں ہیں ایک اولاد نہ رکھنا جو اسکے لئے دعا کرے دوسرے صدقہ جس کا اجرا نہ ہو چھوڑ دینا  
تیسرے علم چھپ کر رکھنا جو اسکے محل کرے سواۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا لفظ مرفوع یہ ہے دلالت کرتا ہے  
کسی ہار خیر پر ایسا ہے جیسے اوس خیر کا کہ نبی الایمان ہوتا ہے اللہ دوست رکھتا ہے اوس شخص  
کو جو آفت زدہ کی فریاد کو پہنچتا ہے سواۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما شواہد اللہ کے فضل کو تو دیکھو  
کہ جسے عمل صالح کیا وہ اور جسے یہ عمل صالح فقط اور سکوتا دیا تھا دونوں کا اجر برابر رکھا۔  
ابو ہریرہ کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسے بلایا کہ کبیر  
ظن بابت کے اور سکوتا جبر ہو گا بتنا اون لوگوں کو اجر ملیگا جنہوں نے اوسکی پیروی کی ہے  
یہ کچھ ان کے ہر میں کمی نہ کر گیا جسے بلایا کہ کبیر ظن بابت کے اور سکوتا جبر ہو گا بتنا اون  
لوگوں کو ہو گا جنہوں نے اوسکی پیروی کی ہے یہ کچھ ان کے گناہ میں کمی نہ کر گیا سواۃ مسلم  
حدیث علی علیہ السلام میں تفسیر اس آیت شریفہ کی کہ قولا انفسکم و اہلبکم ناسا یون آئی ہے کہ تم  
اپنے گمراہوں کو اچھے کام سکھاؤ سواۃ الحاکم موقوفہ

## بیان ترک کرنے جھگڑے کا

ابو اسکتے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسے چھوڑ دیا جھگڑا اور وہ بدل  
پر تہا تو بنا یا جاوے گا اسکے لئے ایک گمراہ اور گمراہی کے اور جسے ترک کیا جھگڑا اور وہ حق پر تھا  
تو بنا یا جاوے گا اسکے لئے ایک گمراہ چاہے میں جنت کے اور جسے درست کیا اپنی غلطی کو بنا یا جاوے گا



اوسکے لئے گہرا دہر کی جنت میں سداۃ الہی و درستی خلق کی یہ ہے کہ اندر کا تھل کرے حدیث  
 ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ شکر اہ ہوئی کوئی قوم بعد اوس ہدایت کے جس پر تھی مگر دیکھی جہل پہر  
 یہ آیت پڑھی ماضی بوجہ لا جملہ لاجلہ لاسواۃ الہی معلوم ہوا کہ دین دنیا میں جہگڑا  
 کرنا کو حق ہی بات پر کیوں نہوا چہا نہیں ہوتا ہے اب یاروں نے جہل کو علم ٹھہرایا ہے ہدایت کے  
 بعد مگر ابی کو پسند کیا ہے پہلی جہل میں دونوں طرف سے دلائل عقلی یا نقلی پیش ہوتے تھے اب  
 نو بہت گالی گالچ کی آتی ہے کتابوں میں تبرک لکھا جاتا ہے ایسی تقریر تحریر فقہانہ تفسیرت میں داخل  
 ہوتی ہے جو کوئی فقط بیان برہان شرعی دلیل سستی پر قناعت کرتا ہے زیادہ باتیں نہیں بناتا  
 وہ بے علم ٹھہرتا ہے عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ حسب زیادہ دشمن لوگوں میں نزدیک خدا کے بڑا  
 لڑکا جہگڑا اور آدمی ہوتا ہے سداۃ الشیخان ابن عباس کہتے ہیں اپنے فرمایا ہے کافی ہے جہگڑا  
 یہ گناہ کہ تو ہمیشہ جہگڑا کیا کرے سداۃ الہی سبب زیادہ جہگڑا آجکل درمیان اور لوگوں  
 کے رہتا ہے جو آپکو زمرہ اہل علم میں خیال کرتے ہیں ہجرت کے مویہ سنت کے مٹا نیوالے ہیں عوض  
 اتباع کے تقلید کو بکڑے ہوئے ہیں کون شہر و قصبہ ہے جہاں اس قسم کا قصا جہگڑا پیش نہیں ہے  
 کوئی مولوی صاحب منشی صاحب ملا صاحب شیخ صاحب ہیں جو رد اہل حق میں مکر باندھے نہیں پرتے بڑا

بیٹوان گفت کہ دنیا ست ہم باغ مذک

ہیج جانست کہ خالی ز تشایع باشد

## کتاب الطہارۃ

### بیان پورے کرنے وضو کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بلائی جاو گی امت میری دن  
 قیامت کے چمکتی پیشانی نورانی ہاتھ پاؤں آثار وضو کے سو جس کسی نے یہ کام ہو سکے کہ وہ  
 اپنی چمک کو بڑا دے تو یہ کام کرے سداۃ الشیخان عبد اللہ نے کہا لوگوں نے پوچھا کہ اپنے  
 جس کو اپنی امت میں سے نہیں دیکھا ہے اوسکو کیونکر پہچانیں گے فرمایا وہ چمکتی پیشانی نورانی

اعتنا سفید رنگ جو نگے آنکار وضو سے سدا واہ ابن حبان فی صحیحہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع  
 یہ ہے جب وضو کرنا ہے کوئی بندہ مسلمان یا موسیٰ پیر دہوتا ہے موندہ اپنا تو کھل جاتی ہے  
 اور بیکے چہرہ سے ہر وہ خطا جسکو وہ اپنی آنکھ سے دیکھتا تھا ہمراہ پانی کے یا ہمراہ پھلی بوند کے  
 پر جب وہ دوزخ یا تہ اپنے دہوتا ہے تو کھل جاتی ہے ہر وہ خطا جسکو اس کے ہاتھوں نے  
 کیا تھا ہمراہ پانی یا ہمراہ پیچھے قطرے کے یا سنگ کے وہ گناہوں سے بالکل پاک صاف ہو جاتا  
 ہے سدا واہ مسلم حدیث ابی مالک اشعر یمن مرفوعاً آیا ہے کہ طہوتا دیا ایمان ہے احمد رحمہ اللہ کہنا  
 تراؤ کہ ہر وہ تلبیہ یا ما بین آسمان و زمین کو نماز فوراً صدقہ محبت ہے صبر دشمنی ہے قرآن  
 تیزی محبت ہے یا تجہر محبت ہے سارے آدمی جمع کرتے ہیں میرا بی جان بیچتے ہیں کوئی تو اسکو  
 آزاد کرتا ہے کوئی ملک کرتا ہے سدا واہ مسلم عقبہ بن عامر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ کوئی شخص  
 نہیں ہے جو اچھی طرح پورا پورا وضو کرتا ہے پر کمرے ہو کر نماز پڑھتا ہے پر جو کچھ نماز میں کہتا  
 ہے اسکو جانتا ہے مگر جبکہ نماز سے الگ ہوتا ہے تو ایسا ہوتا ہے جیسے کہ آج اسکو اسکی جان  
 بنا ہوا الحدیث سدا واہ مسلم ابو ہریرہ کی حدیث یمن مرفوعاً آیا ہے کیا میں راہ دہتاؤں تو اگر  
 ایسی چیز پر جس سے خدا تعالیٰ خطاؤں کو روک دے تمہارے درجوں کو بڑھا دے کہا یا ان  
 اے رسول خدا قرآن پورا کرنا وضو کا مکارہ پر بہت جلدناظر مسجد کے انتظار کرنا نماز کا بعد نماز  
 کے یہی ہے رباط یہی ہے رباط یہی ہے رباط سدا واہ مسلم یعنی وہ رباط اور ہے جو سردا سلام  
 پر رکھ کر ملک کو دشمن سے بچاتے ہیں اسکا موقع ہمیشہ ہاتھ نہیں آتا مگر یہ کام ایسے ہیں کہ اسکو  
 ہر مسلمان با سالی کر سکتا ہے قیہ بھی حکم میں رباط ہی کے ہیں اوسی رباط کا سالہ الجران کا سو پیر  
 ہی تھا ہے علی علیہ السلام مرفوعاً کہتے ہیں کہ پورا کرنا وضو کا مکارہ میں تم سے چلناظر  
 مساجد کے انتظار کرنا ایک نماز کا بعد دوسری نماز کے خطاؤں کو بالکل دہوتا ہے سدا واہ  
 ابو یعلیٰ مکارہ سے یہ مراد ہے کہ موسم سرما میں جبکہ سردی زیادہ ہوتی ہے تو صبح شام  
 وضو کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے اسوقت میں اچھی طرح وضو کرنا ہاتھ پاؤں موندہ کا بخوبی دہتا

## بیان محافظت کا وضو پر تازہ کرنا وضو کا

ثوبان کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم سب سے پہلے جاؤ گنتی نکر و جان لو کہ سب سے بہتر عمل تمہارا یہی نماز ہے نہیں محافظت کرنا وضو پر مگر یوں نہ کہ اس کا ابن حجاج ابو یوسف کا لفظ یہ ہے کہ اگر میری امت پر یہ بات شاق نہ ہوتی تو میں اذین کو حکم کرتا کہ وہ ہر نماز کے لئے وضو کیا کریں ہر وضو کے ساتھ مسواک پیر کریں مسواک احمد عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کو اذین کو بلال کو بلایا کہ اے بلال! آج صبح پہلے طہارت کے کیا تھے آج صبح رات تیرے جوتے کی آواز اپنے آگے سنی کہ اس کی کبھی اذان نہ کہی مگر دو رکعت نماز پڑھی کہی مجھ کو حدیث نہوا مگر میں نے وضو کر لیا فرمایا یہی سب سے بہتر یعنی ہر پیشقدمی کا مسواک ابن حنفیہ سے معلوم ہوا کہ با وضو رہنا نماز نفل پڑھنا گودو ہی رکعت کیوں نہ ہوں سب سے بہتر دخول جنت کا ہے

## بیان فضیلت مسواک کا

حدیث عائشہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ مسواک مونہ کو پاک کرتی ہے رب کو راضی رکھتی ہے مسواک النساء ابو یوسف کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ چار چیزیں سنت ہیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطر لگانا میرے مسواک کرنا چوتھے حکم کرنا مسواک احمد الترمذی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہی جا رہی ہے کہ میں آتے مسواک کرتے اس کو مسلم نے عائشہ سے روایت کیا ہے حدیث ابو امامہ میں یوں آیا ہے کہ جب جبریل علیہ السلام میرے پاس آتے ہیں تو مسواک کی وصیت مجھ کو کرتے ہیں یہاں تک کہ مجھ کو ڈر ہو کہ کہیں مجھ پر فرض نہ کر دیں یا میری امت پر احادیث مسواک ابن حجاج احمد و حاکم کا لفظ عائشہ سے یوں ہے کہ مسواک والی نماز نماز ہے مسواک پر ستر درجے بڑھ کر ہے یہی ضمون

سودا بن عباس بن زید ابونعیم کے پاسناجید آیا ہے جابر کا لفظ فرمایا ہے کہ کون  
نماز ساتھ سو کہ کہ ستر رکعت نماز ہے سو کہ کہ ستر رکعت نماز ہے سو کہ کہ ستر رکعت نماز ہے

## بیان انگلیوں میں خیال کرنے کا

ابو ایوب کہتے ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کیا اچھے لوگ ہیں خیال  
کونہ والے سیری است کے پوجا کون ہیں فرمایا جو لوگ خیال کرتے ہیں وضو میں اندک کھانا کھانا  
کے بعد وضو کا خیال یہ ہے کہ کالی کریمہ تاک میں پانی ڈالے اور انگلیوں کے پچ کو تر کرے مانتوں  
کا خیال بہت تامل طعام کے اسلئے کہ کر فی چیز زیادہ ناگوار سخت تر و نون فرشتوں پر اس  
بات سے نہیں ہے کہ درمیان مانتوں کے کھانا برابر ہوا اور وہ کھانا پڑتا ہے ابو موسیٰ  
الطہوانی فی الکلبیہ ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو کیا  
کہا کہ اپنے اہل بیت سے کہو کہ فرمایا ویل للاعقاب من الناس یعنی خراں جو ان اہل بیت  
کی آگ روئے سے سارا والا الشیخان ترمذی کا لفظ یہ ہے ویل للاعقاب ویلون  
الافلام من الناس مانا کہ قرآن سے پاؤں کا مسح ہی سمجھا جاتا ہے مگر حسب قرآن اور تواتر اس  
مسح نہ کیا مگر موزون پر قیمت وضو میں پاؤں دھوئے تسبیح پاؤں دھوئے کی تاکید فرمائی  
حرک غسل نہ ہم پر وعید سخت سنائی گیا قرآن کا مطلب یا کوئی حکم اور سکا رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم سے بھی زیادہ سمجھا جاتا ہے جو مسح کو ترجیح دیتا ہے با غسل و مسح کا مع کرنا جو  
کرتا ہے آبی مسح کلائی کی حدیث میں آیا ہے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز  
پڑھائی اور سورہ دوم پڑھی پھر نماز سے پھر کر فرمایا پھر قرآن میں اور لہما و ہوا تم میں سے کچھ  
لوگ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں وضو اچھی طرح نہیں کرتے سو جو کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑھتا  
اور سکوچا ہے کہ اچھی طرح وضو کیا کرے سارا کا احمد اچھی طرح وضو کرنا یوں ہی ہوتا ہے کہ اس  
اعضاء وضو کو خوب دھوئے ہر عضو کو تین بار غسل دے کوئی جگہ ناخن برابر ہی خشک نہ رہے پانی



عقبن عامر کا لفظ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں وضو کرتا ہے  
کوئی شخص اچھی طرح ہر پڑھتا ہے دو رکعت نماز دل اور موندہ سے توبہ ہو کر اگر واجب ہو جاتی ہے  
اور کے لئے بشت سوا کا مسلم زید بن خالد مرثوما کہتے ہیں جسے اچھی طرح وضو کر کے دو کھین  
بڑھین پہراؤ نہیں بھول چوک ذکی تو انشاؤ کے اگلے گناہ بخش دیتا ہے سوا کا الو حوا و ح

## کتاب الصلوٰۃ

### بیان فضیلت اذان کا

ابو سیرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر معلوم کر لیں لوگ کہ اذان  
اور صبح اول میں کیا اجر ہے ہر شب یا دین کوئی تدبیر کر بھی کہ قرعہ ڈالیں تو وہ اس کام پر توبہ  
ڈالیں اور اگر مان لیں کہ جلد جانے میں طرف نماز کے کیا اجر ہے تو جلدی کر میں طرف اور کے  
اور اگر جانیں کہ نماز عشاء صبح میں کیا اجر ہے تو سینے کے بل جھکے اور دین سوا کا الشیخ ابوسیرہ  
خدری نے کہا ہے کہ جب تاپنی بکریوں میں یا جھگ میں ہو اور تو اذان کے لئے آواز اپنی بلند  
کر کیو کہ درازی آواز موزن کو کوئی نہیں سنتا جس ہو یا انس یا اور کوئی چیز مگر وہ گواہی دیگا  
اور کے لئے دن قیامت کے ہر کہا کہ یہ بات ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہو یا  
الحصاری ابن عمر کا نقشہ فرماتا ہے کہ یہ ہے کہ بخشا جاتا ہے واسطے موزن کے جہاں تک کہ اسکی اذان  
کی آواز جاتی ہے ہر تنگ و تراؤ کے لئے مغفرت مانگتا ہے سوا کا احمد ابو سیرہ کی حدیث میں  
مروما یون آیا ہے کہ بخشا جاتا ہے واسطے موزن کے درازی آواز تک نصہ میں کرتی ہو اسکی  
برتنے تنگ و تراؤ کو اگر ملتا ہے برابر ان کے جو ہمراہ اس کے نماز پڑھتے ہیں سوا کا النساء  
دوسرا لفظ یہ ہے کہ امام خاص میں ہے موزن کو تو میں ہے اسے اللہ ہایت دے تو اماموں کو  
نہت ہے تو موزن کو سوا کا الو حوا و ح تیسرا لفظ یہ ہے کہ جو وقت اذان دیا جاتی ہے تو  
شیطان پیٹ پیٹ کر گونگتا ہوا ہانگ جاتا ہے تاکہ اذان کو نہ سنتے جب اذان ہو چکی ہے تو

پر آجاتا ہے جب اقامت کہی جاتی ہے تو پہلے دیتا ہے جب ہو چکتی ہے تو پھر آتا ہے آدمی کے  
 جی میں خطرہ ڈالتا ہے کہتا ہے تو وہ بات یاد کر یہ بات یاد کر جو پہلے سے اوس بچارہ کو یاد  
 نہیں ہوتی ہے یہاں تک کہ نہیں جانتا وہ آدمی کہ عین کتنی نماز پڑھی سو والا الشیخان جابر کا  
 لفظ مرفوعا یہ ہے کہ شیطان اذان سنکر مقام روزہ تک بہاگ جاتا ہے راوی نے کہا روزہ  
 ایک جگہ ہے چتیس میل پر مدینہ منورہ سے سو والا مسلم معاویہ کی حدیث میں مرفوعا آیا  
 ہے موزنون کی گردن دن قیامت کے یعنی ہوگی سو والا مسلم ابوالدرداء نے مرفوعا کہا ہے  
 کہ بہتر بندے خدا کے وہ لوگ ہیں جو رعایت کرتے ہیں سو بچ جائد تارون کی واسطے ذکر اللہ  
 کے سو والا الحاکم ابن عمر کی حدیث میں مرفوعا آیا ہے تین آدمی دن قیامت کے مشک کے ٹیلوں  
 پر ہونگے اولین و آخرین اوپر مشک کرینگے ایک وہ بندہ جسے ادا کیا حق اللہ کا اور اپنے مولے  
 کا دوسرا وہ آدمی جسے امامت کی کسی قوم کی اور وہ قوم اوس سے راضی ہے تیسرا وہ شخص جو اپنی  
 وقت رات دن اذان کہتا ہے سو والا الترمذی انس بن مالک کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم نے راہ چلتے ایک آدمی کو سنا کہ وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا ہے فرمایا یہ فطرت پر ہے پورا کر  
 کہنا اشہد ان لا اله الا اللہ کہا یہ آگ سے باہر نکلا لوگ دوڑ کر پاس اوس مرد کے گئے دیکھا کہ  
 ایک بکری کا چرواہا ہے نماز کا وقت آیا تھا وہ اذان دے رہا تھا سو والا ابن خزیمہ وھو  
 فی مسلم بخوہ عقبہ بن عامر کی حدیث میں یوں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا ہے تعجب کرتا ہے رب تمہارا بکری کے چرواہے سے جو پہاڑی کے سر پر ہے اذان دیکر نماز پڑھتا  
 ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھو اس میرے بندے کو یہ اذان دیتا ہے نماز قائم رکھتا ہے مجھ سے  
 ڈرتا ہے میں اسکو بخشید یا جنت میں داخل کیا سو والا ابو داؤد معلوم ہوا کہ عبادت کرنا خون  
 خدا سے طبع جنت پر کچھ برا نہیں ہے ابن عمر کا لفظ مرفوع یوں آیا ہے کہ جس نے اذان دی بارہ بار  
 تک اوسکے لئے جنت واجب ہو گئی ساٹھ نیکیاں بعض اذان ہر دن کے تین نیکیاں بعض  
 ہر اقامت کے لکھی گئیں سو والا الحاکم ۵

## بیان اجماعوں کی اور اذان کے کیا کہنا چاہئے

حدیث ابن عمر میں مروی ہے کہ جب سونامی اذان تو کہو تو اذان کے بعد دو بار دو بار جو کہ میرے  
جیسے دو بار دو بار کہو یا کہ دو بار دو بار کہو یا کہ دو بار دو بار کہو یا کہ دو بار دو بار کہو یا کہ دو بار دو بار کہو  
یہ ایک منہرہ ہے جنت میں نہیں لائق ہے مگر واسطے ایک بندے کے اللہ کے بندوں میں  
سے تین امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہو گا جسے اللہ میرے لئے وسیلہ کو حلال ہو گئی  
اور اس کے لئے شفاعت میری رواۃ مسلم حدیث میں مروی ہے کہ میرے لئے وسیلہ کو حلال ہو گئی  
اسی علی الفلاح لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے باقی وہی جو مؤذن کہتا ہے جو کوئی دل سمیٹ  
کیگا وہ جنت میں جاوے گا رواۃ مسلم جابر بن عبد اللہ کا لفظ یہ ہے جسے اذان سن کر یہ  
کہا اللہم ربہدہ الدعویۃ التامۃ والصلوۃ القامۃ ات محمد الوسلۃ فی الفضل  
واعتقہ معاً ما جمہود الذی وعدتہ اور اس کے لئے شفاعت میری دن قیامت کے حلال ہو گئی  
رواۃ البخاری سعد بن ابی وقاص کی حدیث میں مروی ہے کہ جسے اذان سن کر یہ کہتا  
اسمہاں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد عبدہ ورسولہ مرصیتاً  
سوا ویکلہ اسلام دینا و محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولہ اس کے گناہ بخشے گئے رواۃ  
مسلم والترمذی واللفظ لہ مسلم کا لفظ یہ ہے کہ اس کے گناہ بخشے گئے ابن عمر کہتے ہیں  
ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا سونامی ہم پر پڑ گئی فرمایا تو یہی وہی کہ جو مؤذن کہتے ہیں پھر  
جب تو کہہ چکے تو مانگ تم کو ملے گا رواۃ ابو داؤد معلوم ہوا کہ جو شخص اذان نہیں کہتا ہے مگر  
الفاظ اذان سن کر مثل مؤذن کے کہتا ہے تو دونوں کا اجر برابر ہوتا ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ  
دعا بعد اذان کے قبول ہوئی ہے :

## بیان اجماع کے



سہل بن سعد نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو ساعتیں میں جنمیں دعا  
داعی کی روئین ہوتی ایک وقت اقامت نماز کے دوسرے صفت جہاد میں سردار ابی جہان جابر کا  
لفظ یہ ہے جب اقامت نماز کی گئی جاتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھلنے لگتے جاتے ہیں دس  
قبول ہوتی ہے سردار احمد ۛ

## بیان مسجد بنا گاتا کی جگہ میں

عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جسے بنائی  
کوئی مسجد واسطے اللہ کے چاہتا ہے اس کام سے اللہ کی ذات کو ٹکونا دیکھا اللہ اس کے لئے ایک  
گہر جنت میں دوسری روایت یوں ہے کہ بنا دیکھا مثل دیکھے جنت میں سردار الشیخان جابر  
بن عبد اللہ کا لفظ یہ ہے جسے کوئی کنواں کو دیا پہلو اس کے کسی تر جگر نے جن ہو یا انس یا پرندہ  
پانی پیا تو اللہ اس کو دین قیامت کے اجر دیکھا جسے کوئی مسجد برابر گویسے قنطرة کے یا اس کے  
بھی چوٹی بنائی تو اللہ اس کے لئے ایک گہر بہشت میں بنا دیکھا سردار ابن خزیمہ نے معلوم  
ہوا کہ یہ اجر مطلق مسجد بنانے پر ملتا ہے کچھ بڑی چوٹی مسجد کا لحاظ نہیں ہے کیونکہ شہر خضر  
موافق اپنے مقدور کے مسجد بتاتا ہے پہلے گزر چکا ہے کہ مسجد بنانے کا ثواب بعد موت کے  
ہو ملتا ہے یہ کام صاحبات یا قیات میں داخل ہے سردار ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی

## بیان مسجد صا ستر غی شہود رکھنے کا

حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہے ایک کالی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قبر پر نماز پڑھی سردار الشیخان دوسری روایت میں یوں ہے کہ پھر  
فرمایا تو نے کس عمل کو افضل پایا لوگوں نے کہا کیا یہ سنتی ہے فرمایا تم اس سے زیادہ نہیں کر سکتے  
یہ ذکر بھی کیا ہے کہ اس نے جواب دیا کہ مسجد کے جھاڑنے کو یہ حدیث مرسل ہے اس سے سماعت ہوئی

کی ثابت ہوئی گراچے مورد پر مقصور کھانسی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا  
 مسجد پر میری امت کے عرض کئے گئے یا شاک کہ وہ تنکا جسکو کشتی شخص نے مسجد سے باہر بیٹھا یا  
 تجھ پر گناہ میری امت کے عرض کئے گئے اپنے کوئی گناہ اسے بڑ بکری نہ کیا کہ آدمی کو کوئی سورہ  
 قرآن کی روگینی ہو پھر وہ اوسکو بول گیا سواہ الوداؤد عائشہ کہتی ہیں ہکو حکم دیا گیا ہے  
 مسجد بنانے کا گھر میں اور اس کے صاف یا کہ خوشبودار کرنے کا سواہ الوداؤد و تاکہ بن  
 اسق کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ تم سب جاؤ اپنی مسجدوں کو اگر کوئی دیوانوں سے خرید و فروخت  
 کرنے سے جسکو سے کی باتوں سے آواز کے بلند کرنے حد و کے قائم کرنے تموار کہنے سے مسجد کے  
 دواؤں پر غنائی ز طیار کر و مسجد میں خوشبو ملگا و سواہ ابن ماجہ اسکو طہرائی نے بھی  
 کبیر میں ابوالدرداء ابی امامہ و آلہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے ۛ

### بیان مسجد میں جانیکانہ پیر میں

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز بڑ بنا آدمی کا جماعت  
 میں گھر میں یا ناز میں نماز پڑھنے سے بچیس درجہ زیادہ ہوتا ہے یہ اسلئے ہے کہ جب وہ اپنی طرف  
 و صو کے مسجد کو جاتا ہے اوسکو گھر سے نہیں نکالا گرا یہی نماز نے توجہ قدم وہ کہتا ہے اوسپر  
 ایک درجہ بڑ بنا ایک خطا گنتی ہے جب نماز پڑھتا ہے تو اوپر خشتے درو و بیچے ہیں جیہ کہ  
 وہ اپنے محلے پر بیٹھا ہوا ہے یوں کہتے ہیں اللہ صلی اللہ علیہ اللہ صلی اللہ علیہ وہ ہمیشہ نماز میں  
 ہے جب کہ کہ نماز کی راہ و دیکتا ہے و دوسری روایت یوں ہے اللہ اغفر لہ اللہ علیہ  
 جب تک کہ کسیکو مسجد میں نہیں بنایا ہے حدیث نہیں کیا ہے سواہ الشیخاں و مالک فی الموطا  
 ابن عمر مرفوعاً کہتے ہیں جو کوئی گناہ طر و مسجد جماعت کے تو ہر ایک قدم ایک گناہ کہتا ہے و در  
 قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے آتے جاتے سواہ ابن حبان ابن عباس کا تعظیم نفع یہ ہے  
 ہر حضو انسان پر ہر دن ایک نماز ہے ایک آدمی لے کما یہ تو تین بڑی سخت خبر دی کہ تاہر حکم

کرنا کسی کو ایک کام کے لئے منع کرنا کسی کو بڑے کام سے نماز ہے یا رات نماز ضعیف کا عبد اگر ناکوڑ  
 کچرے کا راہ سے نماز ہے میرے قدم طرف نماز کے اور نماز نماز ہے سوا کا ابن خزیمة عقیق  
 کی حدیث میں مرفوعاً یوں آیا ہے کہ جسے پورا پورا وضو کیا پھر نماز فرض پڑھنے کو گیا نماز  
 ہمراہ ابام کے پڑھی تو اس کے گناہ معاف ہو گئے سوا کا ابن خزیمة حدیث سعید بن  
 مسیب میں آیا ہے کہ ایک انصاری نے مرتے وقت یہ حدیث مرفوعاً روایت کی ہے کہ جب کسی  
 تم میں سے اچھا وضو کیا پھر نماز کے لئے باہر نکلا تو جو دھنا قدم اوٹھایا اور پھر اللہ ایک نیکی  
 لکھتا ہے جو بایں قدم رکھا اور پھر ایک سیہ گشتا تا ہے اب چاہے کوئی نزدیک ہو یا دور ہر  
 اگر مسجد میں آکر جماعت کی نماز پڑھی یا کچھ نماز پڑھ چکے تھے کچھ باقی تھی اسنے جنتی پائی وہ پڑھی  
 باقی نماز تہم کی تو اسکو بھی اتنا ہی اجر ملے گا پھر اگر مسجد میں نماز ہو چکی تھی اور اسے اپنی  
 نماز پوری کی تو بھی اتنا ہی اجر ہے سوا کا ابو داؤد ابن عباس کہتے ہیں رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آج کی رات ایک آنیوالا طرف سے میرے رب کے آیا  
 اسنے کہا لے محمد تم کچھ جانتے ہو کہ ملا راعی یعنی مقرب فرشتے کس بات میں اور کچھتے ہیں کہا  
 مان درجات و کفارات میں پاؤں سے چلتے ہیں طرف جماعت کے وضو کے پورا کرنے میں  
 سہرات میں یعنی سکارہ میں انتظار نماز میں بعد نماز کے سوچنے ان کاموں پر حفاظت کی  
 وہ خیریت سے جیائیرت سے مرا اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوا جیسے کہ آج اسکا واسکی ان  
 نے جنا ہوا حدیث سوا کا الترمذی لفظ حدیث کا اسم بگنہ یہ ہے عاش بخیر مات بخیر  
 والد مرحوم مؤلف نے جب انتقال فرمایا تھا تو تاریخ وفات لفظ مات بخیر برآمد ہوئی و  
 اللہ احمد ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جو کوئی تم میں اچھی طرح وضو کر کے مسجد کو آتا ہے نماز  
 ہی کا ارادہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بشارت ظاہر فرماتا ہے جس طرح کسی غائب  
 آدمی کے گھر والے اسکی صورت دیکھ کر بشارت ہوتے ہیں سوا کا ابن خزیمة جابر کہتے ہیں  
 جب جگہ گرو مسجد نبوی کے خالی ہوئی تو بنو سلمہ نے چاہا کہ قریب مسجد کے آ رہیں یہ خبر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیعتی فرمایا کیا تم فریب مسجد کے آنا چاہتے ہو کہ ان فرمایا یا ہاں کہ  
 تکتب اتار کر دو یا یہی کہہ گمائی فی حق جو اپنے گروہ سے جگر یا تنگ واسطے نماز کے آئے ہو  
 تو تمہارے نفس قدم نکلتے جاتے ہیں یعنی ہر قدم پر اجر ملتا ہے اور تمہارے گناہ اب جگر نقل کیا  
 اگر ناخوش نہیں آتا سوا مسلم ابن عباس نے کہا ہے انصار کے گھر مسجد سے دور تھے انہوں نے  
 یا ہاں کہ ہم نزدیک ہو سادین یہ نہایت اور فی تکتب ما قد حادانا ہمد وہ تم گئے سوا  
 انہما حادہ ابو ہریرہ کا لفظ موع یہ ہے کہ جو کوئی جتنا مسجد سے دور ہے اتنا ہی اجر  
 اوسکا کم ہے سوا انہما حادہ دوسرا لفظ اکام فرمایا یوں آ یا ہے کہ آدمی کے ہر چوڑ پر  
 ایک صدقہ ہے جبکہ ہر دو سو رج مکتا ہے قدر کرنا تیر اور میان دو آدمیوں کے صدقہ ہر  
 سوار کرادینا تیرا کتنی شخص کو سواری پر صدقہ ہے لا دینا تیر کسی کے سامان کو سواری کے  
 اوپر صدقہ ہے اپنی مات کتنا صدقہ ہے ہر قدم جس سے طرف نماز کے چلتا ہے صدقہ ہے ورنہ  
 کرنا تیرا کی چیز کا راہ سے صدقہ ہے سوا الیہ خاں صدقہ اپنے رب کے جسے ہر چاہا کام  
 ہمارا صدقہ ٹھیک اگر دینا مقرر فرمایا ہے ۵

ابن چہ احسان سے قربانت شوم

اسے غار قربان احسانت شوم

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو صبح شام مسجد کو جاتا ہے  
 اللہ اس کے لئے صبح تمام معافی تیار کرنا تیرا سوا الیہ خاں حدیث ابن امارہ صبح شام  
 کے جانے کو مسجد میں جہاد فی سبیل اللہ ٹھیکر یا ہے سوا الطبرانی فی الکسیر وہ جہاد وہ  
 کون کرنا ہے کہ دین کے لئے راہ خدا میں اسے بڑے عباد کیسا کچھ آساں ہے مگر اسکی ہمت  
 ہی اکثر لوگوں سے نہیں ہو سکتی نہت محرومی قیمت ابو ہریرہ کا لفظ موع یہ ہے جیسا کہ اللہ ہر  
 دن قیامت کے واسطے اول لوگوں کے جو اندھیرے میں سجدہ کو جاتے ہیں ایک نور روشن  
 سوا الطبرانی فی الاوسط او امام کی حدیث میں مرفوعا آ یا ہے جو شخص نکلا اپنے گھر سے  
 وضو کر کے نماز فرض کے لئے اوسکا اجر برابر اجر حاجی محرم کے ہے اور جو کوئی نکلا نماز چاشت

کے لئے نہ کسی اور کام کو تو اسکا اجر برابر اجر معتر کے ہے تاہم پر نماز جبکہ بیچ میں کوئی لغو کام  
 نہوا علیہین میں لکھی جاتی ہے سواہ ابوداؤد دوسری روایت ابی امامہ بن یونس آیا ہے تین  
 شخص ہیں تینوں کا ضامن اللہ ہے کہ اگر عین کے تو رزق لیگا مگر جاسکے تو اللہ اور کلوشت  
 میں داخل کرے گا ایک وہ شخص جو باہر سے اپنے گھر میں آیا اگر والدین پر اسنے سلام کیا دوسرا وہ  
 آدمی جو مسجد کی طرف نکلا یعنی نماز پڑھنے کو تیسرا وہ شخص جو راہ خدا یعنی جہاد میں نکلا سواہ  
 ابوداؤد سنان کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جو کوئی گھر سے اچھا وضو کر کے مسجد کو آتا ہے  
 وہ خدا کا نازل ہے حق مزور کا یہ ہے کہ وہ اپنے نازل کا اکرام کو سواہ الطبرانی فی  
 الکلب پر معلوم ہوا کہ اگرچہ مسجد میں جا کر وضو کرنا جائز ہے مگر گھر سے وضو کر کے جانا بڑی فضیلت  
 رکھتا ہے ایسا شخص اللہ کا مہمان ہوتا ہے نیز ان اپنے مہمان کی ہر طرح پر خاطر داری کرتا  
 ہے ابوداؤد ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے زیادہ دوست  
 جگہوں میں نزدیک خدا کے مسجد میں ہیں سب سے زیادہ دشمن جگہوں میں نزدیک خدا کے بازار  
 میں سواہ مسلم یہ اسنے ہے کہ مسجد جگہ ہے فرشتوں کی بازار جگہ ہے شیطانوں کی بازار  
 جو گون کی اس حدیث کو بزار نے بھی جہیر بن مطعم سے مرفوعاً روایت کیا ہے مگر بجائے لفظ  
 احب البلاد لفظ احب البقاع کہا ہے مطلب دونوں کا ایک ہے ۴

### بیان سجدہ میں پڑھنے کی بات

حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سات گروہ ہیں  
 جنکو خدا اپنے سایہ میں جگہ دیگا جس دن کسی کا سایہ سوا اور کے سایہ کے منوگا ایک پاؤں  
 منصف دوسرا وہ جو ان جیسے خدا کی عبادت میں نشوونما پایا تیسرا وہ آدمی جسکا دل مسجد میں  
 لگا رہتا ہے چوتھے وہ دو آدمی جو اللہ کی راہ میں باہم دوست یکدیگر میں انہی محبت پر مجتمع  
 ہوتے ہیں انہی محبت پر جدا ہوتے ہیں پانچواں شخص جسکو کسی عورت صاحب منصب و جمال نے بلایا ویسے کہا میں خدا

ڈرتا ہوں یعنی اس کے پاس دگیا زبان کیا چٹھا وہ شخص جسے ایسا صدقہ دیا کہ اس کے اپنے  
 ہاتھ نہ دھانا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ساقان وہ آدمی جسے تنہائی میں غم  
 کو یا کیا اس کی آنکھوں نے آنسو بہائے مرواۃ الشیخان ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہیں کہ  
 تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ مسجد میں گھس رہا ہے تو اس کے لئے ایمان کی گواہی دوا شدتاً  
 فرماتا ہے انما یجرئ احد اللہ من امن باللہ والیوم الآخر لکافۃ مرواۃ الترمذی  
 یعنی مسجد میں گھسنا ایمان والوں ہی کا کام ہے اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسجد میں نہ  
 اگر کسی کافر نے بنائی تو اس کا حکم زمین کا حکم ہے مسجد کا تعاذ بن جیل ہے کسا ہے نبی شدہ فرمایا  
 ہے شیطان انسان کا بیٹا ہے جیسے بکری کا گرگ کہ بھولی بھلی بکریوں کو اڑھایا جاتا ہے سو  
 تم گناہیوں سے بچتے مسجد جات و عار و مسجد کو پکڑے رہو مرواۃ احمد حدیث ابو ہریرہ کا لفظ  
 مرفوع یہ ہے کہ مسجد میں گھسے لے اوتا دھرتے ہیں یعنی ایسے لوگ جو شیخ کی طرح ادھین گروے دے  
 رہتے ہیں بٹے نہیں فرشتے ان کے بغض ہیں اگر غائب ہوں تو ان کو تلاش کرتے ہیں اگر  
 بیمار پڑیں تو ان کی عیادت بجالاتے ہیں اگر کسی کام میں جوتے ہیں تو ان کی مدد کرتے ہیں پھر  
 زنا یا کہ مجلس مسجد میں حسلین نہ کتاب کسی بہائی سے لٹا ہے یا کوئی کلمہ محکمہ کتاب ہے یا کسی نعمت  
 کا منتظر رہتا ہے مرواۃ احمد ابو الدرداء کی حدیث مرفوع میں یوں آیا ہے کہ مسجد گھر ہے  
 پر ہیز گار کا جس کا گھر مسجد ہے اللہ اس کے لئے رقی و رحمت کا بلی صراط پر سے گزر کر رضوان کی طرح  
 جانیکا جنت تک پہنچنے کا قلیل ہے مرواۃ الطبرانی فی الکبیر والوسط والابزار ۵

روای در مسجد مصفا کن  
 خستہ دوست راتما شاکن

غریبے گروہی شہسود دیار  
 درست را اگر غیتوانی دیبہ

جب مسجد خدا کا گھر شہر اتو پر جو کچھ غیر رحمت و راحت اس گھر میں ہے وہ تو ڈری ہے جو  
 اجر واسطے ملازم و مجلس مسجد کے اس حدیث میں آیا ہے اوس میں کچھ خشک نہیں ہے و  
 ضروری لیگا

# عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا بائیس نکلتا

ابو حمید ساعدی کی بی بی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا میں چاہتی ہوں کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھا کر دن فرمایا مجھے معلوم ہے تیری نماز اندر گھر کے بہتر ہے حجرہ سے حجرہ میں نماز پڑھنا بہتر ہے دار میں پڑھنے سے فارغ میں نماز پڑھنا بہتر ہے قوم کی مسجد میں پڑھنے سے قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا بہتر ہے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے راوی نے کہا بی بی حکم دیا کہ دو لئے دو رکعت پر گھر کے اندر اندر میری جگہ میں ایک مسجد بنا دوین یہاں وہیں نماز پڑھا کر تین یہاں تک کہ خدا سے جا ملین سو ابا ابن خریجۃ معلوم ہوا کہ عورت کے لئے بہ نسبت مسجد کے گھر کی مسجد میں نماز پڑھنا جہاں کسی مرد کا آتا پتا نو زیادہ روشنی ہو کہ کوئی اس کو جان پہچان بہتر ہے حتیٰ کہ مسجد مدینہ میں ہی نہ پڑھے گھر ہی کے اندر پڑھے اندر میری کو ٹھری میں یہ حکم خاص ہے ساتھ عورتوں کے مرد و نکلوسجہ میں جا کر پڑھنا خصوصاً ہمراہ جماعت کے افضل و سنت موکد ہے ابن سعود مرفوعاً کہتے ہیں نماز عورت کی عورت کے گھر میں افضل ہے ہر آدمی کی نماز سے حجرہ میں نماز اس کی بخاری یا خانہ میں بہتر ہے گھر کی نماز سے سوا ابو داؤد یعنی جس قدر الگ تہلک ہو کر نماز پڑھیگی اتنا اچھا کام ہے ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یوں ہے عورت ستر ہے وہ جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو داکتا جاکتا ہے وہ جب زیادہ قریب خدا سے جب ہی ہوتی ہے کہ گھر کی تہ میں ہو سوا الطبرانی فی الاوسط اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو پردہ میں رہنا گھر کے اندر بیٹھنا چاہئے باہر نکلتا پہنا پنا ہے کہ اس میں بے ستری ہوتی ہے شریر بد معاش ادبائش لوگ نظر بد سے گھورتے ہیں بقول میر

دل سے شوق رنج مکو د گیا      تاکتا جھا نکلتا کہو نہ گیا

سوائے کام کرنے والے شیطان ہوتے ہیں کہ انسان کے لباس ہی میں کیوں نہ نکالے تعالیٰ  
من الجنة والناس یا مرد اس جگہ خاص ایلیس ہے کہ وہ عورت کو دیکھ کر اس کا بہکانا چاہتا ہے

جب عورت گھر سے باہر نکل کر سر عام وہنا کر کے گلی میلوں ٹیلوں میں پھر گئی تو کچھ نیک نین کرشیار  
انہیں اس کو اپنے ہنڈے میں لائی گئی شادی فریادوں کو دیکھ کر اوس میں بھی قصہ ہے کہ ایک ماہر دوسری  
بے نظیر اسپرین دیکھ کر عشق پیدا ہو گیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ

## بیان محافظت نماز پنجگانہ کا نماز کے وجوب پر ایمان لانے کا

ان مرد و عورتوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رعایت کیا ہے کہ بنا یا گیا ہے اسلام پانچ چیزوں  
پر ایک گواہی اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ وان محمد اس رسول اللہ و دوسرا قائم رکھنا نماز کا تیسرا  
دینا زکوۃ کا چوتھے روزہ رکھنا رمضان کا پانچویں حج کرنا خدا کے گھر کا سواۃ السیخاں اس  
حدیث کی شرح پیچھے کتاب وسیلۃ النجاة میں لکھی گئی ہے کسی سال اردو میں کہ جو گ  
ذرا اوسکی ہی سیر کرو بار بار سلام دیکھو خزانہ ایمان پھیلے تو حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے  
تم میں سے اگر کسی ایک شخص کے دروازے پر ایک خرچہ وہ ہر دن اوس میں پانچ بار غایا کرے  
تو بھلا کچھ بھی اوس کا میل کیل باقی رہیگا کہ انہیں فرمایا یہی مثال ہے پانچوں نمازوں کی کہ  
خطائیں ان سے مٹتی رہتی ہیں سواۃ السیخاں دوسری روایت اس لفظ سے ہے کہ پانچوں  
نمازیں اور جب سے جمعہ تک کفار سے ہیں اوں گناہوں کے جوار تک درمیاں میں ہوتے ہیں نہ  
تک کہ کھانڈ میں نہ پھنسنے سواۃ سلم معلوم ہوا کہ کبار محتاج ہیں توبہ کے ہوئے گنہ تو نماز  
پنجگانہ و نماز جمعہ سے مٹتے رہتے ہیں خواہ توبہ کرے یا نہ کرے گو توبہ کرنا بہتر ہے مگر بڑے گناہ  
توبہ کرنا واجب ہوتا ہے شاید سب بے توبہ معاف نہ ہوں اللہ و عہد ابو سعید خدری کا لفظ  
مرفوع میں ہے الصلوات الخمس کفارات لما یسہا سواۃ الزائر لصلوہ ابن مسعود  
کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم جتنے بھٹے رہتے ہو جب نماز میں  
بڑھتے ہو تیرہ مکروں سے بچنی و دفع کی آگ کو تیرہ ٹنڈا کر دیتی ہے پہر ہی لفظ اول سے آخر  
تک نماز عصر مغرب ہشاکے لئے فرمایا پھر کما تم سو رہتے ہو پھر کوئی چیز لکھی نہیں جاتی جیسا کہ



تم جاگور واہ الطیرانی فیہا و فی الکبیر موقوفاً علیہ و ہوا شبہ انک لفظ مرفوع یہ ہر  
 اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے وہ ہر نماز کے وقت پکارتا ہے اے لوگو! اور جو آگ تینے جلائی ہے  
 او سکو بھڑاؤں واہ الطیرانی فیہا حدیث طویل ابی عثمان بن سلمان سے مرفوعاً آیا ہے کہ جب  
 کوئی مسلمان اچھا وضو کر کے نماز بیٹھا نہ پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں ایسی جڑ جاتی ہیں جیسے یہ  
 پتے آپکے ہاتھ میں ایک شاخ تھی او سکو ہلا پتے گرنے لگے اس کے لئے یہ مثال فرمائی اللہ تعالیٰ  
 نے اپنے نبی سے یہ ارشاد کیا ہے اقم الصلۃ طری الفہام و نزلنا من الیل ان الحسنات  
 یدھبن السیئات خلاصہ ذکر کی لہذا اگر میں سواہ النساء اس حدیث شریف سے پانچویں نماز  
 کا پڑھنا مکمل دن کی تین نمازیں ہیں صبح ظہر عصرات کی دو نمازیں ہیں مغرب عشاء صبح کے بعد دن  
 نکلتا ہے دھکے سر پر نماز صبح پڑھی جاتی ہے اسکے وہ دن کی نمازیں داخل رہتی نماز مغرب  
 کے بعد رات آتی ہے رات کے سر پر یہ نماز ادا کی جاتی ہے اسکے نماز شب میں شامل رکھی  
 گئی چند بن عبد اللہ کی حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے کہ جس نے صبح کی نماز  
 پڑھی وہ اللہ کے ذمے ہیں ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ اپنے ذمے کی بابت مگوا طلب کرے پھر اندر ہر روز  
 آگ جنم میں ڈال دے سواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ آتے جاتے ہیں تمہارے درمیان  
 فرشتے رات دن کے پھر اکٹھے ہوتے ہیں نماز صبح و نماز عصر میں چہرہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس  
 رہے تھے اوپر جاتے ہیں یعنی نزدیک خدا کے تمہارا رب اون سے پوچھتا ہے حالانکہ اون سے  
 زیادہ خود جانتا ہے کہ تھے میرے بند کو کس حال پر چھوڑا ہے وہ کہتے ہیں ہم او کو نماز پڑھتے ہوئے  
 چھوڑ کر آئے ہیں جب ہم اون کے پاس گئے تھے تب ہی وہ نماز پڑھ رہے تھے سواہ البخاری و  
 مسلم معلوم ہوا کہ صبح و شام پہرہ فرشتوں کا بدلا جاتا ہے پہرے والے جناب باری تعالیٰ میں پوچھا  
 کیا کرتے ہیں جسکو نماز میں مشغول کہا وہ اجاب فرمایا اللہ و اس نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پانچ چیزیں ہیں جو کوئی ادا نہ کیا ان کی راہ سے بجا لا گیا بہشت میں جہنگ  
 ایک رہ شخص جسے نماز بیٹھا نہ پڑھو رکوع سجود وقت کی نگاہ بانی کی دوسرا وہ شخص جسے رمضان

کار و روزگار کا تیسرا وہ آدمی جسے حج کیا اگر طرف او کے راہ پاسکا چوتھا وہ شخص جسے رکوعہ دی  
 خوشحال ہو کر بلخیواں وہ آدمی جسے امانت ادا کی پوچھا امانت کا ادا کرنا کیا ہی فرمایا ناپاکی سے  
 نمانا امانت نے کوئی امانت سوا اسکے کسی چیز کی بھی آدم پر نہیں رکھی ہے سوا لا الطبرانی یعنی  
 حقوق اللہ میں بڑی امانت یہی ہے کہ جب احکام ہو یا صحبت کرے تو مرد و عورت دونوں غسل جنبا  
 کریں بے طہارت نہیں ورد فائز امانت اتنی طہیر کیجئے جو ہر پرہیزگیتے ہیں دو آدمی قبیلہ تغنہ  
 کے اسلام لائے ایک اور بن کا مجراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہو گیا دو سال ہر  
 زندہ رہا ظلم بن عبد اللہ نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ چھلا شہید سے پہلے بہشت میں گیا  
 مجھے تعجب ہوا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا فرمایا کیا اوسنے بعد اس شہید  
 کے روزہ و رمضان کا نہیں رکھا ہے چہ ہزارہ کھتین سال ہر کی نماز کی نہیں پڑھی ہیں سوا احمد  
 ابن حنبل نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ دونوں میں اتنا فرق ہے جتنا فرق درمیان آسمان و زمین  
 کے ہے معلوم ہوا کہ جسکی عبادت زیادہ ہوتی ہے اوسکا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے بڑی عمر ہونے کا  
 یہی فائدہ ہے کہ عبادت زیادہ ہوگی افسوس اس شخص پہ ہے جسکی عمر گنتی ہے گناہ بڑھتے ہیں عبادت  
 کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا میں نے جہنم میں جہنم میں قسم کھانا ہوا  
 اور بڑے نہیں ہے وہ شخص جسکا حصہ اسلام میں ہے برابر اس شخص کے کہ جسکا کچھ حصہ ہی اسلام  
 میں نہیں ہے اسلام کے تین حصے ہیں نماز روزہ رکوعہ والی نہیں ہوتا امانت کسی بندے کا دنیا میں ہر  
 غیر کو دن قیامت کے اوسکا وال کرے دوست نہیں رکھتا کوئی آدمی کسی قوم کو مگر امانت اس آدمی  
 کو اسی قوم کے ہمراہ مگر گناہ جو تھی بات جس پر گنہ قسم کھاؤں تو امید ہے کہ گناہ گنہ نہ ہوں یہ کہ  
 کہ نہیں چھپاتا امانت کسی بندہ کا دنیا میں مگر قیامت میں ہی اوسکے عیب کو چھپا دیکار ہوا  
 انہیں میری حدیث بڑی اسید بخش ہے اللہ ہوا مگر ہوتا و امن سوا عاتنا حدیث جاہر میں فرمایا  
 ہے کہ نماز کنجی یہ بہشت کی اسکو واری نے بھی روایت کیا ہے عبد اللہ بن قریظ کی حدیث میں فرمایا  
 آیا ہے سب پہلے جس چیز کا حساب بندے سے دن قیامت کے ہوگا نماز ہے اگر درست نکلی تو

سارے عمل درست ٹھیکے اگر خراب نکلی تو سارے عمل خراب ٹھیکے سواۓ الطہران فی الاوسط

روزِ محشر کہ جان گذار ہو | اولین پریش نماز ہو

درستی نماز کی یہی ہے کہ مطابق ہیئات سنت کے سواۓ ارکان باعتبار ادا ہوں دل چمک ہو حدیث صحیح میں آیا ہے کہ صلوا لکم ما یقونی اصلی یعنی تم ویسی نماز پڑھو جیسے نماز میں پڑھا ہوں سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز میں رفع الیدین کرتے آمین پکارتے جلسۂ استراحت فرماتے مقتدیوں کو ارشاد کرتے کہ تم سوائے سورۃ فاتحہ کے اور کچھ بھی امام کے نہ پڑھو پس عمل اس حدیث پر جب بھی ہو گا کہ سارے سن سبالاتے جاوین ساری شکل قیام وقعود و قنوت وغیرہ کی مثل شکل نماز نبوی کے جو اتین عمر کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا افضل اعمال کیا چیز ہے فرمایا نماز تین مرتبہ بھی فرمایا پھر کہا جہاں راہ خدا میں اکھڑا سواۓ ابن حبان ثوبان کا لفظ یہ ہے تم سید ہی راہ چلے جاؤ عمل نہ گنو جانلو کہ بہتر اعمال نماز ہے وضو پر محافظت نہیں کرتا مگر مومن سواۓ الحاکم معلوم ہوا کہ بے وضو نماز پڑھنا خلاف ایمان کے ہے گو اس حرکت بے برکت سے کافر نہ ہو

## بیان طاق نماز کا رکوع و سجود کی فضیلت کا

ثوبان کی حدیث میں آیا ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ایسا عمل بتاؤ جسکے سبب خدا جہنم دے یا یہ کہہ کہ ایسا عمل بتاؤ جو خدا کو سب سے زیادہ محبوب ہو فرمایا تو خدا کے لئے بہت سے سجدے کیا کرو تو کوئی سجدہ نہ کرے گا اگر اللہ تم سجدہ پر ایک درجہ تیراڑ بڑھائے گا ایک خطابتی درجہ سواۓ مسلم اس حدیث میں نہرے سجدہ کی فضیلت بیان فرمائی ہے اکثر اہل علم نے یہ سمجھا ہے کہ نماز سجدہ سے اس جگہ نماز نفل ہے حالانکہ یہ بات نہیں ہے کہ کسی جگہ لفظ سجدہ سے حسب قرینہ سیاق سباق رکعت مراد ہو کیونکہ فضیلت نماز کی عمدہ آئی ہے یہاں بیان کرنا فضیلت نہرے سجدہ کا مقصود ہے اس مفسر میں بہت حدیثیں آئی ہیں یہی قول مختار شوقانی سن

کہا ہے منزل الامراض میں ہے اسکو ترجیح دی گئی ہے صریح لفظ حدیث کو تاویل کرنا کیا ضرور ہے  
تاویل کی حاجت وہاں ہوتی ہے جہاں معنی حقیقی نہیں سکیں یہاں یہ معنی ہے تکلفا ہنستہ بین  
مبادیہ بن صامت کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جو اللہ کے لئے سجدہ  
کرے مگر اللہ اس کے لئے ایک سجدہ لکھتا ہے ایک سجدہ لکھتا ہے ایک در بدر بڑا کام سے سو تم سجدہ  
منہ کیا کرو سواۃ الیٰہی حاکمہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعہ ہے سب سے زیادہ بندہ تو رب اپنے  
سے محب ہو گیا ہے کہ سجدے میں ہو سو تم سجدہ میں بہت دعا کیا کرو سواۃ الیٰہی معلوم ہو گا کہ  
سجدہ میں دعا ملے قبول ہوتی ہے جب تک قرب تک اپنے بندے سے تو سید بن کعب فرماتا ہے  
اغنی علی لعلہ بکثرة السجود سواۃ الطہرانى مسلم کا لفظ یہ ہے کہ میں رات کو پاس رسول  
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہتا تھا وضو و حاجت کا پانی لاتا تھا مجھ سے کہا کہ چھ ماگ میں نے  
کہا میں نے کئی رفات جنت میں آگئی ہوں فرمایا بلا کہہ دو سواۃ الیٰہی کہ میں بھی فرمایا کہ تو  
میری اپنی جان پر کثرت سجدے سے یعنی اگر تو بہت سے سجدے کیا کرے گا تو جنت میں میرے پاس ہو گا  
مراد تناسخ ہے نہ وہ سجدہ جو اندر نماز کے ہوتا ہے حدیث کی حدیث میں یہ نہ آیا ہے نہیں کوئی  
حالت جہنم بندہ محبوب تر ہوئے دیکھ خدا کے اموات سے کہ خدا اسکو سجدے میں دیکھ دہا ہے  
موندہ کو خاک آلودہ کر رہے سواۃ الطہرانى فی الاوسط معلوم ہو گا کہ مٹی پر سجدہ کرنا بھی کیا  
موندہ پر لگ جاتا خدا کو زیادہ تر محبوب ہوتا ہے کیونکہ اس میں اپنی تو عابری خوارى ذلت ثابت ہوتا  
ہے خدا کی عظمت و رفعت دکھاتی ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر گزرے  
پوچھا یہ کسکی قبر ہے کہا ان شخص کی مرثیہ دو رکعت نماز اسکو تمہاری رہی سہی دنیا سے کہیں زچہ  
تر محبوب ہے سواۃ الطہرانى فی الاوسط

## بیان نماز پڑھنے کا اول وقت و میں

ان سطور نے پوچھا کون محل خدا کو زیادہ تر محبوب ہے فرمایا نماز پڑھنا وقت پر کہا ہر کون محل کہا

نیکی کرنا مان باپ سے کہا ہر کون عمل فرمایا جہاد راہ خدا میں سداۃ الشیخان ام فروہ کا نظریہ یوں ہے کہ افضل اعمال نماز پڑھنا ہے اول وقت میں سداۃ ابو داؤد عبادہ بن صامت کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پانچ نمازیں ہیں جنکو خدا نے فرض کیا ہے جس نے اچھی طرح وضو کیا نماز کو وقت پر پڑھا رکوع مجیدہ تمام کیا بخشی کیا اوسکے لئے اللہ پر عہد ہے ہر بات کا کہ اوسکو بخش دے جسے اس طرح نہ کیا اوسکے لئے کوئی عہد نہیں ہے چاہے بختے چاہے خدا کرے سداۃ مالک :

### بیان نماز جماعت کا اوجہ جہت نپالی

حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے نماز آدمی کی جماعت میں گہرا زار کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ ملتی ہے ایک حدیث میں حدیث پہلے گزر چکی ہے سداۃ الشیخان ابن مسعود نے کہا ہے ہر کون رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنن ہری سکھائی اور نہیں ایک نماز پڑھنا ہے مسجد میں جان اذان کہی جاتی ہے سداۃ مسلم بطور اعتراضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اللہ پسند کرتا ہے نماز جماعت کو سداۃ احمد انس کا لفظ مرفوعاً یوں آیا ہے کہ جس نے چالیس دن نماز جماعت کی اللہ کے لئے پڑھی تکبیر اولیٰ کو پایا اوسکے لئے آگ و دوزخ سے نفاق سے برات لگی گئی سداۃ الترمذی ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو اچھی طرح وضو کر کے نماز کو چلا لو گون کو پایا کہ وہ نماز پڑھ چکے تھے اللہ اوسکو اجر دیتا ہی اجر دیکھا جتنا اوسکو دیکھا جنوں حاضر ہو کر وہ نماز پڑھی تھی اوسکے اجر میں سے کچھ کم کر لیا سداۃ ابو داؤد اس قسم کی ایک حدیث بیان مساجد میں بھی اوپر گزر چکی ہے :

### بیان کثرت جماعت کا

ابی بن کعب کہتے ہیں ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ساتھ نماز صبح کی

یہی کہانلان شخص حاضر ہے کہ انہیں پوچھا فلان آدمی آیا ہے کہ انہیں فرمایا یہ دونوں نماز کے  
مناقصوں پر سے زیادہ ہماری اور بوجہ مل ہیں اگر وہ جانتے کہ انہیں کیا ہے تو سنے کہے کہ سنو  
یہ دوڑے چلے آتے پہنچے صنف نماز کی مثل صنف ملائکہ کی ہوتی ہے مگر اگر فضیلت اور اسکی معلوم ہو  
تو تم جلد ہی کرو نماز آدمی کے برابر ایک آدمی کے اور اسکی تنہا نماز سے تیری دعا آدمی کے ساتھ ایک  
آدمی سے بہتر ہے پھر جتنے آدمی زیادہ ہوں اتنی ہی الشکر زیادہ محبوب ہے سوا والا ابوہریرہ  
یہی من مراد من احد اللہ فی حسنتہ +

## بیان جنگل میں نماز پڑھنے کا

ابوسعید خدری کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز جماعت کی برابر  
تیس نماز کے ہے ہر اگر کسی جنگل میں پڑھی ہے رکوع و سجدہ کو پورا ادا کیا ہے تو برابر پچاس  
نماز کے ہے سوا والا ابوہریرہ عبد الواحد بن زیاد نے اس حدیث کی شرح میں یوں کہا ہے  
کہ جنگل کی نماز جماعت کی نماز سے دو چند ہوتی ہے حافظہ مند ہی نے کہا ہے بعض علماء کا یہ  
مذہب ہے کہ جنگل کی نماز جماعت کی نماز پر فضیلت رکھتی ہے سلمان فارسی کا یہ لفظ ہے کہ آدمی  
جب جنگل میں ہوتا ہے ہر وقت نماز کا آیا اسنے وضو کیا بانی نہ ملا تو عم کیا پھر کمرے ہو کر نماز پڑھا  
تو دو فرشتے اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور جو اذان و اقامت بھی کہی تو اس کے پیچھے خدا کا  
ایک لشکر نماز پڑھتا ہے جسکے دونوں سرے نظر نہیں آتے سوا والا عبدالمہزاق معلوم ہوا  
کہ نماز کے لئے گو اکیلا ہو مگر اذان و اقامت کے ذہنیاتی لوگ جو جنگل میں زراعت کے بہتے رہتے  
ہیں انکی نماز شرف والوں کی نماز سے بہتر اجر میں زیادہ تر ہوتی ہے +

## بیان صبح و عشا کی نماز پڑھنے کا جماعت

عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا کو سنا فرماتے تھے جسے پڑھی نماز عشا کی جماعت

مین ارسنے گو یا آدمی رات تک قیام کیا جسے بڑی نماز صبح کی جماعت میں اوسنے گو یا ساری رات قیام کیا سواہ المسلم واللفظ لہ و ابو داؤد ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے بہت ہماری نماز منافقون پر عشا و صبح کی نماز ہے اگر یہ جانتے کہ انہیں کیا ہے تو سینے کے بل آتے مینے ارادہ کیا تھا کہ حکم دون کہ نماز قائم ہو یہ کسی آدمی سے کمون کہ نماز پڑھاوے پر کچھ لوگ اپنے ہمراہ لیکر جاؤں انکے ساتھ لکڑی کے گتے ہوں جو لوگ نماز میں حاضر نہیں ہوتے ہیں انکے گھر آگ سے جلاؤں سواہ الشیخان اس حدیث سے تاکید جماعت کی نکلی جماعت کا سنت موکدہ ہونا ثابت ہوا اسی مضمون ایک دوسری روایت مسلم میں بھی بلفظ دیگر آیا ہے بعض اہل علم نے اس حدیث سے فرضیت جماعت کی سمجھی ہے مگر قول اول قوی ہے واللہ اعلم مانا کہ فرض نہیں مگر سنت موکدہ کا ترک کرنا وہ بھی بلا مذریہ کیا کم گناہ ہے ابن عمر کہتے ہیں ہم جب کسی شخص کو نماز فجر و عشا میں نہ پاتے تو اسکے حق میں گمان پکارتے تھے سواہ ابن خن بیعہ یعنی اوسکو منافق سمجھتے تھے مخلص نہ جانتے ۛ

## بیان نماز نفل گہرین پڑھنے کا

ابن عمر کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے تم کچھ نماز اپنے گہرین میں ہی پڑھا کرو گرو گو قبرت ٹیلو سواہ البخاری و مسلم مر او اس نماز سے نماز نفل ہے جابر بن عبد اللہ کا لفظ یہ ہے جب کوئی تم میں سے نماز نذر مسجد کے پڑھ چکے تو اپنے گھر کے لئے کچھ حصہ نماز کا رکھے اللہ اسکے گہرین نماز کے سبب خیر دیگا سواہ مسلم ابو موسیٰ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شال اوس گہر کی حسین اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور اوس گہر کی حسین نہیں ہوتا ایسی ہے جیسے زندہ مرد سواہ الشیخان ابن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون نماز افضل ہے میرے گہرین یا مسجد میں فرمایا تو نہیں دیکھتا میرے گہر کو کس قدر مسجد سے قریب تر ہے میں اگر گہر میں نماز پڑھوں تو مجھ کو زیادہ تر محبوب ہے اس بات سے کہ مسجد میں پڑھوں مگر یہ کہ

فرض نماز ہو سوا والا ابن خزیمہ معلوم ہوا کہ نماز نفل کا علی الاطلاق بہ نسبت مسجد کے گھر  
میں پڑھنا بہتر ہوتا ہے زید بن ثابت کی حدیث میں آیا ہو کہ لوگو تم اپنے گھروں میں نماز پڑھاؤ  
افضل نماز آدمی کی اس کے گھر میں ہے مگر نماز فرض سوا والا ابن خزیمہ دوسری روایت میں  
ایک صحابی سے مروی یوں آیا ہے کہ فضیلت نماز کی گھر میں اس نماز پر جو کو گویا دیکھتے ہیں ایسی  
ہے جیسے فضیلت نماز فرض کی نماز قطع یعنی نفل پر سوا والا ابیہ قتیانس کا لفظ مرفوع یہ ہے  
تم بزرگی و رو اپنے گھروں کو کچھ نماز پڑھ کر سوا والا ابن خزیمہ ۔

## بیان انتظار کرنے نماز کا بعد از کے

حدیث ابی ہریرہ میں مروی آیا ہے ہمیشہ تم نماز میں جو جب تک کہ نماز نکلو روکے ہوئے ہے گھر  
میں آنے سے نہیں روکا نکلو مگر نماز نے سوا والا البخاری و مسلم انس کہتے ہیں دوسری سول  
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات نماز مشا میں آدمی رات تک پھر نماز پڑھ کر بیماری طرن  
موند کر کے کہا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے تم برابر نماز میں رہو جب تک کہ تم منتظر نماز نہ رہو سوا والا  
البخاری معلوم ہوا کہ حکم انتظار نماز کا مثل نماز کے ہے قیہ بھی انس ہی نے کہا ہے کہ یہ آیت  
تجافی جنوبہد علی المضلجیع انتظار نماز مشا میں اوتری ہے سوا والا الترمذی ابن  
عمر کی حدیث میں آیا ہے کہ نہ پڑھ ہی جئے نماز مغرب کی ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کے چہرے کیسیکوبانا تھا وہ چلا گیا جس کیسیکو ٹیڑھا تھا وہ ٹیڑھا رہا اتنے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم جلدی سے آئے سانس چڑھ گئی تھی دونوں زانو پر ہنستے فرمایا حکو بشارت ہو تمہارا  
رب نے ایک دروازہ آسمان کا کو لکھ فرشتوں سے فتح کیا فرمایا دیکھو میرے بندوں کو ایک نماز  
فرض پڑھ چکے ہیں دوسری نماز کی راہ دیکھتے ہیں سوا والا ابن حجاج انس مباب نبوی سے  
راوی ہیں کہ تین چیزیں کفارات ہیں تین درجہات تین منجیات تین ملکات کفارات پورا  
کرنے کا ہے وضو کا سرزدی میں انتظار ہے نماز کا بعد نماز کے چلنا ہے پاؤں سے طرف جماعت کے



درجات کلمنا ہے کہ انیکا پہلانا ہے سلام کا پڑھنا ہے نماز کا رات کو جبکہ لوگ سوتے ہوں  
 منجیات حدیث کرنا ہے غضب و رضاء میں میانہ روی ہے فقر و غنا میں ڈرنا ہے خدا سے چھٹے  
 میں عداوت بخل کی اطاعت کرنا ہے بنوا کے تابع ہونا ہے اپنے اوپر اترا نا ہے سوا لا الہ الا  
 واللفظ لاہ والبیہقی حدیث الی ہریرہ میں آیا ہے کہ زمانہ رسول خدا میں کوئی رابطہ تھی  
 میں انتظار نماز کا بعد نماز کے تھا جسکے باب میں اصبر وادرا بطوا اور ترا ہے سوا لا الہ الا

### بیان محافظت کا نماز صبح و نماز عصر پر

ابو بصرہ غفاری کہتے ہیں نماز پڑھائی ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شخص میں تہہ  
 نام ہے ایک جگہ کا چہرہ فرمایا عرض کی گئی یہ نماز اوپر جو تم سے پہلے تھے اونہوں نے اسکو  
 ضائع کیا سو جو کوئی محافظت کرے گا نماز کی اسکو دوہرا اجر ملیگا سوا لا الہ الا صل علی ابوبکرہ کا لفظ  
 مرفوع یہ ہے جسے پڑھی نماز صبح کی جماعت سے وہ اللہ کے ذمہ میں ہے جو کوئی اللہ کا ذمہ توڑے  
 اللہ اسکو وند ہے ہونہ آگ میں ڈالے گا سوا لا الہ الا الطہراتی فی الکبیر \*

### بیان میٹھے رہنے کا صلہ پر نماز صبح و نماز عصر کے

انس نے کہا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسے پڑھی نماز صبح کی جماعت میں  
 پہرہ شکر خدا کا ذکر کیا سو رچ نکلنے تک پہرہ و رکعت نماز پڑھی اسکو برابر ایک پورے صبح و عصر کا  
 اجر ملیگا اسکو ترندی نہ رہا بیت کیا ہے و سوا لفظ یہ ہے کہ اگر بیٹوں میں ساتہ اوپر قوم  
 کے جو ذکر خدا کرتی ہے نماز صبح سے سورج نکلنے تک یہ زیادہ محبوب ہے جھکو اس بات سے کہ  
 آزا کروں میں چار نفر اولاد اسماعیل علیہ السلام سے کہیں طرح حق میں نماز عصر کے سورج ڈوبنے  
 تک فرمایا ہے سوا لا الہ الا و معاذ کا لفظ مرفوع یہ ہے جو شخص میٹھا اپنے منہ پر صبح کی  
 نماز پڑھ کر پہرہ دے دو رکعت فضی یعنی اشراق کی پڑھیں سو آخر کے کچھ نہ کہا تو اسکے گناہ بخشتے

کئے گرو ایک جہاں سے بھی زیادہ کیون نہوں سوا احسن جابر بن عمر نے کہا ہے رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز فجر پڑھ چکے اپنی جگہ میں سر پہ جھینٹے بٹائنگ کہ سویتا ہوں  
نکل آؤں سوا مسلم

## بیان اذان کا جو بعد نماز صبح و عصر مغرب کی پڑھے جاتے ہیں

حدیث ابی ذر میں مروی ہے کہ جب کہ بعد نماز فجر کے اندر وہ اپنے پاؤں پہرے ہوئے ہے  
بات کرنے سے پہلے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ صبیح و عید  
و هو علی کلی شیء قدیر دس بار تو لکھا ہے اللہ کے لئے دس نیکیاں شانا ہے دس  
برائیاں بڑا ہے دس درجہ اور دس ہر کردہ سے پناہ میں شیطان سے حفظ میں رہتا ہر  
سوائے کہ کے کوئی گناہ اور کونین پاسکنا سوا اللہ وحده لا شریک لہ نسا کی روایت  
میں لفظ بید الخیر زیادہ آیا ہے اتنا درجہ آیا ہے کہ ہر بار کے کہنے پر ایک گروں آزاد  
کرنے کا ثواب ملتا ہے غارث بن مسلمہ نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب  
فرمایا تب تو نماز صبح کی پڑھے تو بات کہنے سے پہلے سات بار کہے اللہ و اجری من الما اگر تو اس  
رہا دیکھا تو اللہ تیرے لئے آتش و دوزخ سے پناہ لکھینگا اور جب تو نماز مغرب پڑھے تو بھی بات  
کرنے سے پہلے سات بار بھی کہہ اگر تو اس رات مر جا دیکھا تو اللہ آگ سے تیری مہلت لکھینگا  
سوا اللہ الا عارہ بن شیبہ کی حدیث میں مروی ہے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ  
القولہ قد دس بار بعد مغرب کے مقرر کیا گیا اللہ کے لئے مسلمان جو حفاظت کر لینگا اور  
شیطان پریم سے صبح تک پہراؤ کے لئے دس حسناں لکھے جائیں گے دس سیئات مسکات محو کئے جائیں  
اسکو برا مانا و کرنے دس گروں میں اس کے اجر ملینگا اسکو ترندی نے روایت کیا ہے و شامہ

## بیان امامت نماز کا نماز کے پوکارنے اچھی طرح پڑھنے کا

حقیقہ بن عامر نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جس نے امامت کی کسی قوم کی پیراگری ہوئی اس کی نماز تو اس کی نماز اور اون کی نماز پوری ہوئی اور جو پوری نہ کی تو اون کی نماز پوری ہوئی اسپر گناہ رسوا والا احمد واللفظ لہ وابدوہ اوحد معلوم ہوا کہ امام کی نماز امین اگر نقصان آتا ہے تو اس سے مقتدیوں کی نماز میں خلل نہیں پڑتا ہے انکی نماز بہر حال ہو جاتی ہے امام جانے اور اون کی نماز بھی مذہب پر اہل حدیث کا آبن عمر کا لفظ یہ ہے جو کوئی امامت کرے کسی قوم کی وہ اللہ سے ڈرے اور جانے کہ وہ ضامن ہے اس سے اس نماز کی پوری پوری ہوگی جس کا وہ ضامن ہوا ہے اگر اچھی طرح نماز پڑائی ہے تو برابر مقتدیوں کے اجر ملیگا جنہوں نے اس کے پیچھے نماز پڑی ہے کچھ اون کے اجر میں کمی نہوگی جو کچھ نقصان ہوا اور سکا گناہ امام پر ہے رسوا والا الطبرانی فی الاوسط بخاری کا لفظ مرفوع ابو ہریرہ سے یہ ہے کہ یہ امام کو نماز پڑھاتے ہیں اگر انہوں نے خطا کی تو تمہارا نفع ہے اگر خطا کی تو تمہاری نماز ہو گئی گناہ اوپر رہا آبن عمر کا لفظ مرفوعاً یہ ہے تین شخص ہیں جنکو دن نیامت کے کچھ ہول نزع اکبر کا نوکامینی از کا صاحب دلیا جاو گیا وہ مشک کے ٹیلوں پر ہونگے جب تک کہ ساری ظلمتیں حسابکے خارج ہو ایک وہ آدمی جسے خدا کے لئے قرآن پڑنا ہے کسی قوم کی امامت کی ہے قوم اسے خوش ہے احمدیث اسباب میں اور بھی بہت حدیثیں آئی ہیں اللہ ہا اس رزقناہ

### بیان صفوں کے برابر کرنے کا اور صف اول کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر صف مردوں کی اول صف ہے بہتر صف پہلی صف ہے بہتر صف عورتوں کی پہلی صف ہے بہتر پہلی صف ہے رسوا والا مسلم عربانت بن ساریہ نے کہا ہے کہ استغفار کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ستر صف اول کے تین بار دوسری صف کے لئے ایک بار رسوا والا النسائی ابو امامہ کی حدیث میں آیا ہے اللہ ان فرشتے درویشیتے ہیں پہلی صف پر کہا دوسری صف پر تین بار یہی فرمایا کہ پہلی صف پر

پھر کہا دوسری صف پر تم برابر کرو صفین اپنی برابر رکھو سوڑ ہے اپنی نرمی کرو ہاتھوں میں  
 اپنے اتوا کسی لئے بند کرو درار کو شیطاں گستاخے در میان تمہارے جیسے بکری کا بچہ مردا  
 برادر بن عازر بکتر میں تشریف لاتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنارہ صنف پر برابر کرتے  
 سینے موڑ ہے قوم کے قزمانے قدامت ہو در نہ جدا کرو دیکھا اللہ دل تمہارے بیشک اللہ نور فرشتے  
 در و دہیتے ہیں پہلی صف پر سوا والا ابن من مینعتہ حدیث انس میں فرموا فرمایا ہے کہ تم  
 برابر کرو اپنی صفوں کو صفوں کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے سوا والا الشیخان ابن عمر کے  
 لفظ میں اتنا اور آیا ہے کہ مت چور و درار شیطاں فون کے لئے جسے ملا باصف کو ملا دیکھا اور  
 اسے جسے کاٹا صنف کو کاٹ لیا اور سوا والا ابو داؤد جابر بن سمرہ کہنے میں باہر آئے  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا تم خین باندہ تھے وہی صنف صبی صنف فرشتے باندہ تھے  
 ہیں پاس اپنے رب کے بنے کہا وہ کس طرح صنف باندہ تھے ہیں فرمایا پہلی صف پوری کرتے ہیں صنف  
 میں برابر جم جلتے ہیں سوا والا مسلم ابن عباس کا لفظ فرموا یہ ہے بہتر تم میں وہ لوگ ہیں  
 جسے سوڑ ہے نماز میں نرم تر ہیں سوا والا ابو داؤد انس نے کہا ایک بار نماز قائم ہوئی ہمارے  
 طرف منہ کر کے فرمایا سید ہا کرو صفوں کو جو جم باؤ میں دیکھنا ہوں مگر وہیں پشت اپنے سے سکو  
 شیعین نے روایت کیا ہے بخاری کی روایت میں یوں آیا ہے کہ ہر ایک اذنین کا ملانا اپنے  
 کندہ کو دوسرے کے کندہ سے اپنے قدم کو دوسرے کے قدم سے یعنی خوب ہی مگر جو جم کر برابر  
 ہو کر کھڑے ہوتے درار نہ جوڑتے عائشہ کی حدیث میں فرموا آیا ہے کہ اللہ کو فرشتے در و دہیتے  
 ہیں صفوں کے ماہنی طرف سوا والا ابو داؤد

### بیان ملائے صفوں کا بند کرنے و رار کا

عائشہ کہتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ کو فرشتے در و دہیتے ہیں  
 اولن لوگوں پر جو ملاتے ہیں صفوں کو سوا والا ابن حبان اسکا بن خویس نے بھی برابر سے بطور

روایت کیا ہے حدیث ابی حمزہ میں مرفوعاً آیات جسے بند کیا فرجہ کو اوسکی مغفرت ہوگی س رواۃ  
البحار ابن عباس کی حدیث میں ہے جسے برابر یا میں جانب مسجد کو سبب کی کو کون کے اوسکو  
اجر میں گئے س رواۃ الطبرانی فی الکبیرہ

## بیان میں کہنے کا صحیح نام کے اودعا وعدال واستفاح کا

حدیث مرفوع ابی ہریرہ میں آیا ہے جب امام ولا الصّالین کہے تو تم آمین کہو جسکی بات فرشتوں کی  
بات سے ملگنی اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے س رواۃ البخاری واللفظ لاہ و مسلم سرہ بن حنبل  
کا لفظ یہ ہے تم آمین کہو اللہ قبول کرے گا س رواۃ الطبرانی فی الکبیر یہی لفظ مسلم میں ہے  
آیا ہے فقہ حنفی امین بحسبکم اللہ حدیث ابی صبح میں مرفوعاً ختم کرنا دعا کا آمین پر آیا ہے فرمایا  
ہے کہ دعا قبول ہوتی ہے س رواۃ ابو داؤد ابن عمر کہتے ہیں ہم نماز پڑھتے تھے ساتھ رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ایک آدمی نے قوم میں سے کہا اللہ اکبر کبیرا الحمد للہ کثیرا  
وسبحان اللہ بکرتہ وإصیلا اپنے فرمایا یہ کلمہ کہنے کا ہے اوسنے کہا میں نے فرمایا مجھ کو تعجب آیا  
اس کلمے کے لئے آسمان کے دروازے کھول دئے گئے ابن عمر نے کہا جب سے میں نے یہ بات رسول  
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی کبھی اوسکو ترک نہ کیا س رواۃ مسلم رفاعہ بن رفاع نے  
کہا ہم نماز پڑھتے تھے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جب رکوع سے سزا دیا  
کہا سمع اللہ لمن حمد اللہ اکبر اکبر کبیرا الحمد للہ کثیرا طیباً  
مبارک کا قیہ جب نماز پڑھ چکے فرمایا یہ کلمہ کہنے کا ہے اوسنے کہا میں نے فرمایا میں نے کچھ اوپر  
تیس فرشتوں کو دیکھا کہ وہ جلدی کرتے ہیں کہ کون او میں سے اس کلمے کو پہلے کہے س رواۃ  
مالک و البخاری حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ جب امام سمع اللہ لمن حمد کہے  
تو تم سبنا للہ الحمد کہو جب کا کہنا موافق کہنے والا کہہ کے پڑھ لگا اوسکے اگلے گناہ بخشے جا رہے  
س رواۃ البخاری ومالک

# کتاب النوافل

## بیان محافظت کرنیکا بارہ گنا سنت پر راہنہ

رہنہ و خیر سفیان نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کوئی بندہ مسلمان ہر روز بارہ رکعت نفل ہو کر فرض کے نہیں پڑھتا مگر نماز ہے اللہ اس کے لئے ایک گز جنت میں مرداد مسلم ترمذی کی روایت میں آسا اور زیادہ کیا ہے کہ چار پہلے ظہر سے دو بعد اسکے دو بعد مغرب کے دو بعد عشا کے دو صبح سے پہلے اسکو ابن خزیمہ نے بھی روایت کیا ہے مگر دو رکعت کو پہلے عصر سے ذکر کیا ہے ہاں پہلے عشا کے دو رکعت کا ذکر نہیں کیا ۛ

## بیان محافظت کا دو رکعت پر صبح سے پہلے

عائشہ کی حدیث میں فرمایا ہے دو رکعت فجر بہترین دنیا و دینیہ سے مرداد مسلم شافعی کی ایک روایت اس لحاظ سے ہے کہ یہ دونوں رکعت محبوب ترین چھ کو ساری دنیا سے درجی روایت میں یوں آیا ہے کہ خبر فارسی نہیں کہہ سکتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کی نوافل سے زیادہ ترانہ دو رکعت فجر سے مرداد الیہ التبحان ابوالدرداء نے کہا ہے وصیت کی جھکائی ہے سلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس چیز دن کی ایک روزہ رکعتیں دن بڑا وہیں دو رکعتوں سے پہلے دڑ کا پڑھنا تیسرے دو رکعت فجر کا ادا کرنا مرداد الطبرانی ماسند احمد ابوداؤد نے اس حدیث میں سب سے دو رکعت فجر کے دو رکعت چاشت کو ذکر کیا ہے ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قل هو اللہ احد برابر تہائی قرآن کے ہے قل یا ایما الکافرون براہ تہائی قرآن کے رسول خدا ان دونوں سورتوں کو دو رکعت فجر میں پڑھاتے تھے فرماتے ان دو رکعت میں سارے جہان کی غربت ہے مرداد الطبرانی فی الکبیر ابویہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نہ چوڑو تم دو رکعت فجر کو اگرچہ پڑھائیں تم کو

سوار گھوڑے کے سوا والا ابو داؤد یعنی گو کوئی لشکر لگو دمان سے ہلگائے ۛ

## بیان نماز کا پہلے پیچھے ظہر کے

امام حبیبہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جو کوئی حفاظت کرنا ہے چار رکعت پر پہلے ظہر تہ اور بعد ظہر کے تو حرام کر دیتا ہے اور سکو اللہ آتش و دوزخ پر اسکو ابو داؤد و ترمذی نے روایت کیا ہے ایک روایت میں یون آیا ہے کہ نہ چوٹے گی اور سکے موند کو آگ کبھی آئی یوں کہ لفظ موند یون سے چار رکعت ظہر سے پہلے جنہیں سلام نہوا دیکھ لکے دروازے آسمان کے کہولہ گئے جاتے ہیں سوا والا ابو داؤد حدیث عبد اللہ بن سائب میں اتنا اور آیا ہے کہ یہ وہ ساعت ہے جس میں دروازے آسمان کے کہولہ جاتے ہیں میں دوست کرتا ہوں اس بات کو کہ اس ساعت میں میل عمل صالح ہے سوا والا الترمذی حمید کا لفظ موند یہ ہے کہ نماز و پیر یعنی ظہر کی مثل نماز شب کے ہے ۛ

## بیان نماز کا پہلے عصر کے

ابن عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا رحم کرے اللہ اس شخص پر جو پڑھتا ہے پہلے عصر سے چار رکعت سوا والا ابو داؤد و الترمذی کچھ شک نہیں کہ جو کوئی یہ نماز پڑھ لگا وہ دیکھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہو گا اللہ اس پر مہربانی کرے گا ام حبیبہ کی حدیث میں یون آیا ہے کہ جس نے حفاظت کی چار رکعت پر پہلے عصر سے بنا دیکھا اللہ اس کے لئے گھر جنت میں سوا والا ابویعلیٰ ۛ

## بیان نماز کا دوسرا مغرب عشا کے

حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے جسے پڑھیں چار رکعتیں بعد مغرب کے پڑا کلام نہ کیا اونکے

یعنی میں تو یہ برابر بارہ سال کی عبادت کے ہو گا سواہ اس خریعت فی صحیحہ عائشہ کی  
حدیث میں جس رکعتیں آئی ہیں جنت میں گریختے کا ذکر فرمایا ہے ترمذی نے اس حدیث کی  
طرف اشارہ کیا ہے :

### بیان نماز کا بعد عشا کے

عائشہ کہتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہی نماز مشا پڑ بکر میرے گھر میں نہ آئے  
مگر چار یا چھ رکعتیں پڑھیں سواہ ابو حاوہ اس باب میں متذری نے جتنی حدیثیں لکھی  
ہیں ان کو ضعیف کہا ہے کسی حدیث میں بجز اس حدیث کے ذکر فعل نبوی کا نہیں آیا ہے اس کو  
مجھے بھی لکھنا اور ان احادیث کا چھوڑ دیا :

### بیان نماز وتر کا

علی علیہ السلام کہتے ہیں وتر کچھ واجب نہیں ہے شل نماز فرض کے کہن رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے اس کو جاری رکھا ہے یہ فرمایا ہے کہ اللہ وتر ہے سو تم وتر پڑھو لے  
قرآن والو سواہ الترمذی جابر کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جو شخص ڈور سے کہ آخر شب  
کو نہ اڑھیکگا وہ اول شب میں وتر پڑھ لے اور جب کو یہ الہم ہو کہ آخر شب میں اڑھیکگا تو وہ آخر  
شب میں پڑھے کیونکہ نماز آخر شب کی مشہور و معروف ہے اور یہ افضل ہے سواہ مسلم  
یعنی اس وقت کی نماز میں قرستے موجود حاضر ہوتے ہیں خارجیہ میں حنا نہ کہتے ہیں ایکایک  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے فرمایا اللہ نے حکم کیا ہے ایک نماز کا جو بہتر ہے  
تمہارے لئے لال اور ثون سے وہ نماز وتر ہے اس کو عشا کے بعد سے صبح تک مقرر رکھا ہے  
سواہ ابو حاوہ اس حدیث سے واجب ہونا وتر کا لکھنا ہے قصید امر کا بیان کو لسان  
موجود نہیں ہے بلکہ لفظ پر یہ کام فرمایا ہے کہ وتر حق ہے جو کوئی وتر نہیں پڑھتا



وہ ہم میں سے نہیں ہے اسکو بھی ابو داؤد نے روایت کیا یہ لفظ حق کا بجائے واجب و ثابت  
کے مستقل ہوتا ہے پس وتر واجب شیرازہ

## بیان با وضو سو کا رات کو اٹھنے کی نیت سے

ابن عمرؓ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سو یا با وضو سوتا ہے  
اوسکے پیرے میں زرخشتہ پر جب وہ جاگتا ہے تو زرخشتہ کتاب ہے اللہ عزوجل نے فرمایا  
یعنی یون کتاب ہے کہ اسے اللہ تو بخشتہ اپنے بندے صدیق حسن کو کہ وہ پاک ہو کر سو یا  
سواہ ابن حبان معاذ بن جبل کی حدیث میں یون آیا ہے نہیں سوتا کوئی سلمان طاہر ہو  
پھر جو کتاب ہے رات کو پرانگتا ہے اللہ سے خیریت دنیا و آخرت کی مگر اللہ اوسکو دیتا ہے سواہ  
ابوداؤد معلوم ہوا کہ رات کو با وضو سونے میں جسکی آنکھ کھلی اوسکو چاہئے کہ خدا سے خیر  
دارین کی طلب کرے ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جو شخص آیا اپنے بستر پر پاک ہو کر یعنی  
با وضو کر کرنا بار اللہ کا یہاں تک کہ سو گیا پس وہ رات میں کسی وقت بھی کروٹ نہیں بدلتا  
اور اللہ سے سوال خیر امر دنیا و آخرت کا نہیں کرتا ہے مگر اللہ اوسکو دیتا ہے سواہ ابو داؤد  
ابو ذر کی حدیث میں آیا ہے کوئی بندہ اپنے جی میں ایک ساعت کا اور تئس رات کو نہیں کتاب پڑھتا  
ہے مگر وہ سونا اوسکا صدقہ ہے اور ہر طرف سے خدا کے اوسکے لئے اجر اوسکی نیت کا لکھا جاتا  
ہے سواہ ابن حبان :

## بیان اون کلمات کا جنکو سو وقت بستر پر کہے

حدیث طویل علی علیہ السلام میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کو  
عوض طلب خادم کے یہ فرمایا تھا کہ جب تو اپنے بستر پر جاوے تو تین تیس بار سبحان اللہ تین تیس  
بار الحمد للہ چونتیس بار اللہ اکبر کہہ تیرہ سو بار ہوا یہ تیرے لئے خادم سے بہتر ہے اونہوں نے کہا

میں اللہ و رسول سے راضی ہوئی سواۃ الجنائری و مسلم و ابو داؤد و الفظیلہ ابن عمر نے  
 اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ زبان پر یہ کہے سوین میزان میں ہزار ہیں میں رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کو کیا ان کلون کو اٹھائی نہ گئے تھے سواۃ ابو داؤد و توفیل کا لفظ یہ ہے کہ  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کہا قل یا ایسا الکافرون بڑھ کر سو یا کہ کہ اس میں  
 شرک سے بیزاری ہے سواۃ ابو داؤد ابو ہریرہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جسے کہا وقت  
 آنے کے اپنے بستر پر لا الہ الا اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و لا الہ الا اللہ و لا الہ الا اللہ  
 اعلى العظیم سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و لا الہ الا اللہ و لا الہ الا اللہ و لا الہ الا اللہ  
 خطائین بخشتی گئیں اگرچہ برابر جاگ دریا کے ہوں اسکو نائی و ابن حبان نے روایت  
 کیا ہے شہادین اس سے نزدیک تر مذی کے مرفوعاً یوں آیا ہے جسے بستر پر سوتے وقت  
 کوئی سورۃ کتاب اللہ کی پڑھو اٹ ایک مرتبے کو اور پھر مکرر کہتا ہے کوئی چیز ایسا کی  
 اس کے پاس نہیں جاتی جیسا کہ کہ اپنی خیمہ سے جاگے جبکہ جاگے اس کا لفظ مرفوع  
 یہ ہے جب تو بستر پر لیٹا اور تونے فاصتہ الکتاب قل ہو اللہ احد پڑھی تو اب ہر چیز سے  
 سوا موت کے اس میں ہو گیا اسکو ہزار نے روایت کیا ہے ابو سمید خدری نے رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے جب سوتے وقت بستر پر بیٹھا استغفر اللہ  
 الذی لا الہ الا هو الی الیوم و لا یوب الیہ اس کے گناہ بخشے گئے اگرچہ برابر جاگ  
 دریا ہی کے کیون نہوں یا برابر وخت کے پتوں کے یا برابر گیہ یا بان کے یا برابر ایام  
 دنیا کے اسکو تر مذی نے روایت کیا شیطان مغرور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سکھا گیا تھا کہ تو  
 سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ کر تجھے اللہ کی طرف سے ایک نگہبان رہیگا شیطان صبح تک تیرے  
 پاس نہ آویگا جب انہوں نے یہ سارا قصہ رسول خدا سے کہا فرمایا وہ تمہارے سے بچ بول گیا اگرچہ  
 جو کہ ہے سواۃ الجنائری و ابن خن بختہ :

رات کو جاگے تو کیا کے

حدیث عباده بن صامت میں مروفاً آیا ہے کہ جبکی نیند رات کو اوچٹ جاوے تو وہ لا الہ الا اللہ وحده قدر تک سبحان اللہ صلی عظیم تک پڑھ کر اللہ کا غفرانی کئے اور کسی دعا قبول ہوگی پھر اگر وضو کر کے کچھ نماز پڑھ لیا تو نماز مقبول ہوگی سواۃ البخاری ۵

## بیانِ اِت کو نماز پڑھنے کا

ابو ہریرہؓ سے مروفاً کہتے ہیں شیطان آدمی کی گتھی پر جبکہ وہ سوتا ہے تو تین گروہ لگا دیتا ہے ہر گروہ پر بہ ضرب لگاتا ہے کہ ابھی تو سوتا رہا رات یعنی ہے پھر اگر وہ جاگ کر اسٹک کا ذکر کرتا ہے تو ایک گروہ کھل جاتی ہے اگر وضو کر لیا ہے تو دوسری گروہ کھلتی ہے اگر نماز پڑھتا ہے تو سارے گروہیں کھل جاتی ہیں صبح کو خوش خوش دلشاد اور شتاب سے وردہ خبیث النفس سست صورت سواۃ الشیخان اس حدیث میں ترغیباً نماز شب پر مگر کون پڑھتا ہے تھراون میں وردہ شاید پڑھتے ہوں وردہ شیطان کی گروہ لگی رہتی ہے اس مرد وردے سبکو ہر اکہا ہے

ترتیب ہر ایک گروہ اور ہر ساری رات تو برہمی نکرے زلفیاں ہر ساری رات

دوسری روایت میں ابو ہریرہؓ سے مروفاً یوں آیا ہے کہ افضل میام بعد رمضان کے صوم محرم ہے افضل نماز بعد فرض کے رات کی نماز ہے یعنی تہجد سواۃ مسلم حدیث عبد بن سلام میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو پہلاؤ تم سلام کو کہلاؤ تم کہانا صلہ کرو تم رحم کا نماز پڑھو تم رات کو جبکہ لوگ سوتے ہوں داخل ہو تم جنت میں سلامتی سے اسکو ترندی نے روایت کیا ہے ابو مالک اشعری کا لفظ یہ ہے جنت میں کہو کیا تم جبکہ ظاہر باطن سے باطن ظاہر سے نظر آتا ہے اللہ نے انکو انکے لئے تیار کیا ہے جو لوگ کہانا کہلاتے سلام پہلاتے رات کو نماز پڑھتے ہیں جبکہ لوگ سوتے ہوتے ہیں سواۃ ابن حبان معمر بن شعبہؓ کی حدیث میں آیا ہے کہ قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک کہ دونوں پاؤں آپکے سوچ گئے کہا گیا آپکے تو سارے اگلے پچھلے گناہ بخندے گئے ہیں

## زایا کیا میں بندہ شکر گزار بنوں، رواۃ التیخان ۷

زمین دیدہ شب زندہ داز ہو ستم

کر تلخ کرد بولے تو خواب شیرین را

ابن عمرؓ کا لفظ یہ ہے کہ محبوب تر نماز خدا کو داکو کی نماز ہے محبوب تر روزہ خدا کو داکو کا روزہ ہے یہ آدھی رات کو سوتے تھائی رات کو اوشتے چٹا حصہ شب کا سوتے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے، رواۃ التیخان جابرؓ کی حدیث میں نزدیک مسلم کے آیا ہے رات کو ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ اگر کسی مسلمان کو بلوائے وہ اللہ سے سوال خیریت دنیا و آخرت کا کرے تو اللہ اس کے سوال کو پورا کرے یہ ساعت ہر رات ہوا کرتی ہے ہر روز مسلم وقت اس ساعت کا آخر شب ہوتا ہے اور سوتے اللہ پاک آسمان دنیا پر نزول فرمایا کرتا ہے سبکی دافریاد سنتا ہے سبکی دعا استغفار قبول کرتا ہے ابوامامہؓ باہلی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم رات کو اوشا کرو یہ عادت ہے اون صاحبین کی جو تم سے پہلے تھے تمہارا قرب ہے رب سے کفارہ ہے سببات کا مائع ہے گناہ سے ہر گناہ الا فمذی مراد نماز تہجد ہے جو بعد نصف شب کے پڑھی جاتی ہے اور سوتے بندہ کا تخیل اپنے خالق سے ہوتا ہے جو مانگے گا وہ اس کو ملیگا حدیث ابو ہریرہؓ میں مروفا آیا ہے رحم کرے اللہ اس مرد پر جو اوشا رات کو پھر نماز پڑھی جگا یا اپنی بی بی کو اگر اوشنے ٹھانا تو اس کے بونہ پر پانی چڑھا کر تم کرے اللہ اس عورت پر جو رات کو اوشتی نماز پڑھی جان کو جگا یا اگر نہ ٹھانا تو اس کے مونہ پر پانی چڑھا دے اللہ اوداؤد بڑی بھنسی ہے کہ اکثر مرد عورت اس دماسے رست سے محروم رہتے ہیں ابو ہریرہؓ والی سعید کی حدیث میں مروفا یہ بھی آیا ہے کہ جب جگا یا آدمی نے اپنی بی بی کو رات کو بدو ونون نے نماز پڑھی الگ یا اکٹھے تو دونوں ذکرین واکرات میں لگے گئے، رواۃ ابوداؤد و التیخان و ابی حبان ایام بن معاویہ کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رات کو نماز پڑھنا ضرور ہے اگرچہ بڑا بر وقت نہی بکری کے ہو جو کچھ بعد مٹا کے ہے وہ رات میں داخل ہے، رواۃ الطہرانی



شرھا صنعت ابوہ لک بنعمتک علی وابوع بد بنی فاعقر لی ذنوبی فان لا یغفر الذنوب  
 الا انت جسٹہ یقین کر کے اسکو وقت شام کے پڑ با پڑوسی رات مر گیا تو بشت میں جا گیا اور  
 جسے وقت صبح کے پڑ با پڑوسی مر گیا تو ہی داخل بشت ہو گیا سواہ البخاری ابو ہریرہ  
 کہتے ہیں ایک آدمی نے آکر کہا اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج کی رات بھوسے میں لے  
 سنت تکلیف پائی فرمایا کیا شام کو تو نے یہ دعا مانیں پڑھی احوذ بیکلمات اللہ النامات  
 من سترھا خلقی تجھکو کچھ ضرر نہ پہونچتا سواہ مسلم والترمذی وحسنہ ترمذی کا لفظ  
 یہ ہے جسے شام کو یہ دعا مانیں بار پڑ ہی اوسکو کوئی ڈنکا اوس دن ضرر نہ کرے گا جیسے کہ  
 کہا تھا اگر والدین نے اسکو سیکھ لیا تھا وہ ہر رات پڑھا کرتے تھے ایک لڑکے کو کاٹا مگر اسکو  
 کچھ نہ کیا اتھو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسے صبح شام  
 سبحان اللہ و محمد لا سواہ کہتا اوس بڑ بکرون قیامت کے کوئی نہ آویگا مگر وہ شخص جسے  
 اوسکی برابر اوس سے زیادہ کہا ہو گا اسکو سلم نے روایت کیا ہے حاکم نے ضرر نہ سلم پر صبح بتایا  
 ہے لفظ حاکم کا یہ ہے کہ نسخے جاتے ہیں گناہ اوسکے اگرچہ برابر جاگ دیا کہ کیوں نہ ہوں  
 دوسری حدیث کا لفظ یہ ہے جسے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ہر روز سواہ اوسکو  
 دس گردن آزاد کرنے کی برابر ثواب ہو گا اوسکے لئے سو سو تھکے ہاویں گے سو سو تھکے ہاویں گے  
 اوس دن شام تک شیطان سے پناہ میں رہے گا اوس سے زیادہ کہیں کا عمل ہو گا مگر جسے کہ کو  
 زیادہ کہا ہے سواہ الشیخان ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ مرفوعاً راوی ہیں کہ نہیں ہے  
 کوئی بندہ جو ہر صبح ہر شام بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئی فی الارض ولا فی السماء  
 وهو السبع العظیم تین بار کہے ہر کوئی چیز اوسکو ضرر نہ پہونچاوے عثمان کے بیٹے ابان کو کچھ ظالمی  
 ہو گیا تھا ایک آدمی اوسکی طرف دیکھنے لگا ابان نے کہا تو کیا دیکھتا ہے حدیث اس طرح پر جو ہے  
 جسے بیان کی ہے مکن ینہ اوس دن یہ دعا مانیں پڑ ہی جسے نہ ہو کو فلاح لگانا کہ اللہ کی نصرت  
 جاری ہووے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ابوالدرداء کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جسے

کہا صبح شام حسبی اللہ لا الہ الاہو علیہ توکل و هو رب العرش العظیم سات بار  
کفایت کریگا اللہ اس کے رنج کو سچا ہو یا جھوٹا اسکو ابوداؤد نے موقوفاً ابن سنی وغیرہ نے مرفوعاً  
روایت کیا ہے تندرہ نے کہا ایسی بات کوئی اپنے جی سے نہیں کہہ سکتا ہے اسلئے یہ حدیث  
حکم مرفوع میں ہے ایک خادمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ آپ نے فرمایا ہے جس نے  
صبح شام یہ کہا رضیت باللہ رباً وبکلام سلام دنیا و نچھو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
رسولاً تو اللہ پر حق ہے کہ اسکو راضی کر دے سدا والا ابوداؤد ترمذی میں لفظ نبیاً کا  
آیا ہے تندرہ نے کہا بہتر یہ ہے کہ دونوں کو جمع کرے یوں کہ وہ محمد نبیاً و رسولاً  
اس کی روایت میں یوں آیا ہے کہ فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا تمھو کو کسے منع کیا ہے کہ تو  
میری رضیت کو جسے صبح شام یوں کہا کری یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اصلح لی شکانی  
کلامہ ولا تکلفنی لی نفسی طرفۃ عین من سواک الفسائی اذکار صبح و شام کی حدیث میں بہت  
آئی ہیں اسمبکہ مختصر ذکر کیا گیا اس سے زیادہ رسالہ زیادۃ الایمان میں لکھ  
گئے ہیں اوس سے زیادہ کتاب نزل الا بوا میں تحریر ہوئے ہیں اوس سے زیادہ کتاب  
اذکار نووی وغیرہ میں مرقوم ہیں ۴

### بیان ناعہ پوجا وظیفہ شام کا

عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سو گیا اپنے وظیفہ سے یا اور  
چیز سے پہر اسکو درمیان فجر و ظہر کے پڑھ لیا تو گویا اسنے رات ہی کو پڑھا اوسکے لئے یہی  
کہا گیا سدا والا مسلم ۵

### بیان نماز صبحی کا

حدیث ابودرین مرفوعاً آیا ہے تم میں ہر کس شخص کے بدن کے ہر عجز پر ایک صدقہ ہوتا ہے





کہا ہے وہ نمازین جو بندہ صحیح ثابت ہیں کیا کم ہیں جو ایسی مختلف فیہ نماز کے پیچھے چلے اسکے استحکام ترجمہ حدیث مذکور کا نہیں لکھا گیا عمل صحیح کے لئے صحیح اصرار کا اختیار نہ اعمدہ بات ہے سب سے بعد نماز پنجگانہ کے نماز تہجد ہوتی ہے کوئی نماز اسکو نہیں پہونچتی اور اسکے بعد نماز اشراق ہے پھر بوقت پھر ادا میں ہے

## بیان نماز تو بہ کا

ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا کو سفر کرتے تھے جب کوئی آدمی کوئی گناہ کرتا تو پھر اذکر و صوکر کے نماز پڑھتا ہے اللہ سے مغفرت چاہتا ہے تو اللہ اسکو بخش دیتا ہے پھر یہ آیت پڑھی والدین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله فاستغفروا واللہ یغفر الذنوب الا الله سر وادۃ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ پھر یہ کہا کہ دو رکعت نماز پڑھتا ہے معلوم ہوا کہ نماز تو بہ کی دو ہی رکعت ہوتی ہے

## بیان نماز حاجت کا

عثمان بن حنیف نے کہا ایک اندھا آیا اسے کہا اے رسول خدا اللہ سے دعا کرو کہ میری آنکھیں کھل جائیں فرمایا بھلا اگر دعا کروں گا مجھے جانا میری بیٹائی کا بہت شاق ہے پھر وہ شخص چلا گیا اور وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی پھر کہا اللھم فی اسالک واتوجہ الیک بنیوی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نبی الرحمة یا محمد انی اتوجہ الی ربی بک ان یتشف لی عن بصیری اللھم شفعه فی وشفعی فی نفسی جب نماز پڑھ کر پھر تو آنکھیں کھل گئی تھیں سر وادۃ النسائی اس سے تو سئل کرنا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثابت ہوا اگر نزدیک تحقیق کے یہ حدیث اپنے مور و پر مقصور ہے اس پر ہر جگہ ہر کام کے لئے قیاس نہیں ہو سکتا ہے علاوہ اسکے اس حدیث کی سند بھی ضعیف ہے واللہ اعلم عبد اللہ بن ابی اونی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس کو

کرنی کا کام اللہ سے پاکسی آدمی سے جو تو وہ بھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی اللہ نے ان کے لیے سوال  
 غاصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے پر یہ دعا کرے لا الہ الا اللہ العظیم الکرم المعجبان  
 رب العرش العظیم الحمد لله رب العالمین اس آیت میں حیات رحمت و غنائم منکر  
 والنعیمۃ من کل بڑی والسلامۃ من کل اثم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجہ  
 ولا حاجۃ الا قضیٰ کما امر محمد الراحمین صلاۃ الذمذی ابن ابی نعیم  
 اور زیادہ کیا ہے کہ پھر اس دنیا و آخرت کو چاہے ان کے کہ وہ مقدر ہوتا ہے :

### بیان نماز استخارہ کا

حدیث سعد بن ابی وقاص بن مرفوعاً آیا ہے کہ ابن آدم کی سعادت ہے استخارہ کرنا اللہ عزوجل  
 سے صلاۃ احمد و ابو یعلیٰ ماکرنے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ بدینہی ہے ابن آدم کی ترک کرنا  
 استخارہ کا یہی مطلب حدیث ترمذی میں بھی آیا ہے تا بر بن عبد اللہ کہتے ہیں رسول خدا صلی  
 علیہ وآلہ وسلم کہ سب کاموں میں استخارہ کرنا سکتا ہے جسے مجاہد قرآن کی سورت تعلیم فرماتے  
 تھے کہتے تھے جب کوئی آدمی کوئی کام کرے تو دو رکعت سو نماز فرض کے پڑھے یہ دعا  
 کرے اللھم اِنی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرک واسألک من فضلک العظیم  
 فانک تقدر ما اقدر و تعلم ما اعلم وانت علام الغیوب اللھم انک تعلم ان  
 هذا الامر خیر لی فی دینی و معاشی و عاقبۃ امری اوقال عاقل امری واجلسہ  
 فاندبر علی و یسلا لی تم بآرٹ لی فیہ وان کنت تعلم ان هذا الامر شری فی دینی  
 و معاشی و عاقبۃ امری اوقال عاقل امری واجلسہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ  
 و اقدر علی الخیر حدیث کان ثمر رضی بہ پرفرما یا اپنی حاجت کا نام لے صلاۃ البخاری  
 و ابو داؤد یعنی بخیر ہوں کہے هذا الذکاح هذا السفر هذا الطلاق هذا العتاق و  
 علیٰ نیا القیاس جو استخارہ سنت سے ثابت ہوا ہے وہ بھی استخارہ ہے باقی استخارہ جو

یا دن نے ایجاد کئے ہیں فطرت میں بدعت ہیں مسلمان اس استخارے کو کبھی ترک نہ کرے۔

## کتاب الجمعۃ

### بیان نماز جمعہ ساعت جمعہ حلی الی جمعہ کا

ابو ہریرہؓ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی اچھی طرح وضو کر کے جمعہ کو آیا خطبہ سنا چکا رہا اور اسکے گناہ جمعہ تک کے بخشے گئے بلکہ تین دن زیادہ تک کے سوا وہ مسلم دوسرا لفظ یہ ہے کہ نماز پنجگانہ اور جمعہ سے جمعہ تک رمضان سے رمضان تک کفارہ ہیں اور گناہوں کے جو انکے درمیان ہوئے ہیں جبکہ کیا کرے بپا رہا ہے سوا وہ مسلم معلوم ہوا کہ جو کوئی کیا کرے نہیں سمجھتا ہے اور اسکے لئے یہ کام کفارہ نہیں ہوتے اور جیسے نے مومن کو کہا ہے گرداگردہ ہوئے جسکے پاؤں راہ خدا میں وہ آگ پر حرام ہے سوا وہ البخاری والترمذی اگرچہ لفظ راہ خدا سے غالباً جامد مراد ہوتا ہے مگر ظاہر لفظ عام ہے یزید بن ابی مریم نے کہا ہے کہ میں نے جبکہ عیسیٰ بن زفاحا در میں جمعہ کو جاتا تھا مجھ سے کہا خوش ہو جاؤ یہ چلنا تمہارا راہ خدا میں ہے پر حدیث مذکور سنائی مسلمان کا لفظ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا نہیں نہانا کوئی آدمی دن جمعہ کے پہر جتنا ہو سکتا ہے اتنی طہارت کرتا ہے تیل ڈالتا ہے خوشبو ملتا ہے نماز کو پابھیگھلتا ہے دو آدمیوں کے بیچ میں حیائی نہیں ڈالتا پر جتنی نماز اللہ نے اسکے لئے لکھی ہے پڑھتا ہے پر وقت تک امام کے چپکار رہتا ہے اور اسکے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک معاف ہو جاتے ہیں سوا وہ البخاری اوس بن اوس کا لفظ یہ ہے کہ جو کوئی نہانا نہلا یا سویر سے جمعہ کو آیا یا اور چلا سوار نہوا امام کے پاس بیٹھا خطبہ سنا کوئی لغو کام نہ کیا اور سکو ہر قدم پر اجر ایک سال کے عیام و قیام کا ملیگا سوا وہ ابو داؤد والترمذی نہانا نہلا یا تو بطور تاکید کے فرمایا ہے یا گناہ ہے صحبت سے دوسرا لفظ یہ ہے افضل سب دنوں میں جمعہ کا دن ہے اسی دن میں آدم پیدا ہوا اسی میں مرے اسی میں نوحی صورت ہوگا اسی میں صعدہ ہوگا تم اس دن میں مجھ پر بہت درود بھیجا کرو

تمہاری ورد و مہر عز من کیانی ہے کما کیونکر آپ تو مٹی ہو یا دھینگے فرمایا اللہ نے زمین پر حرام  
 کیا ہے کہ ہمارے جسم کو کما دے سواہ ابو حذافہ و اس جہان میں جو جسم انبیاء علیہم السلام  
 قبر میں پوشیدہ نہیں ہوتے ہیں ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ نہیں نکلا سوچ اور نہ ڈوبا نہ تیرہ  
 دن بعد سے کوئی جاندار نہیں جو اس من سے گہرا نہ ہو مگر جن فانس سواہ ابن جہان دو دن  
 لفظ یہ ہے گمراہ کر دیا اللہ نے جمعہ سے اون لوگوں کو جو ہم سے پہلے تھے جو دو کا دن پہنچتا  
 نصاریٰ کا دن اتنا ہے سو یہ ہمارے پیچھے ہیں قیامت تک ہم دنیا میں پیچھے آئے گئے قیامت کو  
 ہم پہلے ہونگے فیصلہ میں ساری خلق سے سواہ ابن حذافہ حدیث ابو ہریرہ اشعری بن آیا کہ  
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ساعت جسے کی امام کے پیشے سے یعنی منبر پر  
 کے پہنچنے تک ہوتی ہے سواہ مسلم و ابو حذافہ ایک جماعت اہل علم کا یہی مذہب ہے روایت  
 عبد اللہ بن سلام بن یونس آیا ہے کہ یہ پہلی ساعت ہوتی ہے دن کی سواہ ابن حذافہ  
 ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے اس ساعت میں جو دعا کیا جائیگی وہ قبول ہے سواہ احمد و ابی  
 کی روایت مروی ہے کہ یہ آخر ساعت ہے بعد عصر کے سواہ ابو حذافہ و السائبی اس وقت  
 کی قیامت میں بہت دل میں گرجتا ہوں اور نہیں ہی دو قول میں جکا ذکر ہوا ہے

## بیان نہانے کا وقت

ابو اسکتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ نہانا دن جمعہ کا خطا و نکر  
 باتوں کی جڑ سے کٹیج لیتا ہے سواہ الطبرانی فی الکبیر حدیث عمران بن مروان آیا ہے جس نے غسل  
 کیا دن جمعہ کو گناہ ہوا اور اسکے گناہ و خطا کا عہد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا میں نہانا تا میرے  
 باپ آئے کہا یہ غسل جنابت کا ہے یا عہد کا یا خیر کہا جنابت کا کہا پھر دوبارہ نہایت رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جس نے غسل کیا دن جمعہ کو وہ طہارت میں رہا دوسرے  
 عہد تک سواہ ابن حذافہ و ابن جہان حدیث ابو سعید خدری میں آیا ہے کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز دن جمعہ کا نا واجب ہے ہر محکم پر یعنی بالغ پر ہر سوگ کرے جو خوشبو پاوے لے سوا کہ مسلم ایک جماعت متحققین کا یہی مذہب ہے کہ یہ غسل واجب ہے نہ جائز ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے ابن ابن کو خدا نے مسلمانوں کی عید ٹھہرایا ہے سو جو کوئی نماز جمعہ کو آوے وہ نماوے اگر خوشبو ہو تو لگاوے اور سوگ کرے سوا کہ حاجت

## بیان سویر جانے کا طرز جمعہ کے

حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسے غسل کیا دن جمعہ کے جنابت کا پھر گیا ساعت اول میں اُسے گویا ایک اونٹنی قربان کی جو دوسری ساعت میں گیا اُسے گویا ایک گاوڑی کی جو تیسری ساعت میں گیا اُسے گویا ایک بکری کی جو چوتھی ساعت میں گیا اُسے گویا ایک بکری کی جو پانچویں ساعت میں گیا اُسے گویا ایک اونٹ کی جنابت کا پھر آیا ہے تو فرشتے حاضر ہو کر ذکر کرتے ہیں سوا کہ التیخان دوسری روایت یوں ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے سب کے دروازے پر کھڑے ہو کر جو اول فاذل آیا جو اوسکو لکھتے جاتے ہیں حالت اڈے کی اسی حدیث سے نکلتی ہے اسکے سوا کہین حکم حلت بیضہ کا صراحتہ آنا معلوم نہیں ہوتا واللہ اعلم ابن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں لوگ دن قیامت کے نزدیک خدا کے بقدر جلدی یا دیر جانے کے طرز جمعہ کے بیٹھیں گے اول دوم سوم چارم چوتھا شخص بھی اللہ سے کچھ دور ہوگا سوا کہ ابن حاجہ :

## بیان پڑھنا سورہ کہف کا دن جمعہ شب جمعہ کو

حدیث مرفوعہ ابی سعید خدری میں آیا ہے کہ جو کوئی پڑھے سورہ کہف کو دن جمعہ کے نو اُسکے لئے یامین ہر دو جمعہ کے نور چمکے گا سوا کہ النبی ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ قریم سے لیکر عنان آسمان تک دن قیامت کے نور چمکے گا دونوں جمعہ کے بیچ میں جو کچھ ہوگا وہ بخشا جاوے گا

## کتاب الصدقات

## بیان زکوٰۃ دینے کا ایک وجہ زکوٰۃ کی

حدیث ابن عمر بن مرفوعاً آیا ہے کہ پیغمبر اسلام کی پانچ چیزوں پر ہے احدیت بخدا اذکے ایک زکوٰۃ بھی ہے سواۃ الشیخاں اس حدیث سے قرینیت زکوٰۃ کی مثل قرینیت نماز روزہ حج کے ثابت ہوئی ابو ہریرہؓ و ابو سعید کا یہ لفظ ہے نہیں ہے کوئی بندہ جو نماز پنجگانہ پڑھتا ہے نہ نماز کا روزہ رکھتا ہے زکوٰۃ نکالتا ہے کیا کڑھ لگتا ہے نہ پختا ہے مگر اوسکے لئے دروازے جنت کے کھول دیئے جاتے ہیں اوس سے کہا جاتا ہے تو سلامتی سے داخل ہو سواۃ الشیخاں اور مسلک مرفوعاً ابو ہریرہؓ کا یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت سے جو آپ کے گروہی فرمایا تم لڑو ظاہر ہو میرے لئے چھ چیزوں کے جن فرمودار ہو تا ہوں تمہارے لئے جنت کا بیٹے کہا کرتے تھے کہا تم زکوٰۃ اقامت شرکاء شکم زبائن سواۃ الطبرانی فی کلا وسط قیس لفظ یہ ہے کہ ایک گنوا یا کہا جسکو ایسا کام بناؤ کہ جب میں وہ کام کروں تو جنت میں جاؤں فرمایا ہیں اللہ کو شریک نہ کر ساتھ اوسکے کسی چیز کو نماز فرض پڑھاؤ زکوٰۃ فرض دیاؤ روزہ رمضان کیا کیا لڑو شکم کہا میں خدا پر کھڑا ہوں اس سے کچھ کم کروں جب وہ یہ کہہ کر چلے پڑھاؤ یا جیسو دیکھنا ایسا مرد کا اہل جنت سے خوش آوے تو وہ اس شخص کو دیکھے سواۃ الشیخاں اور سوت شاید حج رخصت نہیں ہوتا تہانہ ہما وغیرہ

## بیان عامل صدقات کا

رافع بن خدیج کہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عامل صدقہ پر اللہ کے لئے مثل غازی کے ہے راہ خدایں منیبہ کہ کہیر کر اپنے گھر آوے سواۃ احمد واللفظ لہ

ابوداؤد حامل کہتے ہیں تحصیلدار کو جو رعیت سے پیسہ ملک کا حاصل کرتا ہے خراج شرعی لیکن  
 بیت المال میں بیعت ہے ابو موسیٰ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ خازن مسلم امین جو حکم مالک بجا لاتا ہے  
 پورا پورا دل سے خوش ہو کر اس شخص کو دیتا ہے جسکے دینے کا حکم ہے ایک متصدق ہے وہ معتد  
 میں سے سوا والا الشیخان یعنی خزانچی کو بھی اوتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا اس صدقہ دینے  
 والے کو ملتا ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ بہتر کسب کسب جو حامل کا جبکہ وہ خیر خواہی کرے  
 سوا والا احمد مرفوعاً یہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو  
 بنے حامل بنایا پھر اس کے عمل پر رزق مقرر کیا آج جو کہہ وہ بعد اس کے لیگا خیانت ہوگی سوا والا  
 ابوداؤد معلوم ہوا کہ تحصیل ملک پر کسی کو نوکر رکھنا خواہ مقرر کرنا درست ہے یہ نوکری  
 رزق حلالی ہے اگر رشوت نہ ملے ظلم نہ کرے یقیناً المال میں خیانت نہ کرے ابوسعید و ابو ہریرہ  
 نے مرفوعاً کہا ہے آویگے تیرے امراء جو بد لوگوں کو اپنا مقرب بناویگے نماز کو وقت سے  
 دیر لگا کر پڑھیں گے تم میں جو کوئی اونکو پاوے تو نہ اونکا عزیز بنے نہ شرعی نہ حلالی خازن  
 سوا والا ابن حبان روایت کرتے ہیں جو دہری کو شرعی کہتے ہیں سپاہی کو حاکمی کہتے ہیں تحصیل  
 کو خازن کہتے ہیں خزانچی کو مکتب یہ چیز کہ کسی طرح کی نوکری اونکی نہ کرے نہ دیوانی نہ فوجیاری  
 نہ مالی بلکہ ایسے سلاطین مشیطین سے علحدہ رہے

## بیان تعفف و قناعت کا

اس باب میں بہت حدیثیں آئی ہیں سوال کرنے بہیک مانگنے کو حرام و ذلت ٹھہرایا ہے ثوبان کا  
 لفظ مرفوع یہ ہے کون ذمہ دار ہوتا ہے میرے لئے اس بات کا کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے میں  
 ذمہ دار ہوتا ہوں اوسکے لئے جنت کا اس حدیث سوا والا احمد والنسائی وابن ماجہ ثوبان  
 کا اگر جا پاکر جاتا تو اتر کر ادا تھا لیتے مگر کسی شخص سے یہ نہ کہتے کہ تم اوٹھاؤ و نشاید کہ یہ بھی  
 کہیں داخل سوال مذکور نہوا سی بات پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی بیعت کی تھی حدیث یکم

اس خرام میں مرفو ما آیا ہے کہ اس نیا امامہ بہتر ہے نیچے امامہ سے تو شروع کر حیاں سے بہتر صدقہ نہ  
 ہے مرفو کوئی پار سالی کرنا یا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو پاس کر دیتا ہے جو کوئی  
 مستغنی ہو اچھا تاجہ امتداد و سکونی کرویات سدا لا الیہ تعالیٰ حدیث الی ہریرہ میں فرمایا ہے کہ  
 تو گری کہ پند یا وہ سال پر سین ہر کی اسو گری ہر سدا لا الیہ تعالیٰ آئینہ نگری بدل ست نہ مال بزرگی  
 بہت ملست۔ ہمال ظاہر کہ تو گری کہ زیادہ حاجتہ موتہ میں ع آ اکم می نزد متعلق ترامہ ہا گری  
 رعایا اکو صدقہ دینی ہے یہ جسے سوالی کر کہ لیتے ہیں گری کی مولیٰ میں ہرئی اللہ تعالیٰ میں عیسیٰ مرفو ما  
 کہا ہے اسکو خوشی ہو جسے راہ پائی طرف اسلام کے میں اور سکا کفان ہے وہ طالع ہر سدا لا الیہ حدیثی

الحق قناعت تو نگرم گردان	کہ ورنہ تو بیخ نعمت نیست
--------------------------	--------------------------

مقدم بن صدیک رب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ نہ کہا کسی  
 ایک نے تم میں سے کوئی کہا ماہتر اس سے کہ اپنے ہاتھ کے کام سے کہا وے اللہ کے نبی داؤد  
 علیہ السلام یعنی ہی و مشکاری سے کہاتے تھے سدا لا الخا صری بہتر کسب زراعت ہے پر شجارتہ  
 یہ کتابت ہے بہتر تو گری جا گری کرنا ہے مندوں کا بندہ بنا ہے ۱۰

## بیان حجت مانگنے کا اللہ تعالیٰ سے

ابن مسعود نے مرفو ما کہا ہے جسکو فاقہ ہوا پر اسنے لوگوں سے مانگا تو اسکا فاقہ کہی ہندو کا  
 جسے خدا سے مانگا اسکو اللہ رزق دیا جلدی یا دیر میں سدا لا الوداؤد

ارضاوا ہم وز غیرہ خواہم خدا	کہ نیم بندہ غیرہ خدا کے دگر ست
-----------------------------	--------------------------------

## بیان بے مانگے ملنے کا

ابن عمر کہتے ہیں مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکے دیا کرتے تھے میں کہتا تھا  
 مجھ سے زیادہ محتاج ہے اسکو و مرفو ماتے جیسا یہ مال خیر پاس ہے تاکہ مانگے اسے تو تو اسکو



لیکھ سکتا ہوں پھر اسکو کما یا کسی پر صدقہ کر اور جو بے تاکہ مانگے نہ آوے تو تو اسکی تاکہ جہاں تک  
 ذکر سنا کہنے کہا اسی لئے عبد اللہ کسی سے کچھ نہ مانگئے اگر کوئی کچھ دیتا تو نہ پہرتے سواۃ الشیخان  
 عابد بن عمر کا لفظ یہ ہے جسکو اس رزق میں سے کچھ بے مانگے مانگے تاکہ ملے وہ اپنے رزق میں  
 کشادگی کرے اگر غنی ہو تو کسی ایسے محتاج کو دیے جو کہ اس سے زیادہ حاجت مند ہے سواۃ احمد  
 عبد اللہ نے کہا میں اپنے باپ احمد بن حنبل سے پوچھا تاکہ کیا چیز ہے کہ آیا یہ ہے کہ تو اپنے جی میں  
 کہے کہ اب فلاں شخص مجھ کو کچھ بھیجے گا مجھے کچھ دیگا ؟

### بیان قصہ وینے کا باوجود کم مقدار کے

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے صدقہ دیا برابر ایک کھجور کے  
 پاک کما لی سے اور اللہ قبول نہیں کرتا ہے مگر پاک چیز کو تو لیتا ہے اسکو اللہ داپنے ہاتھ میں پھر  
 بڑھاتا ہے اسکو راستے صدقہ دینے والے کے جس طرح کوئی تم میں اپنے پھیرے کو پالتا ہے یہاں تک  
 کہ وہ صدقہ برابر ایک پاشا کے ہو یا تلوے سواۃ الشیخان عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اللہ  
 پالتا ہے تمہاری ایک کھجور ایک لقمہ کو جس طرح کوئی تم میں بچا گوڑی یا اونٹنی کا پالتا گیا تک کہ وہ  
 برابر کوہ احد کے ہو جائے سواۃ ابن عباس حدیث ابی ہریرہ میں مرفوع آیا ہے کہ اللہ داخل کرے  
 ایک لقمہ روٹی ایک مٹی کھجور وغیرہ جس سے سکین کو فائدہ پہونچے تین آدمیوں کو جنت میں گھر والے  
 کو جسے حکم دیا جی لی کو جسے کہا نادرست کیا خام کو جسے حاکم سکین کیا پھر فرمایا الحمد للہ الذی لہ  
 بیش خا خا اللہ کا شکر ہے کہ اسنے ہمارے خادم کو بھی فراموش نہ کیا سواۃ الناکور الطبرانی  
 فی الاوسط و در الفظ مرفوع ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ کم نہیں کرتا کوئی صدقہ مال کو نہیں بڑھاتا اللہ کی  
 بندے کو عفو کرنے پر مگر عرت تو اضعف نہ کی کسی نے اللہ کے لئے لکھ لکھ کر تاپے اللہ اسکو سواۃ سلم  
 عادی بن جابر کی حدیث میں مرفوع آیا ہے جو تم آگ و زخم سے اگرچہ آوی کھجور ہو دوسری روایت  
 یوں ہے جو شخص چپ سکے آگ سے گو آہی کھجور ہی دیکر تو وہ یہ کام کرے سواۃ الشیخان

انس بن مالک فرماتے ہیں صدقہ بھاتا ہے اللہ کے غضب کو دور کرتا ہے بری موت کو مٹوا  
 اللہ تعالیٰ ابن مبارک کا لفظ یہ ہے کہ دور کرتا ہے اللہ صدقہ سے ستر باب بری موت کے کتب  
 بن مامرنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں سایہ ہزاروں کا نیچے اُس کے صدقے کے  
 ہوگا بیکار ہوگا کہ لوگوں کا فیصلہ ہو یعنی اوس بن ہر آدمی نیچے سایہ اپنے صدقے کے ہوگا ابوہریرہ  
 کوئی دن نہ تھا کہ صدقہ نہ دیتے گو ایک ٹکڑا سوکھی روٹی کا یا ایک گروہ یا زہی کی ہوتی مٹوا  
 احمد و ابن حنیفہ دو سال لفظ مرفوع عقبہ کا یہ ہے کہ صدقہ بھاتا ہے اہل صدقہ سے قبر  
 کی آگ کو مٹوا الطبرانی فی الکبیر و الصغیر حضرت مرفوع ابو ذر سے معلوم ہوا کہ اور کچھ  
 نہ بن سکے تو اچھی بات ہی کہ یہ بھی ہو سکے تو لوگوں کو اپنی شرف سے باز رکھے مٹوا اللہ عز  
 و ان جہان عمر بن عوف نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے صدقہ مسلمان  
 کا عمر کو بڑھاتا ہے بری موت سے روکتا ہے صدقہ دینے سے کبر و غرور دور ہوتا ہے مٹوا  
 الطبرانی عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے سنا ہے کہ اعمال باہم فخر کرتے ہیں صدقہ کتاب میں  
 ہے زیادہ افضل ہوں مٹوا ابن حنیفہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع ہے جسے جمع کیا مال  
 حرام پر صدقہ دیا تو اُس کو کچھ اجر نہیں ہوتا ہے اور صدقے کا وبال بڑھتا ہے مٹوا  
 ابن حنیفہ و ابن جہان دو سال لفظ یوں ہے کہ بہتر صدقہ وہ ہے جو تو نگر کی کو باقی رکھے  
 اور سچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے تو خرچ کرنا عیال سے خرچ کر جیروں کو روکتی ہے مجھ  
 خرچ کرنا مجھ کو طلاق دے تیرا قلام کتاب ہے مجھ کو کھلا بلا یا مجھ سے تیرا سچا کتاب ہے تو مجھ کو کسے  
 سوچنا ہے ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بڑھ گیا  
 ایک درجہ لاکھ درجہ پر ایک آدمی نے کہا کیونکر فرمایا ایک شخص کے پاس بہت مال ہے اوسنے  
 اپنے سامان میں سے لاکھ درجہ لیکر صدقہ دیا ایک شخص کے پاس فقط دو درجہ ہیں اوسنے  
 ایک درجہ صدقہ کیا مٹوا ابن جہان معلوم ہوا کہ امیر کا لاکھ روپے دینا فقیر کا ایک پیا  
 دینا اجر میں برابر ہوتا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے بخشے کسی کا اسمین ایثار نہیں

امیر کو اپنی سخاوت کا گنہگار ہوتا ہے مگر فقیر بھی کچھ اور ہے کہ نہیں ہوتے ہیں بلکہ امار کا مال تو اکثر کسب حرام کا ہوتا ہے فقیر کا مال غالباً حلال کا ہوتا ہے سو حرام مال کا خرچ کرنا آخر کو وبال ہوگا حلال کا ایک وزعم انشاء اللہ تعالیٰ موجب رضا مندی و نواہل ہوگا آدم بحید نے لکھا ہے رسول خدا سکین میرے در پر کڑا ہوتا ہے میں کچھ نہیں پاتی جو اسکو دون فرمایا اگر کو کچھ نپاؤے مگر جلا ہوا اگر تو وہی اس کے ہاتھ میں رکھ دے سواۃ اللہ تعالیٰ و ابن خزیمہ

خدا کیا جملہ مسائل بزمینم و در کرو | بے زری کرو بن انچہ بقارون زر کرو

## بیان چھپا کر صدقہ دینے کا

حدیث مروجہ ابی ہریرہ بن بخلہ اون سات شخصوں کے جنگلوا اللہ اپنے سایہ میں دن قیامت کے رکھینگا ایک وہ شخص ہی ہے جسے چھپا کر صدقہ دیا یا بین ہاتھ نے سخا تا کہ وائین ہاتھ نے کیا خرچ کیا یہ حدیث صحیحین میں ہے اور پرگز ر چکی ہے ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نبی کرنا ہدیٰ تو سے بچا تا ہے چھپا صدقہ غضب رب کو بہتا ہے صدقہ عم کو بڑھاتا ہے سواۃ الطبرانی فی الکبیر و در لفظ یہ ہے کہ ابافرنے کا صدقہ کیا ہے فرمایا اضعاف مضاعف ہے اللہ کے پاس اس سے بھی زیادہ تر ہے پھر یہ آیت پڑھی من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضنا لہ اضعافاً کثیرۃ کہا کون صدقہ افضل ہے فرمایا جو چھپا کر فقیر کو دیا جاوے یا جہد مقل ہو پھر یہ آیت پڑھی ان تبدوا الصدقات فنعماہی وان تخفوها کو تو رھا الفقراء فهو خیر لکم سواۃ احمد مطولاً الطبرانی واللفظ لہ

## بیان صدقہ و شے کا زوج و قار کے

حدیث زین بن ابن مسعود میں آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے گروہ جوڑ کے تم صدقہ دو گو اپنے زیور ہی سے کیون نہ و تو و نمون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چھوایا کہ بیکلام اپنے شوہر اور بیٹوں کو صدقہ دین فرمایا لکھو و ما جرمین ایک قرأت کا ایک صدقہ  
 کا سواۃ النیحات بطولہ اکثر علماء کے نزدیک مراد صدقہ ناقضہ ہے بعض متقیین نے کہا اگر  
 بلکہ عام ہے نفل یا فرض سلمان بن عامر کا لفظ مرفوع یہ ہے صدقہ مسکین پر ایک ہی صدقہ ہوتا  
 ہے جو ہی رحم پر صدقہ وصلہ دونوں ہوتا ہے سواۃ النسانی والزمذی ام کلثوم دختر عقبہ  
 کا لفظ مرفوعاً یوں ہے کہ افضل صدقہ وہ ہے جو جوئی رحم دشمن پر ہو سواۃ الطیران  
 فی الکبیر معلوم ہوا کہ اول خویش بعدہ درویش گو وہ خویش اپنا دشمن ہی کیوں خود

### بیان فرض دینے کا

برابرین عازب مرفوعاً وای میں کہ جسے دودہ کی بکری فرض وی یار و پیہ پسیا یا گلی کو بچہ  
 کا رست بتا دیا تو اسکو برابر انا ذکر کرنے ایک گرون کے برابر ہو گا سواۃ الزمذی ابن مسعود  
 کی حدیث مرفوع میں آیا ہے ہر فرض صدقہ ہے سواۃ الزمذی بامستاد حس والمیہتی  
 ابوامامہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ایک آدمی تبت میں گیا دیکھا کہ اس کے دو مازے پر کھٹکا  
 صدقہ دس گنا ہوتا ہے فرض اٹھارہ گنا سواۃ الطیرانی والمیہتی ابن مسعود کہتے ہیں  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مسلمان کسی سلاں کو ایک بار فرض نہیں  
 دیتا اگر وہ برابر دو بار صدقہ کرنے کے ہوتا ہے یعنی اگر مین سواۃ ابن حبان

### بیان آسانی کرنا مفلس پر

حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے جسے آسانی کی تنگدست ہر آسانی کر گیا اللہ اس پر دنیا و  
 آخرت میں سواۃ ابن حبان قتادہ کا لفظ یہ ہے جسکو خوش آوے یہ بات کہ نہات ہے  
 اسکو خدا سختی سے دن قیامت کو وہ دور کرے کوئی سختی کسی تنگدست کی یا معاف کرے  
 اسکو فرض سواۃ مسلم حذیفہ نے مرفوعاً کہا ہے ملاقات کی فرشتوں نے ایک آدمی کا درج

جو تم سے پہلے تھا کہا تو نے کوئی بھائی کی ہے اس سے کہا نہیں کہا تو یا تو کر کہا میں لوگوں سے  
 لین دین کرتا تھا اپنے آدمیوں سے کہتا تھا صلت و منکدست کو تباہ و زکرو اسودہ سے اللہ نے  
 فرمایا تم ہی اس سے تباہ و زکرو و الہ الشیخان واللفظ لمسلم ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے جس نے  
 صلت و منکدست کو یا چوڑ دیا و سکو قرض اپنا اللہ اس کو دن قیامت کے اپنے عرش کے  
 سایہ میں رکھے گا و الہ القرمذی بھی حضور حدیث ابی البیرین مرفوعاً نزدیکی ابن ماجہ کے آیا ہے  
 بلکہ طبرانی کا لفظ یوں ہے کہ سب سے پہلے شیخ صفیہ سائہ خدایں جاوے گا واللہ الحمد اللہ صراحتاً

### بیان خرچ کر نیکانیک کاموں میں

ابوہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی بن بندے صبح نہیں کرتے مگر  
 دو فرشتے آسمان سے اوڑھ کر یہ کہتے ہیں کہ اے اللہ عرض دے خرچ کر دے کو دوسرا یہ کہتا ہے  
 کہ اے اللہ ملک کر کہ جس کو س و الہ الشیخان و اللفظ مرفوع یہ ہے کہ اللہ کہتا ہے اسے میرے  
 بندے تو خرچ کر جبکہ ملے گا و الہ الشیخان بلال سے فرمایا تو خرچ کر صاحب عرش سے کمی کا  
 درست رکھ س و الہ الطبرانی طلحہ کے پاس بیت مال تھا سندی کے کہنے سے سارا مال اپنی قوم  
 میں بانٹ دیا یہ چارہ لاکھ تھا س و الہ الطبرانی ابن مسعود کی حدیث میں آیا ہے ایک آدمی اہل  
 مدینہ میں سے مر گیا اسکے شہدہ میں دو دیار رکھے فرمایا یہ دو دیار میں س و الہ ابن جبار سند  
 نے کہا یہ اسلئے کہ وہ ظاہرین فقیر تھا فقر اسکے لئے جو صدقہ آتا وہ اس کو بھی لیتا

### بیان جو رو کے صدقہ دینے کا شوہر مال اوزن لکے

عائشہ کہتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب عورت کہنا اپنے گھر کا بدون  
 مفسدہ کے صرف کرتی ہے تو اس کو اجر صرف کر نیکانیک شوہر کو کمانے کا خازن کو اوٹھانے کا مٹا ہر  
 کوئی کسی کے اجر کو کم نہیں کرتا س و الہ الشیخان ابوامامہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ خرچ کرے

کوئی عورت کوئی چیز شوہر کے گھر کی گراؤسکی اجازت سے پوچھا سملا طعام فرمایا یہ تھا افضل امور  
 ہے سواہ الذمہدی اس طرح یہ بھی آیا ہے کہ عورت اپنا مال بھی بے اطلوع و اجازت شوہر  
 صرف کرے :

## بیان کہانا کھانا پانی پلانے کا

ابن عمرؓ نے کہا ہے ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون سا اسلام بہتر  
 ہے فرمایا یہ کہ تو کسی کو کھانا کھلاوے سلام کرے اور سکو جس کو تو پوچھا تھا ہے اور جس کو نہیں پوچھا  
 سواہ الشیخان جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ کھانا کسی مسکین کو موجوداتِ رحمت سے  
 ہے سواہ الحاکم و صحیحہ حدیث ابن عمرؓ میں مرفوعاً آیا ہے جسے کھلایا اپنے بھائی کو پیٹ بھر کے  
 پھر پانی پلایا اور سکو دل بھر کر تو دور ریگیا اور سکو اشدائے سات خندق تک ہر خندق کا حاصل  
 پانسو برس کی نراہ کا جوگا اس کو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے حدیث ابی سعیدؓ میں مرفوعاً یوں آیا  
 ہے جو کوئی مومن کسی مومن کو بھوک پر کہنا کھانا کھلائے تو اشدائے سکو جنت کے بھل کھلا دیگا جو مومن  
 کسی مومن کو پیاس میں پانی پلا تا بہت تو اشدائے سکو قیامت کے دن شراب سر بہر پلا دیگا جو مومن  
 کسی مومن کو برہنگی پر کپڑا پنا تا بہت تو اشدائے سکو جنت پنا دیگا سواہ الذمہدی ابن عمرؓ  
 کہتے ہیں ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ میں اپنے عرض پانی سے  
 بڑا بدین تا کہ میرے اونٹ پانی پینے میں غیر کے اونٹ بھی آجائے ہیں اور کوئی پلا دیتا ہوں اسکا  
 کچھ اجر ہے فرمایا فی کل کبدل حوی اجر سواہ احمد ہر مگر سوختہ مین اجر ہے حدیث ابی ہریرہؓ  
 میں مرفوعاً فقہا کہ شفعہ کیا آیا ہے کہ اسنے ایک کتے پیاسے کو اپنے سوزیے سے پانی بہ کر پلا دینا  
 اللہ نے اسکا شکر مانکر اسکو بخش دیا پوچھا کیا بائٹم میں بھی اجر ہے فرمایا فی کل کبدل طہیۃ  
 اجر ہر مگر تر مین تو اب ملتا ہے سواہ الشیخان لعلوہ فہ انس نے مرفوعاً کہا ہے سات  
 چیزیں جن جو بعد موت کے واسطے بندے کے جاری رہتے ہیں اور بندہ قبر میں ہوتا ہے ایک

علم کا سکھانا دوسرے نہر کا جاری کرنا تیسرے کنواں کھدوانا چوتھے درخت لگانا پانچویں سبب  
 بنانا یا قرآن شریف چوڑ جانا سنا توین بیٹا جو اس کے لئے مغفرت مانگے سواۃ البراۃ والنجیم  
 فی الخلیۃ سعد نے کہا اے رسول خدا میری مان مر گئی اوسنے کچھ وصیت نہ کی پہلا اگر میں اسکی طرف  
 کچھ صدقہ کر دین تو اسے کچھ نفع ہوگا فرمایا مان پانی پلا سواۃ الطیرانی فی الاوسط عن  
 انس دوسری روایت میں خود سعد سے یوں آیا ہے کہ میں نے کہا میری مان مر گئی کون صدقہ  
 افضل ہے فرمایا پانی انہوں نے ایک کنواں کھدوا کر کہا ہذا لام سعد سواۃ ابوداؤد  
 وابن جابر لوگ اپنے مردوں کو بعد اس کے مرنے کے ثواب پہونچایا چاہتے ہیں ہر شخص ایک نئی  
 ماہ رسم بدعت نکال لیتا ہے جو صدقات جاریات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 بتائے ہیں نہ کوئی نہیں کرتا اگر اوپر قناعت کریں تو موتی کو اجر بھی ملے جیسے بھی بدعت سے  
 بچ جاویں تب ہر کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جسے کنواں کھدوا کوئی جگر گرم جن ہو یا انس چرند  
 یا پرندہ اس سے پانی نہ پیے گا مگر اللہ اسکا اجر و قیامت کے دیگا سواۃ البخاری وغ  
 فی تارخینۃ وابن خزیمۃ **حکایت ابن مبارک سے** ایک آدمی نے کہا میرے ایک بیٹا  
 نکلا ہے سات برس سے علاج کرتا ہوں کچھ فائدہ نہیں ہوتا کہا جس جگہ لوگوں کو حاجت پانی کی ہو  
 وہاں ایک کنواں کھدوا دے اوسنے ایسا ہی کیا اچھا ہو گیا زخم کا خون بند ہو کر سوکھ گیا اسکو  
 یہ سچی نے روایت کیا ہے پھر کہا اس طرح کا ماجرا ہمارے شیخ حاکم ابی عبد اللہ پر گزرا کہ اول کے  
 چہرے پر پوڑے ہو گئے کہ یہ طرح اچھے نہوتے تھے ابو عثمان صابونی سے کہا جمعہ کے دن دعا کرو  
 سب آئیں کہی دوسرے جمعہ کو ایک عورت آئی اوسنے کہا میں نے تمکے لئے بہت دعا کی رسول خدا صلی  
 علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرمایا کہ حاکم سے کہہ دے کہ اپنے گھر کے دروازے پر سقاہ بنادو  
 جب نکرا دین پانی بہا گیا لوگ پینے لگے تو ایک کہفۃ نکلا کہ سارے پوٹے دور ہو گئے چہرے پہلے  
 سے بھی اچھا ہو گیا کئی سال تک زندہ رہی ۵

بیان شکر احسان کا مکافات کرنے کا احسان پر

حدیث ابن عمر میں آیا ہے جو کوئی تمہارے ساتھ احسان کرے تم اسکا جلا کر و اگر کچھ نہ پاؤ تو اتنی دھار کر کہ سمجھ لو پہلا بیو گیا مرداء النساء فی بطولہ طبرانی کا لفظ یہ ہے یہاں تک کہ تم جان لو کہ شکر ادا کیا اللہ شکر خوالوں کو دوست رکھتا ہے جابر نے مرفوع یوں کہا ہے اگر کچھ پانچ سے تو شکر ہے جسے شاکا اوسنے شکر کیا جسے چھپایا اوسنے کفران کیا مرداء الزمذی اسامہ بن زید کی حدیث مرفوع یوں ہے جسے کہا جوا اللہ خیرا اوسنے غربہ شاکا مرداء الزمذی حدیث اشعث بن قیس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بڑا شکر اگر ارگوں میں خدا کا وہ شخص ہے جو بڑا شکر گزار ہے ارگوں کا ایک روایت میں یوں آیا ہے شکر کیا اللہ کا جسے شکر کیا ارگوں کا۔ مرداء احمد بنان بن ہشیر مرفوعا کہتے ہیں جسے شکر کیا شورے کا اوسنے شکر کیا سب کا جسے شکر کیا ارگوں کا اوسنے شکر کیا خدا کا اللہ کی نعمت کا ذکر کرنا اللہ کا شکر کرنا ہے ترک کرنا اسکا کفر ہے جماعت رحمت ہے تفرقہ مذاب ہے مرداء ابن احمد فی نوافلہ انس نے کہا ہے ہمارے ہمارے رسول خدا انصار سلا جریگے ہننے کسی قوم کو بہتر اسے زیادہ خرچ کرنے میں اچھا سلوک کرنے میں بارہ و حکمت کے نہیں یکساں ہونے انہوں نے نعمت میں کفایت کی فرمایا کیا تم اپنے شکر نہیں کرتے ہوا کہ لے و مانیں کرتے ہو کہا ان فرمایا خدا اللہ بذات یعنی پس یہ پہلا اونکے احسان کا جو کیا مرداء النساء

از دست گداے بیو اما یہ مسیح

جز آنکہ بصدق دل دعائے بکنہ

## کتاب بالصوم

### بیان روزہ کار و سیر کی فضیلت کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ عز و جل نے کہا ہے کہ اگر عیسیٰ بن آدم کا اوسکے لئے ہے مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے میں ہی اسکی جزا دے گا روزہ سیر بہ ناریت عیب تم میں کسی کا روزہ جو تودہ نمش کی باتیں کرے جیسے چلاوے میں اسکو



اگر کوئی گالی دے یا اس سے لڑے تو کدے کہ میں روزہ دار ہوں قسم اللہ کی بدبو روزہ  
 کے موند کی نزدیکی اللہ کے مشک کی خوشبو سے زیادہ خلیل ہے روزہ دار کو دوطرح کی خوشی  
 ہوتی ہے ایک وقت افطار کے دوسرے جب ربیعہ لیگا سواۃ البخاری واللفظہ و مسلم  
 ایک روایت بخاری میں یوں آیا ہے کہ ترک کرنا ہے روزہ دار کھانا پینا اپنا شہوت اپنی  
 میرے لئے روزہ میرے لئے ہے میں ہی اوسکا ہر لاؤنگائی کی دس گنی ہوتی ہے مسلم کا لفظ  
 یہ ہے ہر عمل ابن آدم کا وس گنا ہوتا ہے سات سو گئے تک مگر اللہ نے کہا کہ یہ روزہ کہ وہ  
 خاص میری لئے ہے میں ہی اوسکی جزاؤنگائی ایک بزرگ نے کہا ہے اللہ نیا یوم ولنا  
 ذیہ صوم دنیا ایک دن ہے یعنی دوسرا دن آخرت ہے ہکو اس دن میں روزہ رکھنا چاہا  
 سہل بن سعد کی حدیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے کہ جنت میں ایک  
 دروازہ ہے اوسکو باب الریان کہتے ہیں اوس دروازے سے دن قیامت کے بھی روزہ دار  
 لوگ داخل ہونگے کوئی اور غیر انکا نہ جاوے گا جب یہ جاچکیں گے دروازہ بند کر دیا جاوے گا پھر  
 کوئی اندر نہ جا سکیگا سواۃ الشیخان ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے جو کوئی اوس میں  
 گیا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہیں تم جادو کو قنیت لوگے روزہ رکھو نہ  
 رہو گے سفر کرو تو لگے جو جاؤ گے سواۃ الطبرانی فی الاوسط ووسر اللفظ یہ ہے کہ روزہ  
 ایک سہرے مضبوط قلعہ ہے آگ و دوزخ سے سواۃ احمد ابن عمر کی حدیث میں مرفوعا یہ بھی آیا  
 ہے کہ روزہ اور قرآن شفاعت کریں گے دن قیامت کے روزہ کیلکائے اسکو طعام شراب شہوت  
 سے روکا میری شفاعت قبول ہونا چاہئے قرآن کیلکائے رات کے سونے سے منع کیا میری شفاعت  
 مقبول ہو فرمایا دونوں کی شفاعت قبول کیا ویکھی سواۃ احمد والطبرانی فی الکبیر ابوامامہ  
 نے کہا ہے رسول خدا کوئی عمل بتاؤ ہر بار یہی فرمایا روزہ رکھا کہ اسکی برابر کوئی عمل نہیں ہے  
 سواۃ ابن حبان ووسری روایت یوں ہے کہ ایسا عمل بتاؤ جس سے جنت میں جاؤں فرمایا  
 روزہ رکھا کہ کوئی عمل مثل اسکے نہیں ہے اوس دن سے ابوامامہ کے گھر میں کبھی دہوان نظر نہیں

مگر جبکہ کوئی محال آجائے مگر یہی الٰہی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے تین آدمیوں کی دعا رخصت ہوئی ہے  
ایک دعا روزہ دار کی وقت افطار کے دوسرے دعا امام عادل کی قیصرہ دعا مظلوم کی اکھی دعا  
انشاء برکے اور اوشا لیتا ہے آسمان کے دروازے کو کھلے جاتے ہیں رب فرما لہیہ قسم ہے  
بھگو اپنی عزت کی میں تیری مدد کروں گا اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو سدا واہ الزمذی واللہ  
لہ و ابن حبان والذی امر بھتقراس

بترس از آہ مظلومان کہ بنگام دعا کردن | اجابت از در حق بہر استقبال حی آید

## بیان روزہ رمضان کا شبہ رکے قیام کا

حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسے قیام کیا  
شب قدر کا ایمان و احتساب کی راہ سے پہنچے گئے اگلے گناہ اور اسکے حصے روزہ رکھا رمضان  
کا ایمان و اجر کے لئے پہنچے گئے اگلے گناہ اور اسکے سدا واہ التیخان خطاب نے کہا اسکے یہ معنی  
ہیں کہ روزہ رکھا واسطے تصدیق و قربت و تقویٰ کے لئے خوش ہو کر بغیر کراہت کے روزہ  
کو بار بار سمجھاؤ و فہم کو لے کر طویل ایام کو بسبب غفلت ثواب کے غنیمت سمجھاؤ بغوی نہ کما  
احتساب کے یہ معنی ہیں کہ اسید اجر کی رکھی ذات الٰہی کا قصد کیا جو سعید قدری کا لفظ  
یہ ہے جسے روزہ رکھا رمضان کا پہچانا اور اسکے حدود کو پہچانا اور اس کام سے جس سے پہچانا  
تو کفارہ ہوا اقبل کا سدا واہ ابن حبان سلمان کہتے ہیں خطبہ پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے آخر شب شعبان کو فرمایا اے لوگو! یا مینار رمضان کا اس جیسے میں ایک رات  
ہے بہتر ہزار راتوں سے اللہ نے اس کو روزے کو فرض کیا ہے قیام لیل کو طلع یعنی نفل  
شیر الیہ جسے تقرب کیا کسی فعلت خیر سے اس ماہ میں وہ مثل اور کے ہے جسے ادا کیا کوئی  
فرض خیر رمضان میں جسے ادا کیا کوئی فرض اس ماہ میں وہ مثل اور کے ہے جسے ادا کرے  
فرض اور کے ما سوا میں یہ مینا ہے صبر کا قہر کا ثواب جنت ہے یہ مینا ہے سواست یعنی

سلوک کر لیا اس ماہ میں مومن کا رزق بڑھتا ہے جسے کسی کا روزہ گھلوا یا اس کے گناہ بخشنے  
 گئے اس کی گردن آگ دونوں سے آزاد ہوئی اور سکو برابر اس کے اجر ملا اور سکا اجر کچھ کم نہوا کا  
 لئے رسول خدا ہم سب افطار زمین کر سکتے ہیں فرمایا اللہ دیتا ہے ثواب اور سکو جو ایک کھجور یا  
 ایک گھونٹ پانی یا دو روہ پر کسی کا روزہ گھلواتا ہے یہ وہ مہینا ہے جس کا اول رحمت ہے اور  
 مغفرت ہے آخر آناوگی ہے ثواب جسے تخفیف کی اپنے مملوک سے اور سکو خراج بخشد تیا ہے اگر  
 دونوں سے آزاد کر دیتا ہے تم اس میں چار کام بہت کیا کرو دو کام سے خدا راضی ہو گا دو کام  
 سے تم کو چارہ نہیں ہے جسے تمہارا رب راضی ہو تا ہے وہ ایک شہادت ہے لا الہ الا اللہ  
 کی دوسرے استغفار کرنا دو کام چلتے تم کو چارہ نہیں ہے ایک مانگنا ہے اللہ سے جنت کا  
 دوسرے پناہ چاہنا ہے آگ سے جسے پانی پلایا کسی روزہ دار کا اور سکو اللہ میرے حوض  
 سے پلاویگا پر وہ پیاسا ہو گا جب تک کہ جنت میں جاوے سواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ  
 یہ حدیث نہایت پر بشارت ہے اہل دین کہاں ہیں ذرا اس کو یاد رکھو اخلاص سے کام  
 کریں حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب  
 رمضان آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں مار کے در بند کر دئے جاتے  
 ہیں شیطان جاکر دئے جاتے ہیں سواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہ ہے کہ ابواب رحمت مفتوح  
 ہو جاتے ہیں ابواب جہنم بند کر دئے جاتے ہیں شیطانوں کو زنجیر میں باندھ دیتے ہیں معاویہ  
 ہذا کہ جو مرد عورت رمضان میں برے کاموں بری باتوں سے باز رہے وہ رحمت سے  
 محروم ہے شیاطین کہیں تو جکھوئے جاوین شیاطین الانس اپنے افعال بد سے کسی طرح با  
 نہ آدین یہ جگہ بڑی عبرت کی ہے آتش بن مالک کا مرقعاً یہ لفظ ہے کہ یہ مہینا آیا امین  
 ایک بات ہے جو بہتر ہے ہزار رات سے جو کوئی اس سے محروم رہا وہ ساری خیر سے محروم  
 رہا نہیں محروم رہتا اس کی خیر سے مگر محروم سواہ ابن ماجہ حسن نے کہا رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ہر رات رمضان میں چھ لاکھ آدمی آتش دوزخ

سے آناد کرنا ہے جب پہلی رات ہوتی ہے تو اس رات بعد درگشتہ کے آناد فرماتا ہے سرور  
الہی تعالیٰ وقال حکم لاجاء ہر سلا اگر تیس دن کا مینا ہوا تو فی شب چھ لاکھ کے حساب سے  
آدمی بوئے پیرا سیدہ رافضیہ میں یکبارگی آناد کر دئے گئے یہ سب تیر کو روزانہ لاکھ ہوئے  
مگر حدیث انس بن مروان آیا ہے کہ منافق لوگ کافرین کافروں کا امین کہہ حصہ نہیں ہے ہذا  
اس حدیث کے اگرچہ بظاہر منافق سے اچھٹ ہے مگر یہ ہے کہ ظاہر میں مسلمان باطن میں کافر ہو  
لکن لفظ حدیث کا عام ہے منافق کی چار عادتیں بیان فرمائی ہیں جب وعدہ کرے خلاف کرے  
وامانت میں خیانت کرے جنگ کرے میں گالی گستاخ کرے جب بات کہے جو ٹھوٹے ہوئے یہ منافق علی ہوا  
مگر نام اس کا بھی منافق ہی ہے اللہم احفظنا قمر و بن مرہ نے کہا ہے ایک آدمی آیا اس نے  
کہا اے رسول خدا بھلا اگر میں گواہی دوں مسلمات کی کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ  
پانچون نار پڑھوں رکوع دوں روزہ رمضان کا رکھوں قیام رمضان کروں تو میں  
کوئی ہوا فرمایا تو صدیقین و شہداء میں سے ہوا واہ ابن حنظل مگر یہ حدیث مفید ہوگا  
ساتھ اعتبار کیا کر کے اسلئے کہ ترکیب کیا کردہ حدیث ہوتا ہے نہ شدید ظہیر ہے ۛ

### بیان چہ روزوں شوال کا

ابوایوب نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسے روزے رکھے رمضان  
کے پھر چھ روزے شوال کے ہی رکھے تو اسے گویا سارے زمانہ کے روزے رکھے سرور  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ان کا لفظ یہ ہے کہ یہ چھ روزے برابر ایک سال کے ہونے ہیں ہر  
نیکی دس گنی ہوتی ہے واہ ابن ماجہ والنسائی یعنی مینا تو برابر دس مینے کے شیرا  
یہ چھ دن برابر روزہ کے ہوئے صوم و ہر ہو گیا و مثلاً احمد۔

### بیان صوم عشرہ کا

ابو قتادہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ صوم یوم عود کیا ہے فرمایا  
ایک سال گزشتہ ایک سال آئندہ کا کفارہ ہوتا ہے سداۃ مسلم سہل بن سعد کا لفظ مرفوعاً یہ  
ہے جسے روزہ رکھا دن عرفہ کے اسکے دو سال کے گناہ لگتا نہ بخشے گئے سداۃ ابویعلیٰ :

## بیان صوم محرم کا

حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ افضل صیام بعد رمضان کے روزہ اللہ کے جینے محرم  
کا ہے افضل نماز بعد فرض کے نماز شب کی ہے سداۃ مسلم :

## بیان روزہ عاشورہ کا

ابو قتادہ کی حدیث مرفوعہ میں آیا ہے کہ صوم یوم عاشورہ ایک سال گزشتہ کا کفارہ ہوتا ہے  
سداۃ مسلم وغیرہ ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ ایک سال یا بعد کا  
یہی کفارہ ہو صحیحین میں ابن عباس سے آیا ہے کہ روزہ رکھا اس من رسول خدا صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے اور حکم فرمایا کہ روزہ رکھو ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جسے کشتادگی و فراخی کی  
اپنے اہل و عیال پر دن عاشورہ کے کشتادگی کر گیا اللہ اوپر سارے برس اسکو پیشی و غیرہ نے  
کئی طریق سے ایک جماعت صحابہ سے روایت کیا ہے پر کہا کہ یہ اسانید اگرچہ ضعیف ہیں مگر  
جبکہ بعض کو بعض سے ملاؤ تو قوت حاصل ہوتی ہے اتنے لفظ تو وسیع عام ہے چاہے سب کو  
کہا نا کہلا دے یا کپڑا پہنا دے یا نقد یا جنس دیوے واللہ اعلم :

## بیان روزہ شعبان کا

اسامہ بن زید نے کہا اے رسول خدا میں دیکھتا ہوں کہ کسی عینے میں آپ اتنے روزے نہیں  
رکتے جتنے شعبان میں رکھتے ہیں فرمایا یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں درمیان

رجب و رمضان کے اس مہینے میں اعمال طرہ بہ طرہ الیہین کے جاتے ہیں میں جانتا ہوں کہ  
 جب یہ اعمال جاکر توین روزہ طرہ بہ طرہ اللہ تعالیٰ ہمیں عین میں ہی مانتے سے آیا ہے  
 کہ جب زیادہ آپ اسی مہینے میں روزہ رکھتے تھے تفریدی کہ لفظ یہ ہے کہ بلکہ سارے مہینے  
 رکھتے تھے تعاقب میں بل مرقوم رکھتے ہیں جہاں کہنا ہے اللہ ساری خلق پر شب نعمت شعبان میں  
 پھر سب کو بخش دیتا ہے مگر مشرک و کینہ و رکھنے والا ابن جہان :

### بیان ہر ماہ کے تین وزون کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں وصیت کی جھگویرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین روزوں کی ہر  
 مہینے میں اور دو رکعت نفل کی اور اس بات کی کہ سوئے سے پہلے دو چڑھ کر دن سواۃ الشیخان  
 وصیت کرنے سے اہتمام اس کام کا پایا گیا ابو قتادہ کی حدیث میں مرقوم آیا ہے کہ تین روزے  
 ہر مہینے میں اور رمضان سے رمضان تک صیام دہر ہوتا ہے سواۃ المسلمین جہاں کہنا  
 فلا عذر متا لہما ابن عمر سے فرمایا میں نے سنا ہے کہ تو دن بہ روزہ رکھتا ہے رات بہ رقیب  
 کرتا ہے یہ بات کہ تجھ پر ہے بن کا حق ہے میری آنکھ کا حق تیری جو روکا حق ہے روزہ  
 بھی رکھ افطار بھی کر ہر مہینے میں تین روزے رکھ یہ صوم دہر ہوا احمدیث سواۃ الشیخان  
 حدیث قاسمہ میں ایام بیض تیر جوین جو دو جوین پندرہ جوین مایسج کو فرمایا ہے پھر کہا کہ حق  
 کہنیۃ الدھر یعنی انکی شکل مثل صوم دہر کے ہے سواۃ الود اوۃ یعنی منہون حدیث جبر  
 میں نزدیک نسائی کے بھی آیا ہے :

### بیان اتوار جمعرات کے دن روزہ رکھنے کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مرض کئے جاتے ہیں اعمال  
 دن اتوار جمعرات کے میں دوست رکھتا ہوں کہ عرض کیا جاوے عمل میرا اور میں روزہ رکھتا

ہوں سداۃ القریٰ دوسرا لفظ اسکا یہ ہے کہ اتوار و جمعرات کو اللہ پر مسلمان کو شکر ہے مگر اون دو آدمیوں کو جو جہا میں فرماتا ہے انکو چوڑو دویا تنک کہ باہم صلح کر لیں کہ ابن ماجہ یہی مضمون روایت مسلم میں بھی آیا ہے جابر کی حدیث میں یوں ہے کہ اتوار جمعرات کو ہر متعز و تائب کی بخشش ہوتی ہے تو یہ قبول کیا جاتی ہے مگر اہل کینہ کی ہیا تنک کہ تو یہ کرین سداۃ الطبرانی

### بیان صوم داؤد علیہ السلام کا

حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دفعہ اٹھ کر تھے چپ و خم سے ملتے تو نہ بہا گئے دوسری روایت یہ ہے کہ نبین کوئی روزہ بڑا کمر روزہ داؤد علیہ السلام سے سداۃ الشیخان تیسری روایت یوں ہے کہ احب صیام من خدا کے صیام داؤد ہے احب صلوة نزدیک خدا کے نماز داؤد ہے آدمی رات کو سوئے نہ شہا قیام کرتے سہ س شب آرام کرتے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے سداۃ الشیخان

### بیان حسری کا

نس کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے تم سحر کیا کرو سحر میں برکت ہوتی ہے سداۃ الشیخان ریاض بن ساریہ نے کہا بلا یا جھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سحر پر رمضان میں فرمایا غدار مبارک کی طرف اسداۃ ابوداؤد ابن عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا مدلولو طعام سحر سے صیام نہا پر قبیلہ سے قیام شہا پر سداۃ ابن ماجہ ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہے سحر بالکل برکت ہے تم اسکو نہ چوڑو اگرچہ کوئی تم میں ایک گونٹ پانی ہی کیون نہ پی لے کیونکہ اللہ و فرشتے درود بھیجتے ہیں سحر

کرنے والوں پر سواۃ الاحمد حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ اچھا سو رہو من کا کجور  
ہے سواۃ ابو حاذر ؓ

## بیان جلد افطار کرنے کا تاخیر سحر کا

سہل بن سعد نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لو کہ ہمیشہ خیر سے رہیں گے  
جب تک کہ افطار جلد کیا کریں گے سواۃ الشیخان دوسری روایت یوں ہے ہمیشہ امت میری  
سنت پر رہیں گی جب تک کہ افطار کے لئے انتظار نہ کروں گا مگر یہی سواۃ ابن حبان اتنی دیر  
افطار میں کرتا کہ مارے نظر آنے لگیں طریقہ روافض کا ہے حدیث مرفوعہ ابو ہریرہ میں آیا ہے  
اللہ عزوجل نے فرمایا ہے بہت دوست بندہ زمین جھکو وہ شخص ہے جو جلد افطار کرتا ہے سواۃ  
الترمذی انس کہتے ہیں نہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی کہ پڑھی  
ہو نماز مغرب کی جب تک کہ افطار نہ کر لیا ہو گو کیا گھوٹ پانی پر ہو سواۃ ابن خریجہ  
وابن حبان ؓ

## بیان افطار کرنے روزہ کا کبھی یا پانی پر

حدیث سلمان بن عامر میں مرفوعاً آیا ہے جب افطار کرے کوئی تم میں تو کجور رہ کرے کہ بہن  
برکت ہے اگر کجور نہ پاوے تو پانی پر کرے پانی طور ہے سواۃ ابو حاذر انس کہتے ہیں نہ  
کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے نماز سے چند کجور تازہ پر اگر کجور نہ ہو تو  
تو چند گھوٹ پانی پی لیتے سواۃ ابو حاذر ؓ

## بیان کھانا کھانے کا نہ وہ دار کو

حدیث زید بن خالد جینی میں مرفوعاً آیا ہے جس نے افطار کر لیا کسی روزہ دار کو اسکو اجر ہے



برابر اس صائم کے صائم کا اجر کم نہیں ہوتا سواۃ الترمذی والنسائی انفار سے اس جگہ قطعاً  
مرا ہے اس مقدمہ کی حدیث اور یہ بھی گزر چکی ہے :

## بیان وزرہ کو ملنے کا پاس کس شخص کے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ام عمارہ انصاریہ کے آئے انہوں نے آپ کے سامنے کہا نا لاکہ  
کہہ فرمایا تو بھی کہا کہ میں روزے سے ہوں فرمایا صائم پر فرشتے درود بھیجتے ہیں جبکہ اس کے پاس  
کہنا کہہ لیا جاوے یہاں تک کہ فارغ ہوں یا سرشکم سواۃ الترمذی ایک روایت میں یوں آیا ہے  
کہ صائم کے پاس جب کہنا کہہ لیا جاتا ہے تو فرشتے اور سردرود بھیجتے ہیں :

## بیان اعتکاف کا

حدیث ابن عباس میں مروفا آیا ہے جو کوئی چلا کام میں کسی اپنے بھائی کے اور پوچھا اس میں یہ بہتر  
اور کچھ لئے دس برس کے اعتکاف سے جسے اعتکاف کیا ایک دن اللہ کے لئے کریگا اللہ درمیان آکر  
اور نارجمہ کے تین خندق دورتر خائفین سے سواۃ الطبرانی فی الاوسط والبدیع واللفظ  
منذری نے کہا حدیثین اعتکاف نبوی کی صحاح وغیرہ میں مشہور ہیں ہماری کتاب کی شرط سے نہیں ہیں  
واللہ اعلم :

## بیان صد فطر کا تاکہ صدقہ مذکور کی

ابن عباس کہتے ہیں فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر کو واسطے پاک ہونے صائم  
کے لغو فرشتے سے ساکین کے کھانیکو سو جسے ادا کیا اور کو پیلے ناز سے تو یہ زکوۃ مقبول ہو جسے  
دوبارہ ناز کے تو یہ ایک صدقہ ہے منجملہ صدقات کے سواۃ ابوداؤد خطابی نے کہا یہ صدقہ  
فرض ہے مثل زکوۃ کے اموال میں موقوف ہوا کہ مسکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرض کیا ہے وہ بھی مثل فرض خدا کے بجا اس لئے کہ اگر کسی طاعت خدا کی طاعت سے صادر ہو تو اس کا اجر  
 اہل علم کا بھی تو مل ہے کہ زکوٰۃ فطر فرض و واجب ہے جب اہل علم طہارت صائم شیری تو میرے قدر و درجہ  
 اور برکت پر جو ایک دوسرے کا قوت پاتا ہے یہ زکوٰۃ واجب ہوگی کیونکہ یہ وجوب بدلت قطعیت پر ہے  
 ہر صائم اس کا محتاج ہے سو جب ملت میں سب شریک ہو گئے تو وجوب میں بھی سب شریک ہو گئے ہیں  
 لہذا یہ ہے کہ عید الفطر کا صلہ دینا ہے درمیان آسمان و زمین کے زمین اور پر جان و پر جوار  
 زکوٰۃ فطر کے اسکو ابن شابرین نے روایت کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب حدیث لا سند اس سے رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کا مطلب پوچھا گیا فقہاء اہل علم میں تو کسی کو ذرا شک نہ رہا کہ اس حدیث سے  
 فرمایا یہ آیت مقدسہ زکوٰۃ فطر میں نازل ہوئی ہے مرد و عورت و بالغ و نابالغ و عیال و غلام و غنیم و غنیم  
 المذنی عن امیہ عن جلالہ و ہے مسائل زکوٰۃ کے موقوف المغنیث و موقوفہ نہ یہ بیع مقبول نہیں  
 مہر موصوفہ و غیر مکتب فقہ سنت میں لکھ ہوئے ہیں ۵

## کتاب العیدین و الاضحیۃ

### بیان جاگنے کا بدو شب عیدین میں

ابو امامہ فرماتے ہیں جس نے قیام کیا دو دنوں شب عیدین یا عید ثواب نہ ہوگا دل اور سکہ ہر  
 دن بیکے دل ہو گئے مرد و عورت و بالغ و نابالغ و عیال و غلام و غنیم و غنیم  
 نہ فقط آنکھیں ہی کھلیں ۵

ایم سے دل مردہ اگر رات کو جاگئے تو کیا چشم بیدار تو ہے پر دل بیدار نہیں

### بیان سویرے جاگنے کا عیدین میں

سعد بن انس انصاری کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب دن عید

نظر کا ہوتا ہے فرشتے راجوں کے سر پر کھڑے ہو کر بھارت میں جاؤ اسے گروہ مسلمانوں کے  
 سویرے طرف رب کریم کے جو شیر کی پشت کرتا ہے یہاں وہ سر تھا بیزیل دیتا ہے تم حکم کئے گئے تھے قیام  
 ییل کا سوچنے قیام کیا حکم ہوا تھا صیام نہارا کا سوچنے روزہ رکھا تھے اپنے رب کو کہلا یا اب  
 ایسا جائزہ لو جب یہ شخص نماز پڑھتا ہے منادی ندا کرتا ہے سنو تمہارے رب تمکو بخشہ یا اب  
 تم اپنے گھر و گوراشہ ہو کر جاؤ کہ یہ دن جائزہ کا ہے اس دن کا نام آسمان پر یوم اہجائزہ ہے  
 رواہ الطبرانی فی الکبیرہ

## بیان قربانی کرنے کا

عائشہ مرفوعہ کہتی ہیں میں نے کسی آدمی نے کوئی عمل دن خر کے محبوب تر نہ دیکھا خدا کے خون بہا  
 سے یہ قربانی دن قیامت کے مع اپنے سنگوں بالوں گروں کے آویگی یہ خون پاس خدا کے  
 پہلے کرتا ہے زمین پر لپکے اب تم جی سے خوش ہو جاؤ رواہ الذمذلی ایک روایت میں ہے کہ ہر  
 بال پر ایک سہنہ لٹتا ہے ابو سعید نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے غافلہ تو  
 اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جو قطرہ خون کا گر لگے تیرے اگلے گناہ بخشے جاویں گے کہ یہ خاص میرے  
 لئے ہے یا سب کے لئے فرمایا ہمارے لئے اور سارے مسلمانوں کے لئے ہے رواہ البیہقی و ابوالشیخ  
 فی کتاب الفضائل و غیرہ ابوامارہ کا لفظ مرفوعہ یہ ہے بہتر قربانی بکری ہے بہتر کفن حلتہ ہے  
 رواہ ابوداؤد ابویبرہ نے مرفوعہ کہا ہے جسے بیجا قربانی کی کہاں کو اور سبکی قربانی نہویں رواہ  
 الحاکم و قال صحیح الاسناد مسائل قربانی کی کتب فقہ سنت میں لکھے ہوئے ہیں بیان ان کے بیان  
 کی کچھ حاجت نہیں ہے ÷

## کتاب الحج

## بیان حج و عمرہ کا

ابو ہریرہؓ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ میں نے فرمایا ایمان لانا  
 اللہ و رسول پر کیا ہر کوئی عمل فرمایا جو اللہ بنا دے خدا میں کیا پھر کیا فرمایا جی ہر روز سر واد الشیخان  
 ہر روز اس حج کو کہتے ہیں حسین کوئی معصیت واقع نہ ہو تاہم کہ حدیث میں مرفوع آیا ہے نیکی حج  
 کی یہ ہے کہ گناہ کا کٹاؤ اچھی بات کے بعض کے نزدیک آثار اسلام ہی آیا ہے کسی نے کہا ہر روز  
 رات ہے کہ بعد اذان کے پہلا مال مانگے حال سے اچھا ہو جاویدہ علامت ہے قبول ہونے کی جبکہ حال  
 بعد حج کے بد ہو جاوے یہ علامت ہے مردود ہونے کی بعد لفظ مرفوع ابو ہریرہؓ کا یوں ہے  
 جسے حج کیا پھر خوش نہ کیا فتنہ نہ کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پھر ایسے آج اور کسی ان نے اس کو دنیا  
 ہو سر واد الشیخان ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ عمر و عمر تک کفار ہے اول گناہوں کا جو دنیا  
 اول دونوں کے ہوئے ہیں حج ہر دور کی جزا سیاحت کے کچھ نہیں ہے سر واد الشیخان حدیث  
 عمر بن العاص میں مرفوع آیا ہے اسلام ڈا دیتا ہے اور کو جو پہلے ہجرت نہ دیتا ہے اور کو  
 جو پہلے ہجرت نہ دیتا ہے اور کو جو پہلے ہجرت نہ دیتا ہے اور کو جو پہلے ہجرت نہ دیتا ہے اور کو  
 مراد گناہ و صغیرہ و کبیرہ بن کر حقوق عباد میں اختلاف ہے اگر یہ حقوق ہی معاف ہو جاتے ہیں  
 تو کچھ دور نہیں ہے اللہ کا فضل عام ہے حسین بن علی علیہ السلام کہتے ہیں ایک آدمی نے کہا میں نے دل  
 وضعیف ہوں فرمایا تو وہ جہاد کر حسین کا شانہ لگے یعنی حج کہ سر واد الطبرانی فیہما معنوم ہوا  
 وضعیف و بزدل کا جہاد یہی حج کرنا ہے اس کو حج و جہاد دونوں کا اجر ملے گا حدیث عمر بن عبید بن  
 بعد بیان فضیلت اسلام و ایمان و ہجرت و جہاد کے یہ فرمایا ہے کہ ہر دور و حال ایسے ہیں کہ وہ افضل  
 اعمال ہیں مگر جو کوئی کہ مثل اوٹے کرے ایک حج میرور دوسرے عمر و ہر روز سر واد احمد ابن مسعود  
 مرفوعا کہتے ہیں تم طائف و عمرہ کو یہ دونوں دور کرتے ہیں فقر و ذوق کو بطرح بھی لو ہے پائید  
 سونے کا سیل کھیل دور کرتی ہے نہیں تو اب حج ہر دور کا مگر بہشت سر واد الغزالی جتنے منع کیا  
 تھا یعنی پہلے احرام عمرہ باندھا پھر حج کیا پھر یہ منورہ سے احرام عمرہ کا باندھا جب حج کر گیا تھا  
 فقیر تھا جب پھر کر آیا اب ہر گویا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے حج ہوا ایتھ کہ گناہ

بھی بچنے کے ہونگے و ماخذ لکھ علی اللہ بعنہ ابن عمر کی حدیث مرفوعہ میں آیا ہے حاجی کا  
 اونٹ کوئی قدم اونٹا مار کر تانہیں ہے مگر اللہ ایک مسند لکھتا ایک مسند شاتا ایک درجہ بڑا  
 ہے سواہ ابن جکان ابن عباس سخت بیمار ہوئے اپنی اولاد کو جمع کر کے کہا میں رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جس نے حج کیا مکہ سے پیادہ یا پہاڑ تک کہ مکہ کو پہر آئے  
 لکھتا ہے اللہ اس کے لئے ہر قدم پر سات سو حسنہ ہر حسنہ برابر حسنات حرم کے ہوتا ہے کہ  
 حسنات حرم کیا ہیں فرمایا ہر حسنہ برابر لاکھ حسنہ کے ہے سواہ ابن خزیمہ وطن سے حج  
 کو سوار ہو کر جانا افضل ہے مگر مکہ سے عرفات تک پیادہ جانا آنا زیادہ اجر رکھتا ہے ابن  
 حدیث ابن عباس میں مرفوعاً آیا ہے کہ آدم علیہ السلام ہزار بار مکہ آئے پیادہ یا کبھی سوار ہوئے  
 یہ آنا انکا ہند سے تھا سواہ ابن خزیمہ آدم جب جنت سے باہر نکلے تھے زمین ہند میں  
 بمقام سراندرپ اور تھے تھے تھان سے حج کو جایا کرتے تھے اور سوقت غالباً سواری بھی شوگی  
 ہند سارے بنی آدم کا وطن ہے اولاد آدم ہمیں سے پہلے کہ مفت اقلیم میں آباد ہوئے اس لئے  
 اس ملک کو شرف ہے سب ملکوں پر تہ جب ہند میں آئے تھے تو نور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم انکی پیشانی میں موجود تھا

و فیہ نور رسول اللہ مشغول	ا کانت لآدم امرض الہند مہیطاً
مہمند من سیون اللہ مملول	من ہا ہنا مستبین ان سیدنا

بابر بن عبد اللہ نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حج و عمرہ کرنا والے  
 اللہ کے مہمان ہیں اللہ نے انکو بلا یا تھا سو وہ آئے ہیں انہوں نے جو مانگا تھا وہ انکو دیا  
 ہے سواہ البزاس و رواۃ ثقافت ابوبکر نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اگر استغفار کرے  
 تو بچنے جاوے گا سواہ النسائی و در الفظ یہ ہے کہ مغفرت ہوتی ہے حاجی کی اور جس کے لئے  
 حاجی استغفار کرے سواہ البزاس ابن خزیمہ کا لفظ یہ ہے اللہ غفار الخلاج و لمن  
 استغفر لہ الحاج ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہ ہے تم فائدہ اونٹا مار کر سے کہ یہ دو بار دہرایا گیا

ابو بکرؓ سے فرمایا جاوے گا وہ ابی بن خنیسہؓ و ابن جہان ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول  
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو نکاح کو پھر کر گیا لگتا ہے اللہ اس کے لئے اجر حاجی  
کا قیامت کے دن تک جو نکاح عمر کو پھر کر گیا تو لگتا ہے اللہ اس کے لئے اجر مسافر کا یوم القیامہ  
تک جو نکاح جاوے کر گیا تو لگتا ہے اللہ اس کے لئے اجر غازی کا قیامت کے دن تک سو واہ ابو  
یعلیٰ ابن عباس کہتے ہیں ایک آدمی عرفین پر راہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھڑا تھا کہ  
سواری پر سے گر پڑا گروں ٹوٹ گئی فرمایا اسکو پانی و پیری سے نلاؤ انہیں دو کپڑوں میں کفن  
کرلو اسکا سر نہ چھوؤ و ملو یہ قیامت کی سطر لہیکہ کہتا چو او تمیگہ سو واہ الشیخ

### بیان خراج کر نیک حج و عمرہ میں

ماثر سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمکو تیرے عمرے میں اجر بقدر مشقت  
و نفقے کے ہوگا سو واہ الحاکم بریدہ کا لفظ شروع یہ ہے کہ نفقہ حج میں مثل نفقہ کے راہ خدا  
میں ہے سات سو گنا سو واہ احمد حباب بن عبد اللہ مروی ہے کہتے ہیں حاجی کسی محتاج نہیں ہوتا  
ہے سو واہ الطبرانی والبخاری

### بیان عمرہ کا رمضان میں

حدیث ابن عباس میں مروی ہے کہ عمرہ رمضان میں یا برج کرنے کے ہے ہمارہ میرے سو واہ  
ابوداؤد بخاری کا لفظ یہ ہے عمرہ فی رمضان تعدل حجة یہ مطلق محمول ہے مقید پر  
واللہ اعلم

### بیان خاکساری خوار کی حج میں

نماز نے کہا حج کیا انہوں نے ایک پالان پر وہ کچھ خیل نہ تھے پھر کہا کہ حج کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایلان پر یہ اونکی باربرواری تھی سواۓ البخاری ابن عمار نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کو دیکھا دن شکر کے گنگری مارتے تھے ایک ناؤ صوبار نام پر نہ کچھ مار دیا تھی نہ بٹانا تھا نہ  
 دور باش تھی سواۓ ابن خریصہ ابن عباس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 فرمایا ہے نماز پڑھی ہے جو خیف میں شتر پیڑوں نے اونچین سے ایک سو سی ہین ہین دیکھتا ہوں  
 انکو وہ کلمی پتے ہوئے ایک اونٹ پر احرام باندھے ہوئے چہال کی رتی کی لگام لگائے ہوئے  
 دیکھو جو ڈرے ہوئے سواۓ الطبرانی فی الاوسط دوسری روایت میں یوں ہے کہ جب  
 گز سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر چچ میں فرمایا اسے ابو بکر یہ کون وادی ہے کہا عسافان  
 فرمایا گز ہوا بیان ہوا وصالح کا لال او شنیون پر تنگی کیل چہال کی تھی اوار کلمی کے تھے پیار  
 پرستین کی تھی ہوج کرتے تھے اس قدیم گھر کا محلہ احمد میں جب حج کو گیا تھا اتفاق سے عسافان میں آسا  
 دن رہنا ہوا تھا یہاں تک کہ ان نہایت شیریں و سرورہ کہتے ہیں امین اب وہن رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑا ہے یہ اتنا سرور شیریں اور اسکے گرد کے پھاڑا تش نشان پائے  
 ابن عمر نے کہا ایک آدمی نے پوچھا حاجی کون ہے فرمایا پریشان بال سیلا کھیل پوچھا کون حج افضل ہے  
 فرمایا حج یعنی لبیک پکارنا جانور فتح کرنا کماراہ کیا ہے فرمایا نوشہ و سواری ہے سواۓ ابن  
 حاجتہ معلوم ہوا کہ حج میں کسی طرح کا تکلف لباس و سواری کا نہ کرے جمہد رخا کا ساری غواہی  
 کی صورت بنا دیکھا اوتنا ہی اچا ہے انیار کی ہی سنت تھی ۛ

## بیان احرام و لبیک پکارنے کا

حدیث سہل بن سعد میں مرفوعاً آیا ہے کوئی لمبی لبیک نہیں کہتا لیکن جو کچھ اس کے دائیں بائیں ہے  
 وہ بھی لبیک کہتا ہے سواۓ الزمذنی خلاصہ میں صاحب مرفوعاً کہتے ہیں میرے پاس جبریل آئے کہا  
 اپنے یار کو حکم دو کہ اہل و بلیک کو پکار کر کہیں سواۓ مالک ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے اہل و بلیک  
 کرتا کوئی محل دیکھ کر کہتا ہے کوئی مکہ کی بشارت دیا جاتا ہے کہا جنت کی فرمایا ان سواۓ الطبرانی

## بیان احرام بانینے کا مسجد اقصیٰ سے

اس مسئلہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسے اہلال کیا عمرہ کا بیت المقدس سے وہ بٹھا گیا سواہ ابن ماجہ ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اس کے اگلے گناہ بخشنے گئے ابو داؤد کا لفظ یہ ہے کہ کشتے گئے گناہ اس کے اگلے پہلے یا اس کے لئے صحت واجب ہو گئی جب عمرہ کا ایسا یہاں جرحہ توجع کا کیا کچھ اجر ہو گا

## بیان انہ استلام حجر اسود و کنیائی و مقام دو دخول بیت کا

حدیث ابن عمر میں مروی ہے کہ استلام حجر اسود و کنیائی کا خطاؤں کو گرا دینا ہے جسے ایک ہفتہ گن کر طواف کیا و رکعت ناز پڑھی گئی ایک گریمن آرا دی ہر قدم کے اوٹھانے رکنے پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں دس بیائیاں و درجہ ہوتی ہیں دس درجے بڑھتے ہیں سواہ احمد ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ حیوانان و فوف و کنیائی کا کفارہ ہے خطاؤں کا آیت حساس مروی ہے کہ بنی نازل کرتا ہے اللہ ہر دن اپنے گھر کو حج کرنے والوں پر ایک سو میں عتین تسانہ واسطے طائفین کے جانیں واسطے مصلیں کے جس واسطے مظرین کے سواہ الیہی حق معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ سب کام کر لے اس کو ایک سو بیس مرتبہ ملتی ہیں اللہ ہمارے حقاً دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ طواف کر کے بیت کے کنارے گرہم او سین بولتے ہو سو سو آخر کے اور کچھ بات کرو سواہ الزمذنی تیسری روایت یہ ہے جسے طواف کیا اس پر کچھ پاس بارہ اپنے گناہوں سے ایسا نکلا جیسے کہ آج اس کو دیکھی ان نے بنا ہو سواہ الزمذنی جو تھی روایت یہ ہے کہ اوٹھا دیا گیا اس کے بعد کو دن قیامت کے اس کی دوا لکھیں ہو گئی جسے دیکھ کر جسے اس کو حق سے چھوڑے اس کے لئے گواہی ہو گی سواہ الزمذنی البرائی کا لفظ کبریا میں یوں ہے اوٹھا دیا گیا اللہ حجر اسود و کنیائی کو دیکھتا



انکی دو آنکھیں دوزخ میں دوزخ میں ہونگے جسے اوکو ساتھ دوزخ کے چوہا ہے اور کے لئے گواہی دینگے  
 پانچویں روایت یوں ہے کہ اوتر ہے حجر اسود جنت سے دوزخ سے بھی دیا وہ سفید تہائی آدم  
 کی خطاؤں نے اسکو کالا کر دیا مرواہ اللہمذی طبرانی کا لفظ کبیر واسطی میں یوں ہے کہ  
 حجر اسود ایک پتھر ہے جنت کا زمین میں سوا اسکے کوئی چیز جنت کی نہیں ہے چہ بلور کی طرح سفید  
 تھا اگر ناپاکی جاہلیت کی اسکو دھوئی کسی دنگہ والے نے اسکو چوا اگر چاہا ہو گیا ابن عمر کا یہ لفظ  
 ہے کہ کن و مقام دویا قوت ہیں جنت کے اگر اٹھکانو رٹا یا نہ جاتا تو امین مشرق و مغرب کا چمک  
 اوٹھتا مرواہ اللہمذی و در لفظ انکا یہ ہے کہ موندہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے طرف حجر کے پھر کر دیا اپنے لب کو اوپر دیر تک روتے رہے پھر جو دیکھا تو عمر بن خطاب ہی روٹے  
 تھے فرمایا اے عمر اٹھانکب العبرات مرواہ ابن خزیمہ یعنی یہ جگہ رونے کی ہے ۷

کعبہ ر فتم و شوق درت فردا سخا | اگر یہ آدم و حابہ گویہ بود آنجا  
 ابن عباس مرفوعا کہتے ہیں جو اس گہرین داخل ہوا وہ حبشہ میں داخل ہوا سیئہ سے مغفور ہو کر  
 باہر نکلا مرواہ ابن خزیمہ ۷

بطواف کعبہ ر قسم بکرم رچ نہادند | کہ برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

## بیان عمل صالح کا عشر ذی حجبہ میں

ابن عباس کی حدیث میں مرفوعا آیا ہے کوئی دن ایسے نہیں ہیں جنہیں عمل صالح خدا کو زیادہ ترجیح  
 ہو ان دنوں سے یعنی ایام عشر سے کہا جاد بھی نہیں فرمایا جاد بھی نہیں مگر کوئی آدمی اپنا  
 مال اپنی جان لیکر نکلے پھر کچھ لیکر دے پھر ۷ مرواہ البخاری و الطبرانی فی الکبیر باسناد صحیحہ  
 طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ کوئی ایام نہیں جنہیں عمل صالح نزدیک اللہ کے اعظم واجب ہو ایام عشر سے  
 تم انہیں بہت تسبیح تحمید تملیل تکبیر کرو و ابو ہریرہ کا لفظ یوں ہے کہ کوئی ایام نہیں ہیں جنہیں عبادت  
 خدا کو زیادہ محبوب ہو عشر ذی الحجہ سے ہر دن کا روزہ برابر ایک سال کے روزے کے ہے ہر

رات کا قیام برابر قیام شب قدر کے ہے سواۃ الترمذی دس بن ایک کہتے ہیں یوں کہ یہاں  
تاکہ ہر دن ایک عشر کا برابر ہر دن کے ہے فرق کا دن برابر دس ہزار دن کے ہر دینی فضیلت  
میں سواۃ الیہ دینی +

## بیان قون کا عر و ہر و ہر

حدیث باریہ میں فرموا آیا ہے کوئی دن نزدیک اللہ کے عرفہ سے افضل تر نہیں ہے اور قرآن ہے  
اللہ تبارک و تعالیٰ اور دن آسمان یا پر فرما ہے زمین و آسمان والوں پر  
فرماتا ہے دیکھو میرے بندوں کو آئے ہیں پاس میرے پریشان ہالی گرد آلودہ و جوہر میں  
و درستی سے میری رحمت کی امید کہتے ہیں میرے غائب کو انہوں نے نہیں دیکھا ہے سو نہیں  
دیکھا جاتا کوئی دن حسین اتنے لوگ آنا دہوتے ہیں جتنے کہ عرفہ کے دن آگ و دوزخ سے آزاد  
کئے جاتے ہیں سواۃ ابن جبرین علیہ السلام کی حدیث میں فرموا آیا ہے نہیں نظر آیا  
شیطان کسی دن زیادہ حقیر چڑھا و در تر و زیادہ غصے میں دن عرفہ سے یہاں سے کہ وہ  
اور دن نزول رحمت کو دیکھا ہے بڑے بڑے گناہوں سے خدا تجاوز فرماتا ہے ہاں اگر دن  
ہو کہ کہ اس نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا کہ فرشتوں کو بشکار رہے تھے سواۃ مالک یعنی  
ایک تو اس دن یہ مرد و بہت دلیل و خوار ہوا تھا یا ہر دن عرفہ کے جوش رحمت و عفو گرام  
دیکھ کر خوار و ذلیل ہو جائے و رشاد احمد ظہرائی کا لفظ عرفہ عبادہ بن صامت سے یہ ہے کہ جب  
اس دن رحمت اترتی ہے تو شیطان اور اسکا لشکر دہل و شور پکارتا ہے تین بارے ہاں  
مارے کرتا ہے کہتا ہے بیٹے ایک صحت و راز نکلا گود ہو کا دیا اب مغفرت آئی اور میں ان کو  
ڈمک لیا یعنی سارا کیا دہرا ہستی ہو گیا یہ ہشت نے گئے آہن عباس نے فرموا کہ اس نے گناہ  
اپنی زبان لگانا کہ دن عرفہ کے گناہ ایک عرفہ سے دوسرے عرفہ تک بخشنے گئے  
سواۃ ابو الشیخ بن جبرین فی التواب +

## بیان کنکری پھینکے کا

حدیث ابن عباس میں مروی ہے کہ جب ابراہیم خلیل اللہ مناسک یعنی حج کو آئے شیطان  
 پاس حجرہ عقبہ کے انکے سامنے آیا اور کوسو سات کنکریاں ماریں وہ زمین میں دھس گیا پھر حجرہ خاتمہ  
 پر سامنے آیا چھ سات کنکریاں ماریں زمین میں دھس گیا پھر حجرہ ثانیہ پر برو آیا سات کنکریاں  
 ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھس گیا ابن عباس نے کہا مسلمان لوگ شیطان کو کنکریاں مارتے  
 ہیں ابراہیم علیہ السلام کا اتباع کرتے ہیں رسول اللہ ابن خزیمہ ابو سعید خدری نے کہا مجھے کہا  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال مارتے ہیں کہ جو جاتے ہیں قرآن یا جو مقبول ہوتی  
 ہیں وہ انہما یہ جاتی ہیں اگر یہ بات سنو تو تم انکا دشمن بن جاؤ گے دیکھتے ہو وہاں احکام  
 فی المستدرک ۴

## بیان سرزدانے کا منی میں

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے اللہ شہدے سرزدانے والوں کو  
 کہا اور بال کم کر نیو الزکوٰۃ و بارہی کہا اللہ عا غفر للخالقین تیسری بار فرمایا والمقصود میں  
 مروا لا الشیخان معلوم ہوا کہ خلق تقصیر سے افضل ہے اسلئے حدیث صحیح ابن عمر میں مروی ہے  
 آیا ہے کہ ایک انصاری سے فرمایا تم کو سرزدانے میں ہر مال پر ایک سہ ملے گا ایک سہ دو سہ  
 ہوگا وباللہ التوفیق ۵

## بیان زمرہ میں پینے کا

حدیث مرفوعہ ابن عباس میں آیا ہے کہ بہتر پانی روئے زمین پر زمرہ کا پانی ہے اس میں طعام طعم  
 شفا و سقم ہے بہتر پانی روئے زمین پر وادی برون کا پانی ہے قبا حضرت تین جیسے پائون

نیری کا صبح کو جوش مارنا ہے شام کو دپ جانا ہے اور سین کچھ بھی تری نہیں ہے سواہ ابن  
حیان دوسرا لفظ لکھا یہ ہے کہ پانی زمر زم کا اسی کام کے لئے جو جس کام کے لئے پیا جاوے  
اگر توشنا کے لئے پیئے گا اللہ تجھ کو شفا دیگا اگر ٹیٹ بہنے کو تو پیئے گا تو اللہ تیرا ٹیٹ بہا دیگا  
اگر پیاس کوئے کو پیئے گا تو پیاس کو قطع کر دیگا تہہ شو کہ ہے جبریل علیہ السلام کی سفایہ پی میل کا  
سواہ الدارم قطعی ۷

وکیعتی جائے کسی فریب و لاف کو فرض	یہ خرام بت بدست ہے شوکر کو فرض
-----------------------------------	--------------------------------

حاکم نے آنا اور زیادہ کیا ہے کہ اگر نیہ کے لئے پیئے گا تو اللہ تجھ کو پناہ دیگا راوی نے کہا  
ابن عباس جب یہ بیان پتے کئے اللہ عز و جل علما نادعا و رزقا و اسعفا و شفا من کل  
حاء حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے صاحب کہا کرتے تھے تم سفایہ عباس سے پیو یہ سنت  
ہے سواہ الطبرانی فی الکبیرۃ

## بیان نماز کا تینون مسجد و نین

جاہر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نماز  
سے اسکے سوا میں مگر مسجد حرام نماز مسجد حرام میں بہتر ہے لاکھ نماز سے اس کے  
سوا میں سواہ احمد و ابن ماجہ اسناد صحیح ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نماز اس میری  
مسجد میں بہتر ہے ہزار نماز سے جو اور مسجد میں ہو مگر مسجد حرام سواہ البخاری واللفظ لہ و  
مسلم انس کی حدیث میں مرفوع آیا ہے جس نے پڑھیں اس میری مسجد میں پالیس نماز میں پھر کوئی  
نماز اس سے فوت نہوئی تو لکھی جاتی ہے اسکے لئے برات آگ دو رخ سے مناب سے نفاق  
سے سواہ احمد و دوسرا لفظ لکھا یہ ہے کہ نماز مسجد اقصیٰ میں اور میری مسجد میں برابر پیاس ہزار  
نماز کے ہے مسجد حرام میں برابر لاکھ نماز کے سواہ ابن ماجہ حدیث ابو ہریرہ میں اسی مسجد کہ مسجد  
احمد علی التقویٰ شریف ہے یہی مسجد مدینہ کو سواہ مسلم اسید بن ظہیر کا لفظ مرفوع یہ ہے

کہ نماز مسجد قبا میں شل عدد کے ہے مرواہ الذہبی سیل بن حنیفہ نے مروفا کہا ہے جسے منور  
 کیا اپنے گھر میں پہرایا مسجد قبا کو پہر نماز پڑھی اوس میں اوسکو برابر عمرو کے برابر لگیا مرواہ النسائی  
 وابن ماجہ واللفظ لہ ابن عمر کہتے ہیں رسول خدا قبا کو سوار و پیادہ آتے دوسری روایت  
 میں آیا ہے کہ وہاں دو رکعت نماز پڑھتے مرواہ الشیخان عامر بن سعد نے کہا ہے ہمارے  
 باپ کہتے تھے میں نماز پڑھنے کو قبا میں نماز پڑھنے سے بیت المقدس میں زیادہ دوست رکھتا  
 ہوں مرواہ الحاکم

## بیان بنے کا بیہ فیض امجد وادی عقیق کا

سعد کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں حرام کرتا ہوں ما بین دونوں  
 پہاڑ مدینہ کو یہ کہ کا تاجاوسے کوئی درخت خار دار اوسکا یا مارا جاوے کوئی شکار وہاں کا پھر  
 کہا کہ مدینہ بہتر ہے اونکے لئے اگر وہ جانتے ہوتے نہیں چوڑا تا ہے کوئی مدینہ کو بے رغبت ہو کر  
 اوس سگر بدل دیتا ہے اللہ اوس میں بہتر شخص کو اوس میں نہیں تھماتا ہے کوئی تنگی و محنت مدینہ پر  
 مگر میں اوسکا شفیق یا شہید ہوں گا دن قیامت کے ایک روایت میں اتنا اور بڑا آیا ہے کہ نہیں  
 ارادہ کرتا ہے کوئی شخص برائی کا ساتھ اہل مدینہ کے مگر گناہ دیکھا اوسکو اللہ آگ میں مثل  
 گھسنے کیسے کے یا گھل جانے تک کے پانی میں مرواہ مسلم بن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے جو کوئی  
 سرکے مدینہ میں تو وہیں مرے میں شفاعت کروں گا اوسکی جو وہاں مر گیا مرواہ الذہبی و  
 ابن جبار حاطب کی حدیث میں مرفوعا یون آیا ہے جسے زیارت کی پیری بعد میری موت کے  
 اوسے گویا زیارت کی میری حیات میں اور جو کوئی مرا کسی ایک حرم میں وہ اوشیکا امن والوں میں  
 دن قیامت کے مرواہ البیہقی اس حدیث میں ذکر زیارت قبر منور مظهر نبوی کا آیا ہے نہ فکر  
 سفر کرنے کا واسطے زیارت کے جو شخص مہینے میں رہتا ہے یا مدینہ کو گیا ہے مسجد نبوی کے لئے  
 یا تجارت یا طلب علم وغیرہ کے لئے اوسکو زیارت کرنا مرقہ مقدس مصطفوی کا ضرور ہے نہ زبردستی

کہا کہی طریق سے مرفوعاً ثابت ہوا ہے کہ وہاں داخل مدینہ نہیں ہو گا بیشہ او کو سبب  
 شہرت کے مختصر کیا گئے یعنی احادیث مذکورہ کو انجنگہ نہیں لکھا ابو ہریرہ کہتے ہیں لوگ جب  
 پہلا پھل لاتے تو آپ فرماتے اے اللہ برکت دے ہمارے پہلے میں ہمارے شہر میں ہمارے صانع  
 و تبارک میں اے اللہ! براہیم تیرے بندے و خلیل تھے جتن بھی تیرا بندہ و نبی ہوں او نہوں نے  
 تجھ سے کئے لئے دعا کی میں اور سبط کی میرے لئے دعا کرتا ہوں اور رش او سنا  
 کے اور دعا بھی اور کے ساتھ ہے یعنی در چنداوس سے تیرے زیادہ کم سن چھوٹے بچے  
 کو بلا کر وہ پہل دیتے سوا والا مسلم و دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا مرفوعاً نہیں ہے کہ مدینہ نہیں  
 اسلام کا اگرچہ ایمان کا زمین ہے ہجرت کی جگہ ہے حلال حرام کی سوا والا الطبرانی  
 فی الاوسط منذری نے کہا کہی طریق سے ثابت ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے فرمایا ہے باندہ بنو امیہ بلان مگر طون میں مسجد و ن کے میری مسجد سمجھا کر اسم مسجد  
 اقصیٰ آئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بنیت عبادت و فضیلت سفر کذا طون انہیں میں  
 مسجد و ن کے درست ہے فقط جسکو اختلاف علماء سے پہنچا ہو وہ مسجد نبوی کی نیت کر کے  
 داخل مدینہ ہو چہر زبانت نبوی خود نقد وقت ہے و نہ ترک بنی لا تقون واقبری عیداً  
 شہر لگا اس سے زیادہ اور کیا بنی ہوگی کہ آدمی میں مدینہ میں جو ہو وہاں اور سعادت زیارت  
 مرقد مقدس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم رہے اللہ جل جلالہ حدیث صحیحہ  
 میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کیا کہ فرمایا ہے فیار مدینہ کا شفا آ  
 ہر بیماری سے تادی نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمایا ہوا  
 ساری منذری نے کہا کہی طریق سے ثابت ہوا ہے کہ آئندہ کے حق میں ارشاد کیا ہے کہ یہ  
 پناہ ہو گا چاہتا ہے ہم اسکو چاہتے ہیں عمر بن خطاب نے مرفوعاً کہا ہے ایسا پس میرے اکیلا  
 طرف سے میرے رب کے اور میں حقیق میں تھا کہ نماز پڑھ اس راوی مبارک میں روا

کہ درگاہِ روانش علاجِ تشنہ لبی

فرائے خاصیتِ رادیِ حقیقِ شوم

## کتاب الجہاد

### بیانِ رباطِ کارِ راہِ خدا میں

سہل بن سعد کہتے ہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رباطِ راہِ خدا میں بہتر ہے دنیا و ما علیہا سے جبکہ ایک کوڑے تمہاری جنت سے بہتر ہے دنیا و ما علیہا سے ایک بار کا آنا جانا بندہ کا راہِ خدا میں بہتر ہے دنیا و ما علیہا سے سو واہ الطبرانی حدیثِ سلمان کا لفظ مرفوع یہ ہے رباط ایک رات دن کا بہتر ہے ایک ماہ کے صیام و قیام سے اگر مر گیا تو جو کام کرنا تھا وہ جاری رہتا ہے رزق اوسکا اوسکو ملا کرتا ہے فتنان سے امن میں ہو جاتا ہے سو واہ مسلم طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ رباط قیامت میں شہید اور ٹھیکہ فضا لہ نے مرفوعاً کہا ہے بہریت کا خاتمہ اوسکے عمل پر ہوتا ہے مگر رباط فی سبیل اللہ کا کہ اوسکا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے فتنہ قبر سے وہ امن پاتا ہے سو واہ ابوداؤد وابن حبان ابوالدرداء کی حدیث میں مرفوعاً یوں آیا ہے رباط ایک جیسے کا بہتر ہے صیام و ہرے جو نماز اور وہ مرابط تھا راہِ خدا میں بڑے بول سے وہ امن میں ہوا اوسکو صبح شام جنت سے رزق ملا کرتا ہے آخر رباط کا باعث تک جاری رہتا ہے سو واہ الطبرانی دوسرا لفظ مرفوع انس کا یہ ہے جسے رباط کیا ایک رات مسلمانوں کی حراست کے لئے اوسکو اجر ہے اوسکا جنون نے روزہ رکھا نماز پڑھی ہے پیچھے اوسکے سو واہ الطبرانی عثمان رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً کہا ہے ایک دن کا رباط راہِ خدا میں بہتر ہے ہزار دن سے اور عجب سو واہ الترمذی ابو ہریرہ کہتے ہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہلاک ہو بندہ دنیا رکاب بندہ درجہ کا بندہ لباس کا اگر دیا گیا خوش ہوا اگر نہ دیا گیا ناخوش ہوا ہلاک ہو سترنگون ہو جب کاٹھا لگے تو کالانہ جاوے تو خوش ہو اوس بندے کو جو باگ اپنے گورے کی راہِ خدا میں پکڑے ہوئے ہے پریشان ہے سر اوسکا

گرداوردہ ہیں قدم اور کئے اگر حراست میں ہے تو راست کرنا ہے اگر تھیلے لشکر میں ہے تو  
 وچہن ہے اگر اذن ملتا ہے تو اذن نہیں ہوتا اگر شفاعت کرتا ہے تو قبول نہیں ہوتی۔  
 رواۃ البخاری اس حدیث میں بدو مادی ہے طالب مال و منال کو خوشخبری سنائی ہے  
 مجاہد غازی کو دور الفاظ یہ ہے اچھا معاش والا لوگوں میں وہ تنفس ہے جو بکریہ ہوئے  
 ہے باگ اپنے گھوڑے کی راہ خدا میں اور تا پرتا ہے پشت اس پر جہان کی طرح کا کشکایا  
 اندیشہ مسافرین گھوڑے کی پیشہ پریشکرا و قتل یا موت کا طالب ہے اور سکی جاے میں اور  
 وہ تنفس ہے جو بکریوں میں کسی پہاڑ کے سر پر یا کسی جنگل میں ان جنگلوں میں سے نماز پڑھتا  
 ہے زکوۃ دیتا ہے اشد کی عبادت کرتا ہے یہاں تک کہ اسکو موت آوے نہیں ہے لوگوں سے  
 گمراہی میں رواۃ مسلم

### بیان حراست کرنیکا راہ خدا میں

ابن عباس کہتے ہیں میں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے دو آنکھیں ہیں  
 جنکو آگ دونوں کی نہ چھوئے گی ایک وہ جو خون خداست دوسری وہ جسے رات بھر راہ خدا  
 میں حراست کی رواۃ الترمذی حدیث معاویہ بن حیدرہ میں مروی تیسری آنکھ وہ بتائی  
 ہے جو محارم خدا سے بچے رواۃ الطبرانی ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے کیا خبر نہ دون میں  
 نکو ایسی بات کی جو شب قدر سے بھی زیادہ بہتر ہے جسے حراست کی زمین خوف میں شاید وہ  
 اپنے گمراہ کردار سے رواۃ الحاکم عثمان رضی اللہ عنہ نے مروی کہا ہے حراست ایک رات کی  
 راہ نمایاں بہتر ہے اور رات سے حسین قیام کیا دن بھر روزہ رکھا رواۃ الحاکم

### بیان نفقہ کا راہ خدا میں غازی کے سامان سہ کرنے کا

خریم بن ناکم کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسے کچھ خرچ کیا ماہ خدا میں



وہ سات سو چند لکھا گیا سوا۱۶ الترمذی ابن عمرؓ نے کہا جب یہ آیت اترتی تھی مقل الذین  
 ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ مکمل حجتہ اتبعت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ  
 حبتہ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا اسے رب زیادہ دے میری امت کو تب یہ آیت اترتی انما یوفی الصابرین  
 اجرہم بغیر حساب سوا۱۶ ابن عباسؓ نے یہ حدیث میں مروی ہے کہ میں نے  
 درست کر دیا سامان کسی غازی کا ماہ ضامین اس کے گویا خود جہاد کیا جسے کاروبار کیا  
 کسی غازی کے گھر کا اچھی طرح پیچھے اس کے اسے غزا کی سوا۱۶ الشیخان ابن حبان کا لفظ  
 میں ہے جسے تنجیز کی غازی کی راہ ضامین یا خلافت کی اس کے گروا لونین لکھتا ہے اللہ اور  
 لئے اچھا و مسکا کم شین ہوتی کوئی چیز اجر غازی سے اتنا امانہ نہ مروی ہے کہ اسے افضل صدقہ  
 سایہ ہے خیمہ کا ماہ ضامین یا دنیا خادم کا راہ ضامین یا جنتی کرنا راہ ضامین سوا۱۶  
 الترمذی غرض کہ جو اچھا کام یا جو احسان یا سلوک راہ ضامین کیا جاتا ہے وہ بہتر سے بہتر  
 اجر رکھتا ہے :

## بیان گھوڑے پالنے کا راہ ضامین

حدیث ابی ہریرہؓ میں مروی ہے کہ جسے پالا کوئی گھوڑا راہ ضامین ایمان لاکر ضابطہ تصدیق  
 کر کے اس کے وعدہ کی توادسکا چارہ پانی موت لید سب ترادو میں ہوگی دن قیامت کے یعنی  
 یہ سب حسنات ہو جائیں گے سوا۱۶ البخاری اسکا رشتہ نزدیک الفاظ مرفوع یہ سب کہ خیر بندہ  
 ہوئی ہے گھوڑوں کے ماتھے سے پیشہ کے لئے قیامت کے دن تک جسے باندہ یا کوئی گھوڑا راہ  
 ضامین اور خرچ کیا اور سپر امید اجر تو کما تا پینا ہو گا یا سارہنا لید پیشاب کرتا اور سکا دن قیامت  
 کے میزان میں فلاح ہو گا حدیث سوا۱۶ اس میں جو یا مسعود کے لئے باندہ ہے اسکی سب چیزیں  
 خیران ہیں میزان میں ابن مسعودؓ نے مروی ہے کہ گھوڑے عین طرح کے ہوتے ہیں ایک

زمین کا ایک شیطان کا ایک انسان کا زمین کا گھوڑا وہ ہے جو راہ خدا میں باندا گیا جلد  
 پارہ بول زد سب چیزیں میں جو کا شیطان کا گھوڑا وہ ہے جس پر قمار بازی کی جاتی ہے  
 گھوڑا و شرط باندا کر جیتی ہے انسان کا گھوڑا وہ ہے جس کو واسطے پہلنے فقر کے باندا کر  
 سوا کا احمد حدیث ابی کبشہ میں مرفوعاً آیا ہے گھوڑے والے مدح کے لئے مین خرچ کر دیا  
 گھوڑے پر ایسا ہے جیسے ہاتھ کو لٹنے والا صدقہ پر سوا کا ابن حبان حقیقہ بن وافر و ابو  
 قتادہ مرفوعاً کہتے ہیں بہتر سب وہ ہے جو آدم اقرب الرحم محل طلق الیمنی پوینہ عیاض حب  
 نے کہا ہے اگر آدم نہ ہو تو کیت اسی رنگ و روپ کا ہو سوا کا ابن حبان اقرب وہ ہے جس کے  
 ہاتھ میں سفیدی ہو آخر خم وہ ہے جس کا ہونٹ اوپر کا سفید ہو طلق الیمنی وہ ہے جس کے ہاتھ  
 سفید نہوں کیت وہ ہے جو سرخ سیاہ ہو وانشاء عالم

## بیان غازی و رابطہ کے عمل صالح کر نیکیا

ابوالدرداء نے مرفوعاً کہا ہے جسے سوزہ رکھا اکیس دن راہ خدا میں کر گیا اشد در بیان  
 اوسکے اور زنا جہنم کے ایک خندق جیسے در بیان آسمان و زمین کے سوا کا الطبرانی  
 فیہما مراد راہ خدا کے اس جگہ جہاد ہے تہل بن معاذ کا لفظ مرفوع جیسے نماز روزہ و کرا  
 اشد مضامین ہوتا ہے نفقہ راہ خدا پر سات سو گنا سوا کا ابو صاؤد دوسرا لفظ اکیس  
 یہ ہے کہ جسے بیڑہ میں ہزار آئینہ راہ خدا میں لکھا ہے اوسکو اللہ ہزار نبیین صدیقین شہداء  
 صاحبین کے سوا کا الحاکم احمد نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ کیا اچھا ہے یہ سات مرتبہ  
 نے کہا ظاہر یہ ہے کہ رابطہ راہ خدا کا بھی عمل صالح مثل عمل مجاہد کے چند در چند ہوتا ہے

## بیان صبح شام چلنے کا راہ خدا میں

انس بن مالک کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک بار کا چلنا صبح یا

شام راہ خدا میں بہتر ہے دنیا و مافیہا سے البتہ ایک جگہ برابر ہمارے کمان کی جنت میں سے  
 یا برابر ایک کورسے کے بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اگر ایک عورت جنت کی زمین والوں کو جہانم  
 تو سارا جہان چمک اٹھے خوشبو سے ہر جاوے اسکے سر کی اور بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے  
 سداۃ الشیخان ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے اللہ صامین ہوا ہے اس شخص کے لئے  
 جو اس کی راہ میں نکلا ہے تین نکالا اس شخص کو مگر جہانم میری راہ میں ایمان نے جو تصدیق  
 نے میرے رسولوں کی سو وہ شخص مومن ہے کہ داخل کروں میں اور کو جنت میں یا پیروں  
 اور کو گہوارے میں سے وہ باہر نکلا ہے اجر یا نیت لیکر قسم ہے اس کی جسکے ہاتھ میں ہے جان  
 میری کوئی زخم راہ خدا میں نہیں لگتا مگر آویگا وہ دن قیامت کے اپنی ہیئت پر جس دن کو وہ  
 زخم لگتا ہوگا اور اس کا خون کا رنگ ہوگا خوشبو اس کی مشک کی خوشبو ہوگی قسم ہے اللہ  
 کی اگر شاق نہ ہو تا مسلمانوں پر تو نہ بیستائین کسی لشکر کو چھوڑ کر جو راہ خدا میں غزا کرنا ہے مگر  
 میں گنجائش نہیں پاتا کہ ان کو سواری دوں اور نہ وہ گنجائش اس کی رکھتے ہیں اور پیرا چوڑا  
 شاق ہوتا ہے قسم ہے خدا کی میں چاہتا ہوں کہ جہاد کروں راہ خدا میں پھر مارا جاؤں پھر مارا  
 پھر مارا جاؤں پھر غزا کروں پھر مارا جاؤں سداۃ المسلم ابو مالک اشعری کی حدیث میں مرفوعاً  
 آیا ہے جو جہاد ہو راہ خدا میں پھر مر گیا یا مارا گیا تو وہ شہید ہے جس کو اس کے گنوارے یا اونٹ  
 نے گرا دیا کسی کپڑے نے کاٹا یا اپنے بستر پر جس طرح خدا نے چاہا تو وہ بھی شہید ہے اس کے لئے  
 جنت ہے اس کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہیں نہ گئے کانار میں وہ  
 آدمی جو رویاؤں سے اللہ کے یہاں شک کہ پھر سے وہ وہ تھن میں جمع نہیں ہوتا غبار راہ خدا کا  
 اور وہ ہواں جہنم کا سداۃ الترمذی عبد الرحمن بن حبیہ کا لفظ یہ ہے گرد آلودہ ہوئے  
 پاؤں کسی بندے کے راہ خدا میں پھر چھوئے اس کو آگ سداۃ البخاری نائی و ترمذی کا  
 لفظ یہ ہے جسکے پاؤں راہ خدا میں گرد آلودہ ہوئے وہ حرام ہے آگ پر

ہے حرام آگ کا عذاب میں

لے تپ چکر دیکھ مومن میں

ماتھ مرونا کہتی ہیں ملا کسی کے دل سے خوف راہ خدا میں مگر حرام کیا اللہ نے اور ہزار  
کہ روایہ احمد

## بیان شہادت چاہنے کا راہ خالص

حدیث ابن حنفین میں مرونا آیا ہے جسے مانگی شہادت سچے دل سے پہونچا دیا اور سکوا اللہ بنا  
تہدار میں اگر یہ مرد جاوے اپنے بستر پر رواہ مسلم لے اللہ تو جھکو شہادت نصیب کر اپنی  
راہ میں اور صبر دے معاذ بن جبل کا لفظ مرفوع یہ ہے جو راہ راہ خدا میں برابر قدم سنی نا تو کی  
واصب ہو گئی اور سکے لئے ہمت اور جسے مانگا قتل ہونا اپنا سچے جی سے پہر گیا یا مارا گیا اور سکوا  
اگرچہ شہید کا جو کوئی زخمی ہو راہ خدا میں یا کچھ تکلیف پہونچی اور سکوا و جھکو و ہر قیامت کے  
خوب بہر پر رزق زعفران کا رنگ ہو گا تو مشک کی بو ہو گی احمدیت رواہ ابو داؤد

## بیان تیر اندازی کا راہ خالص

عقب بن مامر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر فرمایا واعدوا لہو ما  
استطعتم من قوتا سلو بہ تیر لگا نا ہے تین بار بھی فرمایا رواہ مسلم یعنی مراد لفظ تو  
ہے اس آیت شریف میں تیر اندازی ہے یہ تفسیر مرفوع لفظ عام بن بڑا دل والے داخل ہے ہر  
بہ طرح کی قوت جس کی سیکو ہا تم گے وہ سب جائز ہے جیسے توپ چلا نا گوتہ باری کرنا تیغ رانی  
بیز باز کرنا دوسرا لفظ کا یہ ہے کہ داخل کرنا ہے اللہ کیا تیر پر تین ہتھوڑوں کو ہمت پر  
ایک تیر بنانے والا جسے بامید اجر تیر بنایا ہے دوسرا تیر چلا فیروا تفسیر تیر اوٹھا کر دینے والا  
تو تم تیر چلا یا کرو سوار ہو کر و اگر تیر چلاؤ گے تو سوار ہونے سے زیادہ جھکو و دست ہو گے  
جسے تیر اندازی سپکا مگر چوڑی اوٹنے کفران کیا اور نعمت کا رواہ ابو داؤد جابنہ  
کہا ہے رسول خدا نے فرمایا ہے جو چیز ذکر خدا نہیں ہے وہ سب لہو یا سہو ہے مگر حیرار

خسالتیں ایک چلنا آدمی کا بیچ میں دو نشانوں کے دوسرے سکھانا گھوڑے کا تیسرے کو کہنا  
اپنی بی بی سے چوتھے سکھنا سباحت یعنی پانی میں تیرنا سواۃ الطہراتی فی الکبیر فضیلت  
میں تیراندازی کی بہت سی حدیثیں آئی ہیں ایک تیراگر کسی دشمن کے لگتا ہے تو ایک درخت  
جنت میں بڑھتا ہے برابر آنا د کرنے ایک گروں کے او سکھاتا ہے یہ اللہ کا فضل  
کرم ہے واللہ اعلم

## بیان جہاد و گرنیکا راہ خدا میں

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون حمل افضل ہے فرمایا  
ایمان لانا اللہ و رسول پر کہا پھر کون فرمایا جہاد کہنا راہ خدا میں کہا پھر کیا فرمایا حج مبرور  
سواۃ الشیخان ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہے ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا کون  
آدمی افضل ہے فرمایا وہ مومن جو اپنی جان و مال سے راہ خدا میں جہاد کرتا ہے کہا پھر کون  
فرمایا وہ مومن جو کسی گمائی میں خدا کی عبادت کرتا ہے لوگوں کو اسے اپنی شریعت سے چوڑ کر دیا  
ہے سواۃ الشیخان ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی سے  
جسے ارادہ عزالت کا کیا تھا فرمایا تو کتنا رکش شوکر مڑا ہونا ایک تمہارے کا راہ خدا میں بہتر  
اوسکی نماز سے اندر گر کر ستر برس تک کیا تم اس بات کو دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تکو بخشو  
یا بہشت میں داخل کرے تم جہاد کرو راہ خدا میں جو شخص ارادہ ہے راہ خدا میں برابر نواق باقہ  
کے واجب ہو جاتی ہے اوسکے لئے جنت سواۃ الترمذی دوسرا لفظ ابکا فرماتا ہے یہ  
جنت میں سو درجے ہیں اللہ نے مجاہدوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں جبر و درجوں کے  
بیچ میں اتنا فاصلہ ہے جتنا درمیان آسمان و زمین کے سواۃ البخاری تیسرا لفظ یہ ہے  
تین شخص ہیں حق ہے اللہ پر مدد کرنا اونکا ایکجا ہونی سبیل اللہ دوسرا مکاتب جو ارادہ  
انکار کرنے کا کرتا ہے تیسرا کلمہ جو ارادہ پارسائی کا کرتا ہے سواۃ الترمذی حدیث ابی ہریرہؓ

استری میں مرفوعا آیا ہے دروازے جنت کے چھ سایہ تلواروں کے ہیں ایک میل کیل  
 آدمی تھا اوسنے کہا اے ابو موسیٰ تجھے یہ بات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے  
 کسا ابن تہ اپنے اصحاب کے پاس آیا کہا میں سلام لو پہریان اپنی تلوار کا توڑ کر پرن  
 ویش کے بڑا ہیا تک را کہ مارا گیا مالا مسلم سبحان اللہ یہ شخص کیا قوی الا ایمان  
 تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات پر ہر مسلمان مومن کو ہر امر میں ایسا ہی یقین  
 لا ایا جائے جب کوئی حدیث درجہ صحت کو پہنچ جاوے جبریل کرنے میں کیا نام مل ہے کسی  
 باب کی حدیث کیونکہ اگر باوجود قدرت کے عمل نہیں کرتا ہے تو پھر ایمان کو سلام  
 کرا چاہئے ناحق دعویٰ مسلمان کا ہے حدیث برابرین مازب میں آیا ہے کہ ایک شخص نے  
 ہوا ہوا سیقت لرا مارا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمل قلیل لا و اح  
 کثیر اس و الا البخاری واللفظ لہ و مسلم یعنی مل تو تھوڑا کیا اجر ست یا یا عمیر بن الحارث  
 نے جب سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں تم را ٹھوڑا نشت کے جسکا غر  
 بما بر آمانون اور زمین کے ہے تو کہا اے رسول خدا جنت کا یہ عرصہ ہے فرمایا ہاں کہا  
 یا یا یو ہا یہ تو نے کیوں کہا اوسنے کہا میں اسید کہتا ہوں کہ اہل جنت سے ہو جاؤن فرمایا  
 تو اہل جنت سے ہے اوسنے اپنے ترکش سے کچھ کھو رہیں مکا لکر کہا نا شروع کیا پھر کہا اگر میں  
 اتنا جیا کہ ان کھو رہوں تو یہ بہت جیسا ہوا کھو رہیں پیکا کہ را میا تک کہ ا گیا  
 رسی اللہ عنہ مالا مسلم ابوامامہ کی حدیث میں مرفوعا آیا ہے کہ کوئی چیز زیادہ درست  
 نہیں ہے سا کو دو قطر و دو عاثر وں سے ایک قطرہ آسو کا جو ڈوبے اتہ کے بیا دوسرا  
 قطرہ خون کا جو راہ صا میں نکلا ایک اثر راہ خدا کا دوسرا اثر کسی فرض کا فرائض خدا سے بڑا  
 الزمندی اس حدیث سے جواز نماز کے گئے کالمتے یر یا حج کا پاؤن بر تابت ہوتا ہے  
 اگر یہ کریمہ سیما ہدی و جوہر موم اترا السجود سے گشامرا زمین ہے بلکہ نور ایمان و  
 نور نماز را ہے و اما علم سعد سے مرفوعا آیا ہے دوساعتیں ہیں جنہیں دروازے آسمان

کہو لہے جائے بین و عامی کی رو نہیں ہوتی ایک وقت حضور خدا کے یعنی اذان کی وقت  
دوسرے صفت راہ خدا میں ہر واہ ابوداؤد :

## بیان خلاص نیت کا پہلا دین

ابو موسیٰ اشعری نے کہا ایک گنوار نے اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کوئی  
آدمی غنیمت کے لئے لڑتا ہے کوئی ناموری کے لئے کوئی بہادری جملنے کے لئے انہیں سے  
کس کا لڑنا ملے خدا میں ہے فرمایا جو کوئی اسلئے لڑتا ہے کہ اللہ کا بول بالا ہے وہ شخص راہ  
خدا میں ہے ہر واہ الشیخان تہ حدیث اصل عظیم ہے خلاص نیت میں متعاقب ہو کہ ملک  
گیری کے لئے لڑنا خصوصاً مسلمان حاکم سے درست نہیں ہے جہاد کا اجر جب ہی ملتا ہے  
کہ دین اسلام کا غالب کرنا منظور ہو اسلئے حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ ایک آدمی نے تین  
بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک آدمی جہاد کا ارادہ کرتا ہے مطلب  
اوس کا یہی حاصل کرنا ہے سامان دنیا کا فرمایا اوسکو کچھ اجر نہیں ہے ہر واہ ابوداؤد بخیر  
بر باد گناہ لازم اسکو کہتے ہیں ابن عمر سے کہا تو جس حال پر مارے گا یا مارا جائیگا اوسی حال پر  
اللہ تجھ کو اڑھٹا دیگا ہر واہ ابوداؤد یعنی اگر صابر و متعصب ہو تو ویسا اور جو مرے رکھتا ہے تو  
ویسا ہی بیوٹ ہوگا صحیح جو میر و مبتلا میر و جو خیر و مبتلا خیر و ابی بن کعب کا لفظ یہ ہے  
آپ نے فرمایا بشارت دے اس آیت کو آسانی و ثناء و نصرت بالہ بین و تکبیر بلا و نذر کی جسے عمل  
کیا انہیں سے آخرت کا واسطے دنیا کے اوسکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے ہر واہ البیہقی  
معاذ بن جبل سے مرفوعاً مروی ہے کہ جہاد و طرح کے ہوتے ہیں جسے جہاد کیا اللہ کے لئے  
پہرا نام کی اطاعت کی مالی خرچ کیا شریک سے معاملہ آسانی کا کیا فساد سے بچا اوسکا سونا  
جاگنا سب اجر ہے جسے جہاد کیا فخر یا مسعد کے لئے امام کی نافرمانی کی زمین میں فساد و الا  
وہ کفایت لیکر نہیں پرتا ہر واہ ابوداؤد :

## بیان جہادِ نیک و پرامینِ آخرینِ خشکی کے چٹائے دس گنا

انس کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں ام حرام بنت ثعلبیہ بن عبادہ بن صامت کی سونگے تھے جاگے تھیں گئے ام حرام نے پوچھا آپ کیوں بھٹکتے ہیں فرمایا کچھ لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے وہ غازی تھے راہِ خدا کے اس دریا کے اندر وہ سوار ہو گئے پادشاہ ہیں تختوں پر یا مثل پادشاہوں کے میں بالائے تخت انہوں نے کہا دعا کیجئے کہ اللہ مجھ کو ہی انہیں میں سے کرے آجئے دعا کی پھر سونگے پیر و بادہ ہی خواہ دیکھا یہی بات حقیقت ہوئی چنانچہ ام حرام زیادہ معاویہ رضی اللہ عنہ میں سوار ہوئیں جب دریا سے اتریں سوار ہی پرست کر کر رہیں رضی اللہ عنہما والا الشیخاف سعدی نے کہا معاویہ نے عبادہ بن صامت کو جہاد کے لئے بھیجا تھا وہ دریا پر سوار ہوئے اسی کے ہمراہ ام حرام ہی سوار ہوئی تین ام حرام کتنی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اندر دیا میں وہ تنفس ہے جسکو قرأتی ہے اور سکوا جبرئیل کا ہے عرق کو ہی اجرِ شہید کا ہوتا ہے سواہ ابو جہاد مائدہ ہے جسکا سر پر ہے ہوا دریا سے ہی تھلا

## بیان فضیلت شہادت و شہدار کا

انس کی حدیث مرفوعہ میں آیا ہے کوئی جنت میں جا کر دنیا میں آنیکو بخا ہیگا گو ساری چیزیں زمین کی اور سکوتے مگر شہید کہ وہ دنیا میں پر کر کر آنے کی تمنا کر لے دس بار قتل ہونا اپنا یا ہیگا وہ ان کی کرامت یا فضل شہادت دیکھ کر سواہ الشیخاں یہی مضمون ان سے دوسرے لغظ مرفوع میں نزدیک نسائی کے بھی آیا ہے گو لفظ جہاد میں ابن عمر مرفوعاً کہتے ہیں شہید کا ہر گناہ بخشا جاتا ہے مگر قرض سواہ مسلم معلوم ہوا کہ مواخذہ حق العباد کا حق اللہ سے زیادہ ہے مگر لوگ اسی میں زیادہ کوتاہی کرتے ہیں ابو قتادہ کا لفظ یہ ہے کہ ایک



آدمی سے فرمایا تو اگر بار بار گناہ کرے گا تو اگر کسی اسید رکھنے والا سامنے آنی والا پشت نہ پھیرنے والا ہوگا تو تیری خطاؤں کا کفارہ ہو جاوے گا مگر قرض یہ بات محمد سے جبریل نے کہی ہے  
 سواہ مسلم معلوم ہوا کہ حقوق عبادین بالخصوص قرض جبرائیل ہے کسی کا قرض لیکر نہ دینا یا نہ دینے کی نیت سے لینا بڑا گناہ ہے جابر کہتے ہیں جب میرے باپ عبد اللہ دن احمد کے  
 مارے گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جابر کیا میں تجھ کو خبر نہ دوں  
 اس بات کی جو اللہ نے تیرے باپ سے کی ہے جتنے کہا بان فرمایا بات نہیں کرتا اللہ کسی سے  
 مگر پردہ کی اوٹ سے مگر تیرے باپ سے دو بد و بات کی کہائے عبد اللہ تو کچھ تنہا کر میں  
 تجھ کو روکا کہائے رہا مجھ کو زندہ کر دے کہ میں پر دو بارہ مارا جاؤں فرمایا یہ بات پہلے  
 سے نہیں چکی ہے کہ پردہ دنیا میں پر کر بخار شگے کہائے رہا جو لوگ میرے پیچھے ہیں ان کو  
 یہ بات پہنچا دے اوسپر اللہ عز و جل نے یہ آیت اتاری ولا تحسبن الذين قتلوا  
 في سبيل الله اموالنا بل احياء عند ربهم يرزقون فرحين الا بيه سواہ الترمذی  
 معلوم ہوا کہ جراحت شہادت سے بڑھ کر کوئی راحت نہیں ہے

اگر شمار قدم یا رگرا می نہ کنم | گو ہر جان بچہ کار در گم باز آید

یہ بھی معلوم ہوا کہ فہما و کو جنت سے رزق ملتا ہے جہ اور موتی کی طرح بے رزق نہیں  
 رہتے ہیں آبن عمر کہتے ہیں بنی غزوہ موتہ میں جعفر بن ابی طالب کو تلاش کیا مقتولین میں  
 پایا کچھ اوپر تو سے زخم لگے تھے تلوار تیر نیزہ کے دوسری روایت میں ہے کہ پشت پر کوئی زخم  
 نہ تھا سواہ البخاری سالم بن ابی اجدہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 ان کو خواب میں دیکھا ایک فرشتہ دو پر کا پایا خون آلودہ زیر انکے مقابل تھے سواہ الطبرانی  
 یہ مرسل جید الاسناد ہے منذری نے کہا انکے دونوں ہاتھ راہ خدا میں جاتے رہے تھے اللہ  
 نے انکے عوض ان کو دو پر دئے یہ آسمان پر ہمراہ فرشتوں کے اوڑھتے پہرتے ہیں انتہی حدیث  
 ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ بنین پاتا شہید مت قتل کا مگر جتنا کہ کوئی تم میں سے کاٹنا چوٹی

کا پاتا ہے کعب بن مالک کا نظم فرمویں ہے رو میں شہید و مکی سبز پرندوں کے چون  
 میں ہوتی ہیں جنت کا پہل یا درخت جرتے ہیں سواۃ القرضی حدیث مرفوعہ ابی الدرداء  
 میں آیا ہے کہ شہید اپنے سر گروالوں کی شفاعت کر گیا سواۃ ابو حاوہ انس کہتے ہیں کہ  
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب لوگ یاگ حساب کتاب کے لئے گھر سے ہونگے تو  
 ایک قوم اپنی گروہوں پر تلواریں رکھے ہوئے آویگی خون چسکا ہوگا جہہ دروازہ جنت ہمارا  
 کرینگے کہا ہاویگا یہ کون ہیں کہیں گے یہ شہید ہیں زندہ تھے رزق پاتے سواۃ الطبرانی  
 سقاہ بن سعد کیرب کا نظم فرمویں یہ ہے واسطے شہید کے پاس اللہ کے تجلہ فصاحت میں  
 ایک یہ کہ پہلی ہی بار میں بننا جاوے تو کس پر یہ کہ اپنی جگہ بہشت میں دیکھنا ہے قیسرے یہ  
 کہ مذاب قبر سے پناہ پاتا ہے چوتھے یہ کہ فرح الکر یعنی قیامت کی گہریش سے امن میں رہتا  
 ہے پانچویں اس کے سر پہ تاج قرار کیا جاتا ہے جس کا ہر باقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے بہتر  
 حور میں سے اس کا پیہ کیا جاتا ہے چٹے ستر انا رب کے لئے اس کی شفاعت قبول ہوئی ہے  
 سواۃ القرضی ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر شہید کا آیا  
 فرمایا زمین اس کے خون سے سوکنے نہیں پاتی ہے کہ دو زوجہ اس کی طرف اس کے دوڑتی  
 ہیں جسطرح کہ دو رخصہ برابر زمین پہ اپنے سچوں پر جلدی کرتی ہیں ہر ایک کے ہاتھ میں ایک  
 عکہ ہوتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے سواۃ ابن ماجہ را شد بن سعد نے کہا ہے ایک  
 صحابی نے پوچھا کیا حال ہے مومنین کا کہ یہ اپنی قبروں میں مفتون ہوتے ہیں مگر شہید  
 فرمایا چمک تلواروں کی ان کے سر پر تفتہ کو کفایت کرتی ہے سواۃ النسائی معلوم ہوا کہ شہید  
 سے قبر میں سوال منکر نکیر کا نہیں ہوتا باقی سب ہوتا ہے اس کہتے ہیں ایک کا آدمی یا علی سہل  
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا کہا میں کا لا بد بودار بد صورت آدمی ہوں میرے پاس مال  
 بھی نہیں ہے اگر میں ان کفار سے لڑوں یہاں تک کہ مارا جاؤں تو پھر میں کہاں ہو چکا فرمایا  
 جنت میں وہ اتنا لڑا کہ مارا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس آئے کہا اللہ

تہم کو سفید رونا و شہوار کر دیا مالدار بنا دیا چہرہ اس سے باکسی اور سے یہ فرمایا کہ میں  
اسکی زوجہ حورین کو دیکھا کہ وہ اسکے جبہ صوف کو کینچتی ہے اسکے اور اسکے جبہ کے بیچ میں  
داخل ہوتی ہے سواۃ الحاکمہ

## بیان انواع شہادت کا

ابو ہریرہ سے مروی آیا ہے کہ تم کن کو شہید گنتے ہو کہنا اور سکو جو راہ خدا میں مارا گیا کہنا تو  
اب شہید میری امت کے بہت تھوڑے تھے پھر کچھ پھر کون شہید ہیں فرمایا جو مارا گیا راہ  
خدا میں وہ شہید ہے جو راہ خدا میں وہ شہید ہے جو مظلوموں میں وہ شہید ہے جو مرا  
دستوں سے مذہب شہید ہے غرض یہی شہید ہے وہاں مسلم و ہرے روایت میں صاحب کرم کو بھی شہید فرمایا ہے وہاں مسلم ایضاً  
حدیث جابرین دان کہنے صاحب حق اور عورت نفسا کو جو جنت میں مر جاوے شہید ٹھہرایا ہے سواۃ  
الوداد والنساء فی سیمان یا خالد سے ایک روایت میں مروی آیا ہے کہ جسکو اسکے  
پیٹ نے مارا اور سکو قبر میں عذاب نہیں ہوگا سواۃ الترمذی مراد پیٹ سے مرض اسہال ہے  
حدیث سعید بن زید میں مروی یوں آیا ہے کہ جو اپنے مال کے چھپے مارا گیا یا دین کے چھپے یا  
گروہوں کے چھپے وہ شہید ہے سواۃ الوداد اور ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ہر  
اگر میں اور سکو مار ڈالوں یعنی جو میرا مال چھپتا ہے فرمایا وہ دوزخ میں جاویگا سواۃ مسلم  
نسائی کا لفظ یہ ہے کہ اگر تو مارا گیا تو بہشت میں جاویگا اور جو تو نے مارا تو وہ نار میں  
گیا انتہی سزا قتل جہاد کے اور بہت سے شہداء ہیں جنکی گنتی کتاب دلیل الطالبین میں لکھی گئی ہے  
اگر شہادت فی سبیل اللہ نہ آئے تو پھر کیا پوچھنا اگر ہاتھ نہ آئے تو باقی اقسام شہادت سے  
تو کی طرح محروم رہنا چہا نہیں بالکل بے لطفی ہے اے اللہ تو سکو اپنی راہ میں خالص اپنے لئے  
شہید کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مارا تھو سواۃ اس کا قبول کرنا کچھ  
جڑی بات نہیں ہے

# کتاب قراءۃ القرآن

## بیان قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے کے کماہنیکا

مقام صلی اللہ علیہ وسلم سے ماوسیٰ بن کہ بہتر خمس تم میں سے  
 ہے جسے قرآن سیکھا یا سواہ التیخان قرآن کسی کو سکھاؤ مکتبہ کے لڑکے ہوں یا گھر کے  
 بوڑھے جو ان مرد ہوں یا عورت اپنے ہوں یا بیگانے ! معنی سکھاؤ یا بے تجربہ پڑھاؤ عورتی  
 تفسیر کیے ! کسی تفسیر کا درس دے سکھاؤ ایک ہی ہے ایسا شخص ایسا عالم علم خیر الناس  
 ہوتا ہے اللہ عزوجل ابن مسعود کی حدیث مرفوعہ میں آیا ہے جسے ایک حرف کنا اللہ  
 کا پڑھاؤ اسکو ایک حسد ہے حسد دس گنا ہوتا ہے میں نہیں کہتا کہ آلم ایک حرف ہے رکس  
 الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے سواہ الترمذی اس سے کلام  
 کا یا حرف ہونا ثابت ہوا ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یوں ہے جمع غوی کوئی قوم کسی گھرن  
 اللہ کے گھروں میں سے کہ تلاوت و درس کرتی ہے اوسکا آسمین گرا دیکر سیکند اور حرا  
 رحمت اوسکو ڈھانپ لیتی ہے فرشتے اوسکو ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں اللہ ذکر انکا اور میں  
 کرتا ہے جو لوگ اوسکے پاس ہیں سواہ مسلم و سواہ لفظ انکا مرفوعاً یہ ہے جسے سنی ایک  
 آیت قرآن کی اوسکے لئے ایک حسد مفاعضہ لکھا گیا جسے ایک آیت پڑھی اوسکے لئے دس حسد  
 کے ایک نور ہوگا سواہ احمد حدیث ابو سعید میں مرفوعاً آیا ہے اللہ فرماتا ہے جسکو شوق کیا  
 قرآن نے میرے ذکر و سوال سے میں دو لگاؤ اسکو بہتر سالکوں سے بزرگی اللہ کے کلام مک  
 سارے کلاموں پر ایسی ہے جیسے فضل اللہ کا اوسکی خلق پر سواہ الترمذی ما نشک لفظ  
 مرفوع یہ ہے ماہر قرآن کا ہمراہ سفرہ کرام برہہ کے ہوگا جو شخص قرآن پڑھتا ہے ایک ایک  
 کما و ردہ او سپر شاقی ہے اوسکو دو اجر ہیں سواہ التیخان ابو ذر نے کہا اے رسول اللہ  
 مجھکو کچھ وصیت کیجئے فرمایا تقویٰ اختیار کر کہ ہر کام کا سرتاج ہے کما کچھ اور پڑھائیے فرمایا قرآن کی

تلاوت کر زمین میں یہ تیرے لئے نور ہے آسمان پر ذخیرہ ہے سداہ ابن حبان تسلی بن  
 معاذ کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے قرآن پڑھا  
 پورا سپر عمل کیا تو اسکے ماں باپ کو دن قیامت کے ایک تاج پہنا دینگے جسکی چمک سورج کی شمع  
 سے دنیا کے گمروں میں بہتر ہوگی پھر جس نے اوپر عمل کیا ہے اوسکا کیا پوچھنا سداہ ابوداؤد ابن  
 عمر کا یہ لفظ ہے صاحب قرآن سے یہ کہیں گے کہ پڑھ اور چڑھ سنبھال کر پڑھ جس طرح تو دنیا  
 میں پڑھتا تھا تیری جگہ نزدیک آخرت کے ہے جسکو تو پڑھ بیگا سداہ القزندی معلوم ہوا  
 کہ جسکو صحتی آئین قرآن کی یاد ہو گئی اوسکو اتنے ہی وجہ ملین گے زیادہ یاد ہوں یا کم پھر  
 جسکو پورا قرآن حفظ ہے وہ سارے وجہ پاویگا قزندی نے کہا افرین آیا ہے کہ گنتی قرآن کہ  
 آیتوں کی بقدر درجات جنت کے ہے خطابی نے کہا سنتے ثواب کا نزدیک انتہا اقرارت کے ہوگا  
 ابن عمر مرفوعاً کہتے ہیں جس نے پڑھا قرآن اوسنے نبوت کو درمیان اپنے دونوں پہلو کے یلیا  
 اتنی بات ہے کہ اوسکو وحی نہیں آتی صاحب قرآن کو لائق نہیں کہ غصے والے کے ساتھ غصہ  
 کرے جاہل کے ساتھ جمل کرے اور اوسکے خوف میں اللہ کا کلام ہو سداہ الحاکم وقال  
 صحیح الاسناد حدیث طویل ابی سعید بن قصہ اسید بن حضیر کا آیا ہے کہ ایک رات وہ قرآن  
 پڑھتے تھے ایک سایہ دار چیز نظر آئی اوپر چراغ سی روشن تھے گھوڑا بڑکا جب رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر آیا تو فرمایا یہ فرشتے تھے قرآن سننے کو اترے تھے اگر تو قرآن  
 پڑھے جاتا تو عجائب دیکھتا سداہ الشیخان وغیرہما انس سے مرفوعاً مروی ہے اللہ کے  
 کچھ لوگ ہیں پوچھا کون ہیں فرمایا اہل قرآن یہ خاص اللہ کے لوگ ہیں سداہ النسائی  
 حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ جب کوئی آدمی آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان  
 کونے میں بیٹھ کر روتا ہے کہتا ہے افسوس ہے ان آدم کو حکم سجدے کا ہوا تھا اوسنے سجدہ کیا  
 اوسکے لئے جنت ہے جسکو حکم سجدے کا ہوا تھا میں نے کہانا میرے لئے نار ہے سداہ  
 مسلم

## بیان عارحفظ قرآن کا

اس باب میں ابن عباس نے قصہ علی بن ابی طالب کو قرآن پڑھنے کا روایت کر کے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کو ترکیب چار رکعت نماز پڑھنے کی سکھائی وہ حافظ قرآن کی ستائی فرماتے ہیں یا بائع یا ساطحہ تک پڑھو چنانچہ ہر جو قرآن وہ پڑھتا وہ یا کثرت نہ ہوتے اسکو ترقی و حاکم نے روایت کیا ہے سند ری نے کہا ہے طرق اسانید کے مجید بن قیس غریبی نے اختصار یہ تمار یہ دعا کتاب حسن حسین بن علی ہے ۴

## بیان خبر گیری قرآن کا حسین کرنے آؤں گا

حدیث الی موسیٰ بن مرقوما آیا ہے تم خبر کو قرآن کی قسم ہے اللہ کی یہ بہت زیادہ نکل جانے والا ہے بہ نسبت اونٹ کے اپنے باندے سے سوا والا مسلم ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ مثال حدیث قرآن کی ایسی ہے جیسے بند باندہ اونٹ اگر اونٹ کی خبر کے تو بند بار بار اور چوڑ دیا تو چلے یا سوا والا الشیخان ابن مسعود کی حدیث میں مرقوما آیا ہے یہ کہنا کسی کا کہ میں فلاں آیت بھول گیا بہت برا ہے بلکہ یوں کہے کہ میں بھلا دیا گیا تم یاد کرو قرآن کو یہ سینوں سے نسبت نکل جاتے اونٹ کے اپنی پھاڑی سے ہی زیادہ ہے سوا والا الشیخان ہی معلوم ہوا کہ قرآن نکل کر نکل کر قرآن کا ضرور ہے اگر اونٹ کی خبر گیری کر لیا تو وہ اونٹ کی طرح اسے پاس جاتا رہیگا ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں کان رکھا اللہ نے کسی چیز کے لیے جیسا کان رکھا واسطے نبی کے جیسی آواز اچھی ہے گنگناتے ہیں قرآن کے بہر کرتے ہیں ساتھ اسکے سوا والا الشیخان واللفظ مسلم فضال بن عبید کا یہ لفظ ہے اللہ جو نبی کان رکھا ہے وہ قرآن نکلان خوش آواز پر اوس سے ہی زیادہ جیسا کوئی گانے سے والا گانے والے پر کان رکھا ہے حاکم نے کہا یہ حدیث علی شریحاً ہے اس حدیث

صفت اذن یعنی گوش کسی واسطے خدا کی ثابت ہوئی اسپر ایمان لانا فرض ہے کیفیت خدا سبحان  
 تیبہ ہی معلوم ہوا کہ اللہ پاک کو سنا اپنے کلام پاک کا بہت پسند آتا ہے تیبہ ہی معلوم ہوا کہ  
 مراد لگنٹانے سے ساتھ قرآن کریم کے جہر سے بڑھنا ہے نہ گانا اور سکا قاری کو گون کا بالانہ  
 مخارج حروف اور کلمات میں یہاں تک کہ آئندہ ناک کاں کج ہو جاتی ہے شکل بگڑنے لگتی ہے  
 آواز مانند آواز مبرود کے ہو جاتی ہے نشست برخاست آواز کی رنگ زیر و بم کا دکھائی ہے  
 بالکل خلاف سنت صحیحہ ہے آواز کا خوش گلو کرنا حروف و کلمات کا صاف صاف الگ الگ  
 نکالنا اور بات ہے جس طرح کہ حدیث برابر بن مازب میں مرفوعاً آیا ہے تم زینت و قرآن  
 کو اپنی آوازوں سے سداۃ ابو حواذہ سو خوش آوازی اور چیز ہے تیبہ ایچ کہینج قرآن  
 اور چیز ہے ابن ابی ملیک مرفوعاً کہتے ہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے جو تفسیر بقرآن نہیں کرتا  
 ہے کسی نے اسے کہا بھلا اگر آواز ابھی نہ کہتا جہاں تک بن سکے آواز کو حسین کرے سداۃ ابو حواذہ  
 حسن صوت سے مراد ترنیل ہے ترنیل بیون ہوتی ہے کہ کل کل الگ الگ ہے پڑھنے والا سننے والا  
 اور سکو سمجھے نہ جس طرح اہل مصر جمل حرمین شریفین میں قرآن پاک کو رگنی میں یاد کرتے ہیں ایک  
 جملہ ہی سامع کی سمجھ میں نہیں آتا ہے یہ بڑھیا نہیں ہے گانا ہے لغو ذلک ہنہ قرآن  
 پاک کو دیکھو اور اس نا پاک گانے کو دیکھو لا حول ولا قوۃ الا باللہ +

### بیان پڑھنے سورہ فاتحہ کا

ابو سعید بن معلی سے فرمایا میں نے سیکھا کہ ایک سورت سکھاتا ہوں جو قرآن کی سب سورتوں سے  
 بڑی ہے یعنی تیبہ و اجر میں پھر کہا الحمد للہ رب العالمین یہی ہے سبع شانی و قرآن عظیم  
 جو تم کو دیا گیا ہے سداۃ البخاری ابی بن کعب سے کہا قسم ہے اللہ کی نہیں اور مارا اللہ نے  
 تورات میں نہ انجیل میں نہ زبور میں نہ قرآن میں شل فاتحہ کے اکھڑتہ سداۃ الترمذی  
 انس کی حدیث میں فاتحہ کو افضل قرآن فرمایا ہے سداۃ ابن حبان ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تقسیم کیا میں نے نماز کو دو حصوں میں  
 اپنے اور بندے کے اور دونوں آدھ جب کہا بندے نے الحمد للہ رب العالمین اللہ اکبر کہتا ہو کر  
 میری بندہ میرے جیسا کہ الرحمن الرحیم فرماتا ہے تباکی مجھ پر میرے بندے نے جب کہا  
 مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ کہتا ہے تجھ کی میری بندہ میرے جیسا کہ ایا کاف لغید وایا ک  
 المستعین فرماتا ہے یہ ہے درمیان میرے اور اس کے تیرے بندہ کے لئے ہے جو اسے  
 مانگا جب کہا اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب  
 علیہم وَلَا الضَّالِّینَ فرماتا ہے یہ ہے واسطے بندے میرے کے تیرے بندے کے لئے  
 ہے جو اسے مانگا مسواک والا مسلم معلوم ہوا کہ اول اس سورہ کا ثابہ آخر اس کا  
 ہے کتاب دین خالص ہیں تیس ولبیلین اس سورت سے اذبات توحید پر نکالی ہیں وتمام  
 لازمی نے دس ہر مسئلے معلوم مختلف کے تھا اس سورہ سے برآمد کئے ہیں اس سورت کی  
 جامعیت کا کیا شکا نا ہے اسکے فقائل بیت میں کچھ نزل الابرار وغیرہ میں لکھے گئے ہیں جنہ  
 ابن عباس میں اس سورت کو ادرعائیم سورۃ بقرہ کو دو نور فرمایا ہے تہہ کہا ہے کہ میرے  
 دونوں نور کسی پیغمبر کو پہلے اس سے میں نے جو کوئی ایک حرف بھی ان دونوں کا پڑھ لیا  
 اس کو وہ نور دیا جاوے گا مسواک والا مسلم

## بیان پڑھنے سورۃ بقرہ آل عمران کا

حدیث ابی ہریرہ میں مروفا آیا ہے تم مت کرو اپنے گھر و گھر مقبرہ شیطان اس گھر سے ہاگہا  
 ہے حسین سورۃ بقرہ پڑھتی جاتی ہے مسواک والا مسلم  
 ابو امامہ کالغظ مرفوع یہ ہے تم زہرا دین پڑھو یعنی بقرہ و آل عمران یہ دونوں روئیں گے طرف  
 سے اپنے صاحب کے بقرہ پڑھو اس کا لینا برکت ہے اس کا چوڑا حشر ہے باطل والے اس کو  
 محبین لے سکتے معاویہ نے کہا اہل باطل باطل سے ابھگے ساحر جادوگر ہیں مسواک والا مسلم ابو ہریرہ



مرفوعا کہتے ہیں ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے قرآن کا کوہان سورہ بقرہ ہے اس سورت میں  
ایک ایسی آیت ہے جو سب آیتوں کی سید ہے سواۃ الترمذی عالم کا لفظ یہ ہے نہیں پڑی  
باقی وہ آیت کسی گہرین اور اوسین شیطان جو مگر وہ وہاں سے نکل بھاگتا ہے وہ آیت  
آیۃ الکرسی ہے تامل بن سعد کی روایت میں مرفوعا یوں آیا ہے کہ جو کوئی سورہ بقرہ کو ایک رات  
اپنے گہرین پڑھتا ہے شیطان تین رات تک اس گہرین میں نہیں گستاخہ کوئی اس کو دین میں  
پڑھتا ہے شیطان تین دن تک وہاں نہیں جاتا سواۃ ابن حبان عثمان بن بشیر مرفوعا  
مروی ہے لکھی اللہ نے ایک کتاب پہلے پیا کرنے آسمان وزمین سے دو ہزار برس اوتارین  
اوس کتاب میں دو آیتیں جنہر سورہ بقرہ ختم کی گئی ہے یہ دونوں آیت کسی جنگل میں پڑھیں  
جا تین تین رات گزیر شیطان پاس اس کے نہیں جاتا سواۃ الترمذی ابو ذر کی حدیث میں  
مرفوعا یوں آیا ہے کہ اللہ نے سورہ بقرہ کو آیت پر ختم فرمایا ان دونوں کو مجھے اوس خزانہ  
سے نکالا کہ وہاں جو نیچے عرش کے ہے سو تم ان آیتوں کو سیکھو اپنی عورتوں کو اپنے بچوں کو  
سکھانا کہ یہ دونوں ضلوتہ و قرآن و دعائیں سواۃ الحاکم عبید بن عمیر کہنا رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اور تری چھ ایک رات ایک آیت افسوس ہے اوس کے لئے  
جسے اوس کو پڑھا کر اوسین سوچ دیکھا ان فی خلق السموات والارض واختلاف الليل  
والنهار آیۃ کلہا سواۃ ابن حبان ابی الدنیا کا لفظ مرفوع یہ ہے جسے پڑھا آخر  
آل عمران کا پھر سوچ دیکھا اوسین اوس کو ویل ہے دس بار اپنی اوٹلیوں سے اس کیل کو گنا اللہ  
احفظنا معلوم ہو کہ جب کسی آیت یا سورت یا قرآن کو پڑھے تو اس کے مطلب میں غور کرے  
سر سری تلفظ الفاظ پر قناعت نہ کرے کہ اس میں بے پروائی مخلوق کی امر و نہی خالق سے ثابت  
ہوتی ہے اس بے پروائی کا انجام حسرت و ندامت ہوگا :

بیان پڑھنے آیت الکرسی کا

تہذیب الیہ ابوب انصاری بن ایاب کہ شیطان اور کھانا آ کر سی تاکر کہ گیا تھا کہ تم اسکو  
 ایسے گھر میں پڑا کر دیکھی کوئی شیطان وغیرہ تمہارے پاس آدیا تو مول خدا نے فرمایا جی کھا  
 اوتنے اور وہ جو تھا ہے سواہ الزمذی معلوم ہوا کہ کسی جوڑا شخص میں جی ہول جاتا ہو  
 تہذیب کہ ان الکذوب قد یصدق اسی جگہ سے نکلی ہے اسی طرح الی بن کعب کے باپ سے  
 ایک بن کہ گیا کہ تم اپنے کو مجھے میں آتہ اگر سی رکھو پھر تمہارا غلہ جوڑی نہ جاوے گا کہ تم لوگ انہوں  
 حملے سے سکرو پایا جی کھا اوس خبیث نے سواہ ابن حنان میں من اوس کو بھی کا حکم ہرایا کرنا  
 تھا اتنی س کعب سے پوچھا تھے معلوم ہے کہ کوئی بڑی آیت قرآن کی تیرے پاس ہے انہوں نے  
 کھا آتہ اگر سی اگے مجھے یہ بات نہ ذکر فرمایا لہذا العلم ابا المنذر سواہ مسلم یعنی کہ جو  
 علم مبارک ہوا ابو مسدس کی کیت تھی احمد داسانی شیبہ کی رعایت میں اتنا اور ایاب کہ قسم ہے  
 صدائی اس آیت کے ایک زبان دو ہونٹ میں یہ پاس ساق عرض کے اپنے مالک کی تقدیر کرنی  
 ہے اوپر کر چکا ہے کہ یہ سب آیاتوں کی سیبہ اسکے فضائل کتبہ از کار میں مستکتہ ہیں۔  
 مول لاکر اس کو فیکو وریا کہ لا یحان کو بڑ ہو حال کمال جاوے گا انشاء اللہ تعالیٰ ۔

## بیان پڑہنے سورہ کھف او اسکے اول آخر کا

حدیث ابوالدھاری میں مروا آیا ہے کہ جسے حفظ کین دس آیتیں اول سورہ کھف کی وہ سچ گیا  
 دجال سے سواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہ ہے جسے پڑہیں تین آیتیں اول سورہ کھف کی وہ محفوظ  
 رہے گا فتنہ دجال سے اسوقت میں ہر مسلمان کو یاد کر لینا ہے یاد آیت مذکور کا بہت ضرور ہے  
 اسلئے کہ زمانہ خروج دجال کا سر پو آگیا ہے صبح شام ہی ملتی نظر آتی ہے اٹل او سکے فتنے سے بھاگو  
 سبکو سہارے ابو سعید خدری مروا کہتے ہیں جسے پڑا سورہ کھف کو جس طرح پر وہ اور تری  
 ہے تو اسکے لئے وہ دن قیامت کے پور ہو جاوے گی او سکی جگہ سے مکہ معظمہ تک آمدیث سواہ  
 الحاکم جمعہ و مستب جمعہ کو پڑہنا اس سورت کا بڑی فضیلت رکھتا ہے حدیث میں ہی آجکا ہے

## بیان پڑھنے سورہ یس کا

محقق بن سيار کی حدیث میں فرمایا ہے یس قرآن کا دل ہے جو کوئی شخص اس کو بار بار دہرنا سے  
 انہی و دار آخرت پڑھتا ہے وہ بخشا جاتا ہے تم اس کو اپنے مردوں پر پڑھا کر وہاں اللہ سائی  
 اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر وقت نزع یہ سورت نہیں پڑھی ہے تو بعد قبض روح ہی  
 پڑھنے کو مضائقہ نہیں ہے کیونکہ منطوق صریح لفظ حدیث کا یہی ہے کہ مرد اور اس سے محقق لینے  
 بین اقل کا لفظ مرفوع ہے کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے قرآن کا دل یس ہے اس لئے اس کو  
 پڑھنے پر دس بار قرآن کا پڑھنا لکھا ہے سواہ الزمذنی اگر کسی کو ایسی توفیق حاصل ہو  
 کہ اس کو دل اور قرآن کا دل اور قرآن کا دل یکجا قرار ہم ہو جاوے تو پھر یہ پڑھنا نور  
 علی نور ہو جاوے گا کچھ اور ہی برکت و رحمت کا ظہور و کما و گیا

سن و پڑ واد و بلسل جہر کجا بستند چشم بد و ور کہ جمع اند پریشا نے چند

جند برفروغا کتے ہیں جسے پڑھی یس ایک رات اس کے لئے وہ بخشا گیا سواہ مالک

## بیان پڑھنے سورہ تبارک الذی کا

ابو ہریرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن میں ایک سورت ہے  
 تیس آیت کی اس نے شفاعت کی ایک آدمی کی یہاں تک کہ وہ بخشا گیا وہ سورت تبارک الذی  
 بیدک الملائک ہے سواہ الزمذنی ابن عباس کی حدیث میں اس سورت کو نافع منجیہ فرمایا  
 ہے یعنی عذاب قبر سے نجات دینے والی ہے سواہ الزمذنی دوسرے لفظ یہ ہے میں چاہتا  
 ہوں کہ یہ قبر میں کے ولین ہو سواہ الحاکم حدیث ابن مسعود میں آیا ہے کہ قبر میں آدمی  
 کے پاس پاؤں کی طرف سے پھر سینہ کی طرف سے یا پیٹ کی طرف سے پھر سر کی طرف سے فرشتے آتے  
 ہیں اور اسے کہا جاتا ہے کہ تمہارا راستہ اس طرف سے نہیں ہے یہ شخص سورہ ملک پڑھتا تھا تو یہ

مانع ہے عذاب قبر سے اسکا نام توریت میں سورہ ملک پختہ ایک رات اوکو پڑھا رہے  
 بہت اچھا پاکیزہ کام کیا سداۃ الحاکم و هو صحیح الاسناد و هو فی النساء فی شخص و لفظ  
 نسائی کا یہ ہے جسے پڑھا اوکو ہرگز منع کیا اوکو خدا نے بسبب اس سورت کے عذاب قبر سے  
 اجماع رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اسکا نام مانع رکھتے تھے اتنے امام جعفر صادق  
 رضی اللہ عنہ اس سورت کو دو رکعت نفل میں بعد نماز عشا پڑھا کرتے تھے یہ طریقہ بہت آسان

## بیان پڑھنے قل ہو اللہ احد کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا قل ہو اللہ احد  
 پڑھتا تھا فرمایا واجب ہو گئی پوچھا کیا چیز فرمایا جنت احدیث سداۃ مالک و در سلفظ انکا یہ  
 فرمایا جمع ہو جائے میں قرینت قرآن پڑھنا کچھ لوگ جمع ہو گئے پھر باہر نکلے سورہ قل ہو اللہ  
 پڑھی فرمایا یہ برابر تہائی قرآن کے ہے سداۃ مسلم ابوالدرداء کا لفظ یہ ہے اللہ نے قرآن  
 کو تین جز کیا ہے قل ہو اللہ ایک جز ہے ابزار قرآن سے سداۃ مسلم ابویوب کا لفظ یہ  
 جسے اوکو پڑھا اسنے تہائی قرآن پڑھا سداۃ الترمذی ابوسعید کا لفظ نزو یک بناری کے  
 یوں ہے انہما تعدل ثلث القرآن معلوم ہوا کہ جو کوئی تین بار اوکو پڑھتا ہے وہ گویا سارا  
 قرآن پڑھتا ہے اس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی سے کہا تو نے  
 بیاہ کیا ہے اسنے کہا میرے پاس کیا ہے جو میں بیاہ کر دن فرمایا کیا تیرے پاس قل ہو اللہ احد  
 نہیں ہے کہا ہاں فرمایا ثلث قرآن ہے سداۃ الترمذی معلوم ہوا کہ تعلیم اس سورت کی جگہ  
 ہو کر جو سکتی ہے حدیث مانعہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی  
 کو ایک چوٹے سے لشکر کا افسر بنا کر بھیجا تا وہ ہر ناد کو قل ہو اللہ احد پڑھ کر تاجب لوگ پھر آئے  
 حضرت سے ذکر کیا فرمایا اس سے پوچھا یا کیوں کرتا ہے اسنے کہا یہ سورت رحمن کی صفت  
 ہے میں اس کے چہرے کو دوست رکھتا ہوں فرمایا اس سے کہدوا اللہ اوکو دوست رکھتا ہے

سرواۃ الشیخان اسکو بخاری و ترمذی نے بھی انس سے منقولہ روایت کیا ہے آخر حدیث میں  
 یہ بھی آیا ہے کہ جب اوس سے کہا کہ تو کیوں ہر رکعت میں اسی سورت کو پڑھتا ہے تو اوس نے  
 کہا میں اسکو دوست رکھتا ہوں فرمایا جہک ایاھا ادر خلک الجنۃ اسکی محبت تھو کہو بہشت میں  
 لینا تو یہی معلوم ہوا کہ اگر کسی سورت کی ہر رکعت نماز میں درست ہے ۛ

## بیان پڑھنے معوضین کا ۛ

عقبہ بن عامر فرماتے ہیں تو نے نہیں دیکھا کہ آجکی رات ایسی آیتیں آتی ہیں کہ اوں  
 جیسی آیتیں نہیں دیکھیں قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس سرواۃ مسلم ہو  
 کالفظ یہ ہے کہ مجھ سے کہا میں تمکو بہتر سورتیں نہ سکھاؤں پھر ان دونوں کو بتا کر کہا تو نہ  
 مانگا کہ ساتھ انکے نہیں تعوذ کیا کسی نے مثل انکے ابن حبان کالفظ یہ ہے اگر تم سے ہو سکے  
 تو تو کسی نماز میں انکو فوت نہ کیا کر سرواۃ النجا کو بغض ہذا و قال صحیح الامتاد ۛ

## کتاب الذکر والدعاء

## بیان ذکر خدا کا کئے ۛ

ابوہریرہؓ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں  
 ہوں پاس گمان بندے اپنے کے اور میں ہوں ساتھ اوسکے جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اگر  
 اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں ہی اوسکو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ میری یاد جمع میں  
 کرتا ہے تو میں ہی اوسکا ذکر اوس مجمع میں کرتا ہوں جو اسکے مجمع سے بہتر ہے وہ اگر ایک باشند  
 جہ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک گزاؤں سے قریب ہوتا ہوں اور جو وہ ایک گز جہ سے  
 قریب ہوتا ہے تو میں ایک باغ اوس سے قریب ہوتا ہوں وہ اگر میری طرف پکارا کرتا ہے تو  
 میں اوسکی طرف دوڑ کر جاتا ہوں سرواۃ الشیخان معلوم ہوا کہ ذکر خدا کا تنہا جی میں کرنا

یا مجلس میں کرنا دونوں درست ہیں تو ہر لفظ انکار فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کتنا ہے میں  
 ہمراہ اپنے بندے کے چوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے دونوں ہونٹاؤں کے ہلتے ہیں سواہ این  
 صاحبۃ معلوم ہوا کہ مجرد حرکت لب پر بسبب ذکر کے یہ فضیلت حاصل ہوتی ہے واللہ اعلم  
 ابوالموارق کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں اگر راسب معراج ہوں  
 ایک شخص پر جو نور عرش میں غائب تھا چٹکے گا یہ کوئی فرشتہ ہے کما نہیں پوچھا کوئی نہیں ہے  
 کما نہیں پوچھا کہ کون ہے کما ایک آدمی ہے جسکی زبان دنیا میں خدا کے ذکر سے ترستی تھی  
 دل اور کاسمیر میں لگا رہتا تھا ان باپ کو پیرا نہیں کستا تھا سواہ ابن ابی الدنیا ص صلا  
 ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یوں ہے کیا خبر دونوں میں کو بہتر حال تمہارے کی جو نزدیکی تھا  
 مالک کے ازکی ہے درجوں میں اسنے ہے سونے چاندی کے خربچا کرنے سے اس سے بھی بہتر ہے  
 کہ تم دشمن سے ملکر اونکی گردن مارو وہ تمہاری گردنیں امیرن کما بان فرمایا ذکر اللہ تعالیٰ  
 کا تعاد بن جہل نے مرفوعا کہا ہے کوئی شے ذکر اللہ سے بڑھ کر نجات دینے والی عذاب خدا سے  
 نہیں ہے سواہ الزمذنی ابن عباس مرفوعا کہتے ہیں جو کوئی تم میں عاجز ہو رات کی شفقت  
 سے مال کے خنچ کرنے سے بخل کرے دشمن جو لوگ نے میں بڑولی کرے آؤ سکو چاہے کہ ذکر اللہ سے  
 کیا کرے سواہ الزمذنی ثوبان نے کہا جب یہ آیت اوتری والذین یکنزون الذهب  
 والعصبة ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے بعض اسفار میں بعض اصحاب نے  
 کما یہ آیت سورۃ چاندی کے حق میں اوتری ہے گاش چکو معلوم ہوا کہ کون مال چاہا ہے جسکو  
 ہم کیون فرمایا افضل مال زبان ذکر قلب شاکر بنی ابی انذر ہے جو ایمان پید کرے سواہ  
 الزمذنی ابن عباس نے مرفوعا کہا ہے چار چیزیں ہیں جسکو وہ ملین اور سکودنیا و آخرت  
 کی خیر ملی ایک دل شکر گزار دوسرے زبان ذاکر تیسرے بدن صابر چوتھے بنی جو اپنی جان و  
 مال میں کوئی گناہ شومہ کا نہیں کرتی ہے سواہ الطبرانی ابو موسیٰ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ  
 مثال اور سکی جو ذکر رب کا کرتا ہے اور نہیں کرنا اتسی ہے جیسے مثال زندہ و مردہ کی مثال اچھا

ابو ہریرہ کی روایت میں آیا ہے کہ ایک بار رسول خداؐ کی راہ میں جہان پہاڑ پر چلے جاتے تھے فرمایا چلے جاؤ یہ جہان ہے مقرر و ن آگے بڑھ گئے گناہ مقرر و ن کون لوگ ہیں فرمایا جو خدا کا ذکر بہت کرتے ہیں سواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہ ہے وہ لوگ ہیں جو فریضہ میں ذکر خدا پر ذکر ان کے بوجہ دن قیامت کے اتار دیا گیا تھے اور سدن ہلکے ہلکے ہو کر آویس گئے ع سبک بار مردم سبکتا رہندہ ابو ہریرہ کی حدیث میں آیا ہے اگر ایک آدمی کی گود میں درہم ہوں وہ اذکو تقسیم کرے اور سب شخص ذکر اللہ کرتا ہے تو ذکر اور اس سے افضل ہو گا دوسری روایت یوں ہے کہ کوئی صدقہ ذکر اللہ سے افضل نہیں ہے سوا کا الطبرانی آسمان نے کہا اسے رسول خداؐ جہنم کو کچھ وصیت کرو فرمایا تو گناہوں کو چھوڑ دے یہ افضل ہجرت ہے فرائض کی محافظت کر یہ افضل جہاد ہے اللہ کا ذکر بہت کر تو اللہ کے پاس کوئی چیز زیادہ ترجیح دینا لایا گی جتنا کہ اس کی کثرت ذکر کو لایا گی سوا کا الطبرانی ۴

## بیان جمع ہونے کا ذکر خدا پر

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ کے فرشتے ہیں وہ راہوں میں اہل ذکر کو ڈھونڈتے پرتے ہیں جب کسی گروہ کو پاتے ہیں کہ وہ ذکر خدا کرتا ہے تو پکارتے ہیں آؤ آؤ اپنے کام کو وہ سب اکراؤ گوا اپنے پروں سے آسمان تک چڑھتے ہیں اللہ اون سے پوچھتا ہے حالانکہ خوب جانتا ہے میرے بندے کیا کہتے ہیں یہ کہتے ہیں تیری تسبیح تکبیر تحمید تجلیل کرتے ہیں فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھ دیکھا ہے یہ کہتے ہیں واللہ جہنم میں دیکھا فرماتا ہے ہلا اگر یہ جہنم دیکھتے تو کیا کرتے یہ کہتے ہیں کہ اور زیادہ عبادت کرتے بہت سی تحمید تسبیح کرتے فرماتا ہے اچھا یہ پر کیا مانگتے ہیں کہتے ہیں جنت فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے کہتے ہیں واللہ نہیں دیکھا فرماتا ہے ہلا اگر یہ دیکھتے تو کیا کرتے یہ کہتے ہیں اگر دیکھ پاتے تو اور بھی زیادہ حرص و طلب و رغبت کرتے فرماتا ہے کس چیز سے

بنام مانگتے ہیں یہ کہتے ہیں آتش و دوزخ سے فرما ہے کیا اوسکو دیکھا ہے کہتے ہیں نہیں بچا  
 ہے فرما ہے بلا اگر اوسکو دیکھتے تو کیا کرتے کہتے ہیں خوب ہی جاگتے بہت ڈرتے فرما ہے فر  
 گوار رہو میں انکو بخشہ یا ایک فرشتہ کتاب ہے ملاں تنص انہیں سے نہیں ہے وہ تو کسی کام کو  
 آئندہ ہمارا ہے ہم القوم کا یشتی چند جلیسہ ہر وہ قوم ہے کہ انکے پاس کو بیٹھنے والا  
 ہی بہت نہیں رہتا سواہ الیخا سری واللفظ لہ

شعیدم کہ در سوزامید و بیم

یدان رہد فیکان بنشد کہ بیم

یہی مضمون نزدیکیا مسلم کے بھی اور الفاظ سے آیا ہے معاویہ کی حدیث میں مرفوعاً یون گیا ہے  
 کہ نیکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک حلقہ اصحاب پر اویسے پوچھا تم کسے بیٹھے ہو کہا  
 اللہ کا ذکر کرتے ہیں اللہ نے ہمارے دین اسلام کی ہر اچان رکھا آپ پر ہم خدا کی حمد کرتے ہیں فرمایا  
 انکو قسم ہے اللہ کی قسم جو اسی بیٹھے ہو کہا ہاں فرمایا بیٹھے ہو کسی سمت کے سبب قسم نہیں دلائی  
 کہن میرے پاس جبریل آئے مجھ کو خبر دی کہ اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے تمہارے ساتھ فرماتا  
 ہے سواہ مسلم جابر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہر نکل کر فرمایا مالہ لوگو اللہ  
 کے فرشتے ہیں مجالس ذکر پڑھتے جاتے چلتے پرتے بیٹھے ہیں سو تم جنات کے چمنوں میں چروکھا  
 جنت کے چمن کمان جن فرمایا یہی ذکر کی مجلسیں ہیں سو تم صبح شام ذکر کیا کرو خدا کا ہے نبی  
 میں یاد رکھا کرو جب کا جی یہ چاہے کہ وہ اپنا مرتبہ نزدیک خدا کے معلوم کرے تو اوسکو چاہی  
 کہ اللہ کا مرتبہ اپنے نزدیک دیکھے کہ کتنا ہے کیونکہ اللہ بندے کو اسی درجے میں ادا فرماتا ہے  
 جس درجے میں بندے نے اوسکا ادا کیا ہے سواہ الحاکم معلوم ہوا کہ جو کوئی خدا کو نذر  
 پوچھتا خدا اوسکو نہیں پوچھتا جو بندہ خدا کا قدر دان ہے خدا ہی اوسکا قدر شناس ہے  
 ابوا کہ رد اور فرماتے ہیں اللہ مبعوث کر لگا کچھ قوموں کو دن قیامت کے اونسے موضع پر نذر  
 ہونگے وہ سو تیوں کے متیر پر ہونگے لوگ اوپر رشک کرینگے جیہ نہ انبیاء ہیں نہ شہداء ایک اہل  
 نے کشنوں کے بل کمرے جو کر عرض کیا کہ ہمیں بتائے کہ یہ کون لوگ ہیں ہم اوکو پہچان رکھیں



فرمایا یہ محبت والے ہیں اللہ کے لئے مختلف قبائل سے متفرق شہزادوں سے جمع ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں سداۃ الطہران ابو ہریرہ و ابو سعید کا لفظ مرفوع یوں ہے نہیں بیٹھی کوئی قوم کہ اللہ کا ذکر کرے مگر گہر لیتے ہیں اور کونفرشتے ڈھانپ لیتی ہے اور کورحمت اور تڑپا ہے اور پیر ول کا آرام ذکر کرتا ہے اللہ اور نکاح اور کون کون میں جو اس کے پاس ہیں اس کو سلم نے روایت کیا ہے :

## بیان ان کلمات کا جو مجلس کی کثیپ کا کفارہ جاتے ہیں

ابو ہریرہ کی روایت میں مرفوعاً آیا ہے جو کوئی بیٹھا ایسی مجلس میں جہاں بہت سی کثیپ ہوئی ہے تو وہ اونٹن سے پہلے یوں کہ سبحانک اللہم بحمدک اللہم ان لا الہ الا انت سبحانک و اقرب الیہ بحمدک جو کچھ اس سے اس مجلس میں ہوا ہے وہ بخشہ واجباً و یگانہ سداۃ الترمذی یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ سلمیٰ میں نزدیکاً بواوہ کے بھی آیا ہے نسائی نے اس دعا کو حدیث عائشہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے رافع بن خدیج کی حدیث میں بعد لفظ الیہ کے اتنا اور زیادہ آیا ہے عملت سوء و ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت پھر فرمایا قبل نے کہا ہے ہن کفارات المجلس یعنی یہ کلمے مجلس کی مہر وہ گوئی کے کفارہ ہیں سداۃ الترمذی

## بیان کئے لا الہ الا اللہ کا

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہیں نہیں کہا کسی بندہ نے لا الہ الا اللہ لکن کمال جاتے ہیں اس کے لئے دروازے بہشت کے یہاں تک کہ پہونچتا ہے یہ کلمہ عرش تک جب تک کہ وہ کبار سے بچتا رہے سداۃ الترمذی و سداۃ لفظ مرفوع انکا یہ ہے جس نے کہا لا الہ الا اللہ نفع کر گیا اس کو کبار نہ ایک دن کسی زمانہ میں پہونچا ہوا اس کو پہلے اس سے جو کچھ کہ پہونچا ہو سداۃ الطہران یہ حدیث بڑی بشارت ہے واسطے مومنین کے معلوم ہوا کہ اخلاص و توحید ضرور رہی پہنچی ہے گو بسبب مہویت کے پہلے عذاب ہو چکا ہو حدیث ابو سعید خدری میں رسول خدا صلی اللہ علیہ

آیا ہے کہ وہی علیہ السلام نے کہا ہے رب ایسی چیز سکھاؤ جس سے تیرا ذکر کیا کروں تجھ کو  
 اور اس کلمے سے بھلا کروں فرمایا لا الہ الا اللہ کہ کما یہ توتیرے سارے بندے کہتے ہیں میں  
 خاص اپنے لئے چاہتا ہوں فرمایا اے موسیٰ ساتون آسمان ساری زمینیں اگر ایک پتے میں  
 ہوں اور لا الہ الا اللہ ایک پتے میں تو اسی کلمہ کا پتہ جگہ جاویگا مرواہ النسائی جابر  
 کی روایت میں فرمایا افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے افضل دعا الحمد للہ ہے مرواہ النسائی  
 حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے تم نازہ کرو اپنے ایمان کو کما کیونکر فرمایا لا الہ الا اللہ بہت  
 کہا کرو مرواہ احمد معلوم ہوا کہ نازگی ایمان کی ذکر تومید سے ہوتی ہے ووسلنظرا نکاہت  
 بہت گواہی دیا کرو لا الہ الا اللہ کی چٹاس سے کہ تمہارے اور اسکے بیچ میں کوئی حائل  
 ہوا سکوا ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے کیا خبر خروں میں تگو وصیت نوح  
 کی اپنے بیٹے کو کہتا ہوں فرمایا نوح نے اپنے بیٹے سے کہتا ہوں میں تجھ کو دو باتوں کی وصیت کرتا ہوں  
 ایک لا الہ الا اللہ کہنے کی اگر اس کو ایک پتے میں رکھا جاوے اور دوسرے پتے میں سارے  
 آسمان وزمین ہوں تو وہی پہلے ہماری ہوگا آں اگر کوئی ملحق ہوگا تو یہ کلمہ اس کو توڑ کر خدا  
 تک جا پہونگیگا احسن مرواہ البزار

## بیان کہنے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کا

ابو یرب کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ  
 لا شریک لہ لا الہ الا اللہ واللہ وحدہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ واللہ وحدہ لا شریک لہ  
 اولاد اسماعیل علیہ السلام سے آرا دئے مرواہ التیحاں روایت یعقوب بن عاصم میں ورو  
 صحابی سے مرفوعاً یوں آیا ہے کہ نہیں کہتا کوئی بندہ اس کلمے کو اخلاص و صوح قصد کی کتابت  
 چہر زبان اور کے ساتھ اس کلمے کی گویا ہوتی ہے مگر ہاڑ تلبے اللہ اسکے لئے آسان کو کہتا  
 ہے آسان سے طرف اور کے جس بندے کی طرف خدا دیکھتا ہے اس کا حق ہے کہ جو وہ مانگے

و یا جابر سے روایۃ النسائی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جابر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر دعا وہ دعا ہے جو دن عرفہ کے کسی جاتی ہے بہتر بات جو مینے اور مجھ سے  
پہلے اور پیغمبروں نے کسی سے ہی کلمہ ہے روایۃ الترمذی ۵

## بیان تسبیح تھلیل تکبیر تحمید کا

حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے دو کلمے ہیں زبان پر بلکہ ترازو میں بہاری رحمن کو دوست  
سبحان اللہ و محمد ص سبحان اللہ العظیم روایۃ الشیخان بخاری نے اپنی صحیح کو ابن حجر  
نے بلوغ المرام کو اسی کلمہ پر ختم کیا ہے خاتمہ مسک الختام کا بھی یہی کلمہ ہے و اللہ احمد ابو ذر کا لفظ  
مرفوع یہ ہے کیا خبرندون میں تجھ کو محبوب تر کلام کی نزدیک اللہ کے مینے کہا ان فرمایا سبحان  
اللہ و محمد ص روایۃ مسلم روایت ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے کہ جس نے اس کلمے کو کہا اس کے لئے  
جنت میں ایک درخت لگا یا گیا روایۃ اللہ اس ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جس کو رات کی شقت  
سے ہول آوے مال خرچ کرنے سے بخل کرے دشمن سے لڑنے میں ہزدلی کرے تو وہ اس کلمے کو بہت  
کہا کرے یہ کلمہ دوست تر ہے خدا کو ایک پہاڑ ہر سو نا خرچ کرنے سے راہ خدا عزوجل میں روایۃ  
الطبرانی ابو ہریرہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جس نے یہ کلمہ کہا ایک دن میں سو بار بخشے گئے  
گناہ اس کے گویا برابر جاگ دریا کے ہوں روایۃ مسلم غیر کتے ہیں میں پاس رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کے تھا فرمایا کیا ایک تم میں کا عاجز ہے اس بات سے کہ ہر دن ہزار نیکیاں کمائے  
ایک سائل نے کہا بھلا یہ کون کما سکتا ہے فرمایا جو کوئی سو بار تسبیح کرتا ہے اس کے لئے ہزار حسد  
کئے جاتے ہیں ہزار عظیمہ دور ہوتے ہیں روایۃ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اگر میں  
سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کون تو جیسے سورج نکلا ہے اوس سے  
بی زیادہ جھکو محبوب ہے روایۃ مسلم یعنی ساری دنیا سے یہ کلمہ کمنا زیادہ عزیز ہے حمزہ  
بن جذب کا لفظ یہ ہے کہ یہ چاروں کلمے احب الکلام ہیں نزدیک خدا کے کچھ ضرر نہیں جس

کئے سے تو چاہے شریعہ کو سواۃ مسلم حدیث الیٰ بریرہ میں فرمایا ہے میرے لئے پرانے سے ایک درخت  
 تیرے لئے جنت میں لگا یا جاتا ہے سواۃ ابن مکیجۃ ابن سعود و فرماتے ہیں رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ملاقات ہوئی محمد سے شب معراج میں ابراہیم علیہ السلام سے  
 کہا اے محمد تم اپنی امت کو ہمارا سلام کو اور کہدو کہ جنت پاکیزہ مٹی میں بانی پڑ پر ہے آبادی  
 اور سکی ہی چاروں کئے ہیں سواۃ اللہ و مادی آم ہانی نے کہا اسے رسول خدا میں بوڑھی ضعیفہ  
 ہو کئی کوئی کام بناؤ جو کروں فرمایا بیسج کر سو بار یہ برابر آزا کو نہ سو گردن کے ہے اولاد و سبیل  
 سے حمد کر سو بار یہ برابر آزا کو نہ سو گردن کے ماہ خدا میں مع زمین و لکام کے نکسیر کہ سو بار  
 یہ برابر دینے سواۃ قلاۃ دار کہ ہے تلیل کر سو بار یہ کلمہ آسمان و زمین کو بہر دیتا ہے اور  
 اور من تیرے مثل سے بہتر کیہ کا عمل اور پر سجاو لگا کر جو کوئی تیری طرح کرے سواۃ احمد حدیث  
 الیٰ ذرین آیا ہے کچھ لوگوں نے کہا اے رسول خدا لگے الدار لوگ اجر تار پڑتے ہیں پاری طرح  
 روزہ رکھتے ہیں صدقہ دیتے ہیں مال زائد سے فرمایا کیا اللہ نے تمہارے لئے صدقہ کی چیز مقرر  
 نہیں کی ہے ہر بیسج صدقہ ہے ہر کبیر صدقہ ہے ہر تحمید صدقہ ہے ہر تلیل صدقہ ہے ہر تبرع صدقہ  
 صدقہ ہے ہر نئی حق المکر صدقہ ہے ہر تماری شرمگاہ میں صدقہ ہے الحدیث سواۃ مسلم ابو  
 سلمیٰ راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے فرمایا ماہ ماہ یہ پانچ  
 چیزیں کس قدر ترازو میں ہماری میں چار تو کبھی کئے فرمائے پانچویں چیز وادار صلح بتایا کہ جسکے لئے  
 ہر مرد مسلمان اسید اجر کی رکنا ہے سواۃ الشافی مانفک کی حدیث میں فرمایا آیا ہے ہر انسان  
 تین سو ساٹھ جوڑ پر پیدا ہوا ہے جسے بکسیر بیسج تلیل استغفار کی مسلمانوں کی راہوں سے کوئی  
 پتہ یا کاشا یا پچی الگ کر دی تبرع و نہی من المکر کیا مطابق عد و مذکور کے وہ اس راہ  
 و نزع سے الگ ہو سواۃ مسلم ابوسعید خدری کی روایت میں آیا ہے فرمایا کہ تم باقیان صاحبان  
 بست کہا کرو پوچھا کیا ہے فرمایا بکسیر تلیل تسبیح الحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم  
 سواۃ الشافی ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے فرمایا اور تھا لو اپنی اپنی سیر کہا کیا کوئی دشمن آیا ہے

فرمایا نہیں لیکن ہر تمہاری آتش دوزخ سے یہ ہے یعنی چاروں کلمہ مذکور یہ آونیکے رنیت  
 کے نجات دینے والے پیچھے لگے ہوئے وہن الباقیات الصالحات مرواۃ النسائی نعمان  
 بن بشیر مرفوعاً کہتے ہیں کہ تم جو اللہ کے جلال کا ذکر کرتے ہو بخدا اسکے ایک ہی تسبیح تبدیل تمہید ہے  
 یہ کلمے گرد عرش کے چکر مارتے ہیں مگر شمد کی طرح بنہناتی ہیں اپنے صاحب کی یاد و لاتی  
 ہیں کیا تم نہیں چاہتے کہ ہمیشہ ایک تمہارا یاد دلائے والا وہاں ہو جو دربار سے مرواۃ ابن  
 ماجہ عمر بن حصین نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا ایک تمہیں  
 کا ہر روز برابر احد کے عمل نہیں کر سکتا ہے کہا ہاں کون کر سکتا ہے فرمایا تسبیح تبدیل تحمید تکبیر  
 احد سے ہی بڑی ہے مرواۃ النسائی یعنی ہر کلمہ پہاڑ مذکور سے کلان تر گران تر ہے ابو ہریرہ  
 کی حدیث مرفوعہ میں آیا ہے جب تم گزرو ریاض جنت پر تو چکر دو پوچھا وہ کیا ہیں فرمایا تسبیح  
 کہا چرنا کیا ہے فرمایا یہ چاروں کلمے کہنا مرواۃ الترمذی انس بن مالک کا لفظ مرفوع  
 یہ ہے کہ دیر اللہ کی طرف سے ہوتی ہے جلدی شیطان کی طرف سے اللہ سے زیادہ کوئی  
 عذر دینا نہیں ہے نہ کوئی کلمہ الحمد اللہ سے زیادہ اسکو محبوب ہے مرواۃ ابو یعلیٰ ابو ہریرہ  
 مرفوعاً کہتے ہیں جو بات الحمد اللہ سے شروع نہیں کی جاتی وہ اجزم ہے یعنی بے برکت مرواۃ  
 ابو داؤد

## بیان جوامع تسبیح و تحمید کا

جو یہ کہتی ہیں ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے پاس سے باہر گئے ہر وقت  
 چاشت پھر گئے یہ بیٹی و بیٹے پڑھتی تھیں فرمایا تو اسی حال پر ہے جس میں تھا جو چور کر گیا  
 تھا کہا ان فرمایا اپنے بعد میرے پاس سے جانے کے چار کلمے ہیں بار کہے اور کہو اگر تیرے سارے  
 سے تو لا جاوے تو وہی کلمے ہماری تکلیف کے سبحان اللہ والحمد للہ عدد خلقہ و  
 رضا نفسہ و مداد کلماتہ مرواۃ النسائی

## بیان کنے لاجول لا قوۃ الا باللہ کا

ابو موسیٰ سے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا کرو یہ ایک خزانہ ہے جنت کے خزانوں سے  
سوا کہ الترمذی دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ آیا ہے ولا حولاً ولا قوۃ الا باللہ  
فرمایا یہ کلمہ ننانوے بیماری کی دوا ہے سب سے زیادہ سہل اور نیشن و غم ہے سواہ الحاکم  
حدیث ابی ایوب میں اس کلمہ کو غراس جنت ٹھیرا ہے سواہ ابن حبان ۔

## بیان ات دن کے وظیفہ کا

پہلے ایک حدیث مرفوع ابن مسعود کی گزر چکی ہے کہ جسے دوا ستین آخر ترہ کی ملنے کو پڑھیں  
وہ اسکو کفایت کر جاتی ہیں سواہ الشیخان یعنی عوض قیام شب کے ہوتے ہیں یا آفات سے  
بچاتی ہیں یا ہر شیطان سے یا کافی ہیں واسطے فضل و اجر کے میں کہتا ہوں بلکہ یہ سب کام کرتی  
ہیں آتش بن لاک سے مرفوعاً آیا ہے جسے ہر دن سو بار قل ہو اللہ بڑھی اوسکے گناہ پنجادس  
مٹ گئے یہ اور بات ہے کہ اوپر کہہ کر فرض ہو سواہ الترمذی معاد میں کہا کہ حقوق عباد  
بے عفو عباد معاف نہیں ہوتے ہیں اللہم احفظنا اگر سب سے زیادہ آدمی سے یہی گناہ خلق  
ہوتے ہیں اولاد حقوق مالہ میں کا امان نہیں کرتی جو روغاً و غداً حق بجانبین لای علی عبد القیام  
حدیث عمر بن خطاب میں مرفوعاً آیا ہے جسے پڑھی یہ آیت کسی بات حق میں یوں لقا ہر روز  
الح اوسکے لئے نور ہو گا عدل انہیں سے کہ تک اوسکا عشر فرشتے کریں گے سواہ البزاز  
در حدائق نقات ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہیں جسے پڑھی سورہ واقعہ ہر رات اوسکو قیام  
نہو گا سواہ سرزین ۔

## بیان فجر کا بعد نماز فرض کے

ابو ہریرہ کی حدیث میں آیا ہے کہ جب نقرارہا جبرین نے دو تہمتوں کا گلہ کیا کہ وہ سارے بابر  
 لینگے تو فرمایا تم تسبیح تہلیل تحمید تکبیر کیا کرو چھ ہر نماز کے تینتیس تینتیس بار سوا لا الشیخان  
 دوسری روایت مسلم میں ہے کہ یہ تہمتوں سے بابر ہوا تمام آیت یہ کہ یہ ہے لا الہ الا اللہ وحدہ  
 لا شریک لہ الحمد جسے کہہ کر اس کی خطائیں بخش گئیں اگرچہ برابر پچھین دیا کہ یوں آن  
 کلون کا دس دس بار کہنا بھی بعد ہر نماز کے حدیث ابن عمر میں نزدیک ابو داؤد و ابن حبان  
 کے آیا ہے متعاف بن جبل کا لفظ یہ ہے ایک دن میرا ہاتھ تھا کہ فرمایا قسم ہے خدا کی میں تجھ کو  
 چاہتا ہوں میں نے کہا میرے ہاں باپ آپ پر قربان واللہ میں بھی آپ کو چاہتا ہوں فرمایا کسی  
 نماز کے بعد بھی ان کلون کا کہنا مست چوڑا اللہم اعنی علی ذکرک و شکرک و حسن  
 عبادک تلح معاذی اسکی وصیت چنانچہ کوئی تھی او نمون نے ابو عبد الرحمن کو او نمون نے  
 عقبہ بن مسلم کو سوا لا النساکی +

## بیان اچھے بُرے خواب کا

حدیث جابر میں مرفوعاً آیا ہے جب کوئی تم میں خواب نہ کر وہ دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھک کر  
 تین بار شیطان ربیم سے پناہ مانگے کر وٹ بدل لے سوا لا مسلم ابو سعید کا لفظ مرفوع  
 یہ ہے کہ جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے اللہ کی حمد کے خواب  
 بیان کرے اگر وہ خواب دیکھے تو وہ طرف سے شیطان کے ہے اسکی شر سے پناہ مانگے کسی  
 اسکا ذکر کرے وہ خواب کچھ نقصان اسکو نہ پہونچا و یگا سوا لا الترمذی +

## بیان نیند نہ آنیکارات کو خواب میں درجانی کا

عمر بن شعیب عن ایہ عن جبرہ کہتے ہیں اپنے فرمایا جب کوئی شخص تم میں خواب میں ڈر جائے  
 تو یوں کہے اخوذ بکلمات اللہ التامات من غضبه وعقابه وشر عباده وھن

ہمراہ الشیاطین وان یحضر و ن یہ خواب اوسکو کہہ کر نگر گیا ابن عمر و اپنی اولاد و  
 کو یہ دعا سکھاتے تھے جو پڑھا تو ایک پرچہ سے کاغذ میں لکھ کر اوسکے گھٹے میں ڈال دیتے تھے  
 سواہ الزمذنی خالد بن ولید اکثر سوتے میں ڈالتے تھے اوسکو بھی دعا سکھائی تھی  
 سواہ النخعی ۛ

## بیان گھر سے نکلنے اور مسجد میں جانے کا

انس بن مالک کی حدیث میں فرمایا ہے جب آدمی گھر سے نکلنے وقت یہ کہتا ہے بسم اللہ تو نکلے  
 علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ تو اوس سے کہا جاتا ہے یہ تمہارے گھر کا فی ہے تو نے راہ راہی  
 تو کفایت کیا گیا بچ گیا شیطان اوسے الگ ہو جاتا ہے سواہ الزمذنی و حسنہ و النخعی  
 و ابن حبان ابو داؤد و تے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ایک تیس خان دوسرے شیطان سے کہتا ہے  
 کہ اب تمہارے شخص سے کیا کام حدیث ابن عمر میں مروی ہے کہ جب آپ مسجد میں آتے کہتے  
 اعود یا اللہ العظیم و یوبیہ الکریم و سلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم  
 فرماتے ہو کوئی یہ کہے گا وہ سارے دن شیطان سے محفوظ رہے گا سواہ ابو داؤد انس  
 فرمایا اسے بیٹھے جب تو گھر میں آوے اپنے اہل پر سلام کہ یہ برکت ہے تجھ پر ہے کہ راہوں پر  
 سواہ الزمذنی ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ شیطان تمہارے پاس آکر کہتا ہے یہ  
 کہنے پیدا کیا وہ کس نے پیدا کیا یا تمہارے کہتا ہے تیرے رب کو کہنے پیدا کیا ہے سو جب یہاں تک  
 فوت ہو پونچے تو اس سے پناہ مانگے اور باز رہے سواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہ ہے کہ یونہی  
 کہے امنت یا اللہ و رسولہ احمد نے عائشہ سے اتنا اور زیادہ روایت کیا ہے کہ اس کہنے سے وہ  
 دوسرے اوسکے دل سے جاتا رہے گا و شامہ عثمان بن ابی العاص نے کہا اے رسول خدا  
 شیطان میری ہا زین آکر پڑنے میں بہلاتا ہے فرمایا اس شیطان کو خرب کہتے ہیں جب تو اوکی  
 آہٹ پاوے تو اعود یا اللہ منہ کہہ یا میں طرف تمہارا رہے کہتے ہیں ینے ایسا ہی کیا اللہ



اوسکو دور کرو یا سداۓ منہ پر یہ علاج ہے و سوسہ کا اندر نماز کے ۴

## بیان استغفار کا

حدیث طویل الی ذرین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بنی آدم تم سب گنہگار ہو مگر کوئی عافیت میں رکھا تم مجھ سے استغفار کرو میں تمکو بخشو گا الحدیث اسی حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جسے مجھ سے مغفرت مانگی اور رو جانتا ہے کہ میں بخش سکتا ہوں تو میں اوسکو بخش دیتا ہوں کچھ پر ماضین کرتا سواہ مسلم والبیہقی واللفظ کہ یہ حدیث نہایت عمدہ ہے جامع الکلم ہے اسکی شرح شوکانی نے عزلی میں تینے فارسی میں بہت بسوط لکھی ہے لائق دید ہے ابوسعید خدری کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے اکیس نے کہا تیرے عزت و جلال کی قسم ہے میں ہمیشہ تیرے بند و مکر ہوں گا جب تک کہ انکے تن میں دم ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھکو ہی میرے عزت و جلال کی قسم کہ میں برابر اکو بخشتا رہوں گا جب تک کہ یہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے سداۓ احمد والی کہ سبحان اللہ اس رحم و کرم و منت و احسان کا کچھ نہ کہنا ہے کہ ہمارا گناہ ہمیشہ لگاتار سداۓ رہتا ہے بڑی بد نصیبی ہے اوسکی جو استغفار نہیں کرتا گناہ پر جا ہوا ہے ابن عباس کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جسے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اوسکو ہر سچ سے کشا لگا ہر تنگی سے نکاسی ہر خشک دہان سے اوسکو رزق دیکھا جہان کا کچھ بھی دہیان گمان نہیں ہے سداۓ ابوداؤد عبد اللہ بن بسر کا لفظ مرفوع یہ ہے اوش شخص کو خوشی ہو جسکے ارا اعمال میں بہت سی استغفار پائی گئی سداۓ ابن ماجہ زبیر کا لفظ مرفوعاً یوں ہے جو شخص یہ چاہے کہ اپنا صحیفہ دیکر خوش ہووے تو وہ استغفار بہت کیا کرے سداۓ البیہقی ام صمد نے مرفوعاً کہا ہے کہ جب کوئی مسلمان کوئی گناہ کرتا ہے فرشتے تین گہری تک بیٹھ جاتا ہے اگر گناہ سے استغفار کر لے تو پوراوش شخص کو اوس گناہ پر آگاہ نہیں کیا جاتا ہے ابوسعید

دن نیات کے عوض اس گناہ کے مناجات ہوگا مرواہ الحاکوف ابو بکر صدیق رضی اللہ  
عہ فرما روایت کرتے ہیں جس کسی بندے سے کوئی گناہ ہو جاوے تو اس کو یہ بات یاد رکھ کر  
اپنی طرح دھڑک کر دو رکعت نماز پڑھے پھر استغفار کرے اللہ اس کے گناہ کو بخشتیگا پھر یہ آیت  
پڑھے والذین اذا فعلوا فاحشة او ظفروا لنفسهم الآية مرواہ ابو حادہ اسی  
کا مکر نام نماز تو یہ ہے یہ تو یہ بد پر گناہ کے پچھنے دل سے چاہئے (یہ بات کہنا آیت فرمایا  
ہے جسے کہنا استغفر اللہ الذی لا الہ الاہوالحی القیوم واذوب لیہ وہ بخشتیگا  
آزمیہ بخاؤ سے بہاگ آیا ہو مرواہ ابو حادہ استغفار کا بیان رسالہ محمد المصوب میں  
مفصل لکھا گیا ہے خدا تو نیک دے تو اس کو دیکھو

## بیان کثرت دعا کا

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ اللہ کتنا ہے میں ہوں پاس گمان پانچ بندے کے اور میں  
اس کے ساتھ ہوں جو وقت کہ وہ مجھ کو پکارتا ہے مرواہ الشیخان واللفظ المسلم ما  
من بشر کی حدیث میں مروی آیا ہے دعا عبادت ہے پھر یہ آیت پڑھی وقال رب انکم احق  
استجب لکم ان الذین یستکرون عن عبادتی سید خلون جہنم و احقرین  
مرواہ الترمذی و در اللفظ انک یون ہے جس کو یہ بات خوش لگے کہ اللہ اس کی دعا  
وقت سمیٹوں کے قبول فرماوے تو اس کو چاہئے کہ فراغت کے وقت بہت دعا کیا کرے مرواہ  
الترمذی لوگ مصیبت کے وقت خدا کو پکارتے ہیں ہر صبح وہ بٹا ٹل جاتی ہے تو یہ بھی خدا  
کو بھول جاتے ہیں خیر لفظ نکاحی ہے کہ کوئی چیز خدا پر دعا سے زیادہ بزرگتر نہیں ہے  
مرواہ الترمذی یعنی بندے کا دعا کرنا خدا کو بہت عزیز ہے تو یہ پیچھے اوس شخص کی  
جو خدا سے تونہ مانگے اوس وعدہ کہ شریک کو تو نہ پکارے مجھ کو مجھ کو پکارتے مجھ سے  
مانگے مانگے مجھ خدا کے سوا کسی مخلوق سے بھی کسی کا کچھ سہارا ہو سکتا ہے جو اس کو چھوڑ کر

در بدر خاک بسر پڑے پھرین لاشوں ولا قوتہ الا باللہ حدیث طویل انس بن مالک میں  
 مرفوعاً آیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم جیتا تک تو مجھ کو پکار لیگا مجھ سے امید رکھ  
 میں تجھ کو بخشا جاوے گا تو کچھ بھی کیوں نہ کرے میں پروا نہیں کرتا الحدیث مرواۃ الترمذی  
 اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے دعا درجہ اولیٰ اللہ اعظم فی وہب علی انک انتہی التوابع الاحم  
 عبادہ بن صامت مرفوعاً کہتے ہیں زمین پر کوئی مسلمان نہیں ہے کہ جو خدا کو پکارے مگر اللہ یا تو  
 اس کو دیتا ہے یا کوئی آفت اس سے پہر دیتا ہے جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا کرے  
 ایک آدمی نے کہا اب میں بہت زیادہ دعا کروں گا فرمایا اللہ سب سے زیادہ ہے مرواۃ الترمذی  
 ابوسعید کالفظ یہ ہے یا جلدی سے اس کی دعا قبول کرتا ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ کر رہا ہے  
 یا کسی بلا کو اس سے ٹال دیتا ہے احمدی مرواۃ احمد والبنیاس انس کالفظ یہ ہے تم  
 دعا کرنے سے نہ تھکو دعا کے ساتھ کوئی بلا نہیں ہوتا مرواۃ ابن حبان والحا کہ ابوبکر  
 کی حدیث میں فرمایا ہے دعا ہتھیار ہے مومن کا کم ہے دین کا نور ہے آسمان وزمین کا  
 ساواۃ الحاکم ابن عمر مرفوعاً کہتے ہیں جس کے لئے تم میں سے دروازہ دعا کا کھلا اسکے لئے  
 رحمت کے دروازے کھل گئے انکی زندگی کوئی چیز اللہ سے ہوا سکون زیادہ محبوب ہو عافیت  
 دعا نفع کرتی ہے بلا نازل وغیر نازل سے سو تم اسے بند و خدا کے دعا کیا کرو مرواۃ الترمذی  
 سلمان کالفظ مرفوع یہ ہے اللہ شرم والا کرم والا ہے اس کو شرم آتی ہے اس بات  
 سے کہ کوئی شخص اپنے ہاتھ اس کی طرف اٹھا دے اور وہ اس کو خالی نامراد پیر دے  
 مرواۃ ابو حازم ثوبان نے مرفوعاً کہا ہے پیرتی نہیں تقدیر کو مگر دعا زیادہ نہیں  
 کرتی عمر کو مگر نیکی آدمی بسبب گناہ کے محروم ہو جاتا ہے رزق سے مرواۃ الحاکم عائشہ  
 کی حدیث مرفوع میں آیا ہے بلا اور ترقی ہے دعا اس سے جا کر مٹی ہے دونوں قیامت  
 تک اوجھے رہتے ہیں مرواۃ الحاکم ابن مسعود کی حدیث میں ہے مرفوعاً تم اللہ سے اس کا  
 فضل مانگو اللہ سوال کر نیو محبوب رکھتا ہے افضل عبادت انتظار کرنا ہے کشادگی کا

سواۃ الترمذی یعنی اس بات کی راہ دیکھنا امید کہنا کہ ہماری ساری نیکی تیری در  
جہ کو کہ جو فراغت راحت لیگی ہمارے غم درد جو محسوس گا ایک عمدہ عبادت ہے کیونکہ  
اس میں رعابہ قدم انتظار میں پاس ہوتی ہے خدا سے مایوس ہونا کفر ہے رہا کہنا ایسا

## بیان اسم اعظم وغیرہ کا

ریہ وہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ ہے اللہ تعالیٰ اسألک  
مائی استعذ انک انت اللہ لا اله الا انت لا احد العلم الذی لو یلد ولو یلک  
ولو یلک لہ کفو احد فرمایا توے سوال کیا اللہ ہے اور اس اسم اعظم کے ساتھ کہ جو کوئی تو  
نام کو کہ سال کرے دیا جائے وہ مانگے تو قبول ہو سواۃ ابو داؤد و معاذ بن جبل کہتے  
ہیں آپ ایک شخص کو سنا کہ ہے یا ذا الجلال والا کرام فرمایا تیری دعا قبول ہوئی  
تو مانگ سواۃ الترمذی ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ابتدا کا ایک فرشتہ مقرر  
اور اس شخص پر جو یا ارحم الراحمین کہتا ہے تجھے یہ کلمہ عین بارگاہ فرشتے نے کہا  
ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہے تو مانگ سواۃ الحاکم قبیلہ طے کا ایک آدمی تھا اور  
کہا میں اللہ سے یہ مانگتا تھا کہ مجھ کو اسم اعظم دے کہ میں اس نام کو لیکر دعا کروں  
تو قبول ہوئے دیکھا کہ ایک کو کبیر آسمان میں لکھا ہے یا بدیع السموات والا ہی  
ذا الجلال والا کرام سواۃ ابو یعلیٰ اسماء و خیر بزرگ نے فرمایا کہ ہے اسم اعظم  
و داتون میں ہے ایک والو حکم الہ واحد لا اله الا هو الرحمن الرحیم و دوسری  
فاتحہ سورہ آل عمران اللہ لا اله الا هو الحی القیوم سواۃ ابو داؤد و معاذ کہتے  
ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ ایک آدمی نے اگر نماز پڑھی اللہ تعالیٰ  
و ارحمہ کہا اپنے فرمایا اے نمازی تو نے عباد کی تو جب نماز پڑھ کر بیٹھ تو اللہ کی حمد کر جس  
لائق وہ ہے پھر پھر درود بھیج پھر دعا کر دوسرا آدمی آیا اس نے یہی کیا فرمایا تو دعا مانگ تیری

دعا قبول ہوگی سواۓ الترمذی معلوم ہوا کہ دعا بے حمد و مسئلہ کے قبول نہیں ہوتی  
 ہے سعد بن ابی وقاص مروی ہے کہ دعا والوں یعنی یونس علیہ السلام کی جہلی کے بیٹ  
 ین یہ ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کوئی شخص مسلمان کہی یہ  
 دعا نہیں کرتا ہے مگر اللہ اسکی دعا قبول کرتا ہے سواۓ الترمذی یہ دعا قرآن پاک  
 میں ہی آئی ہے اسکے حق میں یہ فرمایا ہے وکذا لک نجی المومنین یعنی اس طرح ہم دوسرے  
 ایمان والوں کو بھی نجات دیتے ہیں جس طرح ہم نے یونس کو غم سے نجات دی یہ دعا نفع و نجات  
 کے لئے حکم اسم اعظم کا کبھی جو مشائخ نے اسکی ترکیب بتائی ہے وہ ترکیب روضہ انصیب میں  
 لکھی ہے ایسی دعا جو قرآن و حدیث دونوں سے ثابت ہو جبکہ اکثر متین یقینی ہو یہی دعا  
 ہے واللہ اعلم

## بیان دعا کا سجدہ میں نماز کے چھ اخیر رات میں

حدیث ابی ہریرہ میں مروی ہے کہ بہت نزدیک بندہ اپنے رب سے جب ہوتا ہے کہ سجدہ میں  
 جو سوئم بہت دعا کیا کر یعنی سجدہ میں سواۓ مسلم یہ سجدہ نماز کا ہو خواہ تنہا و وزن  
 میں دعا کرنا واجب یا مسنون ہے دوسرا لفظ انکار فرمایا ہے اور تیسرے رب بجا رہا رات  
 آسمان دنیا پر جب تھائی رات آخر کی ہوتی ہے فرماتا ہے کون دعا کرتا ہے مجھ سے کہ میں قبول  
 کروں کون مانگتا ہے مجھ سے کہ میں دوں کون مغفرت چاہتا ہے کہ اسکو بخشوں سواۓ  
 انصار و مسلم دوسرا لفظ مسلم کا یہ ہے کہ جب آدھی رات یا دو تھائی رات گزر جاتی ہے  
 واللہ تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے کہ کون مانگے والا جسکو دوں  
 ہے کوئی دعا کرے والا جسکی دعا قبول کروں جسے کوئی استغفار کرے والا جسکو بخشوں یہاں تک کہ  
 صبح روشن ہو جاتی ہے معلوم ہوا کہ پر ہزرات رجب وقت قبولیت دعا سوال استغفار کا ہوتا  
 ہے مگر جبکہ کوئی وہ وقت نگاہ رکھے ضائع نہ کرے ورنہ خیر ضائع

دعا ہے سحر گویند سید لبر و اثر آری  
اثر بسیار و اما کتب عاشق سحر واد

عروبن حبس کتے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت قریب بندہ اپنی رب سے جو نیل میں ہوتا ہے تجھ سے اگر جو کہے کہ تو اوں لوگوں میں سے ہو جو کہ اس وقت ذکر خدا کرتے ہیں تو ہر ماں و اہل اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا لفظ یہ ہے کہ کیا اللہ رسول خدا کو فسیح و عاز بادہ سنی جاتی ہے فرمایا جو ن میں آخر شب اور پچھے نماز ہوگا کہ معلوم ہو کہ عا بعد نماز فرض کے درجہ اجابت کو پہونچتی ہے لے اللہ قبول کرے

## بیان کثرت درود کا

انس بن ملک سے مرفوعہ مروی ہے جسکے پاس میرا ذکر ہو وہ مجھ پر درود بھیجے جسے بھیج کر ایک بار درود بھیجا اللہ اس پر دس بار درود بھیجے گا دوسری روایت میں ہے کہ دس سیئات دو کرے گا دس رجب بڑا بھیجا سواۃ النساء فی قیسری روایت میں ہے کہ دس حسنات لکھیگا اسکو فانی نے ابی بریدہ سے مرفوعہ روایت کیا ہے عمرو بن عاص کی حدیث میں مرفوعہ آیا ہے کہ جب تم اذان سنو تو جو کچھ موزوں کتاب ہے وہی تم ہی کو پڑھو مجھ پر درود بھیجو میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگو یہ ایک درجہ ہے جنت میں نہیں لائق مگر ایک بندہ کو بندگان خدا سے جتن امید کرتا ہوں کہ وہ بدرہ میں ہی ہوں جسے میرے لئے وسیلہ مانگا اسکے لئے میری شفاعت حلال ہوئی ہوگا مسلم و دیگر لفظ لکھا یہ ہے جسے ایک بار درود بھیجا اوپر اللہ و فرشتے ستر بار درود بھیجتے ہیں سواۃ احسن جو حکم ایک بار کے درود کا ہے وہی ایک بار کے سلام بھیجنے کا ہے ابن سعد و ن مرفوعہ کہا ہے اللہ کے مرتبے سیر کرتے پرتے جن میری امت کی طرف سے مجھ کو سلام پہونچاتے ہیں سواۃ النساء فی قرآن پاک میں۔ و نون کا کیسان حکم فرمایا ہے صلوا علیہ وسلموا تسلیما کہا ہے بلکہ سلام کی زیادہ تاکید کی ہے اسلئے و نون کا ایک حیفہ میں جمع کرنا اچھا ہے حدیث حسن بن علی علیہما السلام میں آیا ہے تم جہاں کہیں جو مجھ پر درود بھیجو تمہارا درود مجھ کو

پہونچتا ہے سواۃ الطبرانی فی الکبیر ابن سہووک لفظ یہ ہے قریب تر لوگوں میں مجاہد سے  
 دن قیامت کے وہ شخص ہے جو مجاہدیت درود میں تباہ سواۃ الزمذنی تہہ و نصف ساری  
 امت میں سب سے زیادہ اہل حدیث میں پایا جاتا ہے تہہ قیامت میں سب سے زیادہ قریب ہول  
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہونگے ہر حدیث پر یہ درود پڑھتے لکھتے ہیں خدا انکو نافرمان  
 اہل راستے سے بچا دے آتی بن کر عین جب کہا کہ میں سارا وظیفہ اپنا ہی درود کرتا تو فرمایا  
 اذ ایلک فی حلت و یغفر ذنبتک سواۃ احمد والزمذنی یعنی اب تیرا سارا غم دور ہو گا  
 تیرے سارے گناہ مغفور ہونگے دوسری روایت میں یوں ہے اذ ایلک فی حلت اللہ عز  
 وجل من امرہ نیاتک و آخرتک سواۃ احمد یعنی اب سارے غم دین و دنیا کی  
 دور ہو جاوے گی ایک بزرگ نے کہا ہے ہمارا وجد ناما وجدنا بنے جو کچھ پایا درود ہی  
 کے مرتبے میں پایا اہل علم نے لکھا ہے کہ جب پیر نے تو کثرت درود و شریف کی کام نہیں لے  
 گا کرتی ہے ابوالدرداء کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے تم بہت درود بھیجا کرو مجھ دن جمعہ کے  
 اس درود میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں جب کوئی درود پڑھ چکا ہے تو وہ مجھ عرض کیا جاتا  
 ہے سواۃ ابن ماجہ ابوامامہ کا لفظ اتنا زیادہ ہے جسکا درود زیادہ ہے وہی مجھ سے  
 وجہ میں زیادہ قریب ہو گا سواۃ البیہقی ابوذر کی حدیث میں اوش شخص کو جو آپکا  
 ذکر سن کر درود بھیجے اہل الناس فرما دے سواۃ ابن ابی عاصم یہ مضمون حدیث حسین  
 بن علی علیہما السلام میں بھی نزدیک نسائی کے آیا ہے فضائل درود کے بے گنتی ہیں مثلاً  
 از خوار رسالہ زیادۃ الایمان میں لکھے گئے ہیں و سدا کھد

کتاب الیوم وغیرہا

بیان کمائی کرنیکا

کر پنے مرفوعا کہا ہے نہ کہا یا کسی نے کوئی کہا یا کسی بہتر اپنے ہاتھ کے کام سے  
 کام اپنے ہاتھ کے کام سے کھاتے تھے سدا والا بخاری وغیرہ معلوم ہوا کہ  
 بیٹ بیٹ بہتر کما صفت کے ٹکڑے توڑنے سے بہتر ہوتا ہے توئی صفت تشریح کیوں نہ  
 رت زراعت کتابت خیانت تجارتی بزارسی قصاری تیسر سازی وغیرہ جابلی رگ  
 بیتہ کر نیکو صیب بختے بین پیشہ ور کو حقیر مانتے ہیں حالانکہ انبیاء علیہم السلام اور اکثر صحابہ  
 نبی آخر الزمان اہل حرفہ تھے اہل حدیث اولیاء صلحاء علماء میں بہت سے پیشہ ور گذرے ہیں  
 حدیث اہل ہر یہ میں مرفوعا آیا ہے کہ لکڑی کا گٹھا پیشہ پر لا کر لانا اس سے بہتر ہے کہ کسی سے  
 سوال کرے پھر وہ اس کو دے یا نہ دے سدا والا التیحاں اس عمر کہتے ہیں آپ سے پوچھا  
 کون کسب افضل ہے فرمایا اپنے ہاتھ کا کام اور ہر سب مہرور سدا والا الطبرانی فیہما ہاتھ  
 کا کام ہر مزدوری محنت ہے بیع مہر مہر تجارت جائز ہے نوکری چاکری مزدوری میں افضل  
 ہے آپ نے لے اولاد کے لئے ماں باپ کے لئے کمالی کرنا راہ خدا میں بیڑا ہے جو کمالی رہا و نفاذ  
 کے لئے ہوتی ہے وہ راہ شیطان میں ہوتی ہے اسکو طبرانی نے کعب بن عجرہ سے مرفوعاً روایت  
 کیا ہے تبس لک باوجود سادگی و کفایت کے ملکوت کی نوکری کرتے ہر تہ میں طالب عزت و جہا  
 ہوتے میں یہ سبھی کی راہ شیطان میں ہوتی ہے خدا اگر پیشہ دے تو کس نے کہا ہے کہ مہر و رہا  
 کے لئے دوڑ و محنت کرو لا حول ولا قوۃ ہ

## بیان طلب کے لئے رزق کا اول مستحب میں

صحیح بن دواعی نے مرفوعاً کہا ہے اے اعتبار برکت دے میری امت کو اول وقت میں سدا والا ابو  
 حاد و حدیث نا طبع علیہا السلام میں آیا ہے اللہ بامثل ہے رزق جو کون کے درمیان فخر کے  
 طلوع شمس تک سدا والا البیہقی ہ

## بیان نوکر خدا کا بازار و ن میں



عمر بن خطاب کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بازار میں گیا اور اس نے  
 کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ المملک ولہ الحمد یعنی وہ میت و ہوش  
 دائم لا یموت بیدار الخیر و ہوش علی کل شئی قد مر کہتا ہے اللہ اس کے لئے ایک لاکھ  
 نیکیاں مٹاتا ہے اس سے ایک لاکھ برائیاں بلند کرتا ہے اس کے لئے ایک لاکھ درجے مڑا  
 الزمذی یہ اس لئے ہے کہ اس نے غفلت کی جگہ میں خدا کو یاد کیا ابو قتلابہ نے کہا دو آدمی  
 بازار میں گئے ایک نے دوسرے سے کہا اؤ اللہ سے استغفار کریں تو گون کی غفلت میں  
 پر دونوں نے یہی کیا ایک مر گیا دوسرے نے اس کو خواب میں دیکھا کہ اس نے کچھ کچھ یاد ہو کر  
 اللہ نے ہلکا دوسری سہ پر کو بخش دیا جسدن ہم تم بازار میں گئے تھے مرواہ ابن ابی الدنیا  
 وغیرہ واللہ اعلم +

## بیان سیانہ روی کا طلب رزق میں

حیدر اللہ بن حسن نے فرمایا کہ اے محمدؐ تو موت میانہ روی ایک جزا ہے جو میں اجزاء  
 نبوت سے مرواہ الزمذی عیاض فرماتا کہتے ہیں تم ویرہ بھور رزق میں کوئی بندہ نہیں مرنے  
 جب تک کہ اپنے پیچھے رزق کو نہ پہنچ جاوے سو تم اجمال کرو طلب میں صلاح اور حرام چورو  
 مرواہ ابن حبان دوسرا لفظ انکا یہ ہے اے لوگو! مرواہ اللہ سے اجمال کرو طلب میں کوئی  
 جان نہیں نکلتی جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ کر لے گو ویرہ لگے احديث مرواہ ابن ماجہ ابو حنیہ  
 ساعدی کا لفظ یہ ہے تم اجمال کرو طلب دنیا میں ہر کسی کو وہی آسان ہے جس کے لئے وہ پیدا  
 کیا گیا ہے مرواہ ابن ماجہ ابن عمر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کھجور  
 پڑی ہوئی دیکھی اور کہا کہ ایک سال کو دیدی فرمایا اگر تو نہ آتا تو یہ تیرے پاس جاتی مرواہ  
 ابن حبان

بے گس ہرگز نماند عنک نبوت

رزق رار و زمی رسان پسیدہ

حدیث عمر بن حنین میں مروفا آیا ہے جو شخص ٹوٹ کر آگیا طرف اللہ عزوجل کے اللہ اس کی  
سزائے کو کافی ہوتا ہے اور کوسو سال سے رزق دیتا ہے جہاں سے گمان بھی نہیں ہوتا ہے  
اور جو کوئی شقیعہ جو اطراف دنیا کے اللہ اس کو کھلا دینا کر دیتا ہے سوا والا ابو البقیع  
والہی حق :

## بیان طلبہ اکل حلال کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ پاک سب سے قبول نہیں  
کرتا مگر پاک کو اللہ نے حکم کیا ہے جو زمین کو اسی بات کا جسکا حکم کیا ہے مسلمان کو فرمایا  
ایہا الرسل کلو اھل الطیبات واعملوا صالحا انی بآتعلون علیکم **وقال** یا ایہا اللہ  
الامم کلو اھل طیبات ہمارے وقتا کھر پر فرمایا کیا آدمی کا جو دنیا سفر کرے پریشان ہاں  
گروہ لود ہے دونوں ہاتھ طرف آسمان کے بڑھا کر یارب یارب کہتا ہے کھانا اور کھانا حرام  
پنیا اور کھانا حرام کھانا اور کھانا حرام غذا دیا گیا حرام سے کو کھانا سے اس کی دعا قبول ہو سہا  
مسلم معلوم ہو کہ قبولیت دعا کے لئے اکل حلال صدق مقال ضرور ہے آتش کی حدیث میں مروفا  
آیا ہے طلبہ کرنا حلال کا واجب ہے ہر مسلمان پر سوا والا الطبرانی فی الاوسط ابو سعید  
لفظہم رفع یہ ہے جسے کہا یا پاک عمل کیا سنت پر امن میں رہے لوگ اور کے شر سے رو دھل  
ہوگا بہت میں تو گون نے کہا اے رسول خدا ایسے لوگ آجکی امت میں آج بہت میں فرمایا  
نزدیک ہے کہ اون قرون میں بھی ہونگے جو بعد میرے آویگے سوا والا الترمذی اس حدیث  
میں بڑی بشارت ہے ماطین ہا حدیث کے لئے معلوم ہوا کہ بعد قرون شہود لہما باخیر کے ہی  
کچھ لوگ عمل و عقیدہ میں عامل سنت رہیں گے وہ اہل جنت سے ہونگے اللہ ہمارے وقتا ان  
سرمز فرماتے ہیں چار چیزیں ہیں جب تکہ میں بیویں تو اب کچھ ہی دنیا سے فوت ہو جاوے  
جسکو کچھ زمین ایک دمانت دو سر چسی بات تیسرا بھی علوت چوتھے مفت طعام میں سوا والا

ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ فرمایا اویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ پروا کرے گا آدمی کہ کمان سے لیا  
اوسنے حلال سے یا حرام سے سواۃ البخا سہی تریزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پروا دوت  
اونکی دعا قبول ہوگی یہ چار زمانہ اسی حدیث کا مصداق ہے آئیے کسی دعا کا اثر یا  
نہیں جاتا اتنا ہر کوئی مال حرام کو حلال کی طرح سمجھتا ہے ہزار مین ایک شخص کو یہی مطلب مال  
حلال کی باقی نہیں ہے ان اللہ

## بیان فتویٰ پر سیرگاری کا ترک شہادت کا

حدیث نعمان بن بشیر مین آیا ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مستافرتے تھے  
حلال کہلا ہوا ہے حرام کہلا ہوا ہے آن دونوں کے بیچ مین شہتہ چیز مین ہیں جنگو اکثر لوگ  
نہیں جانتے ہیں سو جو کوئی شہادت سے بچا اوسنے اپنے دین و آبرو کو پاک رکھا جو شہادت  
میں جا پڑا وہ حرام مین گرا جس طرح چروا یا اس پاس چراگاہ کے چلاتا ہے قریب ہے کہ اندر  
چراگاہ کے جا پڑے مستور پادشاہ کی ایک چراگاہ محفوظ ہوتی ہے اللہ کی چراگاہ اسکا  
حرام کی ہوئی چیز مین یا در کو بدن مین ایک لوتہڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا  
بدن درست ہو جاتا ہے جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے وہ لوتہڑا دل ہے  
سواۃ الشیخان یہ حدیث ایک اصل عظیم ہے دین اسلام مین اسکی شرح شو کا فی نے  
فتح ربانی مین بزبان عربی مینے دلیل الطالب مین بزبان فارسی لکھی ہے قابل وہ ہے تو  
بن نعمان نے مرفوعا کہا ہے بر حسن خلق ہے اثم وہ ہے جو خبی مین تے بنے تو لوگوں کا اوس  
سطح ہوتا مکر وہ رکھے سواۃ مسلم گناہ غیر مخصوص کی پہچان اس سے بہتر نہیں ہو سکتی ہے  
وابعد بن معبد سے فرمایا تو اپنے دل سے فتویٰ لے نیکی وہ کام ہے جس پر جی مطمئن ہو دل  
آرام پا کرے گناہ وہ کام ہے جو ولایت مین آئے جائے لوگوں نے حکمو اسکا فتویٰ  
دین سواۃ انہر معلوم ہوا کہ کسی فتویٰ خلاف حق بھی ہوتا ہے اسلئے ہر کسی کے فتویٰ پر

عمل کرے دل سے بھی پونچھ لے اگر دل گواہی دے بہتر ورنہ وہ کام کرے محتاطاً اس حدیث کے  
 اہل تقویٰ میں نہ پھر غیر متقی تیس بن علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم سے یہ بات یاد کر لی ہے کہ جو چیز تم کو شک میں ڈالے تو اس کو چھوڑ دے وہ کام کرو  
 جو تم کو شک میں نہ ڈالے نہ واہ الزمذلی یہ حدیث جامع الکمل ہے یہ وہ کلیہ ہے کہ جو کوئی  
 اس پر عمل کرے گا کبھی اس کی پرہیزگاری میں بقاء نگلیگا حلیہ بن عروہ سعدی کا نقل یہ ہے کہ  
 بندہ متقیین میں سے نہیں ہوتا ہے جب تک کہ بے خون چیز کو خون کی چیز سے بچنے کے لئے کچھ  
 نہ کرے واہ الزمذلی ابراہام کہتے ہیں ایک آدمی نے پوچھا ایمان کیا ہے فرمایا جب تم کو کسی چیز  
 لگے حسد سے تو خوش ہو تو اب تو مومن ہے نہ واہ احمد جس شخص کو گناہ ہو جائے چہ رخ دہشت  
 نہ ہو شکی کرنے پر خوشی غلام خود تو جانتا یا ہے کہ اس کے ایمان میں فرق ہے ابن عمر کی حدیث  
 میں مرفوعاً آیا ہے افضل عبادت نقد ہے یعنی تم قرآن و حدیث انقل دین و ربیع ہے یعنی تقویٰ  
 نہ واہ الطبرانی فی معاجیہ الثلاثہ حدیث بن الیمان کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ یاد رکھو  
 مسلم کہ بہتر ہے زیادتی عبادت سے بہتر دین تمہارا تقویٰ ہے نہ واہ الطبرانی چالیس آیتوں میں  
 حکم تقویٰ کا آیا ہے سارے اولیں و آخرین کو وصیت کی ہے اختیار تقویٰ کے لئے اللہ کے نزدیک  
 سب سے زیادہ عزت متقی کی ہوتی ہے جو متقی نہیں ہوتا ہے وہ فاسق ہوتا ہے نفس کا رشتہ  
 کفر سے ملا ہوا ہے گو کافر نہیں کہلاتا اہل تقویٰ کے مرنے سے آسمان زمین روتا ہے فاسق  
 کا رونا جیسا برابر ہوتا ہے نہ جیسے کچھ فائدہ نہ مرنے سے کسی کا کچھ نقصان قرآن پاک  
 میں فرمایا ہے ام حسب الذین اجترحوں السیئات ان یجملوہم کالذین اصنوا  
 وجملو الصالحات سواء محیوہم واما یتھم سواء ما یتھکون موسیٰ علیہ السلام نے  
 جب فاسق بنی اسرائیل کے مرنے پر افسوس کیا تو اللہ نے فرمایا فلا تأمن علی القوم الفاسقین

بیان آسانی و نرمی کرنیکا لیں دین میں

بابر بن عبد اللہ نے مرفوعاً کہا ہے رحم کرے اللہ اس بندے پر کہ جب وہ بیچتا ہے تو نرمی  
 کرتا ہے جب مول لیتا ہے تو نرمی کرتا ہے تقاضا کرتا ہے تو نرمی کرتا ہے سوا والا البخاری  
 وابن ماجہ واللفظ للترمذی کا لفظ مرفوع یہ ہے تم سے پہلے ایک آدمی تھا لیکن  
 تقاضے میں نرمی کرتا تھا خدا نے اسکو محمد یا عثمان کا لفظ مرفوع یہ ہے داخل کیا اللہ نے  
 ایک شخص کو جو نرم تھا بیچ شرالین دین میں جنت میں سوا والا البخاری ابو ہریرہ نے مرفوعاً  
 کہا ہے جو آدمی ملائم نرم قریب ہوتا ہے اللہ اسکو آتش و دوزخ پر حرام کر دیتا ہے سوا والا  
 درسی روایت میں یوں آیا ہے بہتر تم میں وہ شخص ہے جو قضای قرض میں اچھا ہے سوا والا  
 الشیخان یہ اس پر فرمایا کہ ایک شخص کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچھ لینا تھا اور  
 سختی سے تقاضا کیا صحابہ نے اسکو سنا جا ہا فرمایا دعویٰ خان لصاحب الحق مقلدا  
 اسکو چور دواس سے کچھ نہ کہو حق والا ایسی ہی گفتگو کیا کرتا ہے پھر اسکو بہتر اس کے اور  
 سے عوض قرض کے دلو یا یا اہلین عمر و عائشہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جو کوئی طلب کرے اپنے  
 حق کو چاہئے کہ عفاف کے ساتھ طلب کرے خواہ پورے یا نہ لے سوا والا الترمذی :

## بیان اقبالہ نادوم کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اقالہ کیا کسی مسلمان کے  
 بیع کا اقالہ کر گیا اللہ اسکی نفرش کو دن قیامت کے سوا والا ابن حبان ابو داؤد کا لفظ مرکب  
 ہے جس نے اقالہ کیا کسی نادوم کا اقالہ کر گیا اللہ اسکی جان کا دن قیامت کے اقالہ کہتے ہیں بیع  
 کے نو ذریعہ کو مثلاً ایک شخص نے ایک چیز مول لی پھر وہ پشیمان ہو لیچنے والے نے کہا کہ بیع تو  
 ہو چکی ہے مگر تم پھر تیرے لیتا ہوں جبکہ تمہارا راستا نامعلوم زمین اسکا بڑا اجر مینا

## بیان بیع بولنے تجارت کا

حدیث مرفوعہ ابی سعید خدری میں آیا ہے کہ سچا امانت دار سوداگر ہر ماہ زمین صدیقین شہداء کے ہر گاہ والہ الترمذی ابن ماجہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ ماہراہین صدوق مسلم ہر ماہ شہداء کے ہر گاہ دن قیامت کے حکیم ہر خزام کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جو ثقی قسم سامان کو بکوا دیتی ہو اگر کسب یعنی کمائی کو مشاوری ہے سواہ الشیخان رفاعہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ ہمارے دن قیامت کے ہمارے زمین کے مگر جو خوراک اللہ سے نیکی کی سچ بولا سواہ الترمذی بطولہ سوداگر مال چنے کو طرح طرح کا جوش بھلتے ہیں یہ تاجر زمین میں نا جہین آہن عمر کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ نہ دیکھنا اللہ ظن اور شخص کے جو اپنا مال جوئی قسم کہ اگر چاہتا ہے بلکہ اس کو مذہب الیم ہوگا وہ اس گناہ سے بری نہ کیا جاویگا سواہ مسلم و حدیث المعنا ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے چار آدمی ہیں کہ دشمن رکھتا ہے ان کو اللہ ایک بیٹے والا قسم کہ اگر دوسرا فقیر اور غنی والا تیسرا بڑا مالدار چوتھا پادشاہ ظالم سواہ النسائی

## بیان قرض ادا کرنے کا

حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے جس نے لیا مال لوگوں کا اور وہ امانت رکھتا ہے اس کے ادا کرنے کا تو ادا کر لاویگا اللہ اس سے اور جس نے اسے لیا کہ اس کو تلف کر دے تو تلف کر دیگا اور اللہ اس والہ البخاری عبد اللہ بن جعفر کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ ساتھ ہے قرضدار کے جب تک کہ وہ قرض ادا کرے اور یہ قرض کسی امر مکر وہ خدا میں غوس واہ الحاکم مکتوم ہوا کہ جو شخص قرض لیکر مال کسی فسق و فاجر میں صرف کرتا ہے تو اللہ ایسے قرضدار کے ہمراہ نہیں ہوتا امر اور دوسرا کے اخوان ہمیشہ قرض حیات ہی گناہ نگاری اسراف بذریعہ کئے لیتے ہیں ہر وہ قرض ریاست سے ادا کیا جاتا ہے ورنہ کو برابر گناہ ہوتا ہے اس نے تو نرا ہی لوٹا یہ نہیں سنت میں مارا گیا اس کی آخرت اس کی دنیا کے پیچھے برباد ہو گئی اس حماقت کا کچھ بھی نہکا نام ہے بعد کہا کہ کوئی چیز قرض سے بدتر نہیں ہے قرض کا گناہ شدید کو ہی تو معاف نہیں کیا جاتا

آنحضرت رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے کہ اگر کسی پر پیاؤ کی برابر قرض ہو تو اللہ اس کے پڑھنے سے

قرض از مرتبہ مروی انداخت مرا | بسکہ این راہ گران بود سبک ساخت مرا

## بیان کلمات کا جو قرضہ نگین آفت زدہ گرفتار کرتا ہے

حدیث علی رضی اللہ عنہ میں فرمایا ہے کہ اگر کسی پر پیاؤ کی برابر قرض ہو تو اللہ اس کے پڑھنے سے  
اوس قرض کو ادا کر دیتا ہے اللھم اکلنی بحلالک عن حرامک واعفنی بفضلك عن  
سوائک رواہ الترمذی میں اس دعا کو جب سے پڑ بتا ہوں کہ کسی آج تک کسی کا قرضہ نہ  
نہیں ہو ابوامامہ صاری پر بہت قرض ہو گیا تھا وہ عبد بن عکین بیٹے تھے رسول خدا نے فرمایا  
تم صبح شام یہ دعا پڑھا اللھم اکلنی بحلالک عن حرامک واعفنی بفضلك عن  
واکسل واعوذ بک من الخجل والجبن واعوذ بک من غلبۃ الدین وقهر الرجال  
یہ کہتے ہیں میں نے اسکو پڑھا اللہ نے میرا غم دور کیا قرض ادا کر دیا سواہ ابوداؤد حدیث  
ابو بکر میں فرمایا ہے کہ کلمات مکر وہ ہیں اللھم رحمتک امر جو فلا تکلفی الی نفسی  
طرفہ عین واصلح لی شانی کلمہ رواہ الطبرانی ابن حبان نے اتنا اور بڑا یہ کہ لا الہ  
الا انت ابن عباس کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے  
استغفار کو لازم پکڑا اللہ نے اسکو ہر تنگی سے باہر نکالا ہر غم سے کشادگی دی جی جگہ سے اسکو  
رزق دیا جان سے گمان ہٹا سواہ ابوداؤد اسما بنت عبد مرفوعا کہتی ہیں کہ وقت کر کے  
یہ کلمے کہنا چاہئے اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شینا سواہ ابوداؤد طبرانی نے اتنا اور  
زیادہ کیا ہے کہ تین بار کہے آخر کلام عمر بن عبد العزیز کا وقت موت کے ہی تھا ابن عباس کا لفظ  
مرفوع یہ ہے کہ وقت کر کے یوں کہتے تھے لا الہ الا اللہ المحلیم العظیم لا الہ الا اللہ  
رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش اکبر  
سواہ الشیخان دعا یونس علیہ السلام پہلے گزر چکی ہے وہ رفع کرب کے لئے اے عظیم رب ابوبکر

کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ نبی پچھن فرما میں مکن بمکرم جبریل نظر آئے کہا اے محمد تم یوں کہو تو میں  
 علیٰ اُمی الذی لا یعرف والحمد للہ الذی لم یخذل ولدا ولہ یکن لہ شریک فی الملائک  
 ولہ یکن لہ وطان من الذل ولکہ لہ تکلیف اس واسطے کہ اہل الحاکمہ

## بیان ملک کے ادا کرنا کا حق مولیٰ کو

ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے جب ہند سے سید کی خیر خواہی کی اللہ کی عبادت اچھی طرح ادا کی  
 قراب اور سکود واجر ملین گے سرواۃ الشیخان یہ مضمون کئی حدیثوں میں بالفاظ مختلف آیا  
 ہے سید علی نے اس باب میں ایک رسالہ جمع کیا ہے جس کے لئے ذکر اجر کا دوبار آیا ہے اور لوگوں کو  
 بنایا ہے ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے جو بندہ طاعت خدا کی اطاعت مولیٰ کی کرے گی اللہ اس کو  
 ستر برس پہلے اس کے مولیٰ سے جنت میں لیجا دیگا سید کہیگا اے رب دنیا میں تو میرا غلام تھا  
 خدا کی گائیے تیرے عمل کی جزا تجھ کو دے دو کہ عمل کی جزا اور سکود واجر الطیرانی نے بھی اپنی کسی پر کچھ غلام نہیں  
 کیا ہے قیامت میں جب میرے رئیس پادشاہ ظالم ناسق جہنم میں جاویں گے اور کئی نوادری عمل میں  
 اعداد حسرت میں پہنچیں گے اور سوقت اور کو حال اپنی حکمرانی اور کبر کو معام ہوگا اور کئی خاکسار  
 و محکومیت کا انجام نظر آجگا تب غلام سے ہر تر ہو گئے وہ انشاء اللہ تعالیٰ مولیٰ سے بہتر ہو گئے  
 صدقے اس عدل ہے نہایت کے قربان اس انسان ہے بایان کے حدیث ابو بکر صدیق بن  
 مرفوعاً آیا ہے سب سے پہلے دس بارہ جنت کا یہی ملک ہوگا مگر ان کے جبکہ اسکا بڑا نو خدا سے اور  
 اپنے موالی سے اچھی طرح رہا ہوگا سرواۃ ۱۵۵

## بیان آزاد کرنے ملک کا

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہیں جس کسی شخص نے کوئی مسلمان آزاد کیا انشاء کے ہر عضو کو آتش دوزخ  
 سے عوض بخشنیو کے عطا ہو گیا علی بن حسین نے اس حدیث کو سنکر دس ہزار دینار کی قیمت کا ایک غلام



اپنا آزاد کر دیا تواسوالہ الشیخان عقبہ بن عامر کا لفظ یہ ہے جسے آزاد کی ایک گردن ایمان آزاد  
 یہ اس کے لئے رہی ہے تواسوالہ احمد ابوہنچ سلی سے مرفوعا مروی ہے کہ جس شخص مسلمان  
 کسی شخص مسلمان کو آزاد کیا تو اللہ میرا مستخوان کو عوض اس کے ہر استخوان کے آزاد کر دیگا جس  
 عورت مسلمان نے کسی عورت مسلمان کو آزاد کیا تو اللہ میری بڑی اسکی عوض اسکی ہر ہڈی کے  
 آزاد کر دیگا یعنی آتش روزخ سے سواوالہ ابوہریرہ :

## کتاب النکاح

### بیان چشم پوشی کا

ابن مسعود مرفوعا طرف سے اللہ کے کہتے ہیں کہ نظر ایک تیر ہے زہر ہر ابوہریرہ شیطان کے تیرون  
 میں سے جسے اسکو ترک کیا میرے دُرس میں دو ٹکا عوض اس کے وہ ایمان اسکو کہ جسکی لذت  
 وہ اپنے دل میں پار دیگا سواوالہ الطبرانی والیحا کہ معاویہ بن حیدہ کا لفظ یہ ہے میں شہر  
 میں جسکی آنکھ آگ کو نہ دیکھے گی ایک وہ آنکھ جسے حراست کی راہ خدا میں دوسری وہ آنکھ جسے  
 آنسو ہائے خوف خدا سے تیسری وہ آنکھ جو باز رہے محارم خدا سے سواوالہ الطبرانی حدیث  
 عبادہ بن صامت میں فرمایا ہے تم خدا میں ہو میرے لئے چہ باتوں کے اپنی جان سے میں خدا میں  
 ہوتا ہوں تمہارے لئے جنت کا حج کو جو جب بات کو روفا کر جب وعدہ دوا کر جو جب امانت  
 کو نگاہ رکھو اپنے ستر کو بند کرو اپنی نگاہ کو رو کو اپنے ہاتھوں کو سواوالہ احمد وابن حبان  
 اس ارشاد کے موافق ہر عالم و نیاز تقویٰ شعار واسطے ہر مسلمان نیکو کار کے ہر عرصہ و عہد میں  
 خدا میں جنت کا ہو سکتا ہے مگر طالب جنت کمان :

### بیان نکاح کرنے کا زینہ بندہ

حدیث مرفوع ابن مسعود میں آیا ہے اسے گروہ جوانوں کے جو کوئی مقدور رکھتا ہو تم میں جماع یا ناک  
 نفقہ کا وہ نکاح کرے کہ یہ نکاح اکملہ کویت جیسا ہے شرمگاہ کو بستہ چاہے جو مقدور رکھتا  
 ہو وہ رزق رکھے کہ یہ اس کے لئے رخصتی جو ناپہ سوا واہ الشیخان ابوالیوب کی روایت میں  
 نکاح کو حسن منسلک میں سے فرمایا ہے سوا واہ الترمذی ابوامامہ کا لفظ مرفوع یوں ہے کہ  
 حاصل شکی مومن نے کوئی چیز بعد نفقہ اللہ کے بہتر زور مجاہد سے اگر اس کو حکم کیا تو اس نے  
 کہا نا اگر اس کی طرہ دیکھا تو اس نے اس کو خوش کیا اگر اس کو قسم دلائی تو اس نے پوری کی اگر وہ  
 اس کے پاس سے کہیں چلا گیا تو پیچھے اس کے اپنی جائیداد اس کے مال میں خیر خواہ رہی سوا واہ  
 ابن حاجہ حدیث ثربان میں زور مجاہد کو جو ایمان کی مددگار ہو بہتر مال فرمایا ہے سوا واہ  
 الترمذی سعد بن ابی وقاص کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ سعادت ابن آدم کی یہ ہے  
 کہ نیک عورت ملے اچھا گھر اچھی سواری ہو بہت بختی ابن آدم کی یہ ہے کہ جو عورت ملے برا گھر بخی  
 سواری ہو سوا واہ احمد ما متناہ صبح اچھی عورت سے گھر بشت ہو جاتا ہے بد عورت سے  
 دنیا و دوزخ ہو جاتی ہے

بہترین حالت میں روزِ او

نہ پر دوسرا ہی مرد نکو

اس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس کو اللہ نے سیکھ کر رووی  
 آجہ دین پر اس کی مدد کی اچھا اور سکھ چاہئے کہ آجہ دین باقی میں برتر گاری کرے سوا واہ  
 الحاکم کو بیعتی کا لفظ یہ ہے کہ جب بندے نے نکاح کر لیا تو آجہ دین پورا کیا آوارہ گار میں  
 خدا سے ڈرے آجہ دین مرفوعاً کہتے ہیں عورت سے چار سبب پر نکاح کیا جائے مال کے  
 لئے حسب کے لئے جمال کے لئے دین کے لئے سو تو دین والی عورت کو تیرے ہاتھ میں مٹی لگے  
 سوا واہ الشیخان ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے تم نکاح نہ کرو عورتوں سے بسبب ان کے حسن  
 کے قریب ہے کہ ان کو نکاح حسن ان کو ہلاک کر دیگا نہ بیاہ کرنا ورنے بسبب ان کے مال کے نزدیک  
 ہے کہ یہ مال ان کو ہلاک کر دیگا ناں دین پر بیاہ کر یعنی ویندار سے کالی نکی لونڈی دین والی

بہتر ہے یعنی حسین والدہ بدین عورت سے نہادہ ابن ماجہ مال و جمال سے اسلئے منع فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں گرہن گناہ کی جو گناہ والدہ یا خوبصورت عورت سے ہوتے ہیں وہ مفلس بد شکل عورت سے ہرگز نہیں ہوتے اسکو سب لوگ سمجھتے جانتے بوجھتے پہچانتے ہیں والدہ جمالدار عورت کے سامنے شوہر حقیر ہوتا ہے محبت اختیار میں نہیں ہوتی ہے نہ تکلیف کچھ کم نہیں ہے اسلئے ایسی عورت زبان نبوت پر ملعون مرد و بیہوشی ہے نہ اسکی نماز درست نہ روزہ نہ فرض مقبول نہ نفل ہے

## بیان اچھے برے تاؤ کا ساتھ جو رو کے

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بڑے کامل الایمان وہ ہیں جن کے خلق اچھے ہیں تم میں وہ لوگ بہتر ہیں جو اپنی عورتوں سے نیک ہیں نہادہ الذمہ عورت سے نیک کرنا یہی ہے کہ جو آپ کماوے پیئے وہ اسکو کھلاؤ پلاوے نہادہ اسے محبت ہے اسکے پاس اوٹے بیٹے اسکے مومنہ پر اسکی بیٹی نہ لے نہ حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ دشمن نہ کہے کوئی مومن کسی مومنہ کو اگر ایک خواہ اسکی ناپسند ہے تو دوسری خواہ اسکی پسند آوے گی نہادہ صلعم سرہ بن جناب کی حدیث میں یوں فرمایا ہے کہ عورت بے بسی سے پیدا ہوتی ہے تو اگر اسکو سیدہ ماکرنا چاہیگا تو توڑ ڈالے گا اسلئے اسکی ہلاکت کر کہ زندگی بسر جو نہادہ ابن عباس یہی مضمون صحیحین میں ابو ہریرہ سے بھی مرفوعاً آیا ہے توڑنے سے یہ سراد ہے کہ اسکو چوڑ دینا بڑے بگاڑ و بے رحمی کہتے ہیں حجۃ الوداع میں فرمایا تم وصیت مانو ہلالی کرنے کی ساتھ عورتوں کے کہ نہ قید ہیں پاس تمہارے تمہارے سوا اس ایک بات کے کسی اور چیز کی مالک نہیں ہو جان اگر کھلاؤ انہیں کرین تو بستر سے الگ کرو ایسی مار مارو کہ پڑی نہ ٹوٹے بدن نہ پیٹے اگر کنا مائیں تو بہر کوئی راہ اونپر نہ ڈھونڈو تمہارا حق اونپر ہے اونپر تمہارا حق ہے تمہارا حق اونپر نہیں ہے کہ وہ تمہارے بستر پر اوشخص کو نہ آنے دین جس سے تم ناخوش ہو اور تمہارا حق تمہارے ہے کہ اونکو

اچھی طرح روٹی کھڑا دوسرا واہ الترمذی اس مسئلہ کا فقہ فرماتا ہے جو عورت  
 مرکبی اور اس کا شوہر اس سے راضی نہ ہو بہشت میں لگے گا واہ الترمذی ابو ہریرہ  
 فرماتا ہے کہ عورت نے جب نماز پڑھا تو پڑھی شریک کو سوا یا یعنی زنا ساقط سے  
 شوہر کی اطاعت کی باوجود جس دروازہ بہشت سے چاہے بہشت میں جاوے گا واہ ابو جابر  
 اس حدیث میں فقط میں کام بتائے ہیں مگر اکثر عورتوں سے یہ کام نہیں ہوتے اس لئے یہ  
 اکثر گنہگار و نیک ہو جاتی ہیں اگر نماز پڑھی تو زنا سے عین بکترین خصوصاً آسودہ عورتیں  
 اگر زنا سے بھی چھین تو شوہر کو راضی نہیں رکھتیں مگر ناسا یا کرتی ہیں حالانکہ شوہر  
 کہے ہمارے کیا حق جو رو پر نہیں ہوتا ہے نہ ان کا نہ بایا کسی اور خویش و بیگانہ کا حق ہے  
 محسن کی بھی نیکوئی سول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئین میں فرمایا تو شوہر والی ہے کہا اس  
 فرمایا تیرا بڑاؤ اس سے کیا ہے کہا جاتا کہ بڑا ہے میں اور میں کچھ تو خود میں کرتی ہوں مگر میں  
 بات سے عاجز ہو جاؤں فرمایا تو یہ کیا بڑاؤ ہوا تو تیری بہت درد منی ہے سواہ اللہ  
 یعنی تو کسی بات میں اس کو ناراض نہ کر مان سمجھتے ہیں کسی کی اطاعت نہیں ہے فائشہ کہتی ہیں تینے  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کس حق کا حق ہے عورت پر فرمایا اس کے  
 شوہر کا یعنی کہا مرد پر سب سے بڑا کس حق کا کہ اس کی ماں کا سواہ اللہ اس پر حدیث نفس قطعی ہے  
 اس بات پر کہ مرد پر حق والدہ کا عورت پر حق شوہر کا سب سے زیادہ ہوتا ہے جو کو چاہے کہ  
 شوہر کی تابعدار رہے نہ ان باپ کی فرمان کا فرمان بردار ہونے جو رو کا حکم خدا و رسول  
 یوں ہی ہے کوئی مانویا نہ مانو حدیث طویل اس میں فرماتا ہے کہ کسی بستر کو لائی نہیں ہے کہ  
 کسی آدمی کو سجدہ کرے اگر ایسا ہو تو میں عورت ہی کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے  
 اس لئے کہ شوہر کا حق اوپر بہت بڑا ہے اگر باؤں سے لیکر بستر تک شوہر کے پہونچا ہوا اس سے  
 یہاں ہو رہا ہو پھر عورت اگر اس کو چاہے تو بھی اس سے کچھ حق شوہر کا ادا نہ کیا سواہ اللہ  
 حیدر و راتہ نقات مستور و نیکو کر نیکو مضمون حدیث ابی الدرداء میں ہی نزدیک

ابن جان کے آیا ہے آتنا اور زیادہ کیا ہے کہ قسم ہے اور کسی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے نہیں  
 اور اگر کوئی عورت حق اپنے رب کا یا تنگ کہ ادا کرے وہ حق اپنے خاوند کا تہی مضمون زائد میرٹ  
 زید بن اسلم میں بھی نزدیک بطبرانی کے آیا ہے اور میں آتنا اور بڑا یا ہے کہ اگر خاوند اس سے  
 سوال نہ عبت کا کرے اور وہ پشت پالان پر ہو تو بھی اپنی جان کو اس سے فروگے ابن عمر کا لفظ  
 مرفوع یہ ہے نہیں دیکھتا اللہ طرف اس عورت کے جو شکر نہیں کرتی اپنے خاوند کا مال لکھے اور  
 نہیں رو سکتی ہے سواہ النساء فی معاذ بن جبل مرفوعا کہتے ہیں ایسا نہیں دیتی کوئی عورت اپنے  
 خاوند کو دنیا میں لکن اس کی زوجہ حورین کہتی ہے تو اس کو نہ سنا تجھے خدا مارے تیرے تو تیرے  
 پاس آگسٹا ہے اب تجھے چور کر رہا ہے پاس آ جا ویگا سواہ القرمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع  
 یہ ہے جب مرد عورت کو اپنے بستر پر بلاتا ہے اور وہ نہیں آتی ہے یہ خفا ہو کر سو رہتا ہے تو  
 بیچ تک اس عورت پر فرشتے لعنت کیا کرتے ہیں سواہ الشیخان دوسری روایت میں قسم کہ  
 یوں فرمایا ہے نہیں بلاتا کوئی مرد اپنی جو رو کو اپنے بستر پر اور وہ انکا کر تی ہے لکن وہ شخص  
 جو آسمان پر ہے یعنی اللہ تعالیٰ وہ اس عورت پر خفس رہتا ہے یا تنگ کہ خاوند اس عورت  
 سے راضی ہو تو حدیث ابن عباس میں مرفوعا یا تنگ کہ ایسی عورت کی نماز باطلت بہرہی اوپر  
 نہیں جاتی سواہ ابن ماجہ ابن عمر کا لفظ یہ ہے کہ عورت جب گرتے باہر نکلتی ہے اور خاوند  
 اور کافوش ہے تو ہر ایک فرشتہ آسمان کا اس پر لعنت کرتا ہے اس سیرت پر چیز جبر  
 کہ را اس عورت کا ہوتا ہے تو آجین و انس کے یا تنگ کہ پھر اگر اسے سواہ الطبرانی فی الاوط  
 اس قسم کی ادا دیش کا ترجمہ اول کتاب اصلاح ذرات البین میں لکھا گیا ہے پھر دنیا کی قید  
 کتاب بشارة الفساق میں بھی تیرہ سب حدیثیں تفسیرت میں نہ حجاز اسکا کہ لکھی گئیں کہ  
 نیک بیبیان ایسے کاموں سے بچیں مسلمان ہو کر لعنت کا کام کریں جو مومن ہو کر دوزخ میں نہ لیں  
 آخرت درست کرنا ہو تو خاوند کو راضی رکھیں جنت حاصل کریں ورنہ وہ جائیں اور انکا  
 کام تیرہ چوبیادیا ناکم اسلام کا فرض تھا جیسے پونچا دیا چم اگر وہ پونچا تے تو کہہ سکتے اللہ غفر

## بیان نان نفقہ اہل عیال کا

سعید بن سعد بن ابی وقاص سے مروی روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 ارنے کہا تو کوئی حرج نہ لگایا جس سے ارادہ تیرا رضا سے خدا کا ہے مگر تنہا اس خرج پر اجازت لگایا  
 بیان ملک کہ اس قسم پر جو تو اپنی بیوی کے موصوفہ میں دیتا ہے سواۃ التیحان بطولہ اس پر  
 سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر میاں اپنی بیوی کو فقیر بنا کر کھلا دے تو درست ہے ورنہ کیسا بلکہ جو  
 اجر ہے تو مسعودی کا لفظ مرفوع یوں ہے کہ جب خرج کیا مرد نے اپنے اہل غلام پر مالشہ کے  
 لئے اور وہ اسید اجر کی کتاب ہے تو یہ نفقہ اس مرد کے لئے ایک حد ہے سواۃ التیحان  
 بلکہ حدیث ابو ہریرہ سے معلوم ہوا کہ جو نفقہ لونڈی غلام پر کیا ہے یا محتاج کو، یا ہے سب بڑا  
 اجر اس نفقہ کا ہے جو بیوی پر کیا ہے سواۃ مسلم ترتیب اس نفقہ کی حدیث ابن مسعود میں  
 مروی ہے کہ پٹے عیال پر صرف کرے جیسے ماں باپ بہن بھائی ہر جو قبضہ قریب ہوا وہ  
 حج کرے سواۃ الطبرانی ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا میرے پاس  
 ایک دینار ہے کہا اپنی جان براؤں گا اور یہی ہے فرمایا اولاد پر صرف کر کہا ایک اور ہے فرمایا  
 بی بی پر خرج کر کہا اور یہی ہے فرمایا خادم پر اور کہا اور ہے فرمایا اب بہان تو مناسب سمجھے  
 وہ ان صرف کر سواۃ اسی حیاں ترتیب صرف کے لئے یہ دونوں حدیثیں دو اصل غلط ہیں مگر  
 توفیق عمل درکار ہے ورنہ نصیحت بیکار ہے ۛ

## فصل

عائشہ مروی گشتی میں جو شخص تنہا ہوا ان کو کیوں میں پھر اسان کیا ارنے اوکے ساتھ تو وہ  
 اوٹ ہو گئی اوکی آتش ورج سے سواۃ التیحان بطولہ عائشہ کے پاس ایک عورت دو  
 لڑکیاں لیکر آئی انہوں نے اسکو تین کجوریں دیں اسنے ایک ایک کجور اون دونوں کو دیا

ایک کبوتر آپ کھانا چاہا اور خون نے وہی مانگی اور سنے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو کھلا دی خوشتر  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکر فرمایا اللہ نے اس کے لئے جنت واجب کی ورنہ سے اس کو آزاد  
 کر دیا سواہ مسلم معلوم ہوا کہ پرورش و خیر کا بڑا اجر ہے اگر کیسا جنت ہاند آتی ہے ایک  
 دختر کو بالے یا چند دختر کو آتش کہتے ہیں اپنے فرمایا ہے جسے پالا دو دختر کو بلوغ تک وہ اورین  
 دن قیامت کے ملے گا اور گناہ پروردگار سنگلیان ملا کر تیا سواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہ ہے جسے  
 پالا دو لڑکیوں کو وائل ہو گناہین اور وہ جنت میں مثل ان دو مسنگلیوں کے پر اشارہ کیا  
 اصبعین سے ابن عباس کا لفظ یہ ہے جسے پرورش کیا دو دختر یا تین دختر یا دو یا تین خوا  
 کو پیا تک کہ وہ بیا ہی جاوین یا مر جاوین توین اور وہ جنت میں ہونگے مثل ان دونوں  
 کے پھر سنا یہ بدو سنی سے اشارہ کیا ابن عباس کی حدیث میں مرفوعاً یون آیا ہے کہ جس سلطان  
 کے دو دختر یون اور وہ اسے احسان کرے جب تک کہ وہ اس کے پاس ہیں یا یہ اس کے  
 پاس تو وہ دونوں اس کو بہشت میں لیجاوینگی سواہ الحاکم و قال صحیح الا سنا د  
 غرض کہ پرورش بنات و اخوات پر وعدہ ملے جنت کا بچنے کا آتش و ورنہ سے بہت حدیثوں  
 میں آیا ہے سب کا ایگانہ ذکر کرنا مشکل ہے اس طرح پرورش نیم پر وعدہ دخول جنت کا آیا ہے  
 خواہ وہ نیم غریب ہو یا بیگانہ سواہ البزار عن ابی ہریرۃ صریحاً ابن عباس مرفوعاً  
 کہتے ہیں جس شخص کے کوئی لڑکی ہو اور وہ اس کو زندہ درگور نہ کرے نہ اس کو خوار کرے  
 نہ اس پر بیٹے کو مقدم کرے تو اس کو اللہ جنت میں لیجاوینگا سواہ ابوداؤد ۴

## بیان اچھے نام رکھنے کا

دریث ابوالدرداء میں مرفوعاً آیا ہے تم بچارے جاؤ گے دن قیامت کے تمہارے ناموں سے  
 اور تمہارے باپ کے ناموں سے سو تم اپنے اچھے نام رکھو سواہ ابوداؤد ابن عمر کا لفظ  
 رفع یہ ہے بہت پیارا نام اللہ کو وہ ہے جبین عبدیت و محمد نکلے دوسری روایت میں عبد اللہ

کو اسباب اسرار فرمایا ہے سواۓ مسلم و سب جہشی کی حدیث میں حکم کیا ہے کہ پیغمبروں کے نام پر نام رکھا کر و بت محبوبہ نام خدا کو عید اللہ عبدالرحمن بن بنت سیدہ نام عات و بہام بن بنت بڑا بد نام حرب و مرہ بن سواۓ الاوصاف و امراء و سوار ملوک کے نام اکثر خلاف شرع ہوتے ہیں کسی نام میں شرک مخلقا ہے کسی نام سے فخر پیدا ہوتا ہے ایسے نام ترک کئے آں باب نے رکے ہوں تو بدل ڈالے ورنہ ماسی ہوگا

## بیان دیکھانے کا اولاد کو

عابر بن عبد اللہ نے فرمایا کہ ہے آدمی اگر اپنی اولاد کو ادب سکھائے تو یہ ایک صلاح حدیث دینے سے بہتر ہے سواۓ الترمذی و دوسری روایت ابو یوسف بن موسیٰ بن ابیہ بن عبد بن یوسف یون ہے کہ کسی باپ نے کسی بیٹے کو ادب نیک سے جو بزرگوں کی بخشش نہیں کی سواۓ الترمذی یعنی اولاد کو ادب سکھا ماحد قد دینے کچھ عطیہ و مہربانی سے افضل ہے

## بیان مرنے ایک یا دو یا تین بچوں کا

انس کی حدیث میں فرمایا ہے جس کسی مسلمان کے تین بچے نابالغ مرے اللہ اس کو جنت میں لے گا اپنے فضل رحمت سے جو اون بچوں پر ہے سواۓ الشیخان نسائی کا لفظ یہ ہے کہ جب بچہ بچہ یا سید اجر تین بچوں پر جو اسکی پست سے ہیں تو داخل کر گیا اور سکھا اللہ جنت میں ایک عورت نے کہنے سے ہو کر کہا بھلا اگر وہی مرے ہوں فرمایا وہی سہی اسنے کہا کاش میں ایک کو ہی پوچھ لیتی متنبہ بن عبد السلامی کا لفظ روح یہ ہے میں مرنے کسی مسلمان کے تین بچے نابالغ مگر وہ علیکے اور کو جنت کے آٹھون دروازوں پر جس دروازے سے چاہے جنت میں جاوے سواۓ ابی حاتم ابو ہریرہ فرماتا ہے میں نہیں مرنے کسی مسلمان کے تین بچے پیر ہوئے اور کو آگ مگر قسم پورا کر سکے سواۓ الشیخان دوسرا لفظ کا یہ ہے کہ چوتھے بچے کیڑے ہیں جنت کے اپنے مان جائے



لیکن یاد رکھو کہ ان پانچ گناہین کے بارے آؤ گئے یہاں تک کہ اللہ ان کو اور ان کے باپ کو جنت میں  
 داخل کرے گا۔ واہ مسلم حدیث ابو سعید خدری بن مرفوعاً آیا ہے کہ عورتوں سے فرمایا تم میں کوئی  
 عورت نہیں ہے جسے تین بچے آگے بھیجے ہوں گروہ اس کی اڑھ ہونگے دن قیامت کے ایک  
 عورت نے کہا بھلا اگر وہی ہوں فرمایا وہی سہی واہ الشیخان عقبہ بن عامر کی حدیث میں  
 یوں فرمایا ہے کہ اس عورت کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے یعنی جسے تین بچوں پر حصہ کیا جائے  
 اگر واہ اسماعیل الطبرانی حید الرحمن بن بشر کا لفظ یہ ہے کہ وہ وارد ہو گا وہ شخص آگ پر گرے گا  
 کی طرح واہ الطبرانی تندی نے کہا اسکے شاہد بہت ہیں زبیر بن علقمہ کی حدیث میں آیا ہے  
 ایک عورت نے کہا میرے دو بچے مرے ہیں جب سے میں مسلمان ہوئی ہوں فرمایا تو نار سے ایک  
 بڑے خلیفہ میں ہو گئی واہ الطبرانی فی الکلیو سعادی کی روایت میں ایک بچا ہی آیا ہے پھر  
 فرمایا قسم ہے خدا کی سقط بھی اپنی ماں کو اپنی ماں سے طرف جنت کے کیسے گا جبکہ اسے صبر  
 کیا ہو گا اسید اگر واہ احمد والطبرانی ابن عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم کو سنا فرماتے تھے جسکے دو فرط ہونگے میری امت سے اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا  
 نے کہا بھلا اگر ایک ہی فرط ہو فرمایا ایک ہی فرط سہی لے توفیق والے کہا بھلا جسکا ایک فرط ہی  
 آپ کی امت سے نہ فرمایا میں فرط ہوں اپنی امت کا کوئی نصیب مثل میرے ان کو نہیں ہو سکتی  
 واہ الترمذی فرط وہ ہے جو آگے گیا حضرت کے انتقال کا صعدہ اسی مسلمان کو ہوتا ہو  
 جسکا ایمان کامل ہے ابو موسیٰ اشعری نے مرفوعاً کہا جب کسی بندے کا بیمار جاتا ہے اللہ فرشتوں  
 سے کہتا ہے تھے بچا میرے بندے کا لے لیا وہ کہتے ہیں ہاں فرماتا ہے تھے پہلے اس کے دل کا لیلیا  
 کہتے ہیں ہاں پوچھتا ہے پھر اسے کیا کہا کہتے ہیں تیری حمد کی انا اللہ بڑا فرماتا ہے بناؤ اس کے  
 لئے ایک گرجہ جنت میں اسکا نام بیت احمد رکھو واہ الترمذی

## بیان سفید کپڑے پہننے کا

حدیث مرفوع ابن عباس بن آیا ہے تم سفید کپڑے پہنا کر وہ کپڑے تمہارے بہت اچھے ہیں اسی میں مرد کو کفن کیا کرو سواۃ الوداؤد سرور کا لفظ مرفوع یہ ہے سفید کپڑے پہنو یہ الطیب و اطہر بن مرد کو انین کفن کرو سواۃ الترمذی معلوم ہوا کہ یہ سفیدی مسلمان کے لئے حیات موت و نون میں ضرور ہے سفید لہر کا واسطے و جو بکے آتا ہے جب تک کہ کوئی مٹا کر موجود و مٹا کر کوئی مٹا کر نہیں ہے گونگین کپڑا بھی گاگاہ پہنتا جائز ہو ۛ

## بیان متیض کا

اسم کہ کتنی بہت محبوب لباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے تھے سواۃ الوداؤد سنت صحیحہ سے جو لباس ثابت ہے وہ دلیل الطالب میں لکھا گیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ نہ بندہ نہ تھے مگر باجائے کو پسند کیا تھا حمامہ آپکا چارونفہ کا بڑا آزار نصفت ساق تک پاؤں میں چل پھرتا بھی پہنتا تھا چادر بھی اوڑھتے تھے خود بھی رکابے کالا عامر بھی باندہ ہے سرخ حلیہ بھی پہنا ہے ایسا لباس پہنتا بھی داخل اتباع ہے گو اگر کہ باجائے وغیرہ لباس حال جبکہ امت اسلام نے ایک مدت دراز سے اختیار کر لیا ہے جائز ہے آجکل مرد کا لباس اگرچہ بہت مخالف صورت اسلامی کے نہیں ہے مگر مردوں کا لباس بالکل خلاف سنت ہے ہر جگہ لباس شاہ کسی قوم غیر اسلام کے ہے جو خاص ہے ساتھ اس قوم کے اہل کتاب ہوں یا مجوس یا ہنود یا ترک یا چین تو اس شخص کا حکم دہی ہے جو اس قوم کا حکم ہے بدین عموم حدیث من تشبه لقوم فہو منہم یہ حدیث شامل ہے ہر طرح کی تشبہ کو لباس میں جو یا طعام یا سکین یا شمع یا مرکب یا نشیستہ بر خاست یا صورت یا سیرت چہن گراں حکم کو لوگوں کی ایسا جو زور دیا ہے کہ گو یا نسخہ ہر جگہ ہے ۛ

## بیان عاکا وقت کپڑا پہنے کے

حدیث معاذ بن انس میں مروی ہے جو کوئی نیا کپڑا پہنے وہ یہ کہے الحمد للہ الذی کسائی ہذا فی رزقیہ من غیروہ منی ولا قوی اللہ اسکے اگلے پچھلے گناہ بخش دے گا  
 رواہ ابوداؤد عمر بن خطاب سے مروی ہے الحمد للہ الذی کسائی ہذا فی رزقیہ من غیروہ منی ولا قوی اللہ اسکے اگلے پچھلے گناہ بخش دے گا  
 یہ ہے عورتی و انجیل بہ فی حیاتی پھر فرمایا پڑنے کپڑے کو لیکر خیرات کر دے جو کوئی ایسا کرے گا  
 وہ اللہ کی حیات و حفظ و ستر میں زندگی و مرگ میں رہے گا رواہ الترمذی عائشہ کا لفظ  
 یہ ہے نہیں مول لیا کسی بندہ نے کوئی کپڑا ایک دینار یا نصف دینار کو پہراؤ سکوپنکر اللہ کی  
 حمد کی ابھی وہ کپڑا اسکے زمانہ تک نہیں پہونچا ہے مگر اللہ اسکو بخشنے کا ہے رواہ ابن  
 ابی الدنیا و البیہقی یہ مغفرت بطفیل حمد ہوتی ہے واللہ الحمد والہمد و فقنا

## بیان سادگی لباس کا

معاذ بن انس مروی ہے کہ جن جسے چوڑا پہنا یعنی نہرہ کپڑا عاجزی کے لئے سائے اللہ  
 کے اور وہ اسکا بقدر و رکتا ہے تو بلاو گیا اسکو اللہ دن قیامت کے سائے ساری  
 خلق کے اسکو اختیار دے گا کہ جو نہا حلقہ ایمان کا پاس ہے پنے رواہ الترمذی دوسری  
 روایت ایک پسر صحابی سے مروی ہے کہ جس نے ترک کیا پٹا جامہ جمال کا اور وہ قادوس  
 اوپر تواضع کے لئے پہنا دے گا اسکو اللہ حلقہ کراست کا رواہ ابوداؤد انیس نے کہا  
 صحابہ نے ذکر دنیا کا کیا اپنے فرمایا بذات ایمان ہے رواہ ابوداؤد یعنی پہلے کپڑے پہنے  
 پڑنے کپڑے پہنا بذات کہتے ہیں رشتہ پرست ترک زینت کو عائشہ نے کہا ہے رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ایک کلمی پیوند دار ایک موٹی ازار میں ہوا اسکو شیخین نے  
 روایت کیا ہے ابن مسعود مروی ہے کہ میں جس دن خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کیں

اوس دن ایک کلی صوف کی جبہ صوف کا آستین صوف کی پاجامہ صوف کا پٹنہ ہوئے تھے تو  
 گدے کی کمال کا تنہا سواۃ الزمذی و سلفہ ثقیون انکا نیمہ ہے انبار و دست  
 رکھتے تھے بنائشیدہ کا دو پناہ و وہ کا سوار جو ناگد ہوں پر سواۃ الحاکم صوفیہ السلام  
 شاید یہ صوف کا اسیلے اختیار کیا ہے کہ سنت انبار ہے انکا لباس یا اہل حدیث کا لباس  
 غالباً یہ جال ہوتا تھا الا ماشاء اللہ تعالیٰ حسن علیہ السلام کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں کے تر بندیر نماز پر لیتے تھے وہ بندھون کے ہوتے تھے جبہ  
 سات درجہ کو آتے وہ اوسکو انبار کرتین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالی کلی پہنتے سواۃ  
 صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ ترک کرنا نہ تھا لباس کا کچھ خاص ساتھ مردوں ہی کے نہیں ہے بلکہ عورتین  
 ہی زیادہ رعیت کریں یہ ایک بڑی نصیحت ہے فائش نے کہا حضرت کا کلیہ پڑیکا تھا اوہیں  
 چال ہری ہوئی تھی جس پھونے برستے تھے وہ ہی کمال کا تھا اندر اسکے چال تھی سواۃ صلی  
 اس نے عمر کو دیکھا جس دن کہ وہ ایملہ موشین تھے اوسکے کندھے پر تین بیوہا دیتے گئے ہوئے تھے  
 سواۃ مالک انس کا لفظ مرفوع یہ ہے بہت سے پڑیشات بال گردا لودہ دو پڑانی چادر  
 والے ہیں جنگی کچھ پڑا نہیں کیجاتی وہ اگر خدا کے برسے پر تم کما پیشیں تو اللہ اذکو سچا کر دے  
 اوہیں سے ایک برار بن مالک ہیں سواۃ الزمذی

<p>خاکساران جہان را بجزارت مگر</p>	<p>تو چہ دانی کہ درین گرد سواۃ بات</p>
------------------------------------	--

مراد وہ شخص ہیں جو متقی متواضع قید دست لاف دست ہوتے ہیں نہ یہ بیکشنگے بے نماز مٹری و کلام  
 خطی باگل جھکو لوگ ولی یا مجذوب سمجھتے ہیں یہ تو شیطان کے ولی ہوتے ہیں نہ زمین کے  
 ان اولیاء ہلا المتقون جو کہتے ہالے کہتے اوسکو چائین رات دن نجاست میں آلودہ رہتے  
 نہ نماز پڑھتے نہ روزہ رکھتے نہ کیا فاک خدا کا دوست ہوگا اللہ تو اذکو دوست کہتا ہے  
 جو توبہ کرتے ہیں پاک صاف سترے رہتے ہیں نہ چیز کمیوں کا ہجوم ہوجوام کی اونپر دہم  
 ہوا تو ہر پرہ کہتے ہیں بیٹے ستر اہل صفہ کو دیکھا کسی ایک کے پاس ہی اوہیں سے چادر نہ تھی

یاد ہند تھا یا کملی گردن میں باندھتے تو نصف ساق تک نہ پہنچتی اگر کسی کی ایڑی تک پہنچتی  
 تو وہ اوسکو دونوں ہاتھ سے تھامے رہتا کہ کہیں ستر نظر نہ آوے نہ روالہ البخاری  
 معلوم ہوا کہ محتاجی لباس کی مانع ایمان کامل کی نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 پہنا لباس شہرت کا پہنا دیکھا اوسکو اللہ دن قیامت کے وہی لباس پہرا و ہمیں آگ بڑھ کے  
 کی جسے شاہد بہت پیدا کی کسی قوم سے وہ اونہیں میں سے ہے اسکو رزین نے ذکر کیا ہے ان  
 ماجہ نے بسند حسن روایت کیا ہے لفظا میں ماجہ کا یہ ہے جسے پہنا کپڑا شہرت کا دنیا میں پہنا  
 اوسکو اللہ کپڑا ذلت کا دن قیامت کے پہرا و ہمیں آگ و نرج کو بڑھ کا دیکھا جو لوگ مرنے پر  
 یا عورت رات دن نئے نئے تراش تراش لباس میں نکالتے ہیں ناموری و تعدداری ظاہر  
 کرتے ہیں یہ لباس اپنا اوس دن آگ کا لباس ہو جاوے گا یہ وحید مطلق ایجاد لباس جدید پر  
 پہرنے ایسا کپڑا نکالا کہ ہمیں بے ستری بھیجائی ہے تو پہرا و سکا کیا ہو چھٹا

## بیان کپڑا پہنانے کا کسی محتاج کو

ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے نہیں پہنا یا کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا اگر ہوگا وہ اللہ  
 کے فضل میں جب تک کہ اوسکے تن پر ایک لٹا ہی اوس کپڑے کا باقی رہیگا سوا کہ اللہ مہذی  
 حاکم کا لفظ یہ ہے ہمیشہ رہیگا وہ اللہ کے پر وہ میں جب تک کہ ایک ٹاگا بھی اوس پر باقی ہے  
 ابو سعید نے مرفوعاً کہا ہے جس مسلمان نے پہنا یا کوئی کپڑا کسی مسلمان کو بیٹھ کر پہنا دیکھا اوسکو  
 اللہ جائے بہر جنت سے جس کسی مسلمان نے کھانا کھلا یا کسی ہو کے کو کھلا دیکھا اوسکو اللہ پہل  
 جنت کے جسے پانی پلا یا کسی پیاسے مسلمان کو پلا دیکھا اوسکو اللہ شراب سر بہر سواک البوطی  
 اسکا وقف اجماع و اشید ہے مگر حکم رفع میں ہے کہ تو تک ایسی بات کو اپنی عقل سے نہیں کرے گا

## بیان باقی رکھنے بڑھاپے کا

علاء بن عبید کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی بوڑھا جو اسلام میں کسی قدر عہد ہوئے  
واسطے اسکے دن قیامت کو ایک آدمی نے کہا کہ لوگ سعید بن جبیرؓ کے لئے ہیں نہ یا جبرہؓ کا  
جی چاہے وہ اپنا نور نوح ڈالے رواہ الدار والیطبرانی فیہما ابوبہرہؓ کا لفظ یہ ہے  
تم مت چنو بڑا ہائے کو یہ نور ہو گا دن قیامت کے جو کوئی بوڑھا ہو انکے کتابے اتنا دیکھ لے  
مستطاب ہے اس سے سنیہ بڑا کتابے اسکے لئے درجہ رواہ ابی حنن فی صحیحہ  
معلوم ہوا کہ بوڑھا مسلمان نزدیک اللہ کے عزیز ہوتا ہے گو لوگ اس کا دعویٰ نہ کریں یا انکی  
قدر نہ سمجھیں

## بیان سر ملگانے کا

حدیث مرفوعہ ابن عباسؓ میں آیا ہے تم لگاؤ ائمہؓ آئمہ کی جوت کو صاف کرتا ہے ہاں آگاتا  
ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک سر ملکانی تھی ہر رات تین تین سلائی  
لگاتے رواہ الارمذی نسائی کا لفظ یہ ہے کہ بہتر سر ملکانہ آئمہؓ ہی مرقفی کہتے ہیں  
آپنے فرمایا تم ائمہؓ لگایا کرو یہ ہاں آگاتا ہے کچھ دیکھو دیکھو کتابے آئمہؓ کو صاف کرتا ہے  
رواہ الطبرانی

## کتاب الطعام

### بیان بسم اللہ کہنے کا طعام پر

عائشہؓ کہتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع چہ معالی کے کھانا کھاتے تھے ایک  
اعرابی یا دو لغویوں میں جانا کھانا کس گایا فرمایا اگر یہ بسم اللہ کھاتے تو تم سب کو کفایت کرنا مارو  
الوصائد اس میں نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جب کوئی تم میں کھانا کھا دے تو بسم اللہ

کہ لے اگر ہوں جاوے بسم اللہ اولہ و آخرہ کے جابر کا لفظ یہ ہے کہ جب کہانے پر  
بسم اللہ نہ کہی تو شیطان کہتا ہے آج تم نے کھانا سونا پالیا سو واہ المسلم دوسری روایت  
مسلم کی حدیث بن الیمان سے یوں ہے کہ شیطان حلال کر لیتا ہے اوس کہانے کو جس پر نام  
ابن کا نہیں لیا جاتا ہے

## بیان کھانہ کا برتن کے کنارے

حدیث عبد اللہ بن بسر میں مرفوعاً آیا ہے تم کھاؤ کنارے سے رکابی کے چوڑا دسکی چوٹی کو  
برکت ہوگی اوسین سو واہ ابو داؤد ابن عباس مرفوعاً کہتے ہیں اور ترقی ہے برکت وسط طعم  
میں سو کیاؤ تم کنارے سے ست کھاؤ پیچ سے سو واہ الترمذی ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جب  
کوئی تم میں کھانا کھاوے تو اوپر سے رکابی کے ذکھاوے نیچے سے کھاوے کیونکہ برکت اوپر  
ہی کی طرف ہے نازلی ہوتی ہے

## بیان کھانے کے کھیل کا گوشت کا نوچکر

جابر نے مرفوعاً کہا ہے اچھا سالن سرکہ ہے یہ تین بار فرمایا جابر کہتے ہیں جب سے چنے یہ سناتو  
میں ہمیشہ سرکہ کو دوست رکھتا ہوں علامہ بن رافع نے کہا جب سے چنے یہ حدیث جابر سے سنی میں  
بھی سرکہ کو چاہتا ہوں سو واہ مسلم اسے گل بتو خر ستم تو بوی کسی ماری کا ام بانی  
کا لفظ مرفوعاً یوں ہے محتاج خواہ کہ جبر میں سرکہ ہے سو واہ الترمذی صفوان بن اسیہ نے  
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشت کو داغون سے نوچکر کھاتے تھے فرماتے کہ یہ  
خوشگوار زود مضم ہے سو واہ الترمذی والحا کہ عائشہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ تم گوشت  
کو پھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ کہ یہ عجیون کا کام ہے بلکہ نوچ کر کھاؤ کہ یہ خداؤ فرما  
ہے سو واہ ابو داؤد

## بیان اکٹھے ہو کر کھانے کا

دستی نے کھانے رسول خدا ہم کھاتے ہیں پٹھانین ہتر فرمایا مگر کھاتے ہو یا الگ الگ کھا الگ  
الگ فرمایا مگر کھاو سب اشکر و برکت ہوگی سواہ ابو داؤد جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے ایک کھانا  
دو کو دو کھانا چار کو چار کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ بہت دوست فرما  
کرو کہنا ہے جس پر بہت سے ہاتھ پڑیں سواہ ابو یعلیٰ معلوم ہوا کہ فرالوں کو مگر کھانا چاہیے  
تھا کھانا اچانک نہیں ہے اوسمین کچھ برکت نہیں ہوتی

## بیان انگلی چاٹنے کا بعد کھانے کے

جابر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے: انگلیوں اور سبکی کے چاٹنے  
کا کھانہ نہیں چاہئے کہ کس کھانے میں برکت ہوتی ہے سواہ مسلم دوسرا لفظ انکیا یوں ہے  
جب کسی ایک کے ہاتھ سے کوئی نعمت گراوے تو اسکو چومکر کھائے شیطان کے لئے پھوس ہے  
نہ رومال سے ہاتھ پونچھے جب تک کہ انگلیاں نہ چاٹ لے وہ کھانا کھائے کہ کس کھانے میں برکت  
ہے سواہ مسلم اسی کے لگ بگ ابن مبان نے بھی جابر سے روایت کیا ہے صحیحین کا لفظ یوں  
ہے کہ یکا بی نہ اور شانی چاویے جب تک کہ چاٹ نہ لے یا چھو نہ دے یعنی دوسرے کسی نیچے  
یا بی بی وغیرہ کو نہ

## بیان حمد کا بعد کھانا کھانے کے

معاذ بن انس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسے کھانا کھایا پھر کما  
الحمد لله الذی اطعمنی هذا الطعام و رزقنیہ من غیر عولی منی ولا قوۃ بخلافہ  
اللہ نے اگلے گناہ اسکے سواہ ابو داؤد والترمذی انس بن مالک کا لفظ یہ ہے کہ



اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے ہندہ سے اس بات پر کہ وہ نعمہ کماوے اور سپر محمد کے گویا ہے  
 اور سپر محمد کے سرواۃ مسلم حدیث ابن عباس میں قعدہ ابو ایوب انصاری کا آیا ہے کہ اذنوں  
 نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع ہر انبیوں کے شدت گرسنگی میں گوشت روٹی کھو  
 کھلائی آپ کی آنکھیں ڈبڈبائیں فرمایا قسم ہے خدا کی یہ وہ نعمت ہے جس کا سوال تم سے دن قیامت  
 کے ہوگا الحدیث بطولہ سرواۃ ابن حبان ۛ

## بیان باتہ ہونے کا بعد کمانا کمانچے

حدیث سلمان بن مرثوما آیا ہے برکت کمانے کی رہنما ہے ہاتھوں کا پہلے پیچے کمانا کمانے  
 کے سرواۃ ابو داؤد مگر سند اسکی ضعیف ہے ابو ہریرہ کی حدیث میں فرمایا ہے کہ شیطان  
 حساس لحاس ہے یعنی بڑا چالو نظر لگا نیوالا تم اس سے بچو چکنے باتہ نسوؤ اگر کہہ نقصان پہونچے  
 تو تم اپنی ہی جان کو ملامت کرو سرواۃ الترمذی ۛ

## کتاب القضاء وغیرہ

## بیان عدل کرنے کا

حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً ذکر سات گروہ کا آیا ہے جنکو اللہ اپنے سایہ میں دن قیامت کے  
 رکے گا اور میں ایک امام عادل ہی ہے سرواۃ الشیخان یہ حدیث چلے گور چکی ہے دوسری  
 حدیث میں ان سے یوں آیا ہے کہ دعا امام عادل کی مرد و دین ہوتی سرواۃ الترمذی ۛ  
 عیاض بن حمار کی حدیث میں سلطان عادل کو اہل جنت شیرایا ہے سرواۃ مسلم ابن عباس  
 کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ امام عادل کا سونا ستر برس کی عبادت سے ہر شے حد کا حق سے زمین  
 بر قائم ہونا یا ایس صبح کے پانی پر سنے سے پاک تر ہے سرواۃ الطبرانی فی الکبیر ابو سعید

مرفوعا کہتے ہیں بہت محبوب خدا کو اور بہت نزدیکی خدا سے نشست میں امام مادل ہے بہت  
 بیوقوف و بعید اس سے امام جائز ہے سواہ الزمندی ابن عمر نے کہا ہم پاس رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اپنے فرمایا کیا حال ہو گا تمہارا جبکہ تم پانچ چیزوں میں جاؤ گے  
 میں بناہ اگلیا ہوں خدا سے کہ تم و زمین گرفتار ہو یا تم و نیکو یا تو نعتین ظاہر ہو یا تو کسی قوم  
 میں کسی کلمہ کلمہ نماز ظاہر ہو یا زمین طاعون اور وہ و کعبہ جو ان کے اگلے میں نہ تھے نہ تو کا  
 کسی قوم نے زکوٰۃ کو گروہ کے گئے پانی سے اگر یہ نہ ہوا تم نہ تو پانی نہ برستا کہ نہ کیا کسی قوم  
 نے ناپ تول کو گرہ پڑی گئی تھو سختی موت جو پادشاہ میں حکم کیا امر اس نے بغیر کتاب اللہ  
 کے مگر مسلط کیا اللہ نے اوپر ان کے دشمنوں کو اور انہوں نے کچھ ملک ان کے ہاتھ سے نکال لیا  
 معتقل کیا انہوں نے کتاب اللہ و سنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرہ لیا اللہ نے اس  
 انکا انکے بیچ میں سواہ الحاکم کو بھی من حدیث یویدۃ ایضاً سمجھو تو یہ حدیث ہو  
 ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہیا کہ فرمایا تساویا ہی ہوا نہ اسے و بائیں  
 سے قحط ہونا ہے

سے قحط ہونا ہے

ابرناید از پچے منع زکوة

از زنا افتد و با اندر جہات

کیل و وزن کی کمی سے قحط و ظلم حاکم میں گرفتار تھی علی ہے کتاب و سنت کے برخلاف مسک  
 کرنے فتویٰ دینے سے آپس میں لڑائی بڑائی رہتی ہے یہ سب باتیں آجکل شل سوچ چاند کے  
 روشن ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون حدیث ابو موسیٰ میں امامت کو قریش میں ٹیک کر یہ  
 فرمایا ہے کہ جب یہ رحم نکرین عدل نکرین انصاف سے نہ بائیں تو انہر خدا و ملائکہ و سارے لوگوں  
 کی لعنت ہے نہ انکا فضل قبول ہے نہ فرض سواہ احمد باقی امارت و عید کے رسالہ بشارۃ النصارا  
 میں لکھی گئی ہیں :-

بیان مظلوم کی سزا کرنے کا

حدیث جابر والی مظلوم میں مرفوعاً آیا ہے کوئی آدمی کسی سلطان کی کسی جگہ جہاں اس کی آبرو خاکی ہو بیشک حرمت ہوتا ہو مگر کیا اگر اللہ اس کا مددگار ہو گا ایسی جگہ جہاں کروہ اپنی مدد کو درست رکھتا ہے سوا الہ ابوداؤد انس بن مالک کا لفظ مرفوع یہ ہے تو مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم ایک آدمی نے کہا مظلوم کی تو مدد کر سکتا ہوں ظالم کی کیونکر مدد کروں گا فرمایا اس کو ظلم سے روک دے اور کسی مدد سے سوا الہ الخامسی معاذ بن انس مرفوعاً کہتے ہیں جسے بچا یا کسی مومن کو منافق سے کہہ کر لگایا اللہ ایک فرشتے کو دن قیامت کے کہ بچا دے گا وہ اس کے محروست پرست کو آگ جہنم سے سوا الہ ابوداؤد اس زمانہ نامبارک میں عمل کرنا اس حدیث پر بہت مشکل بلکہ محال ہو گیا ہے ان میں اور بات ہے کہ کوئی آدمی اپنی جان پر کیل جاوے رہتہ شہادت حاصل کرے ورنہ سارا جہاں ہی تو ظالم منافق ہو گیا ہے مسلمان مظلوم چین اچھی کون سنتا ہے کہ کیا کہتے ہیں اگر کہہ بولتے ہیں اور جان بھی بیچ گئی تو آبرو و مال کا نقصان تو نقد و وقت ہی ہوتا ہے ۛ

## ظالم سے ڈرے تو کیا دھما پڑے

ابن مسعود سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب کوئی تم میں کسی پادشاہ سے ڈرے تو یوں کہے اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظيم کن لی جاسراً من شرفلان بن فلان وشر الانس والجن واتباعهم ان یفرط علی احد منهم عز جابر ورجلناؤث ولا الہ غیرہ سوا الہ الطبرانی فلان بن فلان کی جگہ اس شخص کا نام لے جس سے ڈرتا ہے ابو جابر کا لفظ یہ ہے جو کوئی کسی ظالم سے ڈرے تو یوں کہے رضیت باللہ رباً وبالا سلام دینا و محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نبیاً وبالقرآن حکماً واما ما اللہ اس کو اس کی شر سے بچا دے گا سوا الہ ابن ابی شیبہ مرفوعاً علیہ متبری نے کہا ہوتا بھی نفع ۛ

## بیان نیچے کا قریب سلطان

حدیث الیٰ ہریرہ کا ایک بہتر مرقع یہ بھی ہے کہ جو کوئی آیا دروازے پر بادشاہ کے رونقے  
 میں پڑا بندہ جتنا سلطان سے نزدیک ہو ثواب اتنا ہی اللہ سے زیادہ و دربار پر ثواب  
 مراد الامجد قریب سلطان آتش سوزان بود و تباہی گما اپنے کعب میں مجروح  
 فرمایا خدا تم کو جو قرون کی حکومت سے بچا رہے گما وہ کوں بین فرمایا ارار بین جو بدہر  
 ہونکے نہیں بدایت پر چلین گے۔ یہی سستہ عمل کرینگے جسے ایک جوت کیونکہ گما انکے علم کی  
 حد کی قور نہ میرے بین زمین اوٹکا ہون نہ وہ میرے موضع پر آدینگے حدیث مراد الامجد  
 حتیٰ مضمون حدیث جناب میں نزدیک ابن حبان کہتا ہے تو باق کہتے ہیں رسول مراد اصلی ارش  
 علیہ وآلہ وسلم نہ ہتہ مگر والوں کو بایا علی وفاطہ وغیرہ آئے ہیں کہا میں یہی تو مگر والوں میں  
 ہوں فرمایا ہون تو یہی بت مگر جب تک کہ کسی کے جو کشت پر کھڑا ہو کسی امیر سے تو کہہ سوال نہ کرے  
 مراد الامجد الطبرانی و مراد اللہ تعالیٰ معلوم ہو کہ اہل بیت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کو ان خصوصیت امتیاز سے پیشا نہ ہو رہے ہیں یا عمل انہوں نے ہے

اب کسی اور وفادار کا ذکر بھیجے	تیری جو کشت کو تھنا نہ مہر مگر فرض
ہم پریشانوں کی خدمت میں ہرگز نہ جانی	نہ لنگ کو بے سرو کار نہ انہر کو غرض

لے افتہ جارا سارا انجام بہتر کردیاں خیرت کی رسوائی سے بکھر بچا ہے بشیر یہ کام کہ یہ مکمل بندہ  
 ابوال بن عمارت نہ مروفا کتاب کہ تم میں کا ایک آدمی کوئی بات رضوان خدا کی کہتا ہے یہ گما  
 ہی نہیں کرتا کہ وہ بات کہان پر تو نیکی اللہ اس بات پر اس کے لئے اپنی رہنما ملاقات کے دنا  
 کہ لکھ لینا ہے بعض آدمی تم میں کا خوشی خدا کا کلمہ کہتا ہے وہ گمان نہیں کرتا کہ وہ بات  
 کہان کہ گئی اللہ اس بات پر اس کے لئے قیامت تک ایسا فضا کا لکھ لینا ہے مراد الامجد  
 حسان بطولہ اللہ مزی اتر اور و سار کی زبان بالکل نہ قابو ہو جاتی ہے جو کہ چہ میرا

اندھا دہند ہر کسی کے حق میں بکد یا حاضرین مجلس ادرار کا بھی یہی حال ہوتا ہے کہ وہ ہر امیر رئیس کی ہر بات کو سچا کہتے ہیں خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلمان یہ وہ دونوں خدا کے غضب میں گرفتار ہونگے اور کیوں نہ ہوں کہ اس قوم سے بڑا کڑی جو نادر کا باز کار فرمایا خود غرض بے وفا بے مروت یہی مطلب اشتہار یافتہ بابا فاسق بدین نہیں ہوتا الا ماشاء اللہ تعالیٰ ۛ

## بیان شفقت و رحمت کا خلق پر

جو حسین عبد اللہ فرماتا کہتے ہیں کہ جو کوئی لوگوں پر رحم نہیں کرتا ہے اللہ اس پر رحم نہ کرے گا یہ روایہ الشیخان ابو موسیٰ کا لفظ مرفوع یہ ہے تھا بلایمان درست نہیں ہے جب تک کہ تم رحم نہ کرو صحتاً نے کہا ہم سب ہی تو رحم میں فرمایا یہ رحمت نہیں ہے کہ تم ایک پر رحم کرو بلکہ رحمت عامہ چاہئے رواۃ الطبرانی ابن عمر کی حدیث میں فرمایا ہے رحمت کرنے والوں پر رحمت کرتا ہے تم رحم کرو اور نیزہ زمین میں ہیں تم پر وہ رحمت کرے گا جو آسمان پر ہے یعنی ارحم الراحمین رواۃ ابو حاد و در لفظ انکا یہ ہے تم رحم کرو تم پر رحمت کیجاو گی تم قصور بخشو تمہارے قصور بخشے جاویں گے خیرانی ہے اور کسی جو اپنے فعل پر اڑے ہوئے ہیں اور وہ جانتے ہیں ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے چھٹی نہیں جاتی رحمت مگر شفقت سے رواۃ ابو حاد و ایک بار رسول خدا صلی علیہ وآلہ وسلم نے حسن حسین علیہما السلام کو پیار کیا چو اقرع بن حابس تمہاری لے لے کر آیا اس نے چپے میں بیٹھے کسی کو نہیں چھو مار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا فرمایا جیسے رحم نہ کیا اور سپر رحم نہیں کیا جاتا رواۃ الشیخان عائشہ کہتی ہیں ایک اعرابی نے اگر کہا تم بچوں کو پیار کرتے ہو ہتھو نہیں کرتے فرمایا خدا نے اگر رحمت کو تیرے دل سے دور کر دیا تو یہ کر لیا بس ہے رواۃ الشیخان معاویہ بن قرقہ عن ابیہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا مجھ کو بکری کے فنج کرنے پر رحم آتا ہے فرمایا اگر تو اس پر رحم کرے گا تو اللہ تجھ پر رحم کرے گا رواۃ الحاکم ابی عمر کی حدیث مرفوع میں آیا ہے کوئی آدمی کسی چڑیا کو یا او سے مافوق کو

۴۰ من قتل ضعیف کز اہل گمراہی شد و نجات کے اور جسے باز پرس فرما دیا گیا کہ احسن اور سکا کیا ہے  
 فرمایا کہ امان کے لئے ذبیح کرے سر کاٹ کر دھیس لگے سے مرد و اہل النساء کی معلوم ہو کہ بیگناہ  
 کسی جانمار کا مارنا چوٹی ہو یا چوڑا یا اور کوئی جانور داخل ظلمت بالکل غلط و رجم ہے  
 ذبیح کرے تو یہی آئنا رجم چاہئے کہ تیز چھری سے گلا کاٹے تاکہ زیادہ آید انہوں

شعبہ ۱۸۴۱ کہ بقصاب کو سپردے گفت	دران زمان کہ سرش را بتیغ تیز برید
مزا سے ہر شے و عار سے کہ خوردہ ام رست	کسیکے پہلوی چرچم خوردہ چہ خواب دید

حدیث ابن عمر بن مرفوعاً قضا ایک عورت کا آیا ہے کہ اسے ایک بلی کو بھوکا پیاسا بائوہ کو  
 تیار دے جہنم میں گئی مرد و اہل البخاری بھی بیسیکے رجمی کے آید ہر سیرہ کی روایت میں یہ حدیث  
 آئی ہے کہ ایک آدمی نے پیاسے کتے کو کنوین سے پانی بر کر پلا یا تھوڑا دھت میں گیا مرد و اہل  
 البخاری یعنی بسبب رجم کے تحریش بہائم سے اسلئے حدیث ابن عباس میں منع فرمایا ہے کہ  
 غلات رجم ہے مرد و اہل ابوداؤد تحریش کئے ہون باہم بھرنے لڑانے کو جیسے منع کر دیا یا  
 میٹھ ہون بایوں کی لڑائی لڑائی صدیخون میں آیا ہے کہ جو کوئی اپنے غلام کو مار بیگا اور سکا  
 بد لایا جاو بیگا مارنے کا کفارہ یہی ہے کہ اسکو آزاد کرے یہ بھی آیا ہے کہ لڑائی غلام سے  
 زیادہ طاقت سے کام نہ لے بلکہ اپنی طرح اوکو کھلائے پلائے اگر قصور کر میں تو فروخت کر دے  
 مگر عذاب نہ دے ایک آدمی نے کہا ہلا میں اپنے خادم سے کہتا تھا معاف کروں فرمایا ہر دن  
 ستر بار اسکو بدواؤ دے ابن عمر سے روایت کیا ہے قرآن پاک سے ثابت ہے کہ ذرہ ذرہ  
 برابر ظلم کا ہی انصاف ہو گا ظالم پر مے جاوینگے رحم والے نجات پاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ  
 جابر کی حدیث مرفوعہ میں یوں ہے کہ تین چیزیں ہیں جس کسی میں وہ جو گئے اللہ اس پر اپنا  
 ہاتھ رکھے گا اور سکو مشقت میں لیجاو بیگا ایک فری کرنا ضعیف پر دوسرے شفقت کرنا مالک باب  
 پر تیسرے احسان کرنا ملوک سے مرد و اہل الترمذی یعنی آدمی ہو یا جاندار بڑا و صغیر  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن شریف میں یہی آیا ہے کہ وہاں اس سلسلہ کا

رحمۃ العالمین فیما رحمۃ من اللہ لنت لہد ولو کنت فظا غلیظ القلب لا نفقوا  
 میں جو لکھتا ہے ہمارا رب ارحم الراحمین ہے ہمارے رسول رحمۃ للعالمین میں تو اب ہم کو بھی  
 سوا رحم و کرم و عفو و صفحہ کے کچھ نہ چاہئے شاید اللہ ہمیں بخش دے ۛ

## بیان اچھے وزیر و نائب کا

حدیث عائشہ میں مروی ہے کہ جب اللہ کسی امیر کے ساتھ ارادہ بھلائی کا کرتا ہے تو اس کو  
 سچا وزیر دیتا ہے اگر امیر بھلا ہے تو یہ اس کو یاد دلاتا ہے اگر وہ یاد رکھتا ہے تو یہ اس کو  
 یاد دلاتا ہے اور جب کے ساتھ اور کچھ ارادہ کرتا ہے تو اس کو برا وزیر دیتا ہے نہ بھول پراؤ کو  
 یاد دلاتے نہ ذکر پراؤ کی مدد کرے سوا کا ابو داؤد یہ بات سوا مسلمان وزیر کے دوسرے  
 میں نہیں ہو سکتی ہے جس کا وزیر کوئی کافر ہے اس کا خدا حافظ ہے انصاف ہمراہ کفر کے ہرگز نہ  
 جمع نہیں ہو سکتا ہے گو کوئی اس کو عدل سکے یا کافر کو عدل ٹیپ لڑے سارا عدل ملت اسلام  
 ہی میں ہے پس اس اعدا کو اھوا قرب للتقویٰ ۛ

## کتاب الحدود

## بیان امر بمعروف نہی عن المنکر کا

حدیث ابو سعید خدری میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی  
 دیکھے کہ میں کسی بڑے کام کو تو چاہتے کہ مٹا دے اس کو اپنے ہاتھ سے اگر ہاتھ سے نہ مٹا سکے تو  
 زبان سے مٹا دے یہ بھی مکر کے تو دل سے بڑا جانے یہ بہت بُورا ایمان ہے سوا کا مسلم  
 معلوم ہوا کہ تغیر منکر فرض ہے ہر مسلمان پر کچھ خصوصیت کسی شخص کی نہیں ہے یہ اور بات  
 ہے کہ اطوار و رسوم کا کام ہاتھ سے مٹانے کا ہے علماء کا کام زبان سے بیان کرنا ہے غور کا

کام دل سے جڑ جانے کا تصور ہے وہ وقت بھی جا نہ پا کہ کوئی زبان سے تفسیر نہ کرے  
کلیا تو دل سے برا جانے پر ہی پکڑ ہوتی ہے انا اللہ انا اللہ اور دوسرا جہان بھر کے بڑے  
کام خود آبی کرتے ہیں وہ دوسروں سے کیا ان کا کسی سکر کا کھینچے ملا رہی غریب ہو گئے  
وہ ان کو سبب جو رطل مقام کے مکان حق بات کا زبان سے مشکل پڑ گیا ہے نقل جو ہم سلیم  
کے رہ گئے وہ ہاں بعض تکیس لائے برا جانتے ہیں قدر نہ ملا صور دنیا طلب تو خود ہادی  
راہ ضلالت میتواسے طریق بدعت بگئے ہیں تہہ کیا امر بدعت نہی من المسلم کر چکے ان کا کام تر  
بیر رہ گیا ہے کہ عالم فلسفہ در آئین مشغول رہا کریں سبب و شتم اہل حق کا دل فیض پر ہوا  
کریں خلاف سمت میگو و کناب عربیہ کے فتویٰ لکھا کریں بدعت کو زندہ کریں اہل بدعت کی  
تثا و صفت لکھیں تو کریں تو خیر و نہ خیرات کے کمرے کہا کر بازار میں ڈکا دین لیا کریں  
احادیث اللہ تعالیٰ کا لفظ ابو سعید سے مروی ہو رہی ہے جسے کسی سکر یعنی خلاف شریعت  
او یکہ ہاتھ سے بگاڑ دیا وہ بری الذمہ ہوا جو کوئی ہاتھ سے بگاڑ دے سکا زبان سے کہہ دیا  
وہ بھی بری ہو اور زمان سے بھی نہ بگاڑ سکا نقطہ دل سے اٹھنے بگاڑا تو وہ بھی بری الذمہ  
تھیر اگر یہ بہت تودا ایمان ہے ابو سعید خدری کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
نے فرمایا ہے اصل جہاد کلمہ حق ہے نزدیک سلطان جائز یا امیر جائز کے اسکو ابو داؤد نے  
روایت کیا ہے محمد تعلق شاہ نے ایک عالم سے کہا تھا جو عادل کہا کر داد و سون نے کہا ہم  
ظالم کو ہرگز عادل نہ کہیں گے یا دشاہ نے اذکو و یار قلہ سے لڑ کر مار ڈالا سبحان اللہ  
اور سکا ظلم دیکھو انکی شہادت علمی و کیو حدیث ابن مسعود میں آیا ہے کہ ہر نبی جو اپنی امت  
میں مجھ سے پہلے تھا اس کے حواری تھے یعنی مخلص یا رسول کی سنت پر چلتے تھے اس کے حکم  
کی پیروی کرتے تھے پھر ان کے بعد ایسے پہلے لوگ آئے جو کہ کہتے کچھ ہیں کہتے کچھ ہیں جو کچھ کہتے  
ہیں اس کا اوکو حکم نہیں ہے سو جو کوئی اسے جہاد کر لیا ہاتھ یازبان سے یا دل سے وہ تو  
موس ہے اس کے سوا راہی برار بھی ایمان نہیں رہتا ہوا کا معلوم یہاں کہ جب لی سے



ہی منکر کو منکر نہ سمجھا جی میں ہی اوس کام پر انکار نہ آیا وہ بات دیکھو بڑی زندگی ملے گی نظر آئی تو  
 اب ایمان کو سلام کرو یا ایمان کیا تم نے یہ توہر ہے وہ کام بد انجام رہا مبارک ہو اللہ بکواسی است  
 سے عافیت میں رہے کہ خدیفہ سے مرفوعا روایت ہے کہ قسم ہے خدا کی تم حکم کرو نیکی کا رو کو بدی  
 سے نہیں تو قریب ہے کہ خدا تم پر حجاب بھیگا پھر تم کتنی ہی دعا کرو گے قبول نہو گی مروا لا القہذی  
 یہ حدیث کو باسنجرہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس زمانہ قیامت نشانی میں دعا ہی  
 قبول نہیں ہوتی ہے قبول کیا خاک ہو وے جسکے سب تو کیل تاشے باقی رنگ فسق غور بالحبوب  
 لفاق و زور میں عشق میں مبتلا ہو رہے ہیں امر بمعروف نہ کرے نہی منکر کسکو کیا رہے  
 اللہ عز وجل علیہا حدیث ابو سعید خدری میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا ہے کوئی تم میں اپنی جان کو بقیہ نہ سمجھے کہ کیونکر فرمایا اللہ کا حکم اپنے اوپر دیکھتے حسین کہ  
 بول سکتا ہے پھر بولے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے اوس سے کہیگا تجھ کو کسے روکا تھا کہ تو فلا  
 فلاں امر میں بولتا وہ کہیگا میں لوگوں سے ڈرتا تھا اللہ فرمایا گناہ سے زیادہ سختی ڈرنے کا تو میں  
 تیار ہوا ابن ماجہ و مرواۃ ثقات یعنی ڈرنا کا چاہئے ہنرے کا کیا ڈر ہے بہت ہوگا  
 تو وہ اپنا دینا لینا بند کر دیگا کہ دے رزاق اللہ ہے نہ وہ ظالم

کام رہے کا میں بند اپنا	ہندہ پرور ہے خداوند اپنا
-------------------------	--------------------------

جویر بن عبد اللہ نے مرفوعا کہا ہے کوئی آدمی کسی ایسی قوم میں نہیں ہوتا ہے کہ وہ گناہ کرتے  
 ہیں اور یہ اوں گناہوں کے ثنائے پر قادر ہے پر نہیں مثلاً لا اللہ او نہ اپنا عذاب الیگا  
 مرنے سے پہلے مرواۃ ابو حازمہ احمد شد کہ ابن حدیث میں قید قدرت کی ارشاد فرمائی ہے ورنہ  
 کہیں نہکا تا ہم برقدرتوں کا نہ لگتا شاید انکار ہمارے دل کا ہکو بچالے اگرچہ اب تو زبان ہی بند  
 ہو گئی ہے ہاتھ کا تو کیا ذکر ہے انا اللہ ابو ذر کہتے ہیں محکو وصیت کی میرے خلیل نے کہی پہنچی صلوٰۃ  
 کی ایک یہ کہ نہ ڈرون میں راہ خدا میں کسی شخص کے ملاست کرنے سے دوسرے یہ کہ حق بات کہوں گا  
 تلخ ہو مرواۃ ابن حبان

بیالے عشق رسوائے جہانم کن کہ کھیندے

نصیحت ہے بیدار و آتشین آرزو دار

آتش غیر کندی کی حد بیشین مرقوم آتا ہے جب ریس میں کوئی خطا کوئی جہ تو جو کوئی اور جگہ  
ماصر ہوتا ہے اور وہ اسکو کمرہ جانتا ہے یا اوپر اٹھا کر کرنا ہے تو وہ آدمی مثل ماورث شخص کے  
ہے کہ چرواہاں سے غائب ہے اور جو شخص کہ وہاں موجود نہیں ہے گلاؤں کا دم سے لاشی ہے تو وہ  
آدمی مثل اوس شخص کے ہے جو کہ وہاں ماصر ہے سو واہ الوجود اللہ کے فضل و رحم کو  
تو دیکھو کہ او جو دھو مجلس مسکر کے کس طرح اپنے بندہ عاجز کو معذکور کا انصاف اسکا نام ہے  
فاتح مجلس کو سبب رشتہ باطنی کے کس طرح پکڑا عدل اسکو کہتے ہیں فائضہ کتنی میں اپنے  
ممبر پر جا کر فرمایا ہے تو گوشت اللہ سے کتا ہے کہ تم حکم کرو نیکی کا منع کرو بدی سے پہلے اسکے کہ تم  
دعا کرو قبول ہو تم انگوڑے تم مدد دیا ہو تماری مدد نہو آنا فرما کر اور ترانے اور کچھ نہ کسا  
سو واہ اسی جہاں دیکھو جیسے کوکون نے امر بمعروف نہی عن المنکر چوڑ دیا ہے تب سے یہی  
حال ہو گیا ہے کہ کسی کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کیونکہ اکیطرن سے مدد ملتی ہے ہر طرف سے  
تا امید کی کا اجوم ہے قات و خواری کی دہم ہے

منزل باس رہبر را گزرتن و زیارت

سیرت اور ہوس آباد نمشا کر دیم

مراتب امر بمعروف نہی عن المنکر کے کتاب فتح الباب لغنائم اولی الالباب میں لکھے گئے ہیں ناہی پر  
کہتے ہیں ہم نے سنا ہے کہ آدمی دن قیامت کے آدمی سے او کیسکا او کو پکڑ لیا وہ کیسکا ہیں  
تھک نہیں پہچانتا تجمہ سے تجمہ سے کچھ واسطہ نہیں ہے یہ کہیگا تو جھکو خطا و منکر کرتے ہوئے کہنا  
تہا منع نہیں کرتا تا سو واہ سزین اس راتہ بر آتوب میں ہمارا منع کرنا ہی ہے کہ ہم نے علی  
فارسی آردو میں اپنے مقدور کے موافق احکام شرع کے سیکو پو پچاؤئے سیکو گناہ سے باز رہو  
زباں و بیان کے نبی کر دی ہے اب کوئی مانو یا نہ مانو و ما علنا الا البلاغ اللہ عوب جانتا ہے  
کہ اگر تارے ہاتھ کو قدرت ہوتی تو ہم سارے مسکرات شہر سے کیا بلکہ سارے جہاں سے اوٹا دیتا  
مقدور شرعی کا ڈنکا بجا دیتے مگر کیا کریں کہ ہاتھ سے ظلم فسق کے مجبور مقصور رہے ہیں اللہ عفو

## بیان عیب چھپانے کا

ابو ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ جس نے عیب چھپایا کسی مسلمان کا عیب چھپا دیا  
اوسکا اللہ دنیا و آخرت میں دوسرا لفظ یہ ہے نہیں چھپاتا کوئی زندہ عیب کسی شخص کا دنیا  
میں مگر چھپاتا ہے اللہ عیب اوسکا دن قیامت کے سوا کہ مسلم عیب پوشی یوں ہوتی ہے  
کہ کسی کوئی کام بڑا کرتے دیکھتے تو دوسرے شخص کو اوسکی خبر کرے یہ وہاں ہوتا ہے جہاں کسی نے  
کوئی کام چھپ کر کیا ہے مگر جو آدمی کلمہ لگا گناہ کرتا ہے اوسکو کوئی کیا چھپا دیکھا ۵

اگر پردہ بر عیب کی متن کہ اوسیدر پردہ خویش متن

قرآن شریف میں فرمایا ہے واذا حقوا باللغو عتوا لکما اھا جب تم کسی لغو کام پر گزرو تو  
چشم پوشی کر جاؤ ۵

اگر من ناجوان مردم بکردار تو بر من چون جو انم روان گزدار

عقبة بن عامر کا لفظ مرفوع یہ ہے جس نے چھپایا کوئی عیب کسی شخص کا اوسنے گویا زندہ کیا ایک زندہ  
درگوسکوس واہ ابن جہان عیب چھپانا کچھ خلاف نبی منکر کے نہیں ہے اوسکو نصیحت کرے دوسرے  
کو اوسکے گناہ پر اطلاع نہ دے ماعز نے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگر چار بار  
اقرار نہ کیا تھا آپ نے حکم رجم کا دیا ہڑال سے کہنا لو مسرتہ بشوبک کان اخیراً لا ۵  
من واہ ابوداؤد یعنی اگر تو اوسکے عیب کو اپنے کپڑے سے چھپا لیتا تو میرے لئے اچھا ہوتا محمد  
بن منکدر نے کہا ہڑال نے ماعز سے کہا تھا کہ تو پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے  
جا یعنی یہ کہنا ماعز سے کیا ضرورت تھا چھپا ہوتا اوسکے عیب کو صلاح مذکور دیکر ظاہر نہ کیا ہوتا  
آجکل ہم ایسے لوگ دیکھتے ہیں جو محفل میں بیٹھ کر اپنے سارے اگلے پچھلے گناہ بہت خندہ پیشانی  
سے ذکر کرتے ہیں نہ نرم آتی ہے نہ حیا د انگیر ہوتی ہے جو اپنا عیب نہیں چھپاتا ہے وہ دوسرے  
کا عیب کیا چھپا دیکھا نعوذ باللہ منہ لے اللہ تو ہمارے عیب چھپا دے ہمارا ڈر نکال دے

آمین عقب بن مامر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے معلوم کر اپنے  
 بھائی سے کوئی بری چیز چھپا یا اس کو چھپا دیا اور پھر اللہ و قیامت کے یعنی عیب اور کسر واد  
 الطہرائی فی الکلیہ میں عباس کا لفظ یہ ہے جس نے چھپا یا عیب اپنے بھائی کا چھپا دیا اللہ  
 عیب اور کساد قیامت جس نے ظاہر کیا عیب اپنے بھائی کا ظاہر کر لیا اللہ عیب اور کساد یا تک  
 کسر سوا کر لیا اور کساد راوی کے گھر کے سوا وہاں حاجت معلوم ہو کہ جو کوئی کسی مسلمان مرد  
 یا عورت کو بدنام کرنا ہے تو اللہ اس کو بھی گھر شیعہ بدنام کر دیتا ہے اس کا تجربہ جو چکا ہے ایک ایسی  
 کو بات تہ سے بعض اپنے بڑوں کے سنت تکلیف پوچھتی تھی وہم گئے یہ بی بی ہمیشہ اور طبعی معنی  
 کیا کرتی آخر یہ دیکھا کہ بعد ایک بڑی نیکنامی کے اللہ نے گھر شیعہ بدنام غلام کر دیا وہ رسولی  
 عباس ہوئی جس کا کہہ پایا میں نے مفسر اور دیکھا ہے اللہ نے پروردگار بی بی کا ناخانی کر دیا  
 گناہ کرنے کی نوبت بھی نہ آئی ان اللہ آبن مرنے کا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 خبر پر چڑھ کر بلند آواز سے کہا اے گروہ اور ان لوگوں کے جو اپنی زبان سے مسلمان ہیں مگر ایمان  
 ان کے دل تک نہیں ہو چکا مت ایذا دو مسلمانوں کو مت پیچھے پڑو ان کے جیون کے جو کوئی تلاش  
 کرتا ہے عیب اپنے بھائی مسلمان کا تلاش کرتا ہے اللہ عیب اور کساد جس کا عیب اللہ نے تلاش  
 کیا وہ رسول ہو گا اگرچہ اندر اپنی گھر کے کیون نہ ہو سوا اللہ تو مہدی اسی کے لگ بھگ حدیث  
 ابی بکر بن زید ابی داؤد کے آیا ہے معاویہ مرفوعا کہتے ہیں تو اگر لوگوں کی عیب جوئی کرے  
 تو اوکو بگاڑ دیا یا زہر بگاڑ کے کر دیا سوا اللہ و صاؤد فارسی کی مثل ہے عیب مردم نمودن  
 عیب خود مردم نمودن ست سلف ہمیشہ عیب اپنے نفس کے تلاش کرتے تھے نہ غیر کے اس کو نہر  
 جانتے تھے اور کساد عیب سمجھتے تھے پہلے انسان آپ کو تو یہ عیب ثابت کر لے پھر کسی دوسرے کا عیب  
 دیکھے

خواجہ کی عیب ہائے نور تو شود عیان	کیوم منافقانہ نشین و رگین نورش =
میں ایک شخص کو دیکھا کہ ہمیشہ سارے جہان کی بدگوئی میں رہتا تھا اپنے چیکاؤن کا شکوہ کرنا	



موجود ہوتے ہیں، کوئی حد تک نہیں ہوتی ہے نہ کسی طرح کی تقریر یہ سب دہان کے مسلمان پر  
ذایاں کے ہیں۔

## بیان ترک شرابخواری کا

حدیث الی امامین مروی ہے کہ میں جو خوشامیاد بنیہ میرے ہندوؤں میں سے بنیا شراب  
کا میرے ڈر سے کس بلایہ نگاہیں اور سکو خیرۃ القدس سے مرواۃ احمد انہی کا لفظ مرقع  
یوں سے امتد قائلے کتاب ہے جسے ترک کیا شراب کو اور وہ قدرت رکھتا جادو سپر پناؤ نگاہیں  
اور سکو خیرۃ القدس سے مرواۃ الامامین میں شراب طہور خست کی اللہ ہمارے دقا اسما متہم فو  
کار سائلہ بتارۃ الفساق میں لکھا گیا ہے کہ من حر کوئل ہرست کے فرایسے شریعتی کو اور سنوں  
دور خیوں کا بپ لہو بلا یا حادہ نگاہ ہے اکی ہی قدر چاہئے۔

## بیان حفظ شرمگاہ کا

یہ حفظ شرمگاہوں جو چیزوں کے ہے خیر سولی خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضمانت جنت  
کی دی ہے حدیث الی ہر وہ میں مروی ہے کہ وقت رات کے ایماں زانی کا جلا ہو جاتا ہے  
مرواۃ الخاسمی اپنے شبہ نامہ حرم سے مزہ اور ناہی ایمانی جوئی سے اخرم مروی  
لما ایمان کا برباد کرنا ہو ناہی دوسری روایت میں یوں ہے کہ جسے نہ کیا اور نہ رستی اسلام  
کی اپنے گلے سے لکھاؤ والی تاں اگر فوب کر گیا تو اللہ قبول کرے والا ہے معلوم ہو کہ زانی جو شراب  
مسلمان کامل نہیں رہتا ہے زانیہ کی دعا قبول نہیں ہوتی ہے نہ ان کو قرآن پاک میں ہر وہ ترک  
کے ذکر کیا ہے اس جہاں کی حدیث میں آیا ہے کہ جو انو قرآن کے تم نگاہ کو اپنی شرمگاہوں  
رنا کر جوئے حجاب اپنے ستر کی اسکے لئے جنت ہے مرواۃ الخاسمی کہ سہل بن سعد کا لفظ مرقع  
یہ ہے کہ کوئی ضمانت ہو میرے لئے اور چیز کا جو دیاں اسکے دوزخ میں اور نہ دوزخ میں ہوں

ہے میں خدائے ہوتا ہوں اور کے لئے جنت کا سراوا البھاسی مراد زبان و ستر ہے یعنی جو گناہ  
زمان و شر گاہ سے ہوتے ہیں اور تھے پھر مایہ موجب ہے دخول جنت کا تہہ غمخون اور بہت حدیثوں  
میں بھی آیا ہے فساق کی بد اقبال کو تو دیکھو کہ ایسا خاص ملے چہرہ ہی ہو جہنم ہی کو اپنے لئے پسند  
کریں جنت پر لات ماریں انا شیخ ہے کل عیسر لما خلق ۛ

میر کے زاہر کارے ساختند

سیل او اندر و لش اغدا غشتند

## بیان عفو قتل وغیرہ کا

حدیث عدی بن ثابت میں مرفوعاً آیا ہے جسے تقدق کیا کوئی خون یا کم اس سے تو یہ  
کفارہ ہوگا اور سکا روز ولادت سے روز نقد تک سارا والا ابو یعلیٰ معلوم ہوا کہ خون  
بشنے کا بڑا اجر ہے تمام حسن ضی اللہ عندہ نے اپنے قاتل کو نہ بتایا مگر ماضیہ جہانمان نے  
اپنا خون نہایت فرمایا ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہیں تین خصالتیں ہیں جس کی شہادت میں وہ ہونگی اور  
حساب آسان ہوگا اللہ اپنی رحمت سے اس کو جنت میں لیجاویگا کما کیا فرمایا ہے تو اس کو جو  
چھو نہ دے تل تو اس سے جو تہہ سے نہ ملے عفو کر تو ظالم سے قیاب تو یہ کام کریگا تو جنت میں  
جاویگا سرا والا البراس والحا کو بخوہ عائشہ کی کوئی چیز چوری گئی تھی یہ چور کو بد دعا  
دیئے لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو عقاب کو اس سے کم کر تیرا اجر آخرت  
میں اس بد دعا سے گنٹ جاویگا معلوم ہوا کہ صبر یا عفو عمدہ چیز ہے بد دعا کرنے سے مظلوم کا  
اجر ظالم کا گناہ مٹ جاتا یا گنٹ جاتا ہے ظلم کا بد لایہ بد دعا ہو جاتی ہے ستم رسیدہ آخرت  
میں خالی ہاتھ رہ جاتا ہے ۛ

## کتاب البر والصلة

## بیان مان باپ سے نیکی کرنیکا





دینی معلوم ہوا کہ مرد پر مان باپ سے زیادہ کسی کا حق اطاعت نہیں ہے جس طرح عورت پر  
 شوہر سے زیادہ کسی کا حق نہیں ہوتا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اسکو جوڑنے  
 نہ مانا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تو فرمایا طلاق دے اور اسکو سوا والا ابوہریرہ  
 حدیث انس بن مالک میں مرفوعاً آیا ہے کہ مجھ سے فرمایا جسکو یہ بات خوش آوے کہ اسکی عمر بڑی  
 رزق زیادہ ہو تو وہ مان باپ سے سلوک کرے صلہ رحمی بجالائے سوا والا احسن انگلستان میں  
 آج کل عمر کا بڑا لڑکا ہے حالانکہ بے دستاویز ہو تا ہے جیسے بچہ حدیث صادق مصدرق کا ہے  
 سو جس کی عمر و رزق کی افزائش منظور ہو وہ یہ کام کرے جتنے اسکو آزما لیا ہے تمہارا بچہ  
 چاہے تو تم ہی آزمالو متنازین انس کی روایت مرفوعاً میں باہر والدین کو یہ دعویٰ ہے مخلوق  
 لہ نہ ارحم الراحمین سوا والا الحاکم یہ اسکی دعا ہے جسکی دعا کبھی رذنو تو بان کا لفظ  
 مرفوع یوں ہے نہیں پیرتی تقدیر کو مگر دعا نہیں بڑی باقی عمر کو مگر نیکی سوا والا ابن حبان میثون  
 حدیث سلمان میں مرفوعاً نزدیکی کے ہی آیا ہے ابوہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ خاک پڑے  
 اسکی ناک پر یہ کلمہ دوبار فرمایا کہ اے رسول خدا اسکی ناک پر فرمایا اس شخص کی ناک پر جسے  
 پایا یا مان باپ یا ایک کو اٹھ دو وزن میں سے نزدیک بڑا ہے کے پر جنت میں نہ گیا سوا والا مسلم  
 تین پانچ برس کا تاجب میرے باپ مر گئے مان کو بڑا ہے تک پایا وہ مجھ سے راضی گئیں اللہ بھلا  
 رکھے انکو جنت الفردوس دے اللہ آمین دوسرا لفظ ابوہریرہ کا مرفوعاً یہ ہے ایک آدمی نے  
 کہا اے رسول خدا کون جیسے زیادہ حق دار اچھے بڑاؤ کا ہے فرمایا مان تیری کہا پر کون فرمایا تیرا  
 مان کہا پر کون فرمایا وہی مان تیری کہا پر کون فرمایا باپ تیرا سوا والا الشیخان معلوم ہوا کہ ان  
 کا حق باپ سے تین گنا ہے و اللہ اعلم آسار بنت ابی بکر کی مان شرک تین فرمایا اپنی مان سے  
 صلہ رحم کر سوا والا الشیخان یہ اسلئے کہ حق والدین کا اولاد پر بہت بڑا ہوتا ہے ابن عمر کا لفظ  
 مرفوع یہ ہے رضامندی اللہ کی باپ کی رضامندی میں سے نارا فضلی اللہ کی باپ کی ناراضگی  
 میں ہے سوا والا الترمذی و روح وقفہ وابن حبان طبرانی کا لفظ حدیث ابی ہریرہ سے

یہ ہے کہ طاعت خدا کی طاعت ہے والدین کی معصیت خدا کی معصیت ہے والدین کی بزرگوار کا  
لفظ ابن عمر یا ابن عمر سے یوں ہے کہ رضا خدا کی رضا والدین میں ہوتی ہے عشاء خدا کا  
والدین کے غصے میں ہوتا ہے ابن عمر کہتے ہیں ایک آدمی آیا اور سنے کہا بیٹے ایک بہت بڑا گناہ کیا  
میری توبہ ہو سکتی ہے فرمایا تیری ماں ہے کہ انہیں فرمایا خالہ ہے کہا ہاں فرمایا اوسے سے سلوک  
کر مرواۃ الترمذی کہ ابن عمر کا لفظ یہ ہے ایک آدمی نے آکر کہا کوئی نیکی ماں باپ سے  
کرنا بعد اویسی موت کے باقی ہے فرمایا ہاں نماز پڑھنا اور جہر استغفار کرنا اور کئے لئے پورا کرنا اور کئے  
عہد کا بعد ان کے صلہ رحم کرنا خاص اور کئے جبکہ اگر اہل کفر اور کئے دوست کا مرواۃ ابو داؤد  
ابن حبان نے آنا اور دیا وہ کیا ہے کہ اور سنے کہا ماں اگر خدا یا رسول اللہ و اطیبہ  
فرمایا حاملہ یہ ابن عمر کو ایک گنوار کئے کے دستے میں ملا اور سنے سلام کیا انہوں نے اس کو اپنی  
سماری کے گدھے پر سوار کر لیا اپنے سر کا عمامہ اور سکودیا ابن دینار نے کہا یہ لوگ گنوار ہیں  
تھوڑی سی چیز پر خوش ہو جاتے ہیں ابن عمر نے کہا اس کا باپ عمر بن خطاب کا دوست تھا میں نے  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے بڑی نیکی کا یہ ہے کہ اولاد باپ کے  
دوستوں سے نیکی کرے سلوک سے پیش آوے مرواۃ مسلم ابنا مرد کہتے ہیں میں مدینہ میں  
آیا میرے پاس ابن عمر آئے کہا تو نے جانا کہ میں کیوں آیا بیٹے کہ انہیں کہتا رسول خدا صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس کو یہ بات پسند ہو کہ اپنے باپ کا صلہ رحم تبرین کرے تو افغان پر  
سے بعد پھر کے صلہ کرنا ہے تو میرے باپ اور میرے بھائی سے دوستی تھی میں نے چاہا کہ میں  
اور سکا صلہ کروں مرواۃ ابن حبان ایک وہ لوگ تھے جو ماں باپ کے لئے مالوں سے ملتا رہا  
ورم رکھتے محبت کرتے تھے ایک یہ لوگ ہیں جو ماں باپ کو رات دن برا کہتے کرتے کاتے ہیں یہ  
اور کئے دوستوں سے کیا خاک سلوک کر بیگے ع بین تفاوت رواز کجاست تا کجاست یہ بھی ہوم  
جوا کہ صلہ کہہ دینے لینے ہی کا نام نہیں ہے بشتاشت سے ملتا خوش خوشی سے پیش آنا یا پھر بزرگوں  
کے لئے مالوں کا اگر اہل کفر یا یہ سب داخل صلہ رحم ہے

## بیانِ حرم کا یعنی سلوکِ کزیکانائے والو

حدیث ابوہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ دیرِ آخر پر اسکو چاہئے کہ وہ صلہ رحم کرے متان کا اکرام کرے اچھی بات کہے ورنہ چپ نہ بچے سواۃ الشیخان دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ جس کی کو یہ بات خوش آوے کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اس کی عمر زیادہ ہو وہ صلہ رحم کرے سواۃ الشیخان ترمذی کا لفظ یوں ہے تم سیکو اپنے نسب جسکے سبب صلہ رحم کرو صلہ رحم کرنا محبت ہے اہل میں زیادتی ہے مال میں زیادتی ہے عمر میں علی مرتضیٰ نے مرفوعاً کہا ہے جس کو یہ بات خوش آئے کہ اس کی عمر بڑھے رزق کشادہ ہو بری موت دور ہو وہ اللہ سے ڈرے صلہ رحم کرے ابھو عبد اللہ بن امام احمد نے زوائد سند میں روایت کیا ہے سواۃ البزائر ایضاً یہی مضمون حدیث ابن عباس میں نزدیک حاکم کے مرفوعاً تورات سے ہی آیا ہے ایک مرد شعی کی حدیث مرفوع میں صلہ رحم کو بعد ایمان کے احب اعمال الی اللہ قطیعت رحم کو بعد اشراک باللہ کے افضل اعمال الی اللہ ٹھہرایا ہے سواۃ ابو یعلیٰ ابو ایوب کہتے ہیں سفر میں ایک اعرابی نے باگ ناقہ کی پکڑ کے کہا اے رسول خدا وہ کام بناؤ جو جنت سے نزدیک و دنیا سے دور کر دے فرمایا اقبال کر خدا کی کسی چیز کو شریک اور سکا کر نماز پڑھ کر کوۃ دے صلہ رحم کر ناقہ کی باگ چوڑ دے دوسری روایت میں ہے کہ جب وہ چلے یا تو فرمایا اگر یہ یوں ہی کر لگایا بیٹے اسکو حکم دیا ہے تو جنت میں جاو لگا سواۃ الشیخان عائشہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے صلہ رحم حسن عیسیٰ کی حسن خلق گہر دنگو آبا و عمر دنگو زیادہ کہتے ہیں سواۃ احمد دوسرا لفظ انکا یہ ہے رحم لٹکا ہوا ہے عرش سے کتاب ہے جسے ملایا جھکو ملاو لگایا اسکو اٹھ جیسے کاٹا جھکو کاٹ لگا اسکو اللہ سواۃ الشیخان یہ مضمون کئی لفظ سے کئی حدیثوں میں آیا ہے قرآن میں فرمایا ہے فہل عسیتم ان تولیتہم ان نفسدوا فی الارض و یقطعوا السرا حاکموا اولئک الذین لعنہم اللہ فاصہم و حو علی ابھما رحمہم معلوم ہو اگر فساد و فتنان زمین میں کاشا جو کام موجب لعنت و کوری باطن ہے آج کل

کا لفظ مرفوع یہ ہے واصل وہ نہیں ہے جو مکافہ ہے بلکہ وہ ہے کہ جب تو قطع رحم کرے  
تو وہ اور سکود وصل کرے سواۃ البخاری حدیث ام کلثوم بنت عقبہ بن مرفوعہ آیا ہے  
سعد تو وہ ہے جو زنی محمد دشمن کو دیا جاتا ہے سواۃ ابن خزیمہ ابو بکرہ کی حدیث میں آیا  
کوئی گناہ نہیں جسکی سزا دنیا میں جلد ملے مگر یعنی قطع رحم سواۃ الترمذی طبرانی کا لفظ  
یہ ہے کہ والے فاجر ہوتے ہیں مگر جبکہ وہ صلہ رحم کرتے ہیں تو انکا مال انکی تعداد بڑھتی ہے  
صلہ رحم کرنے والے محتاج نہیں رہتے اتنے قصہ رحم کس سے کرے اسکا بیان تعلیم ذات البین  
میں لکھا گیا ہے چ

## بیان کفالت یتیم کا شفقت کر نیکاراندہ پر مسکین پر

سہل بن سعد کی حدیث میں مرفوعہ آیا ہے میں اور کفیل یتیم کا جنت میں ہونگے یوں پر  
سباہ و سطلی سے اشارہ کیا سواۃ البخاری دو سلفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ وہ یتیم  
اسکا جو یا غیر کا سواۃ مسلم ابن عباس نے مرفوعہ یوں کہا ہے جسے لیا کوئی یتیم مسلمانوں  
میں سے اپنے کمانے پینے کی طرف داخل کر گیا اور سکواۃ جنت میں البتہ مگر یہ کہ کوئی ایسا گناہ  
کیا ہو کہ بنیاد ہاوسے سواۃ الترمذی حدیث مرفوعہ ابو ہریرہ میں آیا ہے جس  
قوم کی رکابی پر یتیم ہوتا ہے شیطان اوس سے قریب نہیں ہوتا اس حدیث غریب کو طبرانی  
راصبہانی نے روایت کیا ہے عون بن مالک کا لفظ مرفوعہ یوں ہے جو عورت راندہ بولی اور  
وہ صاحب منصب و مال تھی اوسنے اپنی جان کو اپنے یتیموں پر روکا یہاں تک کہ وہ اوس سے  
مداہون باہر تارین تو میں اور وہ دونوں جنت میں ہونگے اس طرح جیسے سباہ و سطلی ہے  
سواۃ ابو داؤد مرویہ ہے کہ بسبب پرورش یتیموں کے بچل نہ کیا الفت سے رہی ہم  
دو بہائی تین خواہر یتیم تھے ہماری ماں نے بچوں کو پالا بچل ثانی دیکھا اللہ اسکا اجر انکو ہر روز  
اللہم آمین ابو ہریرہ نے مرفوعہ کہا ہے میں سب سے پہلے مردانہ جنت کا لوں گا دیکھوں گا ایک

عورت جہد سے آگے جاتی ہے میں کہوں گا تو کون ہے وہ کہیگی میں وہ عورت ہوں کہ یتیموں پر بیٹھ رہی تھی سواۃ ابو یعلیٰ ابوامامہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جو کوئی کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پیرتا ہے نہیں پیرتا مگر اللہ کے لئے تو اسکو ہر مال پر حسبات ملتے ہیں ابو ہریرہ کہنے ہیں ایک آدمی نے کہا کہ میرا دل بہت سخت ہے فرمایا تو یتیم کے سر پر ہاتھ پیر کیں کو کہا نا کہ ملا سواۃ

## بیان ملاقات کرنا انخوان صحابین سے

حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے ایک آدمی کسی گاؤں کو ایک اپنے بھائی سے ملنے چلا اٹھنے اوسکے رستہ پر ایک فرشتہ کو بٹھایا اوسنے کہا تو کہاں جاتا ہے کہا اس گاؤں میں ایک میرا بھائی ہے اوسکی ملاقات کو جاتا ہوں کہا اوسکا کچھ تجھ پر احسان ہے جسکی ہیر رقتا ہے کہا نہیں میں اوسکو فقط اللہ کے لئے چاہتا ہوں کہا میں خدا کا قاصد ہوں تیری طرف آیا ہوں پیغام یہ ہے کہ اللہ نے تجھ کو دوست رکھا جس طرح تو نے اوس شخص کو اللہ کے لئے دوست رکھا ہے سواۃ مسلم معلوم ہوا کہ کسی عالم متقی خدا پرست سے ملنے کو جانا محض اللہ کے لئے اللہ کا دوستدار بننا ہے نہ ہے نصیب دوسرا لفظ الکا یہ ہے جسے عبادت کی کسی بیماری کی ملاقات کی کسی بھائی کی اللہ کے لئے تو ایک منادی پکارتا ہے کہ تو بھی اچھا رہا تیرا چلنا ہی اچھا ہوا تو نے جنت میں اپنا گھر بنا لیا سواۃ اللہ العزیزی معاذ بن جبل کی حدیث میں آیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واجب ہو گئی محبت میری اونکے لئے جو میرے سبب آپس میں محبت رکھتے ہیں باہم اوٹھتے بیٹھتے ہیں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں میری راہ میں خروج اوٹھاتے ہیں سواۃ صاۃ اللہ

## بیان اکرام خمان کا

ادپرگز رہ چکا کہ جسکو ایمان ہے خدا ویدوم آخر پر وہ خمان کا اکرام کرے سواۃ الشیخان عن

ابی حریزہ فرموا ابن عمر سے فرمایا تیرے عمان کا تجربہ حق ہے اکہ میث رواہ الشیخان  
حدیث ابی ہریرہ میں تھا ایک انصاری کا آیا ہے کہ اوسنے جو نکاح کیا پھر بغل کر کے مہاں کر  
کھلا دیا پھر کون کو بلادیا خود بہو کار با صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ  
تعالیٰ نے تمہارے اس کام پر تعجب کیا رواہ الشیخان بطل لہ اسی پر یہ آیت اور ہی و  
یتردون علی الفجر ولو کان بعد خصاصة رواہ مسلم وغیرہ

بزرگان سائر جہان پروردگار کہ نام کو شان بعالم برنامہ

ابی شریح کی حدیث میں فرماتا آیا ہے کہ معانی تین دن ہے پھر بعد اوسکے صدقہ ہے عمان  
کو درست نہیں کہ اس سے زیادہ نزدیک بیڑان کے تیرے اوسکو تنگ کرے رواہ الشیخان  
ابی نعیم حدیث ابی ہریرہ میں نزدیک احمد و ابو یعلیٰ کے بھی آیا ہے دوسری روایت میں  
یوں ہے کہ جس قوم میں عمان محرومی سے پہنچ کرے تو اوسکو پہنچتا ہے کہ بعد راپنی معافی کے  
لیئے کچھ حج نہیں ہے رواہ احمد و ابیہ اوس عمان کے واسطے ہے جو حاجت مند فاقہ مست  
ہے تقدیم بن معاذ کرب کا نظیر فرماید ہے کہ عمان کی رات ہر سلطان پر حق ہے جسکے گری  
لے صبح کی اور ہر اوسکا اور ہے چاہے دے یا نہ دے رواہ ابو حاد و

## بیان پھلدار درخت لگانیکا

جابر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان کہ لگانے  
کوئی درخت لگے جو کچھ اوس درخت سے کھایا جاوے گا وہ صدقہ ہے جو کچھ چوری جاوے گا وہ جہنم  
ہے جو کچھ کوئی اوسین سے لے لے گا وہ صدقہ ہے قیامت تک دوسری روایت یوں ہے کہ جو  
آوی یا جانور یا پرندہ اوس میں سے کھادے گا وہ سب قیامت تک صدقہ ہے تیسری روایت میں  
یوں آیا ہے کہ جس نے کوئی چیز کاشت کی اب جو کوئی آدمی یا جانور کچھ اوس سے کھادے گا وہ اوسکے  
لئے صدقہ ہوگا رواہ مسلم بھی نعیم غرس و زرع کا حدیث انس میں بھی فرماتا ہے میں نے

آیا ہے محمد اذن سات چیزوں کے ہٹکا اور بعد مرنے کے جاری رہتا ہے ایک لگانا درخت کا بھی ہے اسکو ہزار و ابونعیم و بیہقی نے انس سے مروی روایت کیا ہے ایسے چار و پواری باغ کا دروازہ بند کرنا تاکہ کوئی محتاج ہو کر نہ آسکے کچھ ذکر کے منع ہے :

## بیان جود و سخا کا

حدیث الی ہریرہ میں مروی آیا ہے سخی قریب ہے اللہ سے قریب جہ جنت سے جا بل سخی محبوب قریب خدا کو عابد بخیل سے مروی واہ الذمذی دوسرا لفظ لکھا یہ ہے کہ منوسن قریب کہانیوں اور کریم ہوتا ہے فاجر و ہود کا دینے والا اور لکیم ہوتا ہے غیر لفظ یہ ہے کہ جب تمہارے امیر ایسے ہوں تمہارے آسودہ لوگ سخی ہوں تمہارا کام سطرہ سے ہو تو پشت زمین تمہارے لیے شکم زمین سے بہتر ہے اور جب تمہارے امیر پر ہوں تمہارے اغنیاء بخیل ہوں تمہارے کام عورتوں کے حاملہ ہوں تو شکم زمین بہتر ہے تمہارے لیے پشت زمین سے مروی واہ الذمذی حسن کا لفظ مرسل یہ ہے جب اللہ کسی قوم سے بتری کا ارادہ کرتا ہے تو حکما رکو والی کرتا ہے آل پاس سخی یعنی اسخیا رکے رکنا ہے جب کسی قوم سے ارادہ شر کا کرتا ہے تو سفہار کو انکا امیر بناتا ہے مال پاس بخیلوں کے رکنا ہے اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے :

## بیان قضا و حوائج مسکین کا مسلمانوں کے دل کو خوش کرنے کا

ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے جو کوئی ہوتا ہے کام میں اپنے بھائی کے اللہ اس کے کام میں ہوتا ہے جو کوئی دیر کرتا ہے کسی مسلمان سے کسی سخی کو دور کر گیا اللہ اسکی سخی کو دن قیامت کے سراطہ الشیخان رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے جو کوئی چلا عمرہ کسی غلام کے یہاں تک کہ عبادت کیا حق اسکا تو ثابت رکھ گیا اللہ پاؤں اس کے بل جلاط پر جس دن کہ قدم لو کرانگے آس زیادت کو ابن ابی الدنیار و صنفانی نے بھی روایت کیا ہے دوسرا لفظ مرفوع ابن عمر کا یہ ہے

اللہ کی کچھ قومیں ہیں جنکو خدا نے خاص کیا ہے ساتھ نعمتوں کے واسطے منافع مباد کے آتش  
 اور کبر اور نعمت میں رکھتا ہے جب تک کہ وہ اسکو خراج کئے جاتے ہیں جب روک دیتے ہیں تو  
 اللہ ہی اور نعمت کو اونسے ہمیں لیتا ہے اور کئے غیر کو حوالہ فرماتا ہے سواہ ابن ابی الدنیا  
 والطبرانی فی الکبیر والوسط ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے نہیں کوئی بندہ جسکو خدا نے  
 کوئی نعمت دی توہر کیا اور نعمت کو اس پر چہرہ کو گون کی حاجتیں اور سکی طرف لگائیں وہ  
 رک گیا تو اسنے گویا اس نعمت کو زوال کے لئے پیش کیا سواہ الطبرانی ایک بزرگ نے  
 عدیدہ میں یہ حال مسکرمیہ سے کہا میں نعم اللہ علیکم حوائج الناس الیکم یہ بھی اربع ہمار  
 سے مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی چلتا ہے کام میں اپنے بھائی کے یہ بہتر ہے اسکے لئے دس برس  
 کے احکام سے جیسے ایک دن احکام کیا اللہ کے لئے کر گیا اللہ درمیان اسکے اور  
 ناس کے تین خندق ہر خندق دو رتر ہوگا مشرق مغرب سے سواہ الطبرانی حاکم کا لفظ  
 یہ ہے اگر کوئی تم میں ہرہ اپنے بھائی کے اسکے کام نکالنے کو چلے تو یہ افضل ہے وراہ تمکا  
 کرنے سے میری مسجد میں قبرانی کا لفظ زید بن ثابت سے مرفوعاً یوں ہے اللہ ہمیشہ کام میں  
 ہے بندے کے جب تک کہ بندہ کام میں ہے اپنے بھائی کے ابو موسیٰ کہتے ہیں رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر مسلمان پر صدقہ ہے کہا گیا اگر نہ پاوے فرمایا اپنے ہاتھ  
 سے کام کرے اپنی جان کو نفع دے خیرات کرے کہا اگر کچھ بھی نہ کر سکے فرمایا کسی ماجتہ کی ہڈ  
 کرے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے فرمایا امر بمعرون وغیر کرے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے فرمایا شر سے باز رہے  
 کہ یہ بھی ایک طرح کا صدقہ ہے سواہ الشیخان مائتہ کی حدیث مرفوعہ یہ ہے جو کوئی صلہ  
 یعنی وصلہ ہے اپنے بھائی مسلمان کا طرف باو شاہ کے کسی نیکی کے پہونچانے یا کسی مشکل کے  
 آسان کرنے میں تو امانت کر لیا اللہ اسکی گزرتے پر پل حراط کے دن قیامت کو وقت و منہ  
 قدموں کے سواہ ابن حبان اس مرفوعاً کہتے ہیں جو کوئی ملتا ہے اپنے بھائی مسلمان سے  
 محبوبان لیکر جس سے اسکو خوش کرے تو خوش کر گیا اسکو اللہ دن قیامت کے سواہ الطبرانی



غرض کہ اعانت کسی مسلمان بہائی کی کی طرح پروردگارم یا قدم سے اجر کثیر رکھتی ہے گو شفا مت  
اوسکی اثر کرے یا نہ کرے ایک عالم نے اس باب میں ایک پہل حدیث جمع کی ہے و اللہ اعلم

## کتاب الادب وغیرہ

### بیان شرم و حیا کا

ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سردار نصاریٰ پر وہ نصیحت کرتا تھا  
اپنے بہائی کو مقدمہ حیا میں فرمایا چوروں کو سکویا و ایمان ہے سرواۃ الشیخان عمران بن حصین  
کا لفظ مرفوع یہ ہے حیا بنین لائق مگر خیر سرواۃ الشیخان سلم کا لفظ یہ ہے کہ حیا یا لکل خیر ہے  
ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یا بن ہے کہ زمان کچھ اور پرتر شعبے ہے افضل شعبہ کناسہ لا الہ الا اللہ  
کا آدمی شعبہ دو رکڑا ہے ایذا کی چیز کا راہ سے حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا سرواۃ الشیخان  
معلوم ہوا جسکو حیا نہیں ہوتی ہے اوسکا ایمان ناقص ہوتا ہے جیسا لوگ اکثر بے ایمان ہوتے  
ہیں دوسرا لفظ الکا یہ ہے کہ حیا ایمان ہے ایمان جنت میں ہے بدزبانی جفا و نفخ  
میں ہے سرواۃ الترمذی ابوامامہ مرفوعا کہتے ہیں شرم واقعی ایمان ہے بدزبانی و بنیان دو  
شعبے ہیں نفاق کے سرواۃ الترمذی بھی یہ ہے کہ بات کرنے میں عاجز ہو بیان یہ ہے کہ  
زبان خوب چلے جائے سے فرمایا حیا اگر کوئی آدمی ہوتا تو ایک موصالح ہوتا فحش اگر آدمی ہوتا تو  
برا آدمی ہوتا سرواۃ الطبرانی فیہما زید بن طلحہ مرفوعا کہتے ہیں ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے  
اسلام کا خلق حیا ہے سرواۃ مالک انس کا لفظ یہ ہے نعین بدافحش کسی چیز میں مگر عیب  
کرتا ہے اوسکو نہیں ہوتی حیا کسی شے میں مگر زینت مار کر دیتی ہے اوسکو سرواۃ الترمذی  
ابن عمر کی حدیث میں مرفوعا آیا ہے حیا و ایمان کا ساتھ ہے جب ایک چیز گئی تو دوسری بھی اڑھ  
گئی سرواۃ الحاکم ابن سعد نے مرفوعا کہا ہے تم شر ماؤ خدا سے حق شرانے کا کما اے نبی اللہ

ہم شرافتے ہیں و الحمد للہ فرمایا یہ بات نہیں ہے حیا اللہ سے حق حیا یہ ہے کہ نگاہ رکھنے تو کرے  
اور جو اسنے یا کر لیا یہ حفظ کرنے کو شک کا اور جو اسنے جمع کیا ہے یا کرے تو موت و بوسیدہ  
کو جو کوئی ادا وہ کرتا ہے آخرت کا وہ چوڑا دیتا ہے زمین و دنیا کو جسے یہ کام کئے اسنے پوری  
شرم کی اللہ سے سوا اللہ الترمذی

## بیان حسن خلق کا

حدیث نواس بن سمان بن حسن خلق کو نیکی شیرا ہے سوا اللہ مسلم ابن عمرو فرماتا کہتے ہیں بہتر  
لوگ تم میں وہ ہیں جسکے انتخابی بہت اچھے ہیں سوا اللہ الشیخ ابوالدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہے  
کوئی چیز نواز دین دن قیامت کے حسن خلق سے زیادہ بھاری نہیں ہے اللہ و تمہیں رکنا ہے بگو  
ہذیان کو سوا اللہ الترمذی ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا  
گیا کون چیز لوگوں کو جنت میں بہت لیا جاتی ہے فرمایا اللہ کا اور حسن خلق پوچھا کون چیز  
میں بہت داخل کرتی ہے فرمایا زبان و شرم گاہ سوا اللہ الترمذی عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے  
بڑے کامل ایمان میں وہ مومن ہیں جسکا خلق بہت اچھا ہے اچھے اہل پریت مہربان ہیں سوا  
اللہ الترمذی و در لفظ انکا یہ ہے کہ مومن حسن خلق کے سبب درجہ صالحہ قائم کرنا کا یا لیتا ہے  
سوا اللہ الحداد ابو ہریرہ فرماتا کہتے ہیں اللہ پہونچا دیتا ہے بندے کو بسبب حسن خلق کے  
درجہ سوم و صلوٰۃ اللہ الخ تاکہ اس کی حدیث مرفوع میں یوں آیا ہے کہ آدمی اپنے حسن  
خلق سے بڑے درجے آخرت کو شرف منزلت کو پہونچتا ہے اور وہ ضعیف العبادہ سے بڑھتی ہے  
افضل درجہ جہنم کو پہونچ جاتا ہے صفوان بن سہیم فرماتا کہتے ہیں میں نکو اکس عمل و اسان مبارک  
بدن پر نہ تباؤں چید بننا حسن خلق کرنا سوا اللہ ابن ابی الدنیا ابوالعلاء الشافعی کہتے ہیں ایک  
آدمی نے سائے اگر کہا اے رسول خدا کون مل افضل ہے فرمایا حسن خلق چہرہ ایمین طرف سے اگر  
یہ پوچھا فرمایا حسن خلق پہونچے سے اگر کسی پوچھا متنت ہو کر فرمایا تمہا کو کیا ہوا ہے کہ تو نہیں سمجھتا

حسن خلق یہ ہے کہ تو غصہ نہ کر اگر تجھ سے ہو سکے سداۃ محمد بن نصر المعروف زہری حدیث ابو  
 یوسف میں آیا ہے میں ضامن ہوں کہ اگر جو جنت کے واسطے اس شخص کے جو ہرگز اگر ناچوڑ دے گو حق  
 پر ہو وسط جنت میں اس کے لئے جسے جوٹ بولنا ترک کر دیا اگرچہ ہنسی دل لگی سے ہو اعلیٰ جنت میں  
 اس کے لئے جسے اپنے خلق کو درست کیا ہے سداۃ ابو داؤد جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے بہت محبوب  
 بہت قریب میری مجلس سے دن قیامت کے وہ شخص جو گاہ جسکے اخلاق حسن بن احمد حدیث سداۃ ابو  
 اسی صفوں کو ابن حبان نے بھی ابن عمر سے مرفوع روایت کیا ہے اس کہتے ہیں رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات ابو ذر سے ہوئی فرمایا کیا میں تم کو دو خصلتیں ایسی بتاؤں جو  
 پشت پر سبک تر از زمین اپنے غیر سے زیادہ ہماری ہوں کہا ہاں فرمایا تو لازم پکڑ حسن خلق طول  
 خاموشی کو قسم ہے خدا کی نہیں مل کیا خلافت نے مثل ان دونوں کے سداۃ ابو یعلیٰ ابو ہریرہ کہتے  
 ہیں اپنے فرمایا کیا بتاؤں میں تم کو کہ تم میں کون آدمی بہت بہتر ہے کہا ہاں فرمایا جسکی عمر بڑی ہو تو  
 اچھا ہو سداۃ ابن حبان اسامہ بن شریک کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بہت محبوب خدا کو بندوں میں  
 وہ ہے جسکا خلق بہت اچھا ہے سداۃ ابن حبان دوسری روایت یوں ہے جو چاہے سبک بہتر آدمی  
 کو کیا چیز دی گئی ہے فرمایا نیک معاذ بن جبل نے وقت جانے سفر کے وصیت چاہی فرمایا ہفت  
 کر خلق کو نیک کر سداۃ ابن حبان ترمذی کا لفظ ابو ذر سے مرفوع یوں ہے تو ذرا اللہ سے جہان  
 کہیں تو ہو بدی کے بعد نیکی کر وہ اسکو شاہ کی لوگوں سے اچھے خلق کے ساتھ برتاؤ کرے کشف کا  
 لفظ مرفوع یہ ہے تم سب لوگوں کی گنجائش اپنے مال سے نہیں کر سکتے ہو لیکن کشادہ روی و حسن  
 خلق تمہارا وہ کی گنجائش کر سکتا ہے سداۃ ابو یعلیٰ حدیث ابو ثعلبہ خثعمی میں مرفوع آیا ہے بہت خلق  
 وہ لوگ ہیں جو بہت باتیں بناتے ہیں موندہ ہر کے بات کرتے ہیں زبان درازی کرتے ہیں سداۃ  
 احمد معلوم ہوا کہ ایسا آدمی اگر دعویٰ حسن خلق کا کرے تو صحیح نہیں ہے حسن خلق کی علامت تکت  
 کلام با حیا متحمل ایذا ہونا ہے رافع بن مکیث کا لفظ یہ ہے کہ حسن خلق افزائش ہے سو خلق کو  
 یہ نیکی عمر کو بڑا کرتی ہے قصہ قبری موت کو دور کرتا ہے سداۃ احمد حدیث ابی ہریرہ میں مرفوع

یہ دعا آتی ہے اللہ تعالیٰ اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء الاحلاق ورواہ ابوداؤد

## بیان ترمذی نویری و سلم کا

ما تشریف فرما کنتی بین اللہ و ما بینہ ہر امر میں ترمذی کو درست کہتا ہے سواۃ الشقاق مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ عز وری پر دیتا ہے وہ سختی پر نہیں دیتا دوسرے لفظ یہ ہے کہ نہیں ہوتی ترمذی کسی چیز میں مگر زینت و یدیتی ہے اسکو تھیں لے لیجائی کسی چیز سے مگر عیب لگا دیتی ہے اسکو سواۃ مسلم ابوالسوار کا لفظ مرفوع یہ ہے جسکو ملاحظہ اسکا ترمذی سے اسکو ملاحظہ کرنا جسکو یہ ملاحظہ نہ ملا وہ غیر سے محروم رہا سواۃ الترمذی ابوداؤد مرفوعا کہتے ہیں اللہ وریست و کہتا ہے رفق کو پسند کرنا ہے اسکو مدد دیتا ہے ترمذی پر جو وہ دین دیتا سختی پر نہ سواۃ الطبرانی عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ اپنے فرمایا ہے عائشہ ترمذی کہ عائشہ جب کسی گھر والوں سے ارادہ بدلتی بہتری کا کرنا ہے تو اوپر رفتی کو داخل کرنا ہے سواۃ احمد ابویہریرہ کی حدیث میں آیا کہ کہ ایک اعرابی نے مسجد میں بیتاب کر دیا لوگ اسکو گروک لگے فرمایا کچھ ریت کو ایک ڈول پانی کا بنا دو تم آسانی کر لو اے بنائے گئے ہو نہ مشکل میں ڈالنے والے سواۃ البخاری انس کا لفظ مرفوع یہ ہے تم آسانی کرو مشکل میں نہ ڈالو لغزت نہ دلاؤ سواۃ الشقاق ابن مسعود کی حدیث میں فرمایا ہے جہنم حرام ہے ہر شخص بخیر لین سہل ہے سواۃ الترمذی انس من مالک کا لفظ مرفوع یہ ہے دیری طرف سے اللہ کے ہے مستولی طرف سے شیطان کے اللہ سے زیادہ کوئی عذر قبول کرنا لاغین ہے نہ کوئی چیز محمد سے زیادہ اسکو محبوب ہے سواۃ ابویعلی

حدیث ابوتوبہ سست درست برادر ہر کہ رفت برورست

ابن مسعود کہتے ہیں گویا میں دیکھتا ہوں طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ حکایت کرتے ہیں ایک نبی کی جسکو انکی قوم نے خون کا وہ کیا تھا وہ پہرے سے خون پہنچتے تھے تھے اور کہتے تھے اللہ ہا اعلم لقوی فانہوہ لا یعلمون سواۃ الشقاق ابویہریرہ کا لفظ مرفوع

یہ ہے کہ وہ پہلوان نہیں ہے جو کسی شخص کو بچھاڑ دیتا ہے پہلوان تو وہ شخص ہے جو غصے کی قوت  
اپنی جان کو تابو میں رکھتا ہے سواۃ الشیخان :

## بیان کشادہ روئی خوش گامی کا

حدیث ابو ذرین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو حقیر زبان کسی معروف  
کو یہی سہی کہ تو اپنے بہائی سے بکشادہ روئی ملے سواۃ مسلم جابر کا لفظ یہ ہے کہ تو اپنے دوست  
سے اسکے ڈول میں پانی ڈال دے سواۃ الزمذی ابو ذر کا لفظ یہ ہے کہ سکرانا تیرا سنے  
تیرے بہائی کے صدقہ ہے واسطے تیرے احادیث سواۃ الزمذی ابن مسلمان کا لفظ یہ ہے  
کہ نابینا کی تذکرہ صدمہ ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ طیبہ صدمہ ہے یعنی اچھی بات کہنا  
سواۃ الشیخان قتبی بن حاتم کا لفظ یہ ہے کہ جو آگ سے آبی کجوری دیکر یہ بھی نہ ملے تو  
کوئی اچھی بات کہہ دے سواۃ الشیخان یہ سب الفاظ مرفوعاً آئے ہیں :

## بیان افشاء سلام کا

ابن عمرو نے مرفوعاً کہا ہے کہ بہتر اسلام یہ ہے کہ کہنا کہ لاؤ گے ہر شناسا و ناشناسا پر سلام  
کرے سواۃ الشیخان ابو ہریرہ کی حدیث مرفوعہ یہ ہے کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں  
جس سے تم آپس میں دوستدار ہو جاؤ تم سلام پیلا یا کرو سواۃ مسلم اسی ضمن میں کوہنہ  
ابو الذہیر سے بھی مرفوعاً روایت کیا ہے برابر ابن عازب کا لفظ مرفوعہ یہ ہے کہ تم سلام پہلاؤ  
سلامت رہو گے سواۃ ابن حبان حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے مسلمان کا حق مسلمان  
پر یہ ہے کہ سلام کا جواب دے بیمار کی عیادت کرے جنازہ کے ہمراہ جائے دعوت قبول کرے  
چینک کا جواب دے سواۃ الشیخان یہ پانچ کام ہوئے چٹا کام نزدیکین سلم کے یہ آیا ہے  
کہ جب وہ نصیحت چاہے تو اسکو نصیحت کرے یعنی خیر خواہی کی بات بتا دے

خواجہ محمد کریم بن تازہ کل از رو نصیحت  
لکن بطریقے کز ما خاک نشینان

گویند کہ باہر نفس و غارے نشینند  
بر دامن او بیج غبارے نشینند

ابو امام مرفوعاً کہتے ہیں قریب تر خدا سے وہ لوگ ہیں جو پہلے سلام کرتے ہیں سواۃ ابو حازم  
والترمذی مابریکی حدیث میں فرمایا ہے سوار چلنے والے پر چلنے والا بیٹھنے پر سلام کرے جو  
پہلے سلام کر گیا وہی افضل ہے سواۃ ابی حبان ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ سلام  
نام ہے اللہ کا اس نام پاک کو اس نے زمین میں رکھا ہے سو تم اسکو پیلاؤ احدیث رواہ  
البیہقی انس بن مالک نے کہا ہے ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے کوئی  
درخت آجاتا پھر جب سامنے ہوتے تو بعض ہمارے بعض پر سلام کرتے سواۃ الطبرانی  
حدیث عمران بن حصین میں آیا ہے ایک آدمی نے اگر کہا السلام علیکم اور سکا جواب دیا تو  
آیا ارسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا یہ ہیں نبکیان جو یمن تیسرا آیا ارسنے کہا  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ ویکانہ فرمایا یہ تیس ہو میں سواۃ ابو حازم و دوسرا لفظ  
یہ ہے بڑا عاجز وہ شخص ہے جو دعائیں عاجز ہے بڑا بھیل وہ شخص ہے جو سلام میں بھل  
کرے سواۃ الطبرانی فی الاوسط معلوم ہوا کہ سلام کرنا بہت بڑی سنت ہے اسکی جگہ  
کوئی لفظ قائم مقام نہیں ہو سکتا ہے ہندگی کہنا قریب کفر ہے! فی الفاظ بدعت ہیں +

## بیان مصافحہ کا

حدیث برابر بن عازب میں مرفوعاً آیا ہے نہیں تھے دو مسلمان یہ مصافحہ کرتے ہیں مگر بخشدیتا ہے  
انکو اللہ الگ ہونے سے پہلے سواۃ ابو حازم و دوسری روایت میں ذکر حمد و استغفار  
کر لے کا بھی وقت مصافحہ کے آیا ہے انس کہتے ہیں صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
جب ملتے مصافحہ کرتے جب سفر سے پرکرتے معافہ کرتے سواۃ الطبرانی حدیث مرفوعہ ضریف  
بن الیمان سے معلوم ہوا کہ جب دو مومن ملتے ہیں پر سلام کر کے ایک دوسرے کا مصافحہ کے لئے

ملنے  
ملنے کی بات  
یعنی کہ وقت  
مسلمان کے  
ماتعلیٰ اللہ  
یعنی فرشتے تھے

ہاتھ پکڑ لیتا ہے تو دونوں کی خطائیں ایسی جو حجابی ہیں جیسے رخت کے پتے سرواۃ الطہران  
فی الاوسط ابن مسعود کا لفظ یہ ہے کہ پورا سلام یہ ہے کہ ہاتھ پکڑے اسکو ترمذی نے روایت  
کیا ہے حدیث میں ذکر مصافحہ کا ایک ہی ہاتھ سے آیا ہے دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا بعض  
سلف سے ماثور ہے نہ سنت مرفوعہ سے واللہ اعلم

## بیان گوشہ گزینی کا وقت عدم آن کے

سعد بن ابی وقاص مرفوعاً کہتے ہیں اللہ دوست رکتابہ بندہ پر میرنگار سورہ نفس نہان  
کو سرواۃ مسلم ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہے کہ ایک آدمی نے کہا کون آدمی افضل ہے فرمایا وہ  
سویں جو حیاں مال سے راہ خدا میں ہمارا کرتا ہے کہا پھر کون فرمایا وہ شخص جو کنارہ گیر گوشہ گزین  
ہے کسی گناہ میں عبادت کرتا ہے اپنے رب کی

آنکس کہ بجا نہ نیم نالتے وارد	در گوشہ شہر آشیا نے وارد
نئے خادم کس بودہ مخدوم کسے	انصاف بدہ چہ خوش بہانے وارد

دوسری روایت میں یوں ہے کہ ڈرتا ہے ابید سے چوڑا ہے لوگوں کو اپنی شر سے سرواۃ  
الشیخان تیسری روایت اس طرح پر آئی ہے ترجمہ کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریان لئے  
پڑتا ہے اونکو پہاڑ و کی چوٹی پر پانی کی جگہوں میں بھاگتا ہے اپنے دین کو فتنوں سے بچا کر  
سرواۃ البخاری چوتھی روایت اس لفظ سے ہے کہ اچھی معاش والا وہ شخص ہے جو کہ  
بکریان لئے ہوئے کسی دامن کوہ یا کسی حکم وادی میں پڑا پڑتا ہے نماز پڑھتا زکوۃ دیتا خدا کی  
عبادت کرتا ہے مرنے تک لوگوں سے سوائے ہلائی کے کسی بات میں نہیں ہے سرواۃ مسلم  
حدیث معاذ بن جبل میں مرفوعاً آیا ہے جو شخص بیٹھ رہا اپنے گھر میں غیبت نہیں کرتا کسی انسان  
کی او سکا ضامن اللہ ہے سرواۃ ابن حبان طہران کا لفظ یہ ہے کہ بیٹھا اپنے گھر میں لوگ  
اوس سے سلامت رہے وہ لوگوں سے سلامت رہا عقبہ بن عامر نے کہا اے رسول خدا نبی

کس بات میں ہے فرمایا روک اپنی زبان کو سائے تجھ کو گھر ترار و اپنی خطا پر سواۃ الزمرد  
ابو موسیٰ کی حدیث میں فرمایا ہے تمہارے سامنے فتنے ہیں جیسے اندھیری رات کے ککڑے صبح کر گئے  
اور نین کوئی آدمی سوں جو کہ شام کر گیا کافر بن کر کوئی شام کر گیا مومن رہ کر صبح کر گیا کافر بن کر  
بیٹھا شخص بہتر ہے اس میں قائم سے کٹر بہتر ہے چلنے والے سے چلنے والا بہتر ہے دوڑنے والے  
سے کہا چھو کیا حکم پوتا ہے فرمایا جو جواز و تمنا اپنے گھر کے سواۃ ابو حادہ سند سے  
کہا اس مقدمہ میں بہت حدیثیں صحاح میں آئی ہیں اتنے معلوم ہو کہ اگر عورت وقت فتنہ کے  
واجب ہے اسلئے کہ حیدر امر کو واسطے جو جب کے آئندہ جب ہر طرف سے فتنہ برپا ہو جس طرح کہ  
آج کل کا حال ہے تو اس وقت گوشہ گزینی خارج نشینی ہی نہایت دینے والی ہے ایسے حدیث  
مسند ابن اسود میں مرفوعاً آیا ہے کہ سیدہ شخص ہے جو بچا بفتنوں سے تین بار بھی کلمہ فرمایا  
پھر کہا جو شخص پھنس گیا اور اس نے صبر کیا تو افسوس ہے سواۃ ابو حادہ ابن عباس کہتے ہیں  
ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے تھے فتنہ کا ذکر آیا فرمایا جب تم لوگوں کو دیکھو  
کہ ان کے ازار گز بڑھ گئے اور انکی امانتیں بگنی بڑھ گئیں انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر کہہ گا کہ وہ  
اس طرح پر ہو گئے ہیں کہ میں آپ بہتر بان اس وقت میں کیا کروں فرمایا اپنے گھر میں بیٹھ رہ  
اپنی جان پر رومعروف کو کچھ مسکر کو چور تو خاص اپنی جان کا کام کر عام کا کام چھوڑ دے  
سواۃ ابو حادہ وہ فتنے جن میں اس عزت کا حکم فرمایا ہے اب رات دن میں نہ کی طرح برستے ہیں  
ایسے وقت میں سکوت و لزوم بیوت مسلم الثبوت ہے معاذ نے مرفوعاً کہا ہے اللہ دوست  
رکھتا ہے ابراہیم تقیا اخفیا کو کہ جب وہ غائب ہوں کوئی اور کو تلاش نہ کرے جب حاضر ہوں  
تو کوئی اور کو نہ پہچانے دل ان کے ہدایت کے چراغ میں یہ لوگ ہر اندھیری زمین سے ٹکاتے ہیں  
سواۃ الحاکم حدیث عمران بن حصین میں مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی شقیق ہوا طرف اللہ کے  
کفایت کرتا ہے اللہ اس کے ثواب کو رزق دیتا ہے اور سکودان سے جہان کا گمان نہیں  
ہے جو کوئی شقیق ہوا طرف دنیا کے اللہ اس کو حوالہ دنیا کرتا ہے سواۃ الطبرانی والی الشیخ



فی الثواب معلوم ہوا کہ خدا کے لئے اور حق سے بچنے کے واسطے گوشہ گزینی اختیار کرنا موجب کفایت  
 ایسی رزق خدا داد کا ہے و اللہ احد کوئی یہ نہ سمجھے کہ اگر ہم سبکو چوڑ کر کسی جو پڑے میں بیٹھ رہیں گے  
 تو ہمارا کام نہ چلیگا بلکہ رزق نہ ملیگا بلکہ ایسے شخص کا خود اللہ کفیل ہو جاتا ہے خدا خود میر  
 سامان سنت اسباب توکل راہ

## بیان عصا پیچانے کا

ابوالدرداء کہتے ہیں ایک شخص نے کہا وہ کام بناؤ جس سے جنت ملے فرمایا تو غصا نہ کیا کہ تم جنت  
 ملیگی سواۃ الطیبرانی ابن عمر نے پوچھا خدا کے غضب کون چیز عمدہ رکھتی ہے فرمایا غصا کرنا  
 سواۃ احمد و ابن جبران پہلوان کی حدیث اور گز پھلکی ہے ابن عمر نے فرموا کہا ہے کہ کسی کوٹ  
 کا اجر نرویکہ خدا کے اوتار پڑا نہیں ہے جتنا کہ غصے کے گوٹ کا ہے واسطے رضا آلہ کے  
 سواۃ ابن ماجہ صحیح صبر تلخت و لیکن بر شمرین وارد معاویہ بن انس کی حدیث میں فرموا آیا  
 ہے جو شخص پی گیا غصے کو اور وہ اسکے جاری کرنے پر قادر ہے تو اللہ اسکو سامنے ساری خلق  
 کے بنا کر اختیار دیگا جس خورین کو چاہے پسند کر لے سواۃ ابو داؤد علی غصے کا حدیث ابی ذر  
 میں فرموا یہ آیا ہے کہ جب تم میں کسی کو غصہ آوے اور وہ کڑا ہو تو بیٹھ جاوے غصہ جاتا ہے  
 ورنہ لیٹ جاوے اسکو بھی ابو داؤد نے روایت کیا ہے سیمان بن سرو کی روایت میں یون آیا ہے  
 کہ احوۃ باللہ من الشیطان الرجیم کے سواۃ الشیخان عطیہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ غصہ  
 طرقت بہ شیطان کے ہوتا ہے شیطان آگ سے بنا ہے آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے سو جب کسی  
 تم میں سے غصہ آوے تو وضو کرے سواۃ ابو داؤد یہ سب تین علاج ہوئے

## بیان صلح کر اپنے کالو گون میں

حدیث ابوالدرداء میں فرموا آیا ہے کیا خبر نہ دون میں نکلا و اس بات کی جو روزہ نماز و صدقہ کے

درجہ سے افضل ہے کہ ان فرمایا کہ میں صلح کروں یا قساویں مومنوں نے والا ہوتا ہے سواہ ابوال  
والقرمندی دوسری روایت میں ہے کہ یہ کچھ ہاں ہی کہ نہیں موزر تا بلکہ دین کو موزر والی ہے  
اسم کلثوم و غیر عقبہ نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں جوڑ بولادہ  
شخص جسے صلح کے لئے کوئی بات بتائی دوسری روایت میں ہے وہ دروغ گو نہیں ہے جو در بیان  
لوگوں کے صلح کرنا ہے اس بات کہتا ہے سواہ ابوداؤد ابن عمر کی حدیث میں فرمایا ہوں آلا ہے  
افضل حدیث و اصلح ذات البین ہے سواہ الطبرانی والبیہاقی کہ میں بڑی ضرورت اصلح کی ہو  
ہوتی ہے کہ کوئی شخص میان بلی کہیج میں صلح کرنا دیکھا بڑا اجر ہے جس طرح کہ ان دونوں کے اوسیر  
ردائی کرنا موجب پست گاہیہ رسالہ صلح ذات البین دیکھو حقوق نشی و بانو کو اپنی طرح معلوم کرنا

## بیان منہ غیبت کا

صحابہ غیبت کے رسالہ بشارۃ الفساق میں لکھ گئے ہیں یہاں مقصود بیان کرنا منہ غیبت کا  
ہے ابوالدرداء کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسے رو کیا اپنے ہاں کی  
آبر و ستر دکر گیا اللہ اس کے موندہ سے آگ و دوزخ کی دن قیامت کے سواہ اللہ صمدی منہ حدیث  
معاذ بن انس کی اوپر گر چکی ہے کہ جو کوئی کسی مومن کو کسی منافق سے بجا دیکھا تو افلاک اکبر سے  
اس کے گوشت پوست کو آگ جہنم سے لگا دے کہ لکھا نماز والا ابو حناء حدیث مبارکہ ابو طلحہ کہتے ہیں نبی کریم  
سلمان کہہ دکر نے کسی مسلمان کی ایسی جگہ جہاں کہ اس کی آبر و بانی ہو مگر مکر لکھا اللہ اس کی  
و بان جہاں کہ وہ اپنی مکر و دست رکھتا ہے سواہ ابوداؤد سلمان کو چاہئے کہ جس کی  
مجلس میں کسی مسلمان کی غیبت کیجاتی ہو اس غیبت کو رو کرے اگر مکر کے توہ شے اور جہاں  
واللہ التوفیق

## بیان خاموشی کا

ابو موسیٰ نے کہا اے رسول خدا کو سے مسلمان افضل ہیں فرمایا وہ لوگ جنکی زبان و ہاتھ سے مسلمان  
 سلامت رہتے ہیں اسکو شیخین نے روایت کیا ہے یہی مضمون صحیحین میں مرفوعاً روایت ابن عمر سے  
 بھی آیا ہے اتنا اور بڑا آیا ہے کہ ہماروہ ہے جسے اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دیا اور  
 مسخ کرنے پوچھا تو کون سے عمل افضل ہیں فرمایا نماز وقت پر کہا پھر کیا فرمایا یہ کہ لوگ تیری زبان  
 سے سلامت رہیں سواۃ الطیرانی ایک اعرابی سے کہا تمہ سے کہہ نہیں بنتا تو تو اپنی زبان  
 ہی کو روک سواۃ ابی حبان حدیث ابی ہریرہ میں آیا ہے جسکو سچا یا خد نے ہدی سے  
 زبان و سرکہ وہ جنت میں جاوے گا سواۃ الترمذی ابن سعد نے کہا قسم ہے خدا کی زمین  
 پر کوئی چیز زبان سے زیادہ تر لائق قید کرنے کے نہیں ہے سواۃ الطیرانی موقوفاً

ازبان بریدہ بکفجہ شستہ صمکم یہ ان کے کہ نباشند باشانہ رجم

سفیان ثقفی نے کہا آپ کو کس چیز کا ڈر ہے زیادہ تر ہے اپنی زبان پر کہ فرمایا کہ اسکا دوسری  
 روایت میں ہے کہ میں نے کہا کس چیز سے زیادہ بچوں زبان کی طرف اشارہ کیا سواۃ ابو الشیخ  
 فی الثواب

بناظر ہی مضمون یہ زلیستن نمی آید خوشی معنی فارو کہ در گفتن نمی آید

حدیث طویل معاذ بن جبل میں فرمایا ہے کہ سب کا گریہ زبان ہے اسکو روک انہوں نے کہا کیا  
 ہم بات کرنے پر ہی پکڑے جاتے ہیں فرمایا رو سے تمکو مان تیری آگ میں اوند ہے موندہ کہنے  
 گرایا ہے سواۃ اس زبان کی نگاہی کے سواۃ الترمذی زبان کا روکنا ہی ہے کہ موندہ سے  
 بڑی بات نہ نکالے جب کہ تو اچھی بہتر بات ہی کہے کہ اس کو اسے نفس نہ بکے گالی نہ دے تیرا نکرے  
 بدو عائد نکالے نہایت کذب سے بچے ہنسی ٹٹایا بجا نکرے ابو ذر سے فرمایا تو بہت چپکار ہا کر یہ سکون  
 شیطان کو روکنا ہے تمکو دین کے کام میں مدد دیتا ہے اس حدیث سواۃ ابی حبان والحاکم  
 ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہیں جب ابن آدم صبح کرتا ہے سارے اعضا زبان کی تکفیر کرتے ہیں  
 کہتے ہیں ڈر خدا سے ہمارے حق میں تم میرے ساتھ ہیں تو مسید ہی ہوئی تو ہم بھی سید ہیں

انوریزی چلے تو ہم ہی ٹیڑھے چلین گے سواۃ الزمندی آبل علم نے کہا ہے ریان کا جرم بکسر جیم  
 ہو تا ہے جرم بکسر جیم جہاں ہے حدیث عبد اللہ بن ابیہ کہ آئیے فرمایا ہے اکثر خطا ابن آدم  
 کی اسی زبان سے ہوتی ہے سواۃ الطبرانی ابوبکر صدیق کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ  
 بدن میں کوئی چیز نہیں ہے مگر تیزی۔ بان کی شکایت کرتی ہے سواۃ البیہقی ابن عمر کا لفظ  
 مرفوع یہ ہے جو خاموش رہا اوسنے نہات پائی سواۃ الزمندی ابوبکر صدیق کا لفظ مرفوعاً آیا  
 ہے کہ آدمی کوئی بات کہہ ڈالتا ہے کہہ سہچتا سمجھتا نہیں ہے اوس بات کے جبکہ نارین جا کر  
 ہے مشرق مغرب سے بھی دور تر سواۃ السیخان قرندی کا لفظ یہ ہے کہ ستر برس کی راہ  
 پر جا پڑتا ہے

ہرچہ آمد بڑا ست گفتی	ہرچہ آمد بڑا ست خوردی
دیگرے راجہ گناہست کہ تو	خویش را خویش بدوزخ بردی

انس بن مالک کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی آدمی  
 کسی قوم کو اپنی بات سے مہمانا ہے ما اپنے یامدن کو تو وہ آسان پرے نیچے گر جاتا ہے آتہ  
 اوپر خفا ہوتا ہے بے جہنم میں داخل کئے راضی نہیں ہوتا ہے سواۃ ابوالشیخ بلال بن حارث  
 مزی نے مرفوعاً کہا ہے آدمی کوئی بات رضا سے خدا کی کتاب ہے و مکان نہیں کرتا کہہ نکلا چوگی  
 اس کے سببے قیامت تک اللہ اوس سے راضی رہتا ہے احمدیث سواۃ مالک و الزمندی  
 ابوبکر صدیق کی حدیث میں آیا ہے اسلام کی قبول یہ ہے کہ بیفائدہ بات جو تر دے سواۃ الزمندی  
 ام حبیبہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ہر بات آدمی کی وبال ہے اور سپر اگر عمر و بن یافعی من اللہ یاد کر  
 خدا سواۃ الزمندی معیروں سے تعبیر فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تین امر کو مکروہ رکھتا ایک نیل  
 قال دوسری اصاعت ال تیسری کثرت سوال سواۃ البخاری و مسلم انس کی حدیث میں  
 آیا ہے کہ ایک آدمی نر گیا دو سبکے نے کہا تجھ بتارت ہو جنت کی اپنے مرایا ہے کیا خبر اوسنے  
 کرنی۔ بیفائدہ بات کہی ہو یا بکل کیا ہو سواۃ الزمندی ابویعلیٰ کی روایت میں یوں آیا ہے

کہ وہ آدمی دن احمد کے شہید ہوا تھا :

## بیان خاکساری کا

عیاض بن حمار نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نے مجھ کو سب سے زیادہ سچا ہے کہ تم لوگ خاکساری کیا کرو کوئی شخص کسی شخص پر دھنچ کر کے ذبقات مروا دے مسلم و  
ابو داؤد حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے نہیں گھنٹا مال بعدتہ دینے سے نہیں بڑبستی بندہ کو  
عفو کرنے سے مگر عزت تو اتنے نہ کسی نے خدا کے لئے گر بلند کر دیا او سکونہ لے مروا دے مسلم

دیکھا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے | جون جون بلند ہم ہو کے پستی نظر چڑھی

تو بیان نے مرفوعاً لکھا ہے بوضوح مرگیا اور وہ بری متاع و روخیات و قرض سے وہ جنت میں گیا  
مرواۃ الترمذی ابوسعید کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جسے خاکساری کی واسطے اللہ کے  
ایک رخصہ بلند کرتا ہے اللہ درجہ اوسکا پھانک کہ اوسکا علیٰ علین تک پہنچاتا ہے احمدیث  
مرواۃ ابن حبان سمرقند بن مالک مرفوعاً کہتے ہیں کہ جنت والے یہی ضعیف مخلوق لوگ ہونگے  
مرواۃ احمد و سلفظ یہ ہے کہ بہتر بندے خدا کے یہی ضعیف مستضعف و پرانی چادر کا  
میں جتنی کچھ پر راضی ہو گیا جیہ اگر خدا پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ انکو سچا کر دے مرواۃ احمد  
ابوسعید خدری کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جنت و نار میں جنت ہوئی نار نے کہا مجھ میں جہا  
خبر لوگ جہنم کے جنت نے کہا مجھ میں ضعیف مسلمین و ساکین ہونگے اللہ نے ان دونوں کے سچ  
بن یون فیصلہ کیا کہ تو نے جنت میری رحمت ہے جس پر جا ہوں تجھ سے رحمت کروں تو نے نار  
میرا غذا ہے جسکو چاہوں تجھ سے غذا دوں میں تم دونوں کو بہر دو گسا مرواۃ مسلم

کہا خود شکر کہ میں نعمت گزارم | کند و بر دم آزار سے گزارم

حدیث مرفوعہ ابی ہریرہ میں آیا ہے اللہ نے تم سے بکر جاہلیت فخر آبار کو دور کر دیا اب نہیں  
کرہ میں تقی یا فاجر شقی سب لوگ اولاد آدم ہیں آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں مرواۃ الترمذی

تو میری جگہ تو ہم ہی ٹیڑھے چلین گئے سواۓ الترمذی آبل علم نے کہا ہے زبان کا جرم بکسریم  
چونکہ ہے جرم بکسریم جرم بکسریم حدیث عبد اللہ بن ابیہ کہ آپ نے فرمایا ہے اکثر خطا ابن آدم  
کی اسی زبان سے ہوتی ہے سواۓ الطحاوی ابو بکر صدیق کی حدیث میں مرفوعاً آیات کہ  
جن میں کوئی چیز نہیں ہے مگر تیزی زبان کی شکایت کرتی ہے سواۓ البیہقی ابن عمر کا لفظ  
مرفوع یہ ہے جو فاسوش رہا اوسنے نبات پائی سواۓ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً  
ہے کہ آدمی کوئی بات کہہ ڈالتا ہے کچھ سوچتا سمجھتا نہیں ہے اوس بات کے جبکہ نار میں جا کر  
ہے مشرق مغرب سے بھی دور تر سواۓ التبحان ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ ستر برس کی راہ  
پر جا پڑتا ہے

ہرچہ آدمی بڑا ناست گفتی	ہرچہ آدمی بد بخت خوروی
دیگر سے راجہ گناہست کہ تو	خویش را خویش بد خویش بروی

انس بن مالک کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی آدمی  
کسی قوم کو اپنی بات سے ملتا ہے یا اپنے یاروں کو تو وہ آسان پر سے نیچے گر جاتا ہے اللہ  
اور ہر خداوند ناست ہے جہنم میں داخل کئے ماضی نہیں جوتا ہے سواۓ ابوالشیخ بلال بن عاص  
مرفی نے مرفوعاً کہا ہے آدمی کوئی بات رصاعے خدا کی کہنا ہے وہ گمان نہیں کرنا کہ نہ شک نہ پوچھ  
اوسکے جبکہ قیامت تک اللہ اوس سے راضی رہتا ہے احمدیٹ سواۓ مالک و الترمذی  
ابو ہریرہ کی حدیث میں آیا ہے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ بیفائدہ بات چھوڑ دے سواۓ الترمذی  
ام حبیبہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ہر بات آدمی کی وبال ہے اور پیر گرام محمد بن یاسی من المسک یا تو کر  
خدا سواۓ الترمذی متیرہ شعبہ مرفوعاً کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تین امر کو مکروہ رکھتا ہے کہ تیل  
قال و دوسری اصناف مال پستی کثرت سوال سواۓ البیہقی و مسلم انس کی حدیث میں  
آیا ہے کہ ایک آدمی نر گیا دو مسکین نے کہا تم بشارت ہو جنت کی آیت فرمایا مجھے کیا خبر اوسنے  
کہنی سینا کہ بات کہی ہو یا جمل کیا ہو سواۓ الترمذی ابو یعلیٰ کی روایت میں یون آیا ہے

کہ وہ آدمی دن احمد کے شہید ہوا تھا :

## بیان خاکساری کا

عیاض بن حمزہ نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نے مجھ کو سندسایا  
بھیجا ہے کہ تم لوگ خاکساری کیا کرو کوئی شخص کسی شخص پر نہ فخر کرے نہ بغاوت سواہ مسلم و  
ابو حاتم و حدیث ابی ہریرہ میں مرقوم آیا ہے نہیں گستاخاں اللہ دینے سے نہیں بڑھتی بڑھ کر  
عفو کرنے سے اگر عت تو آئیں نہ کسی نے خدا کے لئے مگر بلند کر دیا اور سکھانے سواہ مسلم

دیکھا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے | جون جون بلند ہم ہوئے ہستی نظر پڑی

تو بان نے مرقوم کیا ہے جو شخص مگر گیا اور وہ بری تھا غرور و غیبت و فخر سے وہ جنت میں گیا  
سواہ الترمذی ابو سعید کی حدیث میں مرقوم آیا ہے جسے خاکساری کی واسطے اللہ کے  
ایک درجہ بلند کرنا ہے اللہ درجہ اوسکا پنا شک کہ اوسکا علیٰ علین تک پہنچاتا ہے احمد  
سواہ ابن جبران سر قریب مالک مرقوم آئے ہیں کہ جنت والے ہی ضعیف مغلوب لوگ ہونگے

سواہ احمد و سواہ لفظ یہ ہے کہ بہتر بندے خدا کے ہی ضعیف مستضعف و پرانی چادر و  
پن چکی کچھ پر و انہیں کیجائی تہہ اگر ضابطہ قسم کا یہ ہیں تو اللہ انکو سچا کرے سواہ احمد  
ابو سعید خدری کی حدیث میں مرقوم آیا ہے جنت و نار میں محبت ہونی نار نے کہا ہمیں جہا  
شکر لوگ ہونگے جنت نے کہا ہمیں خفقان سلین و ساکین ہونگے اللہ نے ان دونوں کی بچ  
میں یوں فیصلہ کیا کہ تو لے جنت میری رحمت ہے جس پر چاہوں تجھ سے رحمت کروں تو لے نار

میرا عذاب ہے جسکو چاہوں تجھ سے عذاب دوں میں تم دونوں کو ہر دو گنا سواہ مسلم

کجا خود شکر لہن نعمت گوارم | کند ویرم و م آزار سے خارم

حدیث مرقوم ابو ہریرہ میں آیا ہے اللہ نے تم سے کبر جالیت فخر آبا کو رو کر دیا اب نہیں  
کر دوں تقی یا فاجر شقی سب لوگ اولاد آدم ہیں آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں سواہ الترمذی





فجور کیا جب فجور کیا کافر ہو واجب کافر ہوا مار میں گیا سداہ احمد

راستی موجب رضائے خداست | کس نہ دیم کلم شاد زہ راست

قرآن میں فرمایا ہے کہ فواحش الصالحین تم رہا کرو ساتھ سچوں کے گروہ علماء میں اہل حدیث سے زیادہ کوئی سچا نہیں ہوتا ہے اہل دنیا میں پہلے امر اور دوسرا سچے ہوتے تھے مگر اب نہیں آتو سچے زیادہ یہی قوم ہر عہد ہو گا کتاب و دعا باز مکار فریبی خود غرض مطلب آشنا ہوتی ہے :

## بیان تقویٰ کا

حدیث عقبہ بن عامر میں مروفا آیا ہے یہ تمہارے نسب کچھ کیسے گالی دینے کو نہیں ہیں تم سب آدم ہی کی اولاد ہو کچھ کسی پر کچھ فضیلت نہیں ہے مگر دین اور عمل صالح سے سداہ احمد والبیہقی ابو ذر سے فرمایا دیکھ تو بہتر نہیں ہے کسی احمد واسود یعنی گورے کالے سے مگر یہ کہ بڑہ جانا ہے تو اس پر تقویٰ میں سداہ احمد و سداہ ثقان مشہور مردن قباہ بن عباسؓ کہتے ہیں خطبہ پڑھا ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسط ایام تشریق میں فرمایا ہے لوگو تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے تمہاری کو عجمی پر کچھ فضیلت ہے نہ عجمی کو عربی پر نہ لال کو کالے پر نہ کالے کو گورے پر مگر ساتھ تقویٰ کے بڑا بزرگ تم میں نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے جو بڑا استغنی پر مہیزگار ہے کیونکہ میں نے پہونچا دیا جس نے کہا یا ان فرمایا اب جو کوئی اس جگہ حاضر ہے وہ غائب کو پہونچا دے سداہ البیہقی ابو ہریرہ کی حدیث میں مروفا آیا ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ ایک سادہ کی کو حکم دیگا کہ پکارو مے مے ایک نسب قرار کیا ہے تم نے اور نسب مے مے تمہارے مے مے مے مے شخص کو بزرگتر ٹھہرایا ہے مگر تم نے نہ مانا یہی کہا کہ فلان بن فلان بہتر ہے فلان بن فلان سے سوا آج میں اپنے نسب کو اونچا کر دنگا تمہارے نسب کو نیچا بلاؤ مے مے کہاں جن سداہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر والبیہقی مروفا قال والحفوظ الموقوف مگر یہ ایسی بات ہے کہ کوئی اچھے جی سے نہیں کہہ سکتا اسکو حکم فرجی کا ہے دوسری روایت یوں ہے بازار میں لوگ فخر کرنے سے لوگوں پر

وہ تو کولامین جہنم کے یا اللہ کے سامنے گوبریلے سے ہی زیادہ غوار ہیں جو نجاست کو اسی ماکت  
 روکا تاہم ترا سے سوا وہ اور اذہو الیہی واللہ علیہ جابل امیر فقیر اپنے باپ دادوں پر  
 بڑا فخر کیا کرتے ہیں نکات دن او کی تعریف قرصیف میں رہتے ہیں مالا لکہ خوب جانتے ہیں کہ وہ  
 مشرک برہمنی برہمن بڑے فاسق نالائق و دشمن خدا و رسول ہیں وہ دنیا نظام کو سمجھتا  
 تھے کہ سیکو ادیکے نسب پر فخر ہوتا ہے کہ وہ جڑے شریف تھے کہ سیکو اد کی بہادر کی کا ماڑی ہوتا ہے سیکو  
 مسیہ پر فخر ہے کہ وہ فلان بادشاہ کی اولاد میں ہے کہ سیکو کسی نام مجتہد عالم درویش پر فخر ہے کہ ہم  
 او کی نسل میں ہیں یہ سارے فخر بیکار ہیں تو کی چیز دین و عمل صالح و تقویٰ ہے یہ تہہ باتیں ہیں  
 تو مجلسوں میں راتوں میں یہ فخر ہو کر آتا ہے وہاں وہ جہنم کے کولی ہو گئے ہیں یا جعلی کی طرح نجاست  
 کے کپڑے اکثر تعالیٰ نے اہل دین کو اس واسطیات خرافات سے ہمیشہ اپنی حافیت و محنت میں  
 رکھا ہے

ہندہ شرع شدی ترک نسب کن جہاں کہ درین راہ فلان یا بر فلان چہ نہ نسبت  
 سلمان فارسی سے اگر کوئی پوچھتا کہ تم کسکے بیٹے ہو تو کہتے ہیں اسلام کا فرزند؟ ان آدمی کا شرف  
 تقویٰ سے حسب دین سے ہوتا ہے نہ ان باتوں سے

اعتبار شرف آدمیاں از حسبیت بہر تحقیق نسب آدم وحو کا کافی ست  
 حسین دینداری نہیں ہے وہ اگر خاص پیغمبر کا بیٹا ہو تا یا فراسا ہو تو کیا ہوتا ہے اگر دیندار  
 تقویٰ شمار ہے تو ابو جہل کا بیٹا ہو تو بھی کچھ عار نہیں ہے

مس زبیرہ جلال از حبش مسیہ بلر دم رخاک کہ ابو جہل ابن چہ ابو جہی ست  
 لے اللہ تو بیکو متقی کرم حق و غور کذب و زور سے بچا چکویہ بات اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم  
 کی بخوبی سمجھتا ہے کہ آدمی وہی طرح کے جوتے ہیں ایکے موس متقی دوسرے لاجر متقی و گریچ  
 لاجور کا فرقہ کلا با اللہ

بیان دور کرنے ایذا کی چیز کا راہ سے

حدیث الی ہریرہ بن مرفوعاً آیا ہے کہ ایمان کچھ اور شرع ہے ہر ادنیٰ ایمان یہ ہے کہ راہ سے ایذا کی چیز  
 دور کرے اور فتح ایمان یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کے سوا اللہ الشیخان ابو ذر نے مرفوعاً کہا یہی صحیح  
 اعمال نیک و بد میری امت کے عرض کئے گئے محاسن اعمال میں میں نے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے  
 پایا الحدیث سواہ مسلم دوسری روایت میں یہ لفظ آیا ہے کہ دور کرنا تیرا ہر کانٹے کا لگوں  
 کی راہ سے صدقہ ہے سواہ البیہقی معقل بن یسار مرفوعاً کہتے ہیں جس نے دور کی کوئی چیز  
 راہ سے مسلمانوں کے کھلی گئی ہے اس کے لئے ایک نیکی جسکی ایک نیکی ہی قبول ہوتی وہ جنت میں گیا  
 سواہ الطبرانی فی الکبیر والنخاس فی کتاب الادب المفرد ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع ہے  
 ایک آدمی رستہ پر چلا جاتا تھا ایک شاخ خاردار پائی اور سکو رستہ سے الگ کر دیا اللہ تعالیٰ نے  
 اس کا شکر ادا کر سکو جنت۔ یا سواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہ ہے میں نے ایک آدمی کو دیکھا جنت  
 میں لوٹ پوٹ رہا ہے ایک درخت کے سبب کہ راہ میں تھا وہ مسلمانوں کو ایذا دیتا تھا اسے اور سکو  
 کاٹ کر پھینک دیا۔

## بیان قتل کرنے گرگٹ مساپ وغیرہ کا

حدیث الی ہریرہ بن مرفوعاً آیا ہے جسے قتل کیا گرگٹ کو پہلے از میں اور سکو اتنی نیکیاں ملین گی  
 جس نے دوسری بار میں مارا اور سکو اتنی نیکیاں ہوگی پہلی مار سے کہ جسے تیسری بار میں مارا اور سکو اتنی  
 نیکیاں ملین گی پہلی بار سے کہ سواہ مسلم ابو ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تھے جب یہی ہوئی  
 اوس آگ کو مسلگاتا تھا اس کے حکم کے مارنے کا دیا گیا ہے یہ مضمون حدیث عائشہ میں نزدیک  
 ابن حبان و نسائی کے آیا ہے صحیحین میں بھی اس کا ذکر اہم شرکین سے اس لفظ سے بے گناہ ینفع  
 علی ابو ابراہیم ابن مسعود کا لفظ مرفوع ہے جس نے قتل کیا کوئی مساپ اور سکو سات نیکیاں  
 ملین گی جسے انجام بد سے ڈر کر اور سکو مارا وہ ہم میں سے نہیں ہے سواہ احمد ابو یعلیٰ کی حدیث  
 مرفوع میں یوں آیا ہے جب تم گرمین کوئی مساپ دیکھو تو کہو تجھے قسم ہے اوس عہد کی جو تجھ سے

نوح و سلیمان علیہما السلام نے لیا ہے کہ تو بھوکا نہ دے اسے اگر وہ ہر آوے تو اسکو مار دے  
 سواہ ابو داؤد و خصوصاً اس سانپ کو جسکے سر پر دو قفلے ہوں کہ وہ اندھا کر دینا ہے محل گذر تھا  
 ہے حضرت ابن عباس میں چار جانوروں کے مارے سے منع فرمایا ہے جو نیشی تشدد کی کمی تہم  
 ضرور سواہ ابو داؤد اسے طرح مبتدک کو مار کر علاج میں ملانے سے منع فرمائی ہے اسکو ابو داؤد  
 نے عبد الرحمن بن عثمان سے روایت کیا ہے :

## بیان ایفار و عہد و امانت کا

حدیث ابن مسعود میں مرفوعاً آیا ہے قتل ہونا راہ خدا میں سب گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے  
 مگر امانت کا قیامت میں جب اس سے کہا جاوے گا کہ امانت دے وہ کہے گا دنیا میں چلے گئے  
 حکم ہو گا اسکو یا وہ بین لیباً و چہرہ فرمایا نماز امانت ہے وضو امانت ہے وزن امانت ہے پیمانہ  
 امانت ہے اسے طرح اور بہت سی چیزوں کو گناہ فرمایا کہ سب سے زیادہ سخت و دلیت ہے  
 سواہ احمد و البیہقی موقوفاً اسکی سند جدید ہے :

آسمان بار امانت تھا نہ کشتید | قرعہ قال بنام مس دیوانہ زدند

معلوم ہوا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر امانت و قرض کسی طرح کی امانت کسی  
 طرح کا قرض کیوں نہ ہو قرض و محارم خدا کے امانت ہیں حقوق عباد بندوں کی امانت ہیں امانت  
 میں خیانت کرنا جہنم کا سول لینا ہے اللہ بپا وے آہن عمر کی حدیث میں ممان فرمایا ہے کہ  
 نہیں ہے ایمان اور سکا حکمو امانت نہیں ہے احادیث سواہ الطبرانی حدیث علی میں مرفوعاً  
 منجلہ پندرہ علامت قیامت کے یہ بھی آیا ہے کہ غنیمت کو دولت امانت کو غنیمت سمجھ لین گے  
 احادیث سواہ الترمذی عمران بن حصین کی حدیث میں بعد قرون ثلاثہ کے یہ فرمایا ہے  
 کہ پھر ایک ایسی قوم ہوگی کہ جو بے طلب گواہی دیں گے امانت میں خیانت کریں گے مذکورہ فاکر نیکی  
 اوین فرہی ظاہر ہوگی احادیث سواہ الشیخان ابن عساکر کا نظم مرفوع یہ ہے جب جمع کر گیا اللہ

اولین و آخرین کو دن قیامت کے تو بلند کر لیا واسطے ہر حد شکن کے ایک جہنم آگیا گیا کہ یہ  
 بد عہد می عہد شکنی ہے غلان بن غلان کی اسکو مسلم نے روایت کیا ہے عہد ہی ایک امانت ہونا اور  
 اسکا توڑنا گویا خیانت ہے حدیث ابی ہریرہ میں یہ دعا مرفوعاً آئی ہے احوذ بک من الخیائ  
 فانہا بئس البطانۃ مرواہ ابو حاتم و روایت مرقسوی میں مرفوعاً آیا ہے جسے توڑا وہ  
 کسی مسلمان کا اوپر لعنت ہے خدا و ملائکہ و سارے لوگوں کی اسکا نہ فرض قبول نہ نفل مرداد  
 مسلم حدیث انس میں یہ بھی فرمایا ہے کہ نہیں ہے دین اور اسکا جبکہ عہد نہیں ہے مرواہ احمد  
 و ابن حبان بر یہ مرفوعاً کہتے ہیں نہیں توڑا کسی قوم نے عہد کو مگر انہیں قتل پسلا نہ ظاہر ہوا  
 نہ کسی قوم میں مگر مسلط ہوئی اوپر موت نہ منع کیا کسی قوم نے زکوٰۃ کو مگر بند ہو گیا اون پر  
 برسنایا پانی کا مرواہ الحاکم

## بیان محبت کا اللہ کے لئے

انس سے مرفوعاً آیا ہے تین چیزیں ہیں جس کسی شخص میں ہو گئی وہ مزایا ان کا پاویگا اکیس  
 شخص کہ اللہ در رسول اسکو سب زیادہ محبوب ہوں دوسرا وہ شخص کہ سنا ہے کسی بندہ کو  
 مگر اللہ کے لئے قیسم اوہ شخص جو کافر ہو نیکو بعد نکلنے کے کفر سے ایسا کر وہ جانے جیسے آگ میں  
 گرنے کو مرواہ الشیخان اس حدیث کی شرح پنج جزو میں مینے لکھی ہے تقویۃ الایقان  
 بشرح حدیث حلاۃ الایقان اور سکا نام ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ تعالیٰ  
 دن قیامت کے فرماویگا کمان میں محبت رکھنے والے بسبب میرے جلال کے آج میں انکو سایہ  
 دوں گا اپنے سایہ میں احمد بن مرواہ مسلم دوسرا لفظ یہ ہے جسکو خوش آوے یہ بات کہ وہ  
 پورے حلاوت ایمان کی تو چاہے کہ دوست نہ کہے کسی شخص کو مگر اللہ ہی کے لئے مرواہ المس  
 تیسری روایت میں ذکر ہے سات گروہ کا جبکہ خدا کا سایہ ملیگا انہیں ایک وہ ذوالدین ہیں کہ جو  
 اللہ کی دوستی کے لئے آپس میں جمع ہوتے جہاں ہوتے ہیں احمد بن مرواہ الشیخان ابن

مسعود کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ مجاہد ایمان کے ایک یہ بات ہے کہ کوئی کسی کو نہ پاتے  
 مگر اللہ کے لئے بغیر کسی مال کے جہاد سکودیا ہے مہوا کا الطبرانی یعنی محسن کی محبت اور چہ  
 ہے غیر محسن کی محبت خدا ہی کے لئے ہوتی ہے اس لئے کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا ہے دو شخص آپس میں دوست ہوتے ہیں اور نہین زیادہ محبوب خدا کو وہ شخص ہے جسکو  
 اپنے دوست سے زیادہ محبت ہے مہوا کا ابو یعلیٰ ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ افضل ان  
 دونوں میں وہ ہے جو اپنے صاحب سے شدید المحبہ ہے تعاد نے مرفوعاً کہا ہے محبت کہنے  
 والے راہ خدا میں سادہ عمل کے نیچے ہونگے جس دن سوا خدا کے سائے کے کہیں کا سایا نہ ہوگا  
 نبی و شہید اور پھر رشک کریں گے مہوا کا ابن حبان ابوالدرداء کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اوٹھا ویگا اللہ کہہ تو مومن کو دن قیامت کے انکے مونہ پر  
 نور ہوگا وہ موتیوں کے منبر پر بیٹھنے لگے لوگ اور پھر رشک کریں گے وہ نہ انبیاء میں نہ شہداء میں  
 اعمالی لئے گشتوں کے بل کھرے ہو کر کہا دنیا تھا وہ جسے کہ ہم جمع ہو کر خدا کا ذکر کرتے ہیں مہوا کا  
 کریموالے بین راہ خدا میں مختلف قبائل مختلف بلاد سے ہاں جمع ہو کر خدا کا ذکر کرتے ہیں مہوا کا  
 الطبرانی عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ کے بندوں میں سے وہ لوگ ہیں جو نہ پیغمبر ہیں نہ  
 شہید مگر پیغمبر و شہید ہی اور پھر رشک کریں گے اور نکاح مرتبہ دیکھ کر دن قیامت کے کہا ہوگا ان کی  
 خبر دیجئے فرمایا یہ ایک قوم ہے جو محبت رکھتی ہے آپس میں اللہ کی رحمت سے بغیر کسی شے دار کا  
 یا مال کے جسکالین دین کرے قسم ہے اللہ کی انکے مونہ نور ہیں یہ نور پر ہونگے نہ نورین گے  
 جسوت کہ لوگوں کو نور ہو گا اور غم کھا دیں گے پھر یہ آیت پڑھی اَلَا اِنَّ اَوْلَیاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ  
 عَلَیْہِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ مہوا کا ابو حازم ابو امام کا لفظ مرفوعیوں ہے جسے دوست  
 رکھا کسی کو اللہ کے لئے دشمن نہ کہہا کسی کو اللہ کے لئے دیا اللہ کے لئے نہ دیا اللہ کے لئے اور نہ  
 ایمان اپنا کامل کر لیا مہوا کا ابو حازم ابو ذر سے مرفوعاً مروی ہے کہ افضل اعمال نبی اللہ  
 بنفص فی اللہ ہے مہوا کا ابو حازم اس کہتے ہیں ایک آدمی نے پوچھا قیامت کب ہوگی

فرمایا تو نے اوسکے لئے کیا تیاری کی ہے کہا کچھ بھی نہیں فقط اتنی بات ہے کہ میں اللہ رسول  
کو دوست رکھتا ہوں فرمایا تو اوسی کے ساتھ چوگا جسکو چاہتا ہے افس نے کہا ہم کسی چیز  
سے ایسے خوش نہیں ہوئے جیسی اس بات سے ہو خوشی ہوئی پر کہا انا احب الیہی صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم و ابابکر و عمر و اسحاق ان کون معہم بھی ایسا ہم سواہ الشیخان  
ایک روایت بخاری میں یوں ہے کہ ایک صحابی آدمی آیا اوسنے کہا قیامت کب قائم ہوگی فرمایا  
افسوس ہے تجھکو تو نے اوسکے لئے کیا تیاری کی ہے کہا کچھ بھی نہیں مگر میں اللہ و رسول کو  
دوست رکھتا ہوں فرمایا انا مع من احببت صحابہ نے کہا و نحن کذلک فرمایا نعم فخرنا  
یومئذ فراحا شدیداً ترمذی کا لفظ یہ ہے مہاراجت اصحاب ثم رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم فرحوا بشیء اشد منہ ایک آدمی نے کہا کوئی کسیکو بسبب کسی کار خیر کے  
دوست رکھتا ہے لکن اس طرح کا کام نہیں کرتا فرمایا المرء مع من احب ابن سعو و کا لفظ یہ  
ہے ایک آدمی آیا اوسنے کہا ہلا ایک آدمی ایک قوم کو چاہتا ہے مگر اوسے نہیں ملا یعنی عمل میں  
فرمایا المرء مع من احب رواہ البخاری ابو ذر نے کہا اے رسول خدا آدمی کسی قوم کو چاہتا  
ہے مگر اوسکا سا عمل نہیں کر سکتا فرمایا انت یا ابا ذر مع من احببت انون نے کہا میں اللہ و  
رسول کو چاہتا ہوں فرمایا فانک مع من احببت ابو ذر نے اسکا اعادہ کیا اپنے ہی وہی فرمایا  
سواہ الودا و ان حدیثوں میں جڑی بشارت ہے اونسکے لئے جو محد متبع سنت ہیں اسلئے  
کہ انکی محبت ساتھ خدا و رسول کے مسلم الثبوت ہے کہیں بد و ن محبت کے یہ ہو سکتا ہے کہ آدمی  
کسی کی بات کو سبکی بات پر مقدم رکھے انون نے حدیث رسول اللہ کو گویا ان رسول اللہ سے نہیں  
شنا ہے مگر عالمان سنت سے تو ضرور ہی سناتے یہ رتبہ بھی کچھ کم نہیں ہے

حرف از زبان دوست شنیدن چہ خوش بود یا از زبان آنکہ شنید از زبان دوست

اے رب ہم اس موندہ سے نہیں کہہ سکتے کہ ہم کسیکو دوست رکھتے ہیں اسلئے کہ ہمارے عمل سر بازل  
و غفل میں تو چاہے تو چھو اپنے اور اپنے رسول کے دوستوں میں شامل کر لے گو ہم ماضی الحال ناقص العقول

ہیں کیونکہ ہم کیسے ہی کیوں غور آخر پیر ترے ہیں گو تجھ کو ہم سے بہتر ہے میں اللہ غفر احدیث  
ابو سعید خدری میں مروی آیا ہے تو پاس نہ بیٹھ مگر موسیٰ کے نہ کھائے کھانا تیرا اگر متنی ہو  
ای جہاں مانٹہ کشتی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شرک پر شدید تر ہے  
چال سے جو نئی کی پتر پرانہ میری رات میں آدنی شرک یہ ہے کہ دوست رکھے کسی کو تو ذرا سے  
جو پر دشمن رکھے تو کسی کو ذرا سے مدد پر نہیں ہے مگر یہی حب و بغض قال اللہ تعالیٰ  
قل ان کنتم تحبوں اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ سراواہ الحاکم

## بیان ہمنشین نیک کا

ابو موسیٰ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شال ہمنشین نیک و بد کی  
ایسی ہے جیسے مشک والا اور بٹی ہوئی کھنے والا مشک والا کچھ نہ کھو گیا کچھ تو اس سے منوں  
لیگا یا اس کی خوشبو پا لیا کچھ بٹی ہوئی کھنے والا تیرے کپڑے جلا دیگا یا تو اس کی بدبو پا لیا یا  
الشیخان انس کا لفظ مرفوع یہ ہے مجلس صالح ایسا ہے جیسے صاحب مشک کہ اگر کچھ اور  
تجھ کو نہ ملیگا تو خوشبو ہی پہنچ جاوے گی مجلس سورا ایسا ہے جیسے صاحب کپڑے کہ اگر سبھی اوکی  
تجھ کو نہ پہنچے تو دیوان تو ضرور ہی پہنچے گی سوراہ الوداؤد ابن عمر کہتے ہیں اپنے زمانہ کی  
تم میں کسی شخص کی اسکی مجلس سے اوشا کر آپ دیوان نہ بیٹھ لکن ملکہ و کشادگی کرو کشادگی  
کر لیا اللہ تمہارے لئے سراواہ الشیخان حدیث ابو سعید خدری میں مروی آیا ہے بہتر مجلس  
وہ ہے جو وسیع تر ہو سراواہ الوداؤد و مسلم لفظ اٹکا یہ ہے کہ جب لوگوں نے کہا ہم  
بے راہوں پر بیٹھے بات چیت کئے ہوئے نہیں بننا تو فرمایا راہ کا حق ادا کرو کہا کیا فرمایا  
بند کرو ایذا دہی سے باز رہو سلام کا جواب دو اور معرووف نہی عن المنکر کرو سراواہ الشیخان

## بیان و قبلہ بیٹھنے کا



ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہیں ہر چیز کے لئے ایک سید ہے سید مجالس قبائل قبلہ ہے سواۃ الطہرات  
یعنی قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھا اللہ عز و جل فرماتا ہے

## بیان سکونت کا ملک شام میں

ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ بکرت دے ہمارے شام ہمارے مین میں احادیث سواۃ الطہرات  
ابن حوالہ لے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ تم لشکر کے لشکر ہو جاؤ  
ایک لشکر شام میں ہو گا ایک مین میں ایک عراق میں انہوں نے کہا اگر مین اور وقت کو پاؤں تو  
کہ ہر مین فرمایا شام کو اختیار کر کہ اسی زمین کو خدا نے پسند کیا ہے وہاں نیک بندے اس کے  
آتے ہیں اگر تم نہ مانو تو ہر مین کو اختیار کر وہاں کے ملاؤں کا پانی پوچھا اللہ کفیل ہو اب شام  
اور شام مالون کا سواۃ ابوداؤد یہ حدیث اخبار ہے حالت آخر زمان سے جو وقت کہ قیام  
قیامت سر پہ آجا ویگا لکن جب شام میں بہتر ارض غیر تو جس زمانہ میں وہاں کار بنائیں سکے خالی  
راحت و سہولت سے نہیں ہے ابن عمر کو کالفاظ یہ ہے میں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کو فرماتے تھے قریب ہے کہ ہوگی ہجرت بعد ہجرت کے بہترین اہل زمین وہ لوگ ہونگے جو مہاجر و انصار  
علیہ السلام کو لازم ہو گئے زمین میں بدترین اہل زمین باقی رہ جاویں گے اور موزمین ہسکدے گی  
اللہ کا جی اونسے گمن کر لیا آگ اور کا حشر ہمراہ ہندرون سورون کے کر لگی سواۃ ابوداؤد  
ابوالدرداء کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے تم سنلو جبکہ فتنے واقع ہونگے تو ایمان اور وقت شام  
میں ہو گا سواۃ احمد تیمہ وقت بڑے فتنوں کا ہے اگر کسی سے بن سکے تو شام میں جا رہا ہی  
کچھ نہیں گیا ہے آئندہ کھلا ہے صحیح کا بھولا اگر شام کو آیا تو اسکو بھولا نہیں کہتے ہیں ابن حوالہ  
کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج میں ایک سفید ستون دیکھا تو گویا موتی  
ہے فرشتے اسکو اٹھائے لئے جاتے تھے پوچھا یہ کیا ہے کہا مود و کتاب ہے لہذا حکم ہے کہ ہم اسکو  
شام میں لے جا کر کہیں چہر فرمایا میں سوتا تھا میں دیکھا کہ ستون کتاب کا میرے سر ہانے سے اچک

لیا گیا تینے کمان کیا کہ اللہ عزوجل اہل ارض سے الگ ہوا دیکھا تو ایک نور چمکنا ہوا میرے  
 روبرو رہا اور سکو تمام میں رکھ دیا ابن عوالہ نے کہا میں کمان رہوں فرمایا تو شام میں رہ  
 رواۃ الطہراتی و رواۃ نقات ظاہر حدیث یہ ہے کہ شام میں علم کتاب اللہ رکھا گیا ہے  
 وہاں کے علماء عارف و عامل کتاب و سنت ہوتے رہے ہیں قرآن و تفسیر قدس سب داخل  
 شام ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ حافظ ابن القیم اور ان کے اقران و دانش و ملائم سب اسی  
 زمین شام سے اٹھتے ہیں جس قدر علم توفید و اتباع انکی ہمت عالی سے دنیا میں ایک باقی رہتا ہے  
 وہ سب اہل انسان پر روشن ہے ابو امام کا لفظ مرفوع یوں ہے شام ہرگزیدہ خدا ہے  
 سارے شہروں میں سے وہاں پہنچے ہوئے بندے خدا کے آتے ہیں جو کوئی شام سے نکلا وہ خدا  
 کے حصے سے نکلا جو کوئی وہاں گیا وہ خدا کی رحمت سے گیا رواۃ النجا کو رواۃ الطہراتی نہ ہیں  
 ثابت کہتے ہیں ایک دن ہم باس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اپنے فرمایا خوشی ہو  
 شام کو زمین کے فرستے اپنے نیر اور سپر کو لے ہوئے ہیں اسکو ترخیزی نے صحیح کہا ہے اصحاب حدیث  
 جیسے اہل صلیح ستہ وغیرہ گواہین بعض ملک شام کے تھے مگر اکثر رہنا بسنا انکا اسی ملک مبارک  
 میں تھا گویا سارا علم حدیث اسی ارض مقدس سے سارے جہان میں پہلایا ہے تصدایق فضیلت  
 شام کے یہی لوگ ہیں کہ اور کوئی دلتہ احمد ابن عمر نے مرفوعا کہا ہے آخر زمانے میں ایک آگ بجلیگی  
 طرہ سے حضور موت کے وہ لوگوں کو گھیر کر لے جا دیگی ہم نے کہا بھوک کیا حکم ہوتا ہے فرمایا تم شام کو جاؤ  
 رواۃ الترمذی یہ آگ ابھی تک نہیں بجلی مگر زمانہ اس کے نکلنے کا ہوا وید قرآن صحیحہ قریب تر  
 معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم ابوالدرداء کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے فرمایا ہے طبرکہ کبریٰ میں خیمہ مسلمانوں کا ایک زمین پر ہوگا جسکو عوط کہتے ہیں وہاں ایک شہر ہے  
 جسکو دمشق کہتے ہیں وہ شہر اسدن بہترین منازل مسلمان ہوگا رواۃ النجا کہ بہر حال یہ  
 وہ جگہ ہے جسکے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا سرگنا کولہ حشر آخر زمان میں ہوگا حشر  
 آخرت بھی یہیں سے ہوگا بیت المقدس زمین شام کی نان ہے شام کا ملک اعدا انا لیم ہے

سارے بڑے باوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہی شام مقام چوتھا قصد ہوا انبیاء کی قبور  
کو قدس میں گوتبر ہوا حد متعین نہیں ہے ۛ

## بیان رفقاء سفر کا

ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے بہتر چار چار بن بہترین ہر چار سو بن بہتر لشکر چار ہزار بن بارہ  
ہزار آدمی براہ قلت مغلوب نہیں ہوتے ہیں سداہ ابوہریرہؓ آدمی جب سفر کرے تنہا نہ جاوے  
کیونکہ حدیث ابن عمرؓ میں مرفوعاً آیا ہے اگر جان لین لوگ وہ بات جو میں جانتا ہوں کہ تنہائی میں  
کیا آفت ہے تو کہی ایک سوار یہی اکیلا رات کو نہ چلے سداہ البخاری بلکہ حدیث ابی ہریرہ  
میں تنہا صحراؤں پر رستہ آئی ہے سداہ احمد عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت میں  
ایک سوار کو ایک شیطان دو سوار کو دو شیطان تین سوار کو تانہ فرمایا ہے سداہ الحاکم  
و ما لا ۛ

## بیان ذکر خدا کا وقت سوار ہونے کے

حدیث ابوالاس خراعی میں فرمایا ہے ہر اونٹ کے کولان پر ایک شیطان ہوتا ہے سو تم ذکر و اللہ  
کا جب اوپر سوار ہو احمدیث سداہ ابن خریصۃ حمزہ بن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ تم بسم اللہ  
کو عقبہ بن عامر مرفوعاً کہتے ہیں جو کوئی سوار اپنی راہ میں اللہ ذکر اللہ سے کام رکھتا ہے تو  
ایک فرشتہ اوسکا رویہ ہو جاتا ہے اور جو کوئی شغور وغیرہ پڑھتا جاتا ہے اوسکا رویہ  
شیطان ہو جاتا ہے سداہ الطبرانی ۛ

## بیان چلنے کا رات کو اور نیک آخرت میں

حدیث انسؓ میں فرمایا ہے تم رات کو سفر کیا کرو زمین رات کو لپیٹ دی جاتی ہے سداہ ابوہریرہؓ

یعنی بعد ہفت معلوم خیمین ہوتا کسل براہ کم ہوتا ہے جابر بن عبد اللہ کا لفظ مرفی یہ ہے  
 کہ سچو تم تقریب سے شاہ راہ پر اور ناز پر پہنچنے سے وہاں کہ وہ جگہ ہے ساپون و زندون  
 کی روان پر قنار حاجت ہی نکرو کہ یہ کام نعمت بڑے کا سے سوا لا اسی حاجت تقریب کرتے  
 بین مسافر کے آخر شب بین اوترنے کو ابو ثعلبہ خشنی نے مرفوعا کہا ہے لوگ آگ آگ گناہوں  
 میں اوترتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جدا جدا اوترنا تمہارا  
 گناہی جنگل میں طرن سے شیطان کے ہے پر جب وہ کہیں اوترتے تو طے جلتے ہوئے اوترتے  
 سوا لا اود اوڈ :

## بیان ذکر خدا کا ٹھوکر لگتے وقت جانور کو

ابو الملیح کے باپ روین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اونٹ کو ٹھوکر لگی انہوں نے  
 کہا ہلاک ہو شیطان فرمایا یہ نہ کہہ وہ اس کہنے سے ہو کر برا برا کی گھر کے ہو جاتا ہے کہنا  
 میری قوت سے یہ ٹھوکر لگی بسم اللہ کہہ کہ وہ شل کمی کے چوٹا بن جاتا ہے سوا لا المبحاری  
 بھی مضمون حدیث ابی تمیمہ بن نزیدیک احمد کے مرفوعا آیا ہے گز رہا ہے بعیر کے ذکر حایہ کا کیا ہے

## جب منزل پر اوترے تو کیا کہے

خول بنت عکیم مرفوعا کہتے ہیں کہ جو کوئی منزل پر اوترے پھر اس نے یہ کہا اعوذ بکلمات اللہ  
 التامات من شر ما حلّی او سکو کوئی چیز نقصان نہ پہونچائیگی جب تک کہ اس منزل سے  
 کوچ کرے سوا لا سلم :

## بیان دعا کرنیکا پس پشت

ام الدرداء مرفوعا کہتی ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنے بھائی کے لئے او کی پس پشت دعا کرنا ہے

تو فرشتہ یہ کہتے ہیں واللہ مثل ذلک رواہ مسلم و ابوداؤد واللفظ لہ ابن عمر و کاللفظ  
مرفوع یہ ہے کہ بہت سریع الاجابت وہ دعا ہے جو غائب شخص واسطے غائب کے کرا ہے اسکو بھی  
ابوداؤد نے روایت کیا ہے ابوترہ نے مرفوعاً کہا ہے تین دعائیں مستجاب ہیں اور میں کچھ  
شک نہیں ہے دعا باپ کی دعا مظلوم کی دعا سافریکی رواہ ابوداؤد والبخاری لفظ بزار کا  
یوں ہے تین آدمی ہیں اللہ پر حق ہے کہ او کی دعا کو نہ پیرے انکی صائم جب تک کہ افطار کرے  
دوسرا مظلوم جب تک کہ مرد و پاوے قیصر اسافر یہاں تک کہ پھر کر آوے لے اللہ میں دعا کرتا ہوں  
تجھ سے اس بات کی کہ تو میری ذریت کو صلاح و ارین بخش آوے علم و عمر و مال و اہل و عیال میں  
برکت دے ایمان پر او کو جلا ایاں پر او ٹھا آخرت میں میری اور او کی مغفرت کر جبکہ اوں سے  
او کو مجھ سے محبوب وعدہ قرآن پاک ملا اللہ آمین ۛ

## منا غربت کا

ابن عمر نے کہا ہے ایک شخص اہل مدینہ سے مدینے میں مرا او سپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے نماز جنازہ پڑھی فرمایا یا لیتہ مات بغیر مولد یعنی کاش یہ شخص سوا اپنے اس  
مولد کے کہیں اور مرا کہا کیلئے فرمایا آدمی جب غیر مولد میں مرا ہے تو اس کے مولد سے انقطاع  
اثر ملک جنت میں ناپتے ہیں رواہ النسائی منذری لے کہا یہ بھی آیا ہے کہ موت غربت کی  
شہادت ہوتی ہے مگر یہ حدیث درج حسن کو نہیں پہونچی ہے انتقدہ پہونچے اگلی حدیث کیا کریم  
باز بلند نوید مغفرت دے رہی ہے اللہ ہمارے قنا شہادۃ فی سبیل اللہ واجعل موتنا  
فی بلد رسولک آمین ۛ

## کتاب التوبۃ

بیان شتابی کرنے کا توبہ میں

ابو یوسفی مرفوعا کہتے ہیں اللہ عز وجل رات کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ وہ گناہگار کو توبہ کرے ورنہ  
 ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا جب کار تا جب جو یا تک کہ سو بچ مغرب سے نکلے سواۃ مسلم معلوم  
 ہوا کہ طلب توبہ کی طرف سے خدا کے ہر راتوں رات ہی ہے اب اگر کوئی عامی دیر لگاتا ہے تو  
 ایسا برا کرنا ہے اور ہر سے توبہ قبول توبہ میں کچھ بھی تاخیر نہیں بدقی ہے

توبہ از باورہ در آغاز جوابی کردیم | اول سستی من بود کہ ہشیا رشتیم

ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے توبہ کی پہلے اسکے کہ سو بچ مغرب سے نکلے اللہ اس کی توبہ قبول  
 کرتا ہے سواۃ مسلم اسوس ہے کہ لوگ گناہ کرتے کرتے مر جاتے ہیں توبہ نہیں کرتے باوجودیکہ  
 ابھی تک سو بچ پیچم سے نہیں نکلا ہے حدیث صفوان بن عسال میں مرفوعا آیا ہے کہ یہ دروازہ  
 مغرب کی طرف ہے عرض اور اسکا چالیس یا ستر برس کی راہ ہے جس دن خدا نے آسمان زمین بنائے  
 تھے اوس دن سے یہ دروازہ واسطے توبہ کے کھول رکھا ہے جب تک سو بچ اوس طرف سے نہ  
 نکلے گا بندہ مرگا سواۃ الترمذی ابن مسعود کی حدیث مرفوعہ یوں ہے کہ جنت کے آٹھ  
 دروازے ہیں سات بندہ رہتے ہیں ایک توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے جب تک کہ اوس طرف سے  
 سو بچ نکلے سواۃ الطبرانی ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہیں اگر تم اپنے قصور کرو کہ آسمان تک  
 پہنچ جاؤ تو یہی اللہ تمہاری توبہ قبول کر لے گا سواۃ ابن ماجہ جابر کا لفظ مرفوع  
 یہ ہے کہ منجملہ سعادت آدمی کے ایک یہ بات ہے کہ اوس کی عمر زیادہ ہو اللہ اسکو توبہ کو صحت  
 نصیب کرے سواۃ الحاکم مائتہ نے مرفوعا کہا ہے جسکو یہ بات خوش آوے کہ وہ ایک  
 سمجھتی عابد سے بڑھ جاوے اسکو چاہئے کہ گناہوں سے باز رہے سواۃ ابویعلیٰ معلوم  
 ہیں کہ گناہ سے بچنا زیادہ عبادت کرنے پر مقدم ہے اس کا لفظ مرفوعا یہ ہے کہ سارے بنی آدم  
 خطا دار ہیں بہتر خطا داروں میں وہ لوگ ہیں جو بہت توبہ کرتے رہتے ہیں سواۃ الترمذی  
 ابو ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جیسو کوئی بندہ گناہ کرتا رہے  
 پھر کہتا ہے کہ اے رب میرے گناہ کیا تو مجھکو بخش دے اللہ کہتا ہے اس بندہ کو معلوم ہے کہ

اور سکا رب گناہ بخشا ہے گناہ پر پکڑ کر سدا و سکا گناہ بخشا گیا پر وہ بندہ کچھ نہیں کر اور گناہ کرتا ہے پر کتاب ہے مجھ سے گناہ ہوا تو اسکو بخش دے اللہ فرماتا ہے اسکو معلوم ہے کہ اسکا رب گناہ بخشا گناہ پر وار کر کتاب ہے عین گناہ اور سکا بخشا یا پر وہ بندہ جب تک خدا چاہتا ہے نہ کر کتاب ہے پر کوئی اور گناہ کر میں کتاب ہے کتاب ہے لے رب مجھ سے گناہ ہو گیا تو اسکو معاف فرما بخش دے رب کتاب ہے یہ بندہ جانتا ہے کہ اسکا ایک رب ہے وہ گناہ بخش گناہ گیر ہے پتے اپنے بندے کا گناہ بخش دیا اب وہ جو چاہے سو کرے سدا و اللہ شیخان معلوم ہوا کہ کوئی انسان بیکار خطا و گناہ سے ناامید نہ ہو یا نہ اتنا چاہے کہ جب شامت اعمال سے کوئی گناہ ہو جاوے تو اسکے ساتھ ہی تو یہی لگی چلی جاوے پر وہ کہیں کہ کس طرح وہ گناہ بخشا نہیں جاتا ہے اللہ تعالیٰ اظہر ہے اس تصور و خطا کو مٹا کر لکھا

دور کے ساتھ لگی جانے چلی گردش چشم	دیکھنا میں مجھے ساقی ترے میوے کے ہوش
-----------------------------------	--------------------------------------

مذہب نے کہا فیصلہ مایہ نشو کے یہ معنی ہیں کہ جب گناہ ہو جاتا ہے تو استغفار و توبہ ہی کر لیتا ہے ہر طرف اس کے خود نہیں کرتا کیونکہ یہ فرمایا ہے کہ پر اس سے اور گناہ ہوا یعنی وہ اگلا بلکہ دوسرا یہ مطلب نہیں ہے کہ گناہ کرتا جائے زبان سے استغفار بھی پڑھتا جائے گناہ چھوڑے نہ خود ترک کرے کہ یہ توبہ کذا میں کی ہے اتنے ابن عمر و فو کا کہتے ہیں قبول کرتا ہے اللہ توبہ بندے کی جب تک کہ فرخ کرے سدا و اللہ مہدی یعنی جان گلے تک نہ ہوئی جب حالت احتضار آگئی دم میں دم نہ رہا تو اب توبہ کیا کام دیگی وقت توبہ اتنے سے نکل گیا

توبہ بار انفس باد پسین و ست و ست	یخبر ویر رسیدی در محل بستند
----------------------------------	-----------------------------

معاذین جبل کی روایت میں روئے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تہمت سے کوئی بدی ہو جاوے تو اس کے لئے توبہ کچھ گناہ کی چھی توبہ کئے گناہ کی کہی توبہ سدا و اللہ الطبرانی ابن عباس مرفوعاً کہتے ہیں بشی مان اللہ کی رحمت کا انتظار کرتا ہے اترانے والا خدا کی دشمنی کا منتظر ہے لے بند و اللہ کے ترم جان لو کہ ہر عامل عنقریب اپنے عمل کے پاس آویگا دنیا سے نہ نکلیگا جب تک کہ اچھا

براعل اپنا نہ دیکھ لے اعمال کا اعتبار خلتے پہلے راہن و سوار یاں بین سورتوں پر سوار  
 ہو کر طرن آخرت کے چلو دیر کرنے سے بچو موت ناگمان آتی ہے تم اللہ کے علم پر دھوکا نہ کھاؤ  
 جنت و نار تھمارے اس تہمہ پا پوش سے بھی زیادہ تر ترزو دیکھ بین پر ہمد آیت پڑھی صحت یعلیٰ  
 مشتاق خمرۃ حیدر اور وہ بھی مشتاق خمرۃ شرایرہ سروا کا لاصہ تھائی اہدیت  
 کے الفاظ کیا عبرت انگیز دل آویز ہیں اللہ تعالیٰ توفیق عمل کی بخشے **ف** حدیث ابن مسعود  
 میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ توبہ کرنا لاکھ گناہ سے مانند بے گناہ کے  
 ہے اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ترمذی نے ابن عباس سے بھی مرفوعاً اسکی تخریج کی ہے اتنا  
 اور بڑا باب ہے کہ استغفار کرنا لاکھ گناہ سے جبکہ اس گناہ پر مقیم ہے تو مانند سترہ کی ہے جو  
 اپنے رب سے پہلے زیارت موقوفاً شبہ ہے حج ہے جبکہ گناہ پنجموں از بان سے توبہ توبہ بکا کئے  
 توبہ بکنا خدا سے کئے مازی دل لگی کرنا جو انہ استغفار کرنا لاکھ اولیٰ والا حقۃً باللہ ابو ہریرہ  
 مرفوعاً کہتے ہیں قسم ہے اللہ کی اگر تم سے گناہ نہ تو تھے تو اللہ حکم لیا کہ ایسی قوم کو لا تا جسے گناہ  
 آہوئے پر وہ استغفار کرتے اللہ اور کو بخشا سروا کا مسلم اس حدیث سے طلب گناہ کی نہیں  
 کھلتی ہے بلکہ اس حدیث میں بڑی امید داری ہے ہم سے گناہگاروں کے لئے آاسیدی سے  
 بکونٹ کیا ہے اپنی مغفرت و رحمت پر الیٰ ویا ہے ہم سے استغفار طلب فرمائی ہے اس احسان  
 عظیم و کرم تنظیم کا کچھ بھی پایاں ہے اگر تیری اگر لوگ تاب نہوں مستغفر بنیں تو سمجھو کہ انکی تیری  
 بر فیضی ہے اللہ توبہ و غفران

گندہ راست شادی مرگ و دیم

اگلی ناخفہ رحمت شنیدم

ابن مسعود مرفوعاً راوی ہیں کہ کسیکو مع اتنی پسند نہیں ہے جتنی اللہ کو پسند ہے ایسے  
 اوسنے خود اپنی مع فرمائی ہے دکوئی اللہ سے زیادہ غیرت دار ہے ایسے تو وحش کو حرام کیا  
 دیکھو اور تا حد محبوب ہے جتنا اللہ کو محبوب ہے ایسے کتاب اور ناری رسول بھی سروا کا  
 مسلم عمران بن حصین کی حدیث میں قصہ زن جمیہ کا آیا ہے وہ زہم کیلگی تھی جب اوپر رسول خدا



علی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی عمر نے کہا اسنے تو زنا کیا تھا فرمایا اسنے وہ توبہ کی ہے  
 کہ اگر درمیان شتر اہل مدینہ کے تقسیم کیا دے تو سب کو گنہگار بنائیں کر جاوے تو نے اس سے بہتر  
 کوئی بات پائی ہے کہ اسنے اپنی جان اللہ کے لئے دیدی سواہ مسلم معلوم ہوا کہ محمد و سید  
 سے گناہ مٹ جاتا ہے اب اوپر نماز چاہئے اور کئے دجا جائے یہ حدیث ہے توبہ کے بہتر جاتی  
 ہے حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے کہ کفل نام ایک آدمی بنی اسرائیل میں تھا کسی گناہ سے پرہیز  
 نہ کرتا تھا ایک عورت آئی اور کفو ساتھ دینار دئے واپس کرنے پر راضی کیا جب اس کو داب پر بیٹھا  
 جس طرح مرد وقت محبت عورت کے بیٹھتا ہے وہ عورت کا چپنے لگی اور رولی کہا تو کیوں روتی  
 ہے کیا میں نے تجھ پر زبردستی کی ہے کہ نہیں لیکن یہ ایک ایسا کام ہے جو کبھی میں نے نہیں کیا تھا جتنے  
 نے مجھ کو اس کام پر اور ٹھایا کہا تو توبہ کر لی جو اور میں نہ کروں جاوے روپیہ میں نے تجھ کو دیا واللہ اب کبھی  
 میں خدا کی نافرمانی نہ کروں گا پھر اسی رات وہ مر گیا صبح کو اس کے دروازے پر یہ لکھا ملا ان اللہ قد  
 غفر لکفل سواہ الترمذی سبحان اللہ ایک دم کی توبہ نے ساری عمر کے گناہ ملیا میٹ  
 کر دئے رحمت خدا کو جو ش دلا دیا رحمت اپنا کام کر گئی نائب کا نام کر گئی خدا کا ایسا ہی ڈر  
 چاہئے نب کہین مغفرت نانتہ لگتی ہے ابو سعید خدری کی حدیث مرفوعہ میں قصہ ایک اسرائیلی آیا  
 ہے جسے ننانوے قتل کئے تھے جب اس سے راب نے کہدیا کہ تیرے لئے توبہ نہیں ہے تو اسنے  
 اس راب کو بھی مار ڈالا پورے سو خون کئے دوسرے عالم نے اس سے کہا تیری توبہ ہو سکتی ہے  
 تو کی مانع نہیں ہے مگر تو فلاں زمین کو چلا جا وہاں کچھ لوگ خدا کی عبادت کرتے ہیں تو ہی ان کے  
 ساتھ عبادت کر اپنی زمین کو داک وہ بری زمین ہے یعنی ہجرت کر یا وہ جب آوے رستہ پر پہنچا  
 اور کفو موت لگئی رحمت و عذاب کے فرشتوں میں جنگ ابوا رحمت والوں نے کہا یہ نائب ہو کر  
 اللہ کی طرف دل سے متوجہ ہوا تھا عذاب والوں نے کہا اسنے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا ہے کیا  
 اور فرشتہ بصورت آدمی کے آیا اسنے یہ فیصلہ کر دیا کہ تم دونوں زمین کے مابین کو اپنا جس  
 زمین سے یہ زیادہ نزدیک ہو اسی زمین کا اسکو سمجھو ناپا تو اس کو زمین ہجرت سے قریب پایا

رحمت کے زستون نے اوسکو لے لیا دوسری روایت میں یوں ہے کہ وہ قریب صاخم سے ایک  
 بالشت قریب نکھڑائے اسی گاؤں والوں میں تیسرا دوسری روایت میں ہے اللہ نے پہلی زمین  
 کو وحی کی کہ تودور ہو یا اس میں کو سندیسا بیجا کہ تو قریب ہو یا پھر جو دونوں کو پاؤں  
 زمین سے ایک بالشت نزدیک پایا اوسکو بخشہ یا چوتھی روایت میں ہے جس نے کہا ہم سے  
 دکر کیا گیا ہے کہ جب ملک الموت آیا تینہ شخص اپنے سینہ کے بل طرف اوس زمین کے بیٹھے لگا  
 مرد والا بغضامی و مسلم یہ حدیث بڑی بشارت ہے اوس شخص کے لئے جو سخت کمزور ہو  
 قتل نفس اکبر کرتا مگر توبہ سے مٹ گیا معلوم موا خدا کو جس کی کا بخشنا منظور ہوتا ہے تو  
 اوسکو توفیق توبہ دیتا ہے جب سچے دل سے توبہ کا ارادہ ہوتا ہے تو خدا ویسا ہی سامان مغفرت  
 کا حق غیب سے کر دیتا ہے جس طرح کہ اس شخص کے لئے زمین کو دور نزدیک کر دیا تھو اگلا  
 پیرا امتقار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی لئے بیان فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان رحمت  
 خدا سے ناامید نہ ہو کہتے ہی گناہ کیون نہوئے یوں توبہ کر ڈالے اللہ ضرور ہی انشاء اللہ تعالیٰ  
 اوسکی مغفرت کر لیا

ترم سید و سیاہ من بزین شکستہ نگاہ من	چمن و چہ قد رگنا دمن خجل نام غفور تو
--------------------------------------	--------------------------------------

حدیث مرفوع ابو ہریرہ میں آیا ہے قسم ہے اللہ کی اللہ بہت زیادہ خوش ہوتا ہے توبہ سے پہلے  
 بندے کی جس طرح کوئی تم میں کا اپنی کوئی جوئی چیز جنگل میں پاتا ہے سوا کہ مسلم بطولہ  
 شریع بن حارث کا لفظ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو میری طرف چل کر ابن میری  
 طرف دوڑ کر آؤ گنا سوا کہ احمد ع من کریم بجان کر تو آئی بہ تن و کوئی آدمی کسی جنگل میں  
 اپنی سواری کو جبر اور سکا کھانا پینا تھا کہ کو کر مرنے پر آمادہ ہو گا گمان جاگ کر کیجئے کہ اوسکی  
 سواری مع ناد و شراب کے موجد ہے جو خوشی اوسکو ہوتی ہے اوس سے زیادہ خوشی اللہ  
 کو بندہ موس کی توبہ کرنے سے ہوتی ہے یہ مثال بالقافہ مختلفہ کئی حدیثوں میں آئی ہے  
 یہ حدیثیں صحیحین کی ہیں ابو ذر مرفوعا کہتے ہیں جس نے اپنے کام کے مافی زمانہ میں اللہ

اوسکے گناہ گزشتہ بخشہ بتا ہے جو کوئی برے کام کرنا ہے زمانہ باقی میں اوسکو گذشتہ قاعدہ  
 ورنہ گناہ پر پکڑنا ہے مرواہ الطبرانی ابو الدرداء نے کہا مجھکو کچھ وصیت فرمائیے فرمایا  
 جب تجھ سے کوئی سیدہ ہو جاوے تو بعد اوسکے حسنہ کر یہ حسنہ اوس سیدہ کو مشا دیگا مرواہ  
 احمد یہ مضمون کئی حدیثوں میں آیا ہے حدیث ابی ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ایک آدمی نے  
 ایک عورت کا بوسہ لے لیا تھا وہ آیا اوسنے کہا مجھ سے بدلا لیجئے کچھ جواب نہ دیا جب وہ چلے یا  
 اوسکو بلا یا یہ آیت اوسکو سنائی اقم الصلوٰۃ طرفی الزہام ورفا من اللیل ان الحسنات  
 ینظرن المسیئات ذلک ذکری للذاکرین اوسنے کہا یہ میرے لئے خاص ہے یا سارے  
 لوگوں کے واسطے ہے فرمایا جسکے لئے ہے مرواہ مسلم بطولہ معلوم ہوا کہ گناہ صغیرہ  
 نماز پڑھنے سے دور ہوتے رہتے ہیں کسیو تو بہ کرنے سے مٹ جاتے ہیں پر جب کا ایمان درست  
 ہے مگر اوسکو توفیق تو بہ کی نہوئی تو بھی اگر خدا چاہے تو بطریق عادت کے اوسکو بخش دے  
 کوئی مانع نہیں ہے مگر بڑا عمدہ علاج گناہ کا کوئی گناہ کیون نہو بھی تو یہ ہے اللہ ہم سب کو امانت  
 واستقامت نصیب کرے رسالہ محراب میں بیان تو بہ کا رسالہ فتح الباب میں بیان مغفرت  
 کبار کا لکھا گیا ہے اللہم غفر او توفیقاً

## بیان خالی ہونیکا واسطے عبادت کے متوجہ ہونیکا طرف اللہ تعالیٰ

معقل بن یسار کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارا رب عزوجل کتنا  
 ہے لے ابن آدم تو خالی ہو واسطے میری عبادت کے میں ہر روز نگاہ دل تیرا غنا سے تیرے دونوں  
 ہاتھ زرق سے لے ابن آدم تو دور نہو مجھ سے ورنہ میں ہر روز نگاہ دل تیرا فقر سے ہاتھ تیرے  
 شغل سے مرواہ الحاکم یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ میں بلفظ دیگر نزدیک ترمذی کے بھی  
 آیا ہے قرآن بن حصین کا لفظ یہ ہے جو شخص منقطع ہو اطراف اللہ کے کفایت کرتا ہے اللہ  
 اوسکے مونس کو رزق دیتا ہے اوسکو جہان سے لگان نہیں ہوتا مرواہ ابن جبار البیہقی

ابن سعد و کاظم فرمود ہے جسے سب ہم کو ایک ہم معاد کا کردیا کفایت کرنا ہے اللہ  
 اوسکے ہم دنیا کو اور جسکو لگے ہم اوسکے جا بجا تعین پروا کرنا اللہ کہ وہ کس جگہ بن بڑک  
 ہوا رواہ ابن ماجہ

غم دین غم کہ غم دین است | غم غمنا فرو و تر زن است

ابن عمر کا لفظ یہ ہے من اجل الهم ما احاد الكفاة الله هم ديننا ومن تعبتنا  
 الهم لن يبالى الله في اى اودنة الدنيا اهلكه سواء الحاکم من منى کے وہ پر  
 جو اور پرگزریں گے +

## بیان عمل صالح کا وقت فساد زمان

ابو ثعلبہ خنی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اس آیت کے کیا معنی ہیں علیکم  
 الفسک فرمایا تم معرونی پر چلو مگر ہے پوچھو جب تو دیکھو کہ بخل کی اطاعت کجاتی ہے نبوی کا اہل  
 ہوتا ہے دنیا اختیار کی گئی ہر نوی راہ اپنی راہ پر ناز کرتا ہے اوقت تو اپنی جان کو لازم  
 پکڑو عوام کے کام کو چھوڑے تمہارے پیچھے دن صبر کے چلے آتے ہیں اور نہیں صبر کرنا ایسا ہے جیسے  
 چنگاری کا ماتہ میں لیتا جو کوئی اور دن و دن میں صبر کر لگا اوسکا من بچاس آدمیوں کا سا  
 اجر ملے گا جو کہ اوسکی طرح کا عمل کرتے ہیں رواہ الترمذی دوسری روایت میں اتنا اور آیا  
 ہے کہ کہا گیا ہے رسول خدا یہ بچاس آدمی ہم میں سے ہیں یا اونہیں سے فرمایا بلکہ تم میں سے بچاس  
 آدمی کا اجر ملے گا اس حدیث میں بشارت ہے ان لوگوں کے لئے جو زمانہ فساد میں سنت و  
 کتاب پر عمل کرتے ہیں پھر اس عمل کے سبب آفات اہل زمان پر صابرین بشارت بھی کیسی کہ بچاس  
 صحابی کے برابر اس ایک عامل یا حدیث کو اجر ملے گا اگر برابر ایک ہی صحابی کے اجر ملتا تو ثبات دارین  
 کے لئے بس ہوتا چہ جملے سے پناہ صحابی کے واللہ الحمد لے اللہ تو کچھ توفیق اتباع کی دے اتباع  
 سے بچا جیسا تو نے ہمارے فقیدہ کو درست کیا ہے اس طرح ہم سے کام بھی اچھے لئے ہم پر یہ

بات کچھ دشوار نہیں ہے

## بیان مجھے کام پر اگر چہ قلیل ہو

حدیث عائشہ میں مرفوعاً آیا ہے اے لوگو! تم وہ عمل جسکی طاقت رکھتے ہو اللہ نہیں ملول ہو یا تم تک کہ تم ملول ہو بہت دوست اللہ کو وہ عمل ہے جسپر نیکی ہو گو توڑا ہی کیون نہو دوسری روایت میں آیا ہے کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حبیب کوئی کام کرتے تو اسپر ثابت رہتے تیسری روایت یہ ہے کہ آپؐ پر چاہا احب اعمال الی اللہ کو سنا عمل ہے فرمایا ادا وہہ وان قل چوتھی روایت میں یوں آیا ہے کہ ان احب الاعمال الی اللہ ادا وہما وان قل رواۃ المشیخان پانچویں روایت ام سلمہ سے یوں ہے کہ انتقال نہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک کہ اکثر نماز آپؐ کی پیٹھ پر ہوتی بہت محبوب عمل آپؐ کو وہ تھا جسپر بندہ عبادت کرے گوڑا سا ہوسر رواۃ اہل بیت

## بیان محتاجی و تہمتی فضیلت فقر و غیرہ کا

ابوالدرداء نے مرفوعاً کہا ہے کہ تمہارے سامنے ایک سخت گھاٹی ہے نجات پناؤں کا اوس گمراہ سبکبار  
رواہ البزار

تورہ از کثر بابا بر خود تنگ میداری | سبکو و جان چو بونے گل فرو بستہ حکما

ام و زوار کا لفظ یہ ہے کہ میں نے ابوالدرداء سے کہا تمھو کیا ہوا ہے جو تو اوروں کی طرح مال سے نہیں کرتا کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے فرماتے تھے تمہارے پیچھے ایک تیری گھاٹی ہے جو جبل لوگ اوسے بگڑ کر سکین گے سو میں چاہتا ہوں کہ اوس گھاٹی کے لئے ہلکا پہلکا بنوں رواۃ الطبرانی

حرس قانع نیست جمیل ذر نہ سباب جان | انچہ من در کار وارم اکثرش در کار نیست

ابوسعید خدری مرفوعاً کہتے ہیں اللہ سچا ہے اپنے بندہ مومن کو دنیا سے (اور وہ چاہتا ہے

اور سکو صلیح کہ پاتے تھے یا عیار کو کہانے میں سے مرواۃ الحاکم ابی حباس کا لفظ یہ ہے کہ اکثر  
 فرمایا ہے جہانکا جنت میں دیکھا اکثر جنت والے نقرار میں جہنم میں جہانکا دیکھا اکثر ماری  
 بی عورتیں میں مرواۃ الشیخان اسکا محمد نے بھی باسناد حمید ابی عمرو سے روایت کیا ہے  
 مگر لفظ یہ ہے کہ جہانکا یہ تار میں دیکھا اکثر مار والے اونیار و سار ہیں حدیث او سعیدہ  
 مروفا آیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہے رب تو اپنے بندہ موسیٰ پر دنیا میں نیکی رزق کی کرتا  
 ہے اللہ نے جنت کا دروازہ کھول دیا کہ اسکو دیکھو یہ بیٹے اوکے لئے تیار کر رکھا ہے موسیٰ  
 نے کہا ہے رب تیری عزت و جلال کی قسم ہے اگر وہ دست و پا بریدہ ہوتا تو تہ کے بل چلتا  
 جسدن سے کہ تو نے اسکو پیدا کیا ہے قیامت تک اور انجام اسکا یہ ہے تو کبھی اوسنے  
 کوئی تکلیف نہیں دیکھی چہر کہا ہے رب یہ تیرا بندہ کافر ہے تو نے اسپر رزق کو کشادہ کر دیا  
 ہے فرمایا دروازہ تار کا کھول دیا کہ اپنے اوکے لئے یہ تیاری کی ہے موسیٰ نے کہا ہے رب  
 قسم ہے تیرے عزت و جلال کی اگر اسکو ساری دنیا ملتی جسدن سے کہ تو نے اسکو پیدا کیا  
 ہے قیامت تک اور انجام اسکا یہ ہے تو اوسنے کسی کوئی بہتری نہیں دیکھی مرواۃ احمد  
 معلوم ہوا کہ انجام نقر کا پیرا ایمان کے جنت ہے انجام اسوگی کا پیرا کفر کے جہنم ہے خاک  
 ریزے اوس پیش پر جسکی حاجت اور ہے بہتر ہے وہ محتاج جسکی حاجت غلام بریں ہے اللہ صمد  
 ان عمرو مروفا کہتے ہیں تم جانتے ہو کہ سب سے پہلے خلق خدا سے جنت میں کون آدمی جاوے گا  
 کہا اللہ و رسول داتا میں کہ انقر اور عاجز ہیں جسکی حاجت اور ہے جنت میں ہوتی ہے اسکو نضار  
 سے بچاؤ رہتا ہے ایک انہیں کا تر ہے اسکی حاجت اور ہے جنت میں ہوتی ہے اسکو نضار  
 نہیں کر سکتا دلکی دل میں ربی بات نہونے پائی اللہ جن زرتستون سے چاہتا ہے  
 کتاب تم جاکر اولو سلام کردہ کہتے ہیں ہم قبرے آسمان کے رہے والے ہیں تیری ماقب میں  
 پسندیدہ میں کیا ہم اوکے پاس جاکر اوپر سلام کریں اللہ فرماتا ہے یہ وہ بندے ہیں جنہوں  
 نے مجھکو پوجا کسی چہر کو برتر نہ کیا اسکی جگہ نہ توڑتا تھا کہ اسکی جگہ نہ توڑتا تھا انہیں کا کوئی مرجأتا تو اسکی

حاجت اور سکے دل میں رہتی وہ اسکو پورا کرکے اسکو سپرد دروازے سے فرشتے اگر لوین کہتے ہیں  
 سلام علیکم بجا صبر تعذر فتحہ عقبی الدار سوا کا احمد اس حدیث میں بیان ہے حسن  
 عاقبت جملہ اہل فقر کا گو اس جگہ خاص فقرار مہاجرین کا نام لیا ہے تو بان کی حدیث میں مرفوعاً  
 آیا ہے میری جو حضرات سے عمان تک ہوگی اور سکے کوڑے جلتے آسمان کے تارے پانی رون  
 سے زیادہ سفید ہوا شہد سے زیادہ شیرین سب سے زیادہ جو اوپر اٹھینگے یہی فقرار مہاجرین ہونگے  
 کہا اور نکاح حال بیان فرمائیے فرمایا پریشان سر پہلے پچھلے کپڑے نکاح نہیں کرتے ہیں چین کر نیوال  
 عورتوں سے کہو لا نہیں جاتا انکے لئے دروازہ جو حق اپنہ ہے وہ دیتے ہیں جو حق انکا ہے  
 وہ انکو نہیں ملتا سوا کا الطبرانی و هو فی الترمذی بخوہ اس حدیث میں بھی اگرچہ ذکر  
 فقرار مہاجرین کا ہے مگر جو فقیر مومن شریک انکے حال و قال کا ہے اور سکا انجام بھی ہوگا جو  
 انجام انکا ہے انشاء اللہ تعالیٰ **ف** عمر بن عبدالعزیز نے جب یہ حدیث زبان ابوسلام  
 اسور سے سنی کہا لکن میں نے تو نعمات سے نکاح کیا فاطمہ و خیر عبد الملک سے حیرے لئے دروازہ  
 ہی کو ملے گئے اب ضرور ہے کہ میں اپنا سر نہ دوؤں تاکہ بال پریشان رہیں نہ اپنا کپڑا دوؤں  
 جو میرے بدن سے ملا رہتا ہے یہاں تک کہ میلا کھیل رہے سوا کا الترمذی والحا کہ واللفظ اللہ  
 معقولہ ہوا کہ باوجود آسودگی کے تواضعاً نہ بیٹے سر پہلے بدن رہنا عرض کوثر پر جائیکا پہلے  
 ہے چہد اور بات ہے کہ کوئی شخص یہ کام بخل سے کرے نہ خاکساری سے کہ وہ کفر ان نعمت  
 اپنے یہ شکر احسان یا تو غفلت ہے ابن عمرو فرماتے ہیں قیامت میں جب سب لوگ جمع ہونگے  
 تو کہا جاوے گا کہ اس امت کے فقیر کہاں ہیں ان سے کہیں گے کہ تم نے کیا اہل کیا وہ کہیں گے کہ  
 ہم بے ایمان ہیں ہم نے میر کیا تو نے دولت و سلطنت اور نوکوری اور فرا و گناہ تم ہی کہتے ہو  
 وہ سب لوگوں سے پہلے جنت میں جاویں گے دولت و سلطنت والوں پر جنتی حساب کی رہیگی کہا  
 مومن اوس دن کہاں ہونگے فرمایا نور کی کرسیوں پر ابراہیم و اسحاق علیہ السلام و ان ايمان والو  
 پر ایک گزری بہرے ہی زیادہ کوتاہ تر ہوگا سوا کا ابن جہان معلوم ہوا کہ بیان کے بادشاہ

و مان گدا ہونگے بیان کے فقیر و مان کے سلطان ہونگے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے فقرا و  
 مسلمین جنت میں اختیار سے آ رہے ہیں پٹے جاوینگے یعنی با سو جس مر و الا الزمدا عم  
 یہ وہ اختیار ہونگے جہاں خاتما پان پر ہوا ہے لائق مغفرت کے تیسرے میں اور کما تو کچھ ذکر  
 ہی نہیں ہے جو غرق و دولت میں ہے ایمان ہو کر مر گئے اتنے ظلم و کبار کے کہ لایق مغفرت تیسرے میں  
 ابو سعید خدری میں مرفوعاً ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مسکینا و مستحقین فی فیئہما  
 المساکین مر و الا اجر ما حجة حاکم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ان استحقاق الاستحقاق و من  
 اجتماع علیہ فقر الدنیا و عذاب الاخرۃ یعنی سب میں بڑا بہت بڑا عذاب و عذاب کیست شہر  
 ہے جس پر دنیا کی محتاجی آخرت کا عذاب جمع ہوا آدھ چار قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو بیان  
 و مان و دونوں جگہ اچھے رہے رہنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ و قضا  
 عذاب الناس و ذکر وہ جو بیان و مان و دونوں جگہ برباد ہوئے جیسے کا فر فقیر و گدا جس  
 استحقاق الاستحقاق میں تیسرے وہ جو بیان برے و مان اچھے رہیں گے جیسے فقرا و مسکین جو تھے  
 وہ جو بیان اچھے و مان برے تیسرے جیسے سلاطین و مشایخین و مسکین اور مسکین تھے جسکی اصل  
 کم خرچ زیادہ ہو گانت مساکین یعلمون فی البحر فقیر وہ ہے جسکو فاقہ گیرے رہے بقدر کفالت  
 ہی تیسرے آوے امتیہ بن عبد اللہ نے مرفوعاً کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ  
 تھے برسیدھا مالک مسکین کے مر و الا الطیرانی معلوک کہتے ہیں تیسرے فاقہ مست کو ابو ذر  
 کو وصیت کی تھی کہ اپنے ا فوق کی طرف نہ دیکھا اپنے ما دون کی طرف دیکھ مساکین سے محبت رکھ  
 اونکے پاس بیٹھ اور اللہ احدیث مر و الا ابن حبان کہتے ہیں سلیمان علیہ السلام جب پاس  
 کسی مسکین کے بیٹھتے تو کہتے مسکین بجا اس مسکینا یعنی ایک مسکین دوسرے مسکین کے پاس  
 آئینا ہے سلیمان باہر شہرت نظر با بود یا مورش : محمود سارے ابن آدم مسکین ہیں  
 ہیں مگر مکہ کام ہی مسکین کا سا کرین بہت پادشاہ باطن میں مسکین تھے بہت مساکین باطن میں  
 بندہ و ہم و دنیا رگز رہے ہیں اور کما حشر اہل مسکنت میں ہوگا کما حشر اہل دولت میں



چونقر اندر لباس شاہی آمد

ہر ہند ہیر عبید اقلی آمد

لے اللہ تو چھکو مسکین جلا مسکین مار مسکین اوٹھا اتساکن ساکین مین پہونچا اس دولت  
طاہری فانی کو عجاوب نعمت و راحت جا و دانی کا کر تو کسی کی صورت کو نہیں دیکھتا ہے سیرت  
و دل کو دیکھتا ہے ختم اللہ لنا بالاحسنی حارثہ بن وہب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم کو مسافر مانتے تھے کیا خبر دون مین مٹھوا اہل جنت کی ہر ضعیف مستضعف جنتی ہے اگر اللہ یہ  
قسم کما بیشیے تو اللہ اسکو سچا ہی کر دے الحدیث مرواۃ الشیخان ضعیف وہ مومنین ہے جبکو  
مقدور نہیں مستضعف وہ غریب ہے جسکو لوگ حقیر فقیر جانتے ہیں ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً  
آیا ہے قیامت مین ایک بڑے موٹے آدمی کو لاوینگے وہ نزدیک اللہ کے برابر ایک پریشہ کے ہی  
بہ شیر گسا مرواۃ الشیخان یعنی ایک بال کے برابر ہی کچھ قدر اسکی نوگی موٹے لوگ یہ نہ سمجھیں  
کہ بغیر اسے آفر بہ خواہ مخواہ مرد آدمی جس طرح یہ دنیا مین بہاری بہر کم نظر آئے ہیں اس طرح انکا  
وزن و دان ہی بہاری ہوگا بلکہ دین سب سے زیادہ ہی ہلکے بقیہ رہونگے جیسے ایک گنا سگ کا تنکا  
بے حقیقت محض ہوتا ہے واللہ احمد شعیب بن سعد کہتے ہیں سعد کو یہ خیال ہوا کہ وہ اورون  
سے بہتر ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں جتنی تمکو مرد و روزی مگر یغنی  
انہیں ضعیفون کے یعنی پھر غریب کیا مرواۃ البخاری نسائی کا لفظ یون ہے بزمین نیست کہ مرد  
کیجاتی ہے یہ است بسبب اپنے ضعفار کے انکی دعا نماز اخلاص کی وجہ سے معلوم ہوا کہ اہل  
دولت و سلطنت و ریاست کو جو کچھ ملتا ہے وہ صدقہ ہے انہیں ضعفاکا اگر یہ نہوتے تو انکی سلطنت  
و دولت ہی نہوتی ایسے یہ بات ہے کہ انکی بد دعا سے زوال و دولت ہو جاتا ہے انکی دعا سے  
سلطنت لمباتی ہے

بر در سیکرہ رندان قلندر باشند کہ ستاند و دہند افر شاہنشاہی

نفسا کہ بن عبید مرفوعا کہتے ہیں کہ اپنے یہ دعا کی لے اللہ جو شخص تجر ایمان لایا ہے بہمکو تیرا  
رسول باننا ہے تو اسکو جنت اپنے دیار کی دے قضا کو اسپر ترسان کر دے دنیا اسکو

کہ دے اور جو شخص تجریر پلان نہیں لایا نہ میری رسالت کی گواہی دیتا ہے اور سکو تو نہ محبت اپنے  
 دیدار کی دی نہ تشاکو اور سپرسل کر اور سکو بیت دنیا سے رواہ ابن حبان سلف جب کسی  
 شخص کو مدعا دیتے کہتے عمر و دولت زیادہ ہو یعنی تاکہ اس کی آخرت تباہ ہو وہ یہاں بیش  
 وفاق میں گرفتار ہو کر نفیم آخرت سے محروم رہے محمود بن لبیدہ کا لفظ یہ ہے کہ رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وہ چیز میں جن میں آدم اور کو کرود رکھتا ہے موت  
 حالانکہ موت فتنے سے بہتر ہے قلت مال حالانکہ اس سے حساب کم ہوتا ہے رواہ احمد ثواب  
 کا لفظ مرفوع یہ ہے میری امت میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ اگر کوئی آدمین کا تم سے ایک دیار  
 یا ایک درہم یا ایک پیسا مانگے تو نہ دیا جاوے اللہ سے اگر وہ جنت مانگے تو اللہ اس کو دے  
 وہ دو پرانی چادر والا بے حقیقت ہے لیکن اگر اللہ پر قسم کھا لیتے تو اللہ اس کو ہر کام سے  
 رواہ الطبرانی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے سب اللہ تعالیٰ عبدہد فزع بکلا جواب  
 لوالہم علی اللہ لا جرح رواہ مسلم ابوامامہ مرفوعا کہتے ہیں بڑا رشک والا میرے اولیاء میں  
 نزدیک میرے وہ مومن ہے جو کم عیال ہے نماز سے نصیب و رہے اپنے رب کی اچھی طرح عبادت  
 کرتا ہے چسپکرا طاعت بجا لاتا ہے لوگوں میں معنی ہے انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ نہیں  
 کیا جاتا ہے رزق اس کا بقدر کفایت ہے وہ اس حال پر صابر ہے اس کی موت نے  
 جلدی کی اس کے لئے رونے والیاں کم ہیں اس کی میراث تیزی ہے رواہ الترمذی  
 یعنی ایسا شخص لائق رشک کے ہے خود اللہ پاک کو اس پر رشک آتا ہے کہ دیکھو اس نے کیا کام  
 کیا ہے جسے قلت و ملت و ذلت دینا پر صبر کیا اور جسے میدان جنت کا مار لیا ہے ۛ

بیان ہدایت کا نیکاطھوڑی چنیر پر

سہل بن سعد ساحری حرفوفاکتے ہیں ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا ایسا کام تباہ کن ہے جسکے کہنے سے اقتدار اور لوگ جھجکے دو ستر کہیں قرآن کا تو زہد یعنی بے رغبتی کرو دنیا میں اللہ

تجھ کو دوست رکھنا کہ اگر اس عزیز میں جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے دوست رکھیں گے تجھ کو لوگ  
سواہ ابن ماریہ مروال و متاع دنیا ہے حق شقیق یعنی سے پاوشاہ نے کنا تھا زائد بلخ  
تجربین ہر جو ابدا کہ میں نہیں ہوں تم ہو کہ کیونکر کنا زائد ہو ہے جو قلیل پر قناعت کرے دنیا کو  
خدا نے قلیل فرمایا ہے قلی متاع الدنیا قلیل سو تینے اس قلیل پر قناعت کی ہے ہم حریص ہیں کہ  
آخرت کی طلب میں گرفتار ہیں پاوشاہ نے زودیا کنا ہی کہتے ہو پر تو بکی ابو ہریرہ نے مرفوعاً کنا  
زید و نیا میں دلوں میں یہ بن کو نہیں دیتا ہے سواہ الطبری شحاک کہتے ہیں ایک آدمی نے کہا  
اے رسول خدا سب سے زیادہ ناپید کو شخص ہوتا ہے فرمایا جو قبر و بوسیدگی کو نہ بھولا دنیا کی آرزو  
نہ نہ کرنا دے چوڑا باقی کو فانی پر اختیار کیا روز فردا کو اپنے ایام میں نہ کنا اپنی جان کو مردوں  
میں شمار کر لیا سواہ ابن ابی الدنیا م سلا

دنیا خوابی است و ز کد گانی درو	خواب است کہ در خواب بہ مینی آرزو
امروز گرانہ رفتہ حریفان مجتہدین	فروست درین بزم زماہم آخرت

کسکو معلوم ہے کہ کل تک نہیں گے یا نہیں روز ہی تو لوگ مرتے چلے جاتے ہیں کوئی کل مر گیا تھا  
کوئی آج مر گیا کوئی کل مر گیا یہ سلسلہ ختم نہ ہوگا تاں لگا ہے ایک میان سے وہاں تک ہے  
ابو سعید خدری کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ دنیا ہڑی ہڑی میٹھی ہے اللہ نے تمکو اس میں  
اپنا خلیفہ ٹھیلایا ہے دیکھتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو سو تم اللہ سے ڈرو عورتوں سے بچو دنیا سے  
اگاہ ہوئے کوئی فتنہ بعد اپنے زیادہ مضر مردوں پر ان عورتوں سے نہیں چھوڑا ہر سواہ  
مسلم والنسائی ابن عمر و کالفظ مرفوع یوں ہے دنیا شیریں و سرسبز ہے جسے ادسکو اسکے حق  
بموجب لیا اوسکو برکت ہوئی بہت لوگ خواہش نفس میں گہستے ہیں فتنہ کا و کو قیامت میں گرنا  
سواہ الطبری فی الکبیر ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے بندے کو دنیا میں سے کوئی چیز نہیں ملتی  
مگر درجہ اوسکا نزدیک خدا کے گٹ جاتا ہے گو وہ شخص بزرگ ہو کیوں نہ ہو سواہ ابن ابی الدنیا  
حدیث طویل ابو حنیبلہ میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ کہا کہ اللہ اپنی

بیکر کہا تم سے قیامت کا سنعت کا سوال ہوگا کنا سچ فرمایا ہاں مگر تین چیزیں ایک تاشا ہے  
 ستر چپے ایک کڑا جس سے ہوگے ایک سو بیس جیسے تری سڑی سے بچے کویت سداہ اسد  
 عثمان بن عفان کا لفظ ظم فوح یہ ہے نہیں کوئی حق ابن آدم کا سوا ان غصتوں کے ایک بیکر  
 جواد کو سایہ دے ایک کڑا بھروسہ ستر چپا رے ایک سو کنا ٹکڑا روٹی کا پانی سمیت سداہ  
 الذمذی فبغلیل صاحب عروض بہت محتاج تھے ایک درخت کے پیچے بیٹھے ہوئے کو  
 روٹی کا کڑا پانی میں بھگو کر کھا رہے تھے کسی نے کہا یہ کیا حال ہے کہا شکر خداوند ذوالجلال  
 مغبر و معاً وظل هذا النعمیم الاہل تعین روٹی پانی سا یہ سب کچھ تو ہے اس سے  
 زیادہ اور کیا نعمت ہوگی وشد احمد ابن عمرو سے ایک آدمی نے کہا کیا میں فقرا و حاجرین میں  
 نہیں ہوں کہا تیرے پاس جو دعا ہے جسکے پاس تو اگر رات بسر کرنا ہے کہا ہاں کہا تیرا گھر ہے  
 جہاں تو بستا ہے کہا ہاں کہا پھر تو تو اختیار میں سے ہے اسے کہا میرے پاس ایک خادم ہی  
 ہے کہا بتو پادشاہوں میں سے ہے سداہ مسلم موقوفاً ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں پہلا  
 حساب دن قیامت کے بندے سے یہ ہوگا کہ اس سے کہا جاو بگیا بننے تیرا بدن ندرت  
 ترکہا تجھ کو نشدے پانی سے سیرا بکھا سداہ ابن حبان یعنی محبت برہن آب سرور پر حساب  
 ہوگا کہ تندرست چوکر کیا کیا آب سرور بیکر کیا کیا کوئی عبادت و طاعت ادا کی یا کوئی گناہ  
 ضعیف و کبیرہ سبحان لا الہم بس علیہا حساً پنا عائشہ سے فرمایا تو اگر مجھ سے ملنا چاہتی ہے  
 تو کفایت کرتا ہے تجھ کو دنیا سے اتنا تو شہتنا سوار کو کافی ہوتا ہے خبردار جو کبھی تو پاس  
 انبیاء کے بیٹے تو کسی کپڑے کو پیرانا نہ بھجھ بھجھ کہہ کہ اوہ میں پیوند لگا کر نہ پہنے سداہ  
 الزمذی تریزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ عروہ نے کہا اور سن سے عائشہ کسی کپڑے  
 کو بے پیوند لگا کے تریزین ایک دن پاس سے معاویہ کے اسی ہزار درہم نرذیک اور کئے گئے تھے  
 شام تک ایک درہم ہی باقی نہ کما لوٹڑی نے کہا بیکر ایک درہم کا ہار دے لئے گوشت ہی خرید لیا  
 ہوتا تھا تو یاد دلاتی تو میں ایسا ہی کرتی تھی جان اللہ رب رحمت اسکو کہتے ہیں کہ پیرانا پشاپیوند

پنیں اللہ کے لئے ہزاروں درہم و مہرین و دین اللہ و فقہا صوفیہ کا فیہ رحمہم اللہ  
تعالیٰ نے گدڑی اسی جگہ سے نکالی ہے گدڑی ہی میں لعل ہوتا ہے مگر ایسے لباس پر صبر کرنا کچھ شہ  
نہیں ہے جو کوئی صبر کرنا ہے اسکو یہ کمال ملتا ہے

گویند رنگ لعل شود و در مقام صبر	اگرے شود و لیک بخون جگر شود
---------------------------------	-----------------------------

صحیح ابن حبان میں آیا ہے کہ جب سلمان فارسی سرے انکامل چودہ یا پندرہ درہم کو بکا فضا  
بن عبید کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خوشی ہو اور شخص کو  
جیسے ماہ پانی طواف اسلام کے عیش اسکا کفان تھا اور سنے قناعت کی مرواہ الذہبی سند زری نے  
کہا کفان وہ ہے کہ کفایت سے زیادہ کچھ دیکھے سعید بن عبد العزیز سے کسی نے پوچھا بزرگ کفان  
کیا ہے کفایہ دن کمانا یا کین ہو کا برکت ابو ہریرہ کی حدیث میں مرفوعاً یہ دعا آئی ہے کہ لے  
اللہ کر رزق آل محمد کافان مرواہ الشیخان مرواہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذات  
بناب رسالت ہے یا سارے اہل بیت نبوت ہی سبب کہ سادات کم رزق ہوتے ہیں الا ماشاء اللہ تعالیٰ  
انہیں کسی ویسی سلطنت و دولت و حکومت نہ آئی جیسے تو مسلم پٹھان میں ہوئی لہذا دنیا کا لاکھوۃ  
انشاء اللہ تعالیٰ جاہر کہتے ہیں گزرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازار میں ایک بچہ عمر درود  
کو سفند پراو سکا کان بکڑ کر فرمایا تم میں کوئی شخص اسکو ایک درہم پر لینا چاہتا ہے کہا ہتھو مفت میں  
ہی دین اسکو لیکر کیا کرینگے فرمایا بلا اگر یہ ٹکڑے کھا اگر یہ زندہ بھی ہوتا تو یہی عیب دار نہو تا کیونکہ  
کان چوٹے ہیں ابو ہریرہ مرواہ ہے فرمایا واللہ الدنیا اھون علی اللہ من ہذا علیکم یعنی قسم ہے  
اللہ کی دنیا اللہ پر اس سے بھی زیادہ غارت تر ہے مگر مرواہ مسلم یہی مضمون بلفظ دیگر ابن عباس  
سے مرفوعاً نزیک امام احمد کے آیا ہے لفظ مذکور یہ ہے والذی نفسی میداۃ الدنیا اھون  
علی اللہ من ہذا علی اھلہا اسی کے لگ بھگ بڑا نے ابو الدرداء سے مرفوعاً روایت کیا ہے تسلسل  
بن سعد کا لفظ مرفوع یہ ہے اگر دنیا نزیک اللہ کے برابر پر پشے کے ہوتی تو کسی کا فر کو ایک گونٹ  
پانی کا بھی اوس سے نہ ملتا مرواہ الذہبی یعنی دنیا ایک ذلیل نا بجا چیز ہے اسیلئے نا بجا اور

دلیوں کو دی گئی ہے اگر قدر اسی عزیز جوتی تو او کو ہرگز نصیب نہوتی ایسے ایشہ رشو  
 کو بہت اس ناجیز کی عین دیتا ہے دنیا کو اوس سے او کو دنیا سے الگ تھلگ کر کتابت حدیث  
 سلمان میں دنیا کو چرکین کی مانند فرمایا ہے جسکی بدبو سے آدمی ناک بند کر لیتا ہے سواۃ الطہرات  
 حدیث صحاکہ بن سعد بن من شال دنیا کی فضیلت نہی آدم ٹھیرا ہے سواۃ احمد معلوم ہوا کہ جو گو  
 ثر سے دیا مار میں وہ ماعدن کو کہاتے ہیں کہ اہل بیت ہیں یہ روایت اہل بن کعب میں ہے مطہر بن آدم  
 کو دنیا کی شال تالیسے پھر فرمایا کہ دیکھو پیغام اس لعلام کا کیا ہے سواۃ اہل حیاں فصیح  
 ستور سے مرفوعا آیا ہے کہ دنیا آخرت میں اتنی ہے جیسے کوئی اپنی اونٹنی دریا میں ڈبوئے پھر  
 دیکھے کتنا پانی لے آئی سواۃ اسلم حدیث بطویل الی ہریرہ میں ہندو درجہم و دنیا و خیمہ یعنی  
 لباس یہ دماغے ہلاکت فرمائی ہے سواۃ الیحا سہی یعنی اللہ مال دوست نبامہ دوست کو  
 برابر کرے ابو ہانک اشعری نے مرفوعا کہا ہے دنیا کی لذت آخرت کی تمنی ہے دنیا کی تمنی آخرت  
 کا مڑا ہے سواۃ الیحا کہ کعب بن عیاض کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہو  
 میری امت کا فتنہ مال ہے سواۃ الزمذی مائش کا لفظ یہ ہے دنیا کہ ہے اور سکا کے لفظ  
 گہر نہیں دنیا کے لئے وہی جمع کرتا ہے جسکو کچھ عقل نہیں سواۃ احمد والبیہقی و نراج و  
 حال میں کا حال کہ ابو ہریرہ مرفوعا کہتے ہیں مجھکو تم پر ڈر فقر کا نہیں ہے ڈر مکارہ کا ہے یعنی  
 زیادتی مال و متاع دنیا کا ڈر غطا کا نہیں ہے ڈر تمپر نہ کا ہے سواۃ احمد یعنی ہولے ہولے  
 کس سے عطا نہیں جوتی ہے اسکا چندان اندیشہ نہیں ہے خوف اس بات کا ہے کہ کہیں تم میں  
 بوجہ گرگناہ خطا جرم تصور نہ کر وین تغیر نہ مرفوعا کہا ہے کہ تم پاس انبیاء کے کم بایا کرو اس میں  
 یہ ہے کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے سواۃ الیحا کہ فحاح فتنہ نہری نے ایک فصل نقل  
 بیاں میں پیش سلف کے لکھی ہے اور سکا خلاصہ صاف نہیں مندری نے ایک جزو میں کیا ہے  
 جسکا حاصل یہ ہے کہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے اصحاب و اہل بیت  
 نے بہت نگی ترشی کمانے بیٹے بیٹے رہنے بسنے کی بجائے ناقہ مائدوں دستہ ہستہ حاضر و ہتا تاکدین

کہا ہے کہ ملا تو دو دن ناخبر رہے مگر اگنانا ہے چنانچہ جو کا آگیا یا کجور پانی پر گزرتا لباس رکھ دیتا تو  
 ویاہی درشت و سخت و سنگین تھا اس جگہ اور سب حدیثوں کا ذکر کرنا مشکل ہے کتاب بڑی ہی  
 ہے ماحصل یہ ہے کہ اس زمانہ حاضر میں جس کی وجہ سے زیادہ تنگ حال گرفتار انقلاب پابند فقر و  
 احتیاج سمجھا جاوے وہ نسبت زینت سلف و صلحا کے گویا پادشاہ وقت سے زیادہ آسودہ  
 حال بن گیا ہے اسکو بخوبی سمجھ لو سو وہ لوگ تو اوس حال پر اختلال میں شاکر و اجمال صابر و حامد  
 رہتے متعال رہتے تھے ہم لوگ باوجود اس فراغت مالی و حصول امانی و مال کے ہر دم شاک خدا کا  
 جفا میں انا للہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ اللہم رب علینا و وفقنا ۔

## بیان رونے کا اللہ پاک کے ڈر سے

مخلوون سات گروہ کے جنکا ذکر حدیث الی ہر یہ میں مرفوعاً صحیحین میں آیا ہے اور انکو دن قیامت  
 کے اللہ کا سایہ رحمت ملیگا ایک وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے اکیلی جگہ اللہ کو یاد کیا پھر انکی آنکھوں سے  
 آنسو بہ چلے دوسری حدیث میں اس سے مرفوعاً یون مروی ہے جس نے یاد کیا اللہ کہ ہر ہی آنسو  
 اوسکے ڈر سے اللہ کے یہاں تک کہ دین پر گرسے وہ دن قیامت کے معذب نہوگا خدا واکہ الحاکم  
 یوریمانہ کا لفظ مرفوع یہ ہے حرام ہے آگ اوس آنکھ پر جو روئی ڈر سے اللہ کے حرام ہے آگ  
 اوس آنکھ پر جو جاگی راہ خدا میں سواہ احمد والنسائی ابن عباس کا لفظ یہ ہے رو آنکھیں  
 میں جنکو آگ نہ چوئے گی ایک وہ آنکھ جو خوف خدا سے روئی دوسری وہ آنکھ جسے راہ خدا میں  
 جاگ کر حرام کی سواہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے نہ گسیگا آگ میں وہ شخص  
 جو رو یا ڈر سے اللہ کے یہاں تک کہ پرے و وہ تین میں جمع نہیں ہوتا اخبار راہ خدا کا اور دیوان  
 جنم کا سواہ الترمذی ابن مسعود کا لفظ یون ہے نہیں ہے کوئی مومن کہ سکے اوسکی آنکھ سے  
 آنسو کو برابر گریں گی کیونکہ خوف سے خدا کے پر وہ آنسو اوسکے منہ پر گرسے مگر حرام کہ دینا  
 خدا و سکرتش و فحش و زنا و ابن ماجہ و البیہقی و لا صیہانی ابن ماجہ کی اسناد و تواتر

سلم بن یسار کا لفظ یہ ہے کہ ہر آنی کوئی آنکھ اپنے آنسو سے گراہ کر دیتا ہے اور سارا بدن  
 اور سکا آگ پر دہا کوئی قطرہ رخسار پر پہاڑوں کو نہ کو سیاہی لگے یا فوری آوے اگر کوئی رزق  
 کسی امت میں روٹا ہے تو وہ ساری امت مرحوم ہو جاتی ہے ہر چیز کا ترازو میں ایک مقدار و وزن  
 ہے مگر آنسو کہ یہ آگ کے دریا بہا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ملا مطرب بن علیہ السلام  
 نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ دیکھائیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے آپ کے  
 سینے سے آواز نکلتی ہے مثل آواز کی کے بسبب رونے کے مراد اللہ و اللہ و اللہ دوسری روایت  
 میں یوں آیا ہے کہ مثل دیکھائیے آواز گری سنائی دیتی تھی سبحان اللہ سید المرسلین صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم توحید خدا سے نماز میں اور باہر نماز کے رو میں امت امتی سخت دل ہو گئی تھی  
 کہ انکو کسی طرح پر ہی خون خدا سے ایک دن ہی رونامین آقا محمد یثمل میں آیا ہے کہ ہر کے  
 دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے ایک درخت کے صبح تک نماز پڑھتے روتے پھر ملا  
 ابن خزيمة جیتم بن مالک کہتے ہیں خطبہ نماز ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے  
 ایک آدمی آپ کے روبرو رونے لگا فرمایا اگر حاضر ہو اس تمہارے آج کے دن ہر مومن کے گناہ  
 مثل بڑے پہاڑوں کے ہوں تو وہ سب اس آدمی کے رونے سے بخشتے جاویں اسلئے کہ  
 فرشتے اس کے لئے روتے دعا کرتے ہیں کہتے ہیں اللہم سفع البکائین یعنی اے اللہ یہ سب  
 لئے اللہ قبول کرے شفاعت ان رونے والوں کی اور کہے ہیں جو نہیں روتے ہیں مراد  
 البیہقی وقال ہکذا جاء الحدیث ہر ملا ان حاس نے کہا جب اللہ نے رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت اتری یا ایہا الدین امنوا قوالا فکم و اہلکم ناکرا و قودھا  
 الناس و اہلکم قوا ان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن یہ آیت اپنے اصحاب کو پڑھی  
 سنائی ایک جوان بیوش ہو کر گر پڑا آپ کے دل پر لگے دیکھا جاتا ہے فرمایا اے جوان کہ  
 لا الہ الا اللہ اوسنے کہا آجے اور سکونت کی بشارت دی صحابہ نے عرض کیا یہ اجزا ہمارے  
 درمیاں ہوا فرمایا تم نے یہ قول خدا کا نہیں سنا ہے ذلک من خاف مقامی و خاف دھم



## بیان موت کے یاد کرنے کا

حدیث مرفوعہ ابی ہریرہ بن آسیہ ہے تم بہت یاد کیا کرو قاطع لذات یعنی موت کو سوانح الذمذی  
 وان جان فی صحیفہ ابن عباس نے اسناد میں یاد کیا ہے کہ نہیں یاد کرنا کوئی شخص موت کو  
 کسی تنگی میں مگراؤ سکو کشادہ کر دیتی ہے کسی وسعت میں مگراؤ سکو تنگ کر دیتی ہے ابو سعید  
 کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ قبر ایک روضہ ہے ریاض جنت ہے یا ایک حفرة ہے حفرة نار ہے سوانح  
 الذمذی ابن عمر کے ہیں ایک انصاری نے کہا اے رسول خدا کون آدمی بڑا عقل مند ہو شیاری  
 زبانا جو موت کو بہت یاد کرنا ہے موت کے لئے بڑی تیاری کر رہا ہے یہ لوگ جہنم بڑے دانا دنیا  
 کا شرن اطرت کی کراہت یہی لیکے سوانح الطبرانی فی الصغیر برابن عازب نے کہا ہم ساتہم  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ایک جنازے میں سو بیٹھے آپ ایک قبر کے کنارے پہنچا  
 روئے کہ زمین تر ہو گئی پھر فرمایا اے ہائیو اسدن کے لئے تیاری کرو سوانح ابن عساکر ابن  
 عمر کا کہہ آپ کو فرمایا رہ تو دنیا میں نسل غریب یا مسافر کے یہ کہا کرتے ہیں تو شاہم کرے تو جی بھی راہ  
 یہ دیکھ جب صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر اپنی تندرستی سے کچھ بیماری کے لئے اپنی زندگی  
 سے کچھ موت کے لئے سوانح البخاری معاذ نے کہا اے رسول خدا مجھے وصیت کرو فرمایا پوچھ  
 اللہ کو گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہے گن اپنی جان کو مردن میں یاد کر اسکو پاس ہر پتھر و رخت  
 کے جب چھوئے کوئی ہر کام ہو تو اوسکے مقابلہ میں کوئی اچھا کام کر ستر بستر علانیہ بعلانیہ سوانح  
 الطبرانی انس کا لفظ یہ ہے کہ کینچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خط کہا یہ انسان  
 ہے پھر کینچا پاس اوسکے ایک دوسر خط کہا یہ اوسکی اجل ہے پھر ایک اور خط فراد و زک کینچا  
 فرمایا یہ اوسکی امید ہے اس درمیان میں کہ انسان اس طرح پہرے ناگمان جو قریب تر خط تہا وہ  
 آگیا سوانح البخاری یعنی امید و ہری رہتی ہے موت جلد ہی سے اگر گریہ لیتی ہے ابن مسعود

مرفوعا کہا ہے کہ قیامت تو قریب آئی مگر لوگوں کی حرص و دنیا پر بڑھتی جاتی ہے یہ اللہ سے دور  
 پڑتے جاتے ہیں دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ جنت نزدیک تر ہے تم سے جہنم کے قسم سے ہی زیادہ  
 اس طرح مار سواہ البعنا سی ابو ہریرہ مرفوعا روایتی ہیں کہ جلدی کرو تم عمل کرنا میں پہلے  
 اس سے کہ آدین فتنے جیسے ٹکڑے انہم میری رات کے صبح کر لیا آدمی مومن ہو کر شام کرے گا  
 کا فر ہو کر شام کو مومن ہو گا صبح کو کافر ہو گا اپنا دین توڑنے سے دنیا کے عوض فردخے کر لیا  
 سواہ مسلم وہ فتنے اس وقت میں ہر جگہ بکثرت موجود ہیں اب تو دنیا ایمان تھیر گئی ہے کس کا  
 دین کس کا اسلام کمان کا احسان ابن عباس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 نے ایک شخص سے وعظ میں فرمایا تو غیبت جانے پانچ چیزوں کو پہلے پانچ چیزوں کے جوابی کر  
 پہلے بڑا پے کے صحت کو پہلے پیاری کے آسودگی کو پہلے محتاجی کے فراغت کو پہلے شغل کے حیا  
 کو پہلے موت کے سواہ الحاکم شہادین اوس کا لفظ مرفوع یہ ہے ہوشیار وہ شخص ہے  
 جسے حساب لیا اپنی جان کا کام کیا مابعد موت کے لئے عاجز وہ شخص ہے جس نے پیروی کی  
 اپنی جان کی تمنا کے اللہ سے سواہ الترمذی یعنی گناہ کئے جانا اور اللہ سے امید  
 نجات کی رکنا حماقت کی علامت ہے اشمس مرفوعا کہتے ہیں اب سنگی ہر چیز میں اچھی ہے مگر آخرت  
 کے کام میں سواہ ابو جازد انس کی حدیث میں مرفوعا آیا ہے کہ حب اللہ کسی آدمی کے ساتھ  
 ارادہ خیر کا کتابہ تو مرنے سے پہلے اس کو توفیق عمل صالح کی دیتا ہے سواہ الحاکم  
 حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعا آیا ہے منقطع کر دیا اللہ نے اوس شخص سے جسکی موت میں دیر کی نیکی  
 کہ وہ ساتھ برس کو پہنچ گیا سواہ البعنا سی اسل کا لفظ مرفوع یہ ہے جسے میری امت میں  
 ستر برس کی عمر پائی ہے شک خدا نے اس کا منہ رکھ دیا مقدسہ عمر میں سواہ الحاکم جابر  
 بن عبد اللہ کا لفظ یہ ہے کہ وہ تمنا موت کی بیشک ہوا مطلع کا بہت سخت ہے آدمی کی  
 سعادت ہے کہ اوسکی عمر یعنی ہوا اللہ اس کو رجوع نصیب کرے سواہ احمد ابو ہریرہ مرفوعا  
 کہتے ہیں کوئی تم میں سے آرزو موت کی ٹکڑے اگر نیک ہے شاید نیکی زیادہ ہو برائے تو شاید

باز رہے سداۃ الجناسری سلم کا لفظ یہ ہے نہیں بڑھتی مومن کو اس کی عمر سے گرہلائی انسان کی  
حدیث میں فرمایا ہے تمنا کرے کوئی شخص موت کی سبب کسی ضرر کے جو اس پر نازل ہوا ہے اگر  
ہے کہ نہ بنے تریوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ما کا مت الحیاۃ خیر الی ولو فی ان کا مت الوفا  
خیر الی رواۃ الجناسری و مسلم

## بیان خوف خدا کا

متحدہ اون سات گروہ کے جنکو دن قیامت کے اللہ کا سا یہ لیگا ایک وہ شخص ہی ہے جسکو  
کسی عورت منصب و حال والی نے بلایا تو اسے کہا میں ڈرتا ہوں اللہ سے سواۃ بقاء اللہ  
حق اپنی ہر لڑکے اس مقدمہ میں ایک حدیث کفل کی بھی گزر چکی ہے مطلب یہ کہ خدا کے خوف سے  
زنا نہ کیا باوجودیکہ داعی زنا موجود تھا عورت صاحب منصب و حال تھی قصہ اون میں شخصوں  
کا جو اندر ایک خانہ کے پس گئی تھی اوپر گزر چکا ہے آئین ایک شخص وہ تھا جسے ایک عورت کو بیچ  
دیکر پر خوف خدا سے زنا نہ کیا یہ حدیث ابو ہریرہ سے بطور تصحیح میں مروی ہے دوسری حدیث  
ابو ہریرہ میں مرفوعاً قصہ ایک شخص کا آیا ہے جس نے اپنی اولاد سے کہا تھا کہ بعد مرنے کے اسکو  
جلا کر اسکی خاک ہوا میں اوڑا دیں جب وہ مر گیا تو ایسا ہی کیا گیا آسمان نے کہا تو نے یہ کیوں کیا  
کہا اسے رب تیرے ڈر سے اللہ نے اسکو بخش دیا سواۃ الشیخان بطولہ حدیث انس میں مرفوعاً  
آیا ہے اللہ تعالیٰ فرما دیا کمالو آگ سے اس شخص کو جس نے یاد کیا ہمکو کسی دن یا ڈرا مجھ سے  
کسی جگہ میں سواۃ الترمذی ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی فرشتوں سے  
جب بندہ میرا مادہ کسی جیسے کام کرنے کا کرے تو تم اسکو نہ لکھو جب تک کہ نہ کرے جب وہ کر گزرے  
تو ایک مسیئہ لکھو اور جو اس کام کو میری وجہ سے چھوڑے تو ایک حسد لکھو حدیث سواۃ الشیخان  
دوسرا لفظ انکا یہ ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے قسم یہ میری عزت کی نہیں جمع ہوتی میرے بندے پر دو  
خوف دو امن جب وہ دنیا میں مجھ سے ڈرے گا تو میں قیامت میں اسکو امن دوں گا اور جو وہ دنیا میں

مجھ سے اس میں رہیگا تو میں قیامت میں اور سکودراؤں گا سواہ اس حدیث سے مل میں سے  
 کہتے ہیں ایک جوان انصاری کے دلیں غور خدا کا بیٹھ گیا جب فکر بار کا ہوتا تو دور وایا شک  
 کہ گھر میں بڑا رہتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ذکر سنا اس کے گھر لے آئے اس کے  
 معاند کیا مگر گھر سے افرایا اس کی تعمیر کو دینے اس جگر کو پہاڑ ریاس واہ الحاکم والیہ فی ہین  
 حکیم کہتے ہیں زرارہ بن ابی اوفی نے مسجد نبی شریف میں امامت کی سونے مفرٹ ہی جب اس آیت  
 پر ہوئے فاذا انقضى في النقا قوم من مکر گر پڑے سواہ الحاکم ابوالسفا رک لفظ مرفوع یہی  
 اگر تم جانو جو میں مانتا ہوں تو رسول نبوت ہنسوتوڑا کل ماویہ کل کو جینے ہوئے سواہ الحاکم

## بیان جاحن بن کا ساتھ اللہ پاک کے

اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فراتے تھے اللہ تعالیٰ کتنا ہے ابرا آدم گھر  
 آویگا تو پاس میرے زمین ہر خطائیں لیکر ہر بیگناہ سے فریکر انکا تو کسی چیز کو ساتھ میرے  
 تو ملو گناہ میں مجھ سے زمین ہر مغفرت لیکر سواہ الزمذی دوسری روایت میں یوں آیا ہے  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان پر آوندہ موت میں تھا فرمایا پتر کیا حال ہے اس  
 کما اللہ سے امید رکھتا ہوں یعنی مغفرت کی آیت گناہوں سے ڈرتا ہوں فرمایا میں نہیں ہوتی  
 رجاء و حوس کسی مومن کی دلیں ایسی مجھ میں مگر اللہ اس کی امید پوری کرنا ہے غور سے اس کو  
 دیتے سواہ الزمذی معاذ بن جبل سرور مانگتے ہیں اگر تم چاہو تو میں تم کو خبر دوں کہ سب سے  
 اللہ دس قیامت کے مومنوں سے کیا کیگا اور وہ اللہ سے کیا کہیں گے کہا ہاں فرمایا اللہ میرے  
 کہیگا تم مجھ سے ملنا چاہتے تھے وہ کہیں گے ہاں لے رب ہمارے فرمایا کیسے کہیں گے معفو و عفو  
 کی امید بڑھا دیا تمہارے لئے میری مغفرت واجب ہو گئی سواہ احمد حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعا  
 آیا ہے میں پاس گمان ایسے بندے کے ہوں احمد بیٹھ سواہ الیثخان مایہ کہتے ہیں رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن پہلے وفات سے فرمایا تمہارے کوئی تم میں مگر گناہ نیک کہنا

اللہ عزوجل سے سوا وہ مسلم و ائمہ بن اسحق کا لفظ یہ ہے اللہ فرماتا ہے میں ہوں نزدیک  
 لگان بندے، اپنے کے اگر مجھ سے نیک لگان رکھتا ہے تو اس کا فائدہ ہے اور جو بد لگان ہے  
 تو اس کا نقصان ہے سواہ احمد و ابن حبان ابو ہریرہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے  
 اللہ نے حکم کیا ایک بندے کو آگ میں جانیگا جب وہ کنارہ نار پر پہنچا کہے ہو کر اور ہر آدمی  
 دیکھنے لگا چہرہ کا قسم ہے اللہ کی میرا لگان تو نیک تھا اللہ نے فرمایا اسکو پہر لاؤ میں نزدیک  
 لگان اپنے بندے کے ہوں سواہ البیہقی

## کتاب الجنائز

### بیان مانگنے عفویت کا الشیخ

انس کہتے ہیں ایک آدمی نے اگر کمالے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون دعا افضل ہے  
 فرمایا تو اپنے رب سے عافیت و معافیت دنیا و آخرت کی مانگو دوسرے صحابہ نے کہا اپنے پہر  
 وہی جواب دیکر فرمایا کہ جب تم کو دنیا و آخرت میں عافیت ملے تو تو ظلی کو پہنچ گیا سواہ الترمذی  
 ابو یوسف صدیقی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر رو کر فرمایا اللہ سے عفو  
 عافیت مانگو کسی کو بے یقین کے عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دے گی ہے سواہ الترمذی  
 ابو ہریرہ کی حدیث میں آیا ہے کہ کوئی دعا بندہ کی اس سے بہتر نہیں ہے کہ یون کہے اللہم انی  
 اسألك المعافاة فی الدنیا و الاخرة سواہ ابن ماجہ ابو ابی اسحٰبی نے اپنے باپ سے  
 روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے کمالے رسول خدا میں اپنے رب سے کس طرح مانگوں فرمایا کہ  
 اللہم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی یہ کلمے دنیا و آخرت کو تیرے لئے جمع کر دیتے ہیں  
 سواہ مسلم انس کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ دعا درمیان اذان و اقامت کے مرد و  
 عورتی کہتا ہم کیا کہیں فرمایا اللہ سے عافیت دنیا و آخرت مانگو سواہ الترمذی

ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے سین سوال کیا جاتا ہوتا ہے زیادہ تر تمیوب و امیت سے مرواوا  
الزمذی مآثر کے کہا بلا اگر میں شہ قذرو کیوں تو کیا کمون فرمایا یہ کہہ اللہم امل  
عنو تحس العقوق احن عنی مرواوا الزمذی معنی ۵

کرنا بنشائے رحال ما کہستم اسیر گند ہوا

## بہتلا کو دیکھ کر کسا کے

ابو ہریرہ کی حدیث میں مرواوا کہ جو کوئی کسی ستارہ کو دیکھے تو یوں کہ الحمد للہ الذی عافانی عما ابتلا منی  
سلی گتیر میں جلتی بفضیلہ وہ بلاورشخص کو نہ چھوچگی مرواوا الزمذی والبراس والطارفی ۵

## سیان صبر کرنا جان و مال کی بلا پر

ابو سعید خدری مرواوا کہتے ہیں جو کوئی صبر کرنا ہے اشد اسکو صبر دیتا ہے کسی کو کی خطا صبر سے  
زیادہ کشادہ تر نہیں دیکھی مرواوا الشیخان ۵

صبر ستا علل دل پیار تو وقت افسوس کو گمزاری و بسیار ضرر دست

عقلمہ کا لفظ مرفوع یہ ہے صبر تارا دیا جان ہے یقین پورا جان ہے مرواوا الطبرانی جعفر بن  
کا لفظ یہ ہے کہ صبر سلطان کا ٹیکہ ہے مرواوا نہیں ۵

اتنی گزری جو تیرے پھر جن سوا کے سب صبر مہم عجب بونس تنہائی تھا

ابو ہریرہ نے مرواوا کہا ہے شال مومن کی جیسے گیشی کہ ہمیشہ ہوا میں اسکو ہلاقی رہتی ہیں اس طرح  
مومن کو ہمیشہ کچھ نہ کچھ بلا پہونچی رہتی ہے مثال منافق کی جیسے کہ درخت صنوبر کا جب ہلکا جڑ سے  
اوکر گیا مرواوا الزمذی مصعب بن سعد اپنے باپ سے مرواوا مادی میں کہ اپنے کمالے رسول  
مذاکسی بلا زیادہ سخت ہے فرمایا انبیاء کی تہرہ افضل ہے پھر جو بعد اس کے افضل ہے آدمی غافل  
اپنے دین کے مبتلا ہوتا ہے اگر دین میں سخت درخت ہے تو اسکی بلا بھی سخت تر ہوتی ہے اگر دین

میں ہلکا ہے تو بقدر روین مبتلا ہوتا ہے بلا بند سے پر چلی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ زمین پر چلتا ہے  
 اور سپر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا سواۃ الترمذی ابو سعید کا لفظ یہ ہے کہ سخت تر بلا میں سب  
 لوگوں سے انبیاء میں ہر علماء و ہر صاحبین احمدیث سواۃ الحاکم جابر کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے  
 قیامت کو اہل عافیت جب ثواب اہل بلا کا دیکھیں گے تمنا کریں گے کہ کاش اوہی کمال قبیحی سے کائی  
 جاتی سواۃ الترمذی ابن عباس مرفوعاً کہتے ہیں شہید کو دن قیامت کے لاویں گے اور سکوٹے  
 کے لئے کڑا کیا جاویگا صدقہ دینے والے کو لاویں گے اور سکوٹے ہی حساب لینے کے لئے کڑا کر دیں گے پھر اہل  
 بلا کو لاویں گے اور انکے لئے ترازو کوڑی ہوگی ذمہ اعمال کو لا جاویگا بلکہ اونپر اجر پہاڑ برساویں گے  
 یہاں تک کہ عافیت والے تمنا کریں گے کہ کاش اوہی کمال مفاض سے کائی جاتی اللہ کا حسن ثواب  
 دیکھ کر سواۃ الطبرانی فی الکبیر انس مرفوعاً کہتے ہیں عظمت جزا کی عظمت بلا سے ہوتی ہے اور  
 جب کسی قوم کو دست رکنا ہے تو انکو بلا میں مبتلا کرتا ہے جو راضی رہا وہ راضی ہوگا جو عفا ہوا  
 وہ تنگی اور ٹھانڈیگا سواۃ الترمذی ابو ہریرہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے آدمی کے لئے نزدیک  
 اللہ کے ایک مرتبہ ہوتا ہے وہ کسی عمل سے اس درجہ تک نہیں پہنچتا اسلئے اللہ ہمیشہ اسکو  
 کسی دکنی کر وہ میں مبتلا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اس مرتبہ کو پہنچ جاتا ہے سواۃ ابن جابر  
 فی صحیحہ ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہے نہیں پہنچتا کسی مومن کو کوئی تعب یا مرض یا ہم  
 یا ستر یا ایذا یا غم یا تنگ کو کوئی کا شاگ جاوے مگر اللہ اسکو لئے کفارہ اور سکی خطاؤں  
 کا کر دیتا ہے سواۃ الشیخان عائشہ کا لفظ یہ ہے جنہیں لگتا کسی مسلمان کو کا شا یا کانٹے سے  
 زیادہ کن لگنا جاتا ہے اسکو لئے ایک درجہ ملتی جاتی ہے اس سے ایک خطا سواۃ مسلم  
 ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یوں ہے ہمیشہ رہتی ہے بلا مومن و مومنہ کو جان اولاد مال میں یہاں تک کہ  
 جب خدا سے ملاقات ہوتی ہے تو کوئی خطا بھی اور سپر باقی نہیں رہتی سواۃ الترمذی ابن عباس  
 مرفوعاً کہتے ہیں جس کو کوئی مصیبت مال یا جان میں پہنچی اسنے اسکو چھپایا تو کون سے شکایت  
 کی تو اللہ پر حق ہے کہ اسکو بخش دے سواۃ الطبرانی عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جب کسی

بندے کے گناہ بہت جرباقے ہیں اور کوئی عمل اور سکا ایسا نہیں ہوتا ہے جو کفارہ تیر کے تر  
 اللہ اور سکو رنج میں مبتلا کر دیتا ہے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے سو واہ احمد  
 لفظ دکاہ یہ ہے کہ جب موس پیار ہوتا ہے تو اللہ اور سکو گناہوں سے ایسا خالص کر دیتا ہے  
 جیسے بستی روپے کو صاف کر دیتی ہے سو واہ الطہرائی ابو موسیٰ مرفوعا کہتے ہیں جب بندہ پیار  
 یا سافر ہوتا ہے تو اس کے لئے وہ محل جو کہ حالت اقامت و محنت میں کرتا تھا لکھا جاتا ہے سو واہ  
 الجاسمی ابن عمر کا لفظ یہ ہے عین کوئی آدمی جس کے بدن میں کوئی بلا ہو پنی مگر حکم دیتا ہے اللہ  
 عز وجل تاکہ حافظین کو کہ لکھوا اسکے لئے ہر دن ہر رات وہ محل خیر جو کیا کرتا تھا میرے ساتھ  
 سو واہ احمد واللفظہ والحا کہ یہی مضمون حدیث ابن مسعود کے ہی آیا ہے اتنا  
 زیادہ ہے کہ اگر اس کو شفا دے تو مثلاً کہ پاک کر دیتا ہے اور جو قبض کر لیا تو اس کو معذور مگر  
 مرفوعا ہے اسد بن کر نے مرفوعا کہا ہے پیار کی خطائیں ایسی چڑھاتی ہیں جیسے درخت کے پتے  
 سو واہ ابن احمد فی نزواندہ ام العلاء سے وقت عیادت کے فرمایا تو خوش ہو جا ہر اہل طہران  
 کی اور سکی خطاؤں کو ایسا دور کر لی ہے جیسے آگ کیل کو پتہ چاندی کا سو واہ ابو جعفر ابو ہریرہ  
 کہتے ہیں جب یہ آیت اتری می بھل سوہ بجز بے مسلمانوں کو بہت شاق گزار رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم گئے رہو سو یہی چال چلے جاؤ مسلمان کی ہر صیبت کفارہ ہوتی ہے نہ تک  
 کہ ذرا سی تکلیف اور کاتاجو اور سکو گناہ ہے سو واہ مسلم ابو بکر صدیق نے کہا اے رسول خدا صلی  
 بعد اس آیت کے کیونکر درستی و صلاح ہو سکتی ہے ایسی یا مائیکم و الامانی اہل الکتاب میں  
 بھل سوہ بجز یہ ہم جو کام کر گئے ہو اور سکی سزا جزا لگی فرمایا اللہ تمہارا بہتہ نہ کیا تو بیمار نہیں ہوتا  
 ہے کیا تمہو کو غم نہیں ہو رہا ہے کیا تمہو کو سختی نہیں ہوتی ہے کہا ہاں فرمایا یہی تمہاری سزا جزا ہے  
 سو واہ ابن حبان عطاء بن یسار مرفوعا کہتے ہیں جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ دو رختے  
 بھیجتا ہے کتاب ہے ویکو یہ اپنی عیادت کرنے والوں سے کیا کتاب ہے اگر اس نے اللہ کی حمد و ثنا  
 بیان کی تو وہ اس حمد و ثنا کو پاس اللہ کے لیجاتے ہیں حالانکہ اللہ کو خوب معلوم ہے اللہ فرماتا ہے



اگر وفات دونگامین اس بندے کو توجت میں داخل کرونگا اگر شفا دونگاتو اسکے گوشت و خون سے  
 بہتر گوشت و خون بدل دوںگا اسکے سنیات کا کفارہ کرونگا سوا کا مالک ہر سلا حدیث ابن  
 مسعود میں مرفوعاً آیا ہے کسی مسلمان کو کوئی ایذا بیماری وغیرہ کی نہیں پہونچتی مگر اللہ اس کے سنا  
 کو دور کر دیتا ہے جیسے پتے درخت کے جہڑ جاتے ہیں سوا کا الشیخان ابو ہریرہ نے مرفوعاً  
 کہا ہے ہمیشہ اللہ کے کسی کو ٹوٹی غلام کو تپ اور دوسرے رہتا ہے اور اوپر خطائیں مثل احد کے  
 ہوتے ہیں یہ دونوں اوکو نہیں چھوڑتے اور اوپر برابر مادہ رائی کے کوئی خطا باقی نہیں رہا  
 ابو یعلیٰ بن یحیٰی حدیث ابی الدرداء میں نزدیک احمد کے بھی آیا ہے مطلب یہ کہ تپ و دوسرے  
 سارے گناہ دور نہیں جاتے ہیں گو برابر کوفہ احد کے کیون نہوں مجھکو دوسرے اکثر بار کرتا ہے  
 گرمی یا بر خوابی یا قبض سے سریر اگر تالیسے میں امید کرتا ہوں کہ اللہ میرے گناہوں کو حوض اس  
 حلیفہ کے بخش دے گا پھر رحم کرے گا میں اپنے گناہوں سے تائب ہوتا ہوں

آبروئے خود و بھیمان رنختہ

بر در آمد بندہ بگو خستہ

ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے جسکا سوا راہ ضامین دکھا او سنے صبر کیا اسکے اگلے گناہ بخشے گئے  
 سوا کا الطبرانی والذین اس ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہیں دوسرے مومن کا اور جو کاشا و سکو  
 گناہ ہے یا جو چیز اسکو ایذا دیتی ہے او سپر اللہ دن قیامت کے اسکا درجہ بلند کرتا ہے اس کے  
 گناہ کا کفارہ فرماتا ہے سوا کا ابن ابی الدنیا ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے اللہ مبتلا کرتا ہے اپنے بندے  
 کو بیماری میں یہاں تک کہ وہ بیماری ہر گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے سوا کا الحاکم و اللہ اعلم  
 اس مرفوعاً کہتے ہیں اللہ فرماتا ہے مجھے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی زمین محالائین کسی شخص کو دنیا  
 سے اور میں اسکو سخت تنگ چاہتا ہوں یہاں تک کہ پورا کرنا ہوں ہر گناہ جو اسکی گردن پہرے اس کے  
 بدن کی بیماری رزق کی تنگی سے ختم کر دے سوا کا ابوامامہ باہلی کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے کوئی بندہ کسی بیماری میں نہیں پہونچتا مگر اللہ اسکو پاک کر کے اور شفا  
 دے گا الطبرانی فی الکبیر حسن کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے اللہ کفارہ کرتا ہے مومن سے اسکی

ساری غلطیوں کو ایک دن کی تپ سے سواہ ابن ابی الدنیا دوسرا لفظ یہ ہے کہ سواہ اسید  
 رکھتے تھے کہ ایک رات کی تپ کفارہ ہے سارے گناہوں کا گزشتہ کا سواہ ابن ابی الدنیا ایضاً  
 یہ آیت ہے کہ تپ جیبتی ہے تو سارے بد میں سر سے پاؤں تک سیرت کر جاتی ہے جس میں  
 محسوس ہو جو گناہ سواہ اور کا کفارہ ہو جاتی ہے اسی گناہوں سے بالکل پاک ہو کر  
 ادا ہوتا ہے ۔

تا آدھ لشہر وجودم تپ غمت | اگر شش ہیر کو چھ ہر ستون کنم -

ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ ایک دن کی تپ سال ہر گے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے  
 یہ اسلئے ہے کہ آدمی کے بدن میں تین سو ساٹھ چوہے ہر سال ہر گے بھی اٹھتے ہی وہ تپ  
 حشر تپ نے سب معاصی میں اثر کیا تو اٹھتے ہی دنیا کا کفارہ بھی ہوا چھو تو یہ محض ایک جیل ہے  
 رحمت کا دروازہ کہاں ایک دن کی پیاری کہاں سال ہر کا کفارہ کا رجحانیت ست باقی بسانہ  
 مانڈے کا لفظ یہ ہے کہ تپ حصہ ہے ہر مومن کا آتش و ناری سے سواہ البزاس  
 آتش مرفوعا کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کہتا ہے جب مبتلا کرنا ہوں میں کسی اپنے بندے کو اس کی روٹی  
 آگہوں میں اور وہ صبر کرتا ہے تو دیتا ہوں میں اس کو عرض اور کے جنت سواہ البخاری  
 ترمذی کا لفظ یہ ہے اللہ عز و جا ہے جب لین میں آگہیں کسی اپنے بندے کی دنیا میں تو نہیں  
 ہے ہر آدمی کی نزدیکی میرے مگر جنت و دوسری روایت یہ ہے کہ جتنے جسکی آگہیں لین اور سارے  
 صبر کیا یا سید اجر تو راضی نہیں ہوتا میں اور کے لئے ثواب کا سواہ جنت کے عر باض بن ساریہ  
 کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے راوی ہیں کہ اگر  
 کہا جب لین میں دو نوں آگہیں کسی اپنے بندے کی اور وہ ساتھ اونکے بغیر ہے تو اس کے  
 لئے سوا جنت کے کسی ثواب ہر میں راضی نہیں ہوتا اگر اس نے اس بلا میری حمد کی ہے  
 ان حسان تاؤشہ بنت قدامہ مرفوعا کہتی ہیں مشکل ہے اللہ پر یہ بات کہ لے آگہیں کسی دین  
 کی ہر اس کو ختم میں داخل کرے سواہ احمد والطبرانی ۔

## جسکے بدن کو چھو کر چھوٹے وہ کیے

عثمان بن ابی العاص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں اپنے بدن میں درو پاتا ہوں فرمایا جس جگہ بدن میں درو ہے اوجگاہہ ہاتھ رکھ تین بار بسم اللہ کہ سات بار یہ دعا پڑھ اعوذ باللہ وقد سرتہ من شر ما اجد واحاطہ سر واہ الشیخان مالک کا لفظ یہ ہے اعوذ بعزۃ اللہ وقد سرتہ من شر ما اجد عثمان کہتے ہیں پیسے یوں ہی کیا اللہ نے وہ دکھ دور کر دیا جب سے میں ہمیشہ اپنے گروہ والوں وغیرہ کو اس دعا کے پڑھنے کو کہتا ہوں ثابت بنانی کہتے ہیں جب تجھ کو دکھ ہو تو دکھ کی جگہ ہاتھ رکھ پھر بسم اللہ کہہ کے دعا سے غصہ کو رپڑھ پھر ہاتھ اوٹھا پھر رکھ اسکو طاق پڑھ آتش بن مالک نے جہد سے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے یوں ہی فرمایا تھامس واہ الذکر

## بیان حجامت کا

حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے اگر تمہاری کسی دوا میں کچھ خیر ہے تو حجامت میں ہے سواہ ابو داؤد جابر کا لفظ مرفوع صحیحین میں یوں ہے کہ شرب طعم یا شرب عمل یا لذۃ نار میں ہے مگر میں دفعہ دیگر کو درست نہیں رکھتا سلمیٰ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں کوئی آدمی درو سے کی شکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ کرتا تھا مگر فرماتے کہ حجامت کرتے باؤن کی مگر کہتے کہ جہدی کا خضاب لگا سواہ ابو داؤد والترمذی ابن مسعود کا لفظ یہ ہے کہ شب معراج میں جس گروہ ملا کہ پر گز رہا اونہوں نے یہی کہا کہ تم اپنی امت کو حکم دو کہ حجامت کیا کریں سواہ الترمذی ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اچھا بندہ حجام ہے خون دور کرتا ہے پشت کو ہلکا کر دیتا ہے آنکھ کو روشنی بخشتا ہے بہتر دن حجامت کا سترہواں دن ہے یا انیسواں یا اکیسواں احادیث سواہ الترمذی ابو ہریرہ کی حدیث میں مرفوعاً یوں آیا ہے جسے حجامت

ستر ہدین تاریخ کو وہ ہر کد سے شفا یا دیگا سداۃ الوجود میں مسک انیسویں بیویں  
تاریخ کا ہے اسکو حکم نے روایت کیا ہے مرد و عورت سے بچنے لگا ہے آؤں سے غوں ناسد  
حکایا تاجہ امراض و موئے سب دور ہو جاتے ہیں بدن ہلکا آئندہ ہر نور رشتی ہر دالہ علم

## بیان عیادت بیمار و عار بیمار کا

حدیث ابی ہریرہ میں مروی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بیمار پر سی  
ہی ہے سداۃ معلوم و سر لفظ اکابر مروی ہے اللہ عزوجل دن قیامت کے فرماوے گا  
اے ابن آدم میں بیمار ہوا تھا تو نے جھک کر نہ پوچھا کہ کیسا لے رہا ہے میں کس طرح تیری عیادت کرتا  
تو تو رب العالمین ہے اللہ کیسے کہتے معلوم نہ تھا کہ فلاں بندہ میرا بیمار ہے تو نے اسکی عیادت  
نہ کی اگر تو اسکی عیادت کرتا جھک کر اسیکے پاس پاتا اسطرح یہ آیا ہے کہ فلاں شخص بہو کا تھا  
تو نے اسکو نہ کھلایا فلاں بندہ چاسا تھا تو نے اسکو یا نی نہ پایا اگر تو اسکو کھلانا یا بلانا  
تو جھک کر اسی کے پاس پاتا سداۃ معلوم ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہ ہے تم عیادت کرو بیمار  
کی ساتھ جاؤ جنازوں کے یہ کام تمکو آخرت کی یاد دلاوے گا سداۃ احمد و ابی حبان  
دوسرا لفظ لکھا یہ ہے پانچ کام ہیں جسے اذکو آئینہ میں کیا اللہ اسکو باطل جنت میں لکھ  
لیتا ہے بیمار کی عیادت کی جتا رہے حاضر ہوا و زورہ رکھا جمعہ کو گیا گوئی گردن آزاد کا  
سداۃ ابی حبان متاذہر جل مروی کہتے ہیں پانچ کام ہیں جسے ایک بھی اونہیں سے کیا اللہ  
تعالیٰ اسکا فدا میں ہے بیمار کی عیادت کی جنازہ کے ساتھ نکلا کتنی امام کے پاس آیا اسکی عزت  
و توقیر کہی یا گھر میں بیٹھ رہا لوگ اوس سے وہ لوگوں سے سلامت رہا انہ سداۃ الطبرانی  
واحد و شواہد حدیث ابی امامۃ ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
رہے یہ چنانچہ کس نے عیادت کی کہنے سکین کو کھلایا کوں ہوا جنازہ کے گیا ابوبکر نے ہر کام  
پر کیا لیکن نے یہ کہ تم کیا فرمایا یہ غسلیتین کسی شخص میں جمع نہیں ہوتیں مگر وہ بہشت میں جاتا

سرواۃ ابن خزیمہ و در لفظ مرفوع انکا یہ ہے جو کوئی عبادت کرنا ہے کسی بیمار کی تو ایک  
منادی آسمان سے پکارتا ہے کہ تو اچھا اور تیرا چلنا اچھا تو نے جنت میں گر لیا سرواۃ الترمذی  
و ابن ماجہ و اللفظ ۵

اوسکی گلی میں لے گئے از روہ کو اوسے دی تھی دعا یہ کہنے کہ جنت میں گھرے

تو بان سے سلم کا لفظ یہ ہے جب آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عبادت کرنا ہے تو سترہ زاحمت  
میں ہوتا ہے جب تک کہ پیر کرے تو چھاسترہ زاحمت کیا ہے فرمایا میوہ خوری اوسکی پرائش  
کا لفظ مرفوع یہ ہے جس نے اچھی طرح وضو کر کے کسی برادر مسلمان کی عبادت بامید ٹوایک  
وہ سترہ میں کی راہ نکھو ہم سے دور ہو گیا سرواۃ ابو حازمہ حابر فرماتا کہتے ہیں جسے ہمارا  
کی کسی بیمار کی وہ رحمت میں گیا یہاں تک کہ بیٹھے جب بیٹھا تو رحمت میں غوطہ لگایا سرواۃ  
بلاغ اسی کے لگ بھگ لفظ کعب بن مالک کا نزدیک احمد کے آیا ہے عمر بن خطاب کی حدیث میں  
مرفوعاً یوں ہے کہ جب تو پاس بیمار کے جاوے تو اوس سے دعا طلب کر اوسکی دعا مثل دعا ملائکہ  
کے ہوتی ہے سرواۃ ابن ماجہ افسوس ہے کہ اکثر لوگ اس نعمت سے فائل ہیں بیمار لوگوں  
سے دعا کا طلب کرنا فال بد جانتے ہیں اخوذ باللہ ان اکون من الجاہلین ۶

## بیمار کو کیا دعا و بیمار کیا کے

حدیث ابن عباس میں آیا ہے جسے عبادت کی ایسے بیمار کی جسکی اصل حاضر نہیں ہوتی وہ تو اس کے  
پاس سات ابرہہ دعا کے اسأل اللہ العظیم رب العرش الکرم العظیم ان یشیفک  
اللہ اوس بیمار کو اوس مرض سے عافیت دیگا سرواۃ ابو حازمہ و الترمذی و المنذری نے  
کہا دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیمار کے لئے بہت حدیثوں میں آئی ہے ذکر اوفکار  
اس کتاب کی شرط پر نہیں ہے سعد بن مالک مرفوعاً کہتے ہیں جس مسلمان نے اپنی بیماری میں چالیس  
لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کہا پھر دیکھا تو اسکو اجزا یک شہید کا مانتا

اور چرا چاہو گیا تو سارے گناہ اور کئے نسخے باتے ہیں سواۃ الحاکمہ

## بیان عمل کا وصیت ہیں

حدیث ابن عمرؓ میں آیا ہے کہ ہر مسلمان پر چھکے پاس کوئی چیز لایق وصیت کرنے کے جو حق ہے کہ وہ  
 یا تین رات بسر کرے مگر وصیت اور کسی پاس اور کئے لکھی ہو سواۃ ہا لکھ و مسلم انس  
 بن مالک کہتے ہیں ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ایک آدمی نے آکر کہا  
 کہ فلان شخص مر گیا فرمایا ابھی تو ہمارے پاس تھا کہا کان فرمایا لست ادر اللہ محو یا غضب کا  
 یکدم ناہے محروم وہ ہے جو وصیت کرنے سے محروم رہا سواۃ ابو یعلیٰ حکم مسئلہ وصیت کا  
 مفادہ قصیدہ میں مفصل لکھا گیا ہے کہ وصیت واجب ہے یا سنت یا مستحب احادیث و روایات  
 قرۃ العین میر علی حسن خان اولیٰ نصر کے کتاب تخریج الروایات یا مطبوع مصر میں بہت اچھی طرح  
 ضبط کیا ہے حدیث ابی ہریرہؓ میں مرفوعاً آیا ہے مرد و عورت خدا کی طاعت کرتے ہیں ساتھ  
 سر تک پہراؤ کو موت آتی ہے وہ وصیت میں ضرر دیکھائی ہیں اور نیز مار واجبیا جو بانی ہر ایک  
 سواۃ ابو جہلہ و ابوہ و ابن ماجہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ عمل کرتے ہیں اہل شرک اس سر تک ہر  
 وصیت میں مدد کر جاتے ہیں عمل خیر پر انکا فائدہ ہوتا ہے جنت میں چلے جاتے ہیں اس عاصی  
 مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ضرر دینا وصیت میں منجھڑ کیا کر کے ہے ہر تلافی حد و اللہ پڑا  
 سواۃ النسائی ابوسعید خدریؓ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے آدمی اگر اپنی حیات و صحت میں  
 ایک درہم خیرات کو دے تو سو درہم کی خیرات کرنے سے مرنے وقت بہتر ہے سواۃ ابو جہلہ و ابوہ  
 و ابی حیان ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا کون صدقہ بڑا ہے یعنی قر  
 میں فرمایا یہ کہ صدقہ دے تو اور تو تندرست ہو بخیر جو تمنا می سے ڈرے تو نگرہ کی سی  
 رکے اتنی دیر نہ کہ جب جان گلے میں پہونچے تب تو کہے فلان کو یہ دو فلان کو یہ دو وہ تو  
 اور اس فلان کا پیسے ہی جو چکا ہے سواۃ البخاری

## بیان محبت لقاء اللہ کا

عائشہ نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی دوست رکھتا ہے ملنا  
اللہ کا دوست رکھتا ہے اللہ اس کے ملنے کو جو کوئی کر وہ رکھتا ہے ملنا اللہ کا کر وہ رکھتا ہے  
اللہ ملنا اس کا انہوں نے کہا ہم سب ہی تو موت کو کر وہ رکھتے ہیں فرمایا یہ بات نہیں ہر مومن  
کو جب خدا کی رحمت و رضوان و جنت کی خوشخبری سنائی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے  
اللہ ہی اس کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے کافر کو جب عذاب و عخط خدا کی بشارت دی جاتی  
ہے تو وہ اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ ہی اس کے ملنے کو ناپسند رکھتا ہے سواہ الشیخ  
والترمذی والنسائی میں یہی مضمون حدیث انس بن مالک اور یحییٰ احمد کے بھی بلفظ دیگر آیا ہے اور  
کا لفظ مرفوع یہ ہے اذا احب عبدی لقاءى احببت لقاءہ واذا کره لقاءى کرهت  
لقاءہ سواہ البخاری اس سے بڑھ کر کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ نوکری غلام اپنے مالک کو  
دیکھیں مالک اپنے رحم و کرم کو کہ گناہ بخشے خطا معاف فرماوے لے اللہ تو جو چاہے ملنا  
کر دے اپنے ملنے کی خوشی سب سے زیادہ جھکو دے قبر میں تو ہو اور میں ہوں پس اس

جہانے متحقر خواہم کہ آنجا

ہمیں جای من و جای تو باشد

## جس کا کوئی آدمی ہر گیا ہو وہ کیا کے

حدیث ام سلمہ میں مرفوعاً آیا ہے نہیں کوئی بندہ جس کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور وہ یوں  
کہتا ہے انا لله وانا اليه راجعون اللهم اجرني في مصيبتی واخلف لي خيرا منها  
مگر اللہ اس کو اجر دیتا ہے بہتر اوس سے بد لا بخشتا ہے سواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہ ہے  
جب تم میں کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو یوں کہ انا لله الخ اللهم عندک احتسب مصيبتی  
فاجر فی ہما وابد لہی بہا خیرا منها حدیث ابی موسیٰ کی بمقدمہ وعات ولد وبنار بیت الحمیر

یہ اس کتاب میں گزر چکی ہے سواہ الترمذی و ابن حبان ۔

## بیان قبر کوٹنے مردے کے نہلانے کا

حدیث ابی رافع بن مرفوعاً آیا ہے جسے نکلا یا کسی میت کو پھر چھپا یا اس کے عیب کو بخشے گا اللہ جبار گناہ کبیرہ اس کے جس نے قبر کو وہی کسی اپنے بہائی کی بیا تنگ کہ چھپا یا اس کو اندر اس کے ٹوکے یا اسے اس کو ایک گھر میں رکھا بیا تنگ کہ وہ بیعت ہو سواہ الطبرانی حاکم نے آٹا اور زیادہ کیا ہے کہ جسے کفن کیا کسی میت کو مینا و گیا اس کو اللہ سندس واستبرق جنت کا مالک کا لفظ یہ ہے جسے نکلا یا کسی میت کو اس کا امانت کو ظاہر کیا اس کے عیب کو وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکلا جیسے کہ آج اس کی مان نے اس کو جتا ہو سواہ احمد و الطبرانی ابو ذر مرفوعاً کہتے ہیں تو زیارت کر گور کی وہ تجھ کو آخرت کی یاد دلا دیگی نکلا موتی کو بیشک کام کاج کرنا خالی بدن کا ایک بڑی موصفت ہے نماز پڑھ جائے بر شاپ یہ نماز تجھ کو ملگین کرے ملگین آدمی خدا کے سایہ میں جوتا ہے ہر خیر کے سامنے آتا ہے سواہ الحاکم

## بیان جانیکامراہ جنازہ کے اور دفن کرنے کا

مبتدئ حقوق مششکا ز مسلم کے مسلم پر ایک یہ ہے کہ جب وہ مر جاوے تو اس کے نیچے جاوے اس کو مسلم نے ابو ہریرہ سے بطور روایت کیا ہے دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ جو شخص جنازہ پر حاضر ہوا تو اس پر نماز پڑھے اس کو ایک غیر اہل ثوب لیا جس شخص نے حاضر ہو کر دفن ہی کیا اس کو دو قیراط ملین گے پوچھا دو قیراط کیا ہیں فرمایا مثل دو بڑے پہاڑوں کے ہیں سواہ ابی سلم وغیرہ کی روایت یہ ہے کہ چوٹا قیراط برابر احد کے ہو گا ۔

## بیان کثرت مصلین کا نماز جنازہ پر



عائشہ مرفوعہ کہتی ہیں کسی مرنے والے پر ایک گروہ مسلمانوں کا نماز نہیں پڑھتا ہے جب تک تعداد و مسو فز  
 ہو پڑوہ سب اس کی سفارش کرتے ہیں مگر اللہ اور اس کی سفارش کو اس کے حق میں قبول فرماتا ہے  
 رواہ مسلم ابن عباس کی حدیث مرفوعہ میں ذکر چالیس شخص کا آیا ہے جو مشرک نہیں ہیں یعنی  
 ان کی شفاعت پذیرا ہوتی ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ بعض نمازی بھی مشرک ہوتے ہیں  
 یہ بات نہیں ہے کہ جو کوئی نماز پڑھتا ہے یا روزہ رکھتا ہے وہ مشرک نہیں ہو سکتا  
 بلکہ باوجود ایمان ظاہری کے مشرک بھی جمع ہو جاتا ہے دیکھو خود خدا نے یہاں اس بات کی  
 خبر دی ہے فرمایا وَمَا يُؤْمِنُ الْكَرْهُم بِاللَّهِ وَلَا وَهُمْ مُشْرِكُونَ اسی لئے یہ بات فرمائی  
 ہے کہ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ مَيِّتٍ فَيَقُومُ عَلَى حَبَاثَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ  
 بِاللَّهِ شَيْئًا لَا تَشْفَعُ لَهُمُ اللَّهُ فِيهِ رواہ مسلم ابن عباس مرفوعہ یہ بھی معلوم  
 ہوا کہ نمازی مشرک کی شفاعت حق میں میت کے قبول نہیں ہوتی ہے کیا خاک قبول ہو پیر  
 خود دریا نہ شفاعت کجا جنے مسلمان پیر پرست گور پرست رائے پرست قیاس پرست ہجرت  
 دوست ہیں اکثر مشرک مبتدع ہوتے ہیں ان سے زندگی میں کچھ فائدہ ہے نہ بعد موت  
 کے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مالک بن ہشیرہ مرفوعہ کہتے ہیں کوئی میت مسلمان  
 نہیں ہے جس پر تین صفیں مسلمانوں کی نماز پڑھیں مگر اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے  
 امام مالک بموجب اس حدیث کے جب اہل جنازہ جمع ہو جاتے تو ان کی تین صفیں کرتے رواہ  
 ابو داؤد قتادہ عبد اللہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جسے تعزیت کی کسی ہیبت زدہ کی اور سکو  
 اجر ہے برابر اس کے رواہ الترمذی ابو بردہ کا لفظ یہ ہے جسے تعزیت کی کسی ایسی  
 عورت کی جس کا بچا مر گیا ہے تو اس کو جنت کی ایک چادر اوڑھ لائیں گے ۛ

### سیان جلد لپیچانے جنازہ کا جلد و ن کرنا

حدیث ابو ہریرہ میں مرفوعہ آیا ہے تم جلدی کرو جنازہ میں اگر نیک ہے تو تم اس کو طرف خیر کے

لئے جلاتے ہو اور اگر کچھ اور طرح پر ہے تو ایک ذکر کو اپنی گردنوں سے اوتار کر رکھتے ہو مگر  
 الشیخاں ابن سعد نے کہا جتنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ جنازہ کے ہمراہ  
 کس طرح عین فرمایا دوڑنے سے کچھ کم اگر خیر ہے تو اور ہر جلدی لیجانا چاہئے اگر اور طرح پر ہے  
 تو اہل نام کو دور کرنا چاہیے سواۃ ابو حاذقہ مسائل کفن و دفن و غیرہ کے کتب فقہ سنت  
 میں لکھے گئے ہیں جیسے فتح الغیت وغیرہ میں یہ جگہ ذکر احکام کی نہیں ہے

## بیان عاکا واسطے میت کے شناس کر نیکیا میت پر

عثمان بن عفان کی حدیث میں آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دفن میت  
 سے فارغ ہوتے کھڑے ہو کر فرماتے تم مستغفار کرو اپنے بھائی کے لئے ثابت رہنا انگوڑا  
 اوسکے کہ وہ اس وقت سوال کیا جاتا ہے سواۃ ابو حاذقہ انس نے فرمایا کہا ہے ایک  
 جنازہ نکلا اوسکو لوگوں نے اچھا کہا تین بار فرمایا کہ جنت واجب ہو گئی دوسرا جنازہ نکلا  
 اوسکو لوگوں نے برا کہا تین بار فرمایا کہ دوزخ واجب ہو گئی پھر کہا جسکو تم نے اچھا کہا وہ جنتی  
 ہوا جسکو تم نے برا کہا وہ دوزخی ہوا تم خدا کے گواہ ہو زمین میں سواۃ البخاری و سلم  
 واللفظ لہ معلوم ہوا کہ اہل تقویٰ و دین کا اچھا برا کہنا کسیکو موجب حصول جنت و دخول  
 مار کا ہوتا ہے خدا کا دے کہ کسی مردے کو نیک مسلمان برا کہیں ورنہ پورا دسکی مٹی خراب  
 ہے یہی مضمون حدیث انس کا حدیث عمر بن خطاب میں بھی فرمایا ہے اتنا اور زیادہ کیا  
 ہے کہ جس مسلمان کے لئے چار آدمی خیر کی گواہی دیتے ہیں اوسکو اللہ جنت میں لپیٹے گی کیا تین  
 اور دو آدمی کا بھی ذکر آیا ہے مگر کیا آدمی کی گواہی کا حال نہیں پوچھا سواۃ البخاری  
 انس کا لفظ یہ ہے نہیں مگر انکوئی مسلمان کہ چار ہمسایہ قریب اوسکے لئے گواہی دیں کہ وہ  
 سوا خیر کے اور کچھ نہیں جانتے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہارا جانتا اسکے حق میں قبول  
 کیا جو بات اسکی تم نہیں جانتے ہو وہ میں نے اسکو بخش دی سواۃ ابو یعلیٰ و ابن حبان

بیٹھنا ایک جیل ہے مغفرت کا ورنہ خدا کو کیا معلوم نہیں ہے چار کے کہنے پر کیا انکسار ہے برے کو  
 اگر ہزار چاکین تو وہ اچانکین ہو سکتا ہے اگر لاکھ ہزار اکین تو وہ ہزارین ہو سکتا ہے  
 ابو قتادہ مین آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازے پر ہلائے جاتے تو میت  
 کا حال دریافت فرماتے اگر لوگ اسکو اچا کہتے تو نماز پڑھتے ورنہ کہہ دیتے کہ تم بڑھو ورنہ پڑھتے  
 سواہ احمد ابن عمر کا لفظ یہ ہے تم ذکر کرو بیان اپنے مردوں کی یا زہر ہوا انکی ہوائی کرنے  
 سے سواہ ابو داؤد عائشہ مرفوعاً کہتی ہیں تم براست کہو انوات کو وہ پہنچ گئے اپنے آگے  
 پہنچے ہوئے کو سواہ ابن جابر فی صحیحہ

## بیان اسکا کہ مرؤیارت قبو کرین عوتین نکرین

ابو ہریرہ نے کہا زیارت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ماں کی قبر کی روئے اور  
 رو بولایا پھر فرمایا میں اجازت چاہی تھی اپنے رب سے کہ اونکے لئے استغفار کروں مہنگوا اجازت مادی  
 میں نے زیارت قبر کی اجازت چاہی اوسکی اجازت فرمائی سو تم قبروں کی زیارت کیا کرو وہ موت  
 کو یاد دلاتی ہے سواہ مسلم معلوم ہوا کہ آپ کی والدہ مومنہ نہ تھیں ورنہ اذن استغفار کا  
 ہو جاتا یہ بھی معلوم ہوا کہ زیارت قبور کفار و کفار کی ہی تذکر موت کے لئے جائز ہے مگر انکے  
 لئے دعا سے غیر نکرے کان اون سے عبرت پکڑے اپنا مرنا یاد دلائے اور انکا انجام بد دیکھ کر اپنا  
 انجام درست کرے

ایکے بگور غریبان شہر سیرے کن | ہمیں کہ نقش املہا چہ باطل افتادست

ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے میں منع کرتا تھا کہ مرؤیارت قبور سے سو تم قبروں کی زیارت کیا  
 کرو کہ وہ دنیا میں بے رغبت کرتی ہے آخرت کو یاد دلاتی ہے سواہ ابن ماجہ منذری  
 نے کہا پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عموماً سب مرد و عورتوں کو زیارت قبر سے منع  
 کیا تھا پھر مرد و عورتوں کی حق میں غی بدستور باقی رہی اتنے ابن عباس مرفوعاً

کہتے ہیں لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرات قبور پر اور انہیں جو قبروں کو  
 سجدہ پڑھتے ہیں قبروں پر چرخ جلاتے ہیں سواہ ابن ماجہ والترمذی ابویہریرہ کا لفظ ہے  
 یہ ہے لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرات قبور پر سواہ الترمذی  
 معلوم ہوا کہ یہ لعنت عورتوں پر بعد اذن زیارت قبور کے واسطے رجال کے ہے یہ بات کہ  
 صیغہ مبالغہ سے جواز زیارت کا واسطے نسائے کے نکلنا ہے لعنت کثرت زیارت پر ہے نفیر  
 زیارت پر ٹیکہ نہیں اسلئے کہ اگلی حدیث میں لفظ زائرات ہی آچکا ہے پس مسئلہ ہی ٹیکہ کہ  
 مرد زیارت کریں نہ عورتیں ابن عمر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دفن کر کے  
 پہلے گھر کے دروازے پر ایک عورت کو توتے ہوئے دیکھا وہ فاطمہ علیہا السلام تھیں فرمایا تو  
 کہرت کہاں گئی تھی کہا ان گھروالوں کی تعزیت کیواسطے مکی تھی فرمایا شاید تو ان کے ہمراہ کہ گئی  
 گئی اونہوں نے کہا معاذ اللہ جب بیٹے آپ سن لیا تو پہر وہاں تک جانا کیا فرمایا اگر نو ہوا  
 تک جاتی تو جنت کو دیکھتی جیت تک کہ تیرے باپ کے دادا نہ دیکھتے یعنی بہت غصہ کیا سواہ  
 ابوداؤد والنسائی معلوم ہوا کہ عورت کو ہمراہ جنازے کے جانا یا قبر پر جانا کیسے درست  
 نہیں ہے اگرچہ بعض اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے :

## بیان گزر کرنے کا قبووظالمین پر

ابن عمر کہتے ہیں جب گزرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حجر یعنی دیار مقدس پر ہوا اصحاب نے  
 فرمایا تم داخل نہ ہو ان معذبین پر گھر دوتے ہوئے اگر رونائے آؤسے تو داخل بھی نہ ہو کہیں تم کو  
 وہ بلانے ہوئے جو انکو پہنچی تھی سواہ السیحاں دوسری روایت میں یوں ہے ملاہ الذی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما یحظر قال لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسہم الا بیکم  
 ما اصابتکم الا ان تلووا بالکین براپنا سر پہا کر لیدئے جلدی کر کے اوس وادی میں نکل کر  
 معلوم ہوا کہ ظالموں کے گھر پر نہ مکرنا چاہئے اگر گزرے تو روئے ورنہ اندیشہ ہے کہ باہر نہ

اذکی طرح یہ بھی کسی عذاب میں گرفتار نہ ہو جاوے اعاذنا اللہ منہ :

## بیان عذاب و نعیم قبر کا

عثمانؓ نے فرمایا کہ اسے قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے اگر اس سے نجات ملے تو ما بعد اس کے ہے اگر نہ ملے تو ما بعد موت تری قبر سے زیادہ کوئی جگہ گہراہش کی عینہ ذکر کی مراد اللہ تعالیٰ پریشان نشہ و شر ہے

فان تبخ منها قبح من ذی عظمتہ

والا فانی لا اخلاک نا جی

مردوں پر تو لطف نبوی کوئی عمل

شمع تنہا فی ظلمت کدہ گور نہیں

ابن عمرؓ فرماتے ہیں آدمی جب مر جاتا ہے تو صبح شام اس کی جگہ اس کو دکھائی جاتی ہے اگر حق تعالیٰ سے تو اہل جنت سے اور اگر دوزخی ہے تو اہل دوزخ سے کہتے ہیں یہ جگہ ہے تری جیہ تک کہ تم کو خداوند قیامت کے ارشاد سے مراد اللہ الشیخان ابو ہریرہؓ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ میں اپنی قبر میں ایک ہنر لایا ہوں ہوتا ہے اس کی قبر کو ستر گز چوڑا کر دیتے ہیں قبر منور ہو جاتی ہے جیسے لیلة البدر کا چاند تم جانتے ہو یہ آیت کے حق میں اور تری ہے فان لا معیشة ضنکما کہا اللہ ورسولؐ سچا کو خوب معلوم ہے فرمایا مراد کافر کا عذاب ہے اس کی قبر میں اس حدیث مراد ابن ماجہؒ کا نقشہ نے کہا اے رسول خدا یہ امت اپنی قبروں میں مبتلا ہوتی ہے میں ایک ضعیف عورت ہوں میرا کیا حال ہو گا فرمایا ثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاة الدنیا و فی الآخرة مراد اللہ الناس یعنی ایمان والوں کو بیان وہاں سب جگہ ایمان پر ثابت رکھتا ہے جو کوئی ایمان پر مریگا اس کو کچھ ڈر نہیں ہے حال سوال منکر و نکیر کا تو جواب یہی ہوسکتا ہے و کافر و منافق کا احادیث کثیرہ میں مفصل آیا ہے یہ سب حدیثیں کتاب ترفیب ترفیب مندرجی میں لکھی ہیں یہ جگہ ان کے ذکر کی نہیں ہے سوال یہ ہوتا ہے منی سہل ما حینک ما ہذا الرجل الذی بعثت فیکم جواب یہ ہے ربی اللہ حدیثی الاسلام ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سوال جواب کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں

ہمارے مازب سے مرفوعاً بطور عایت کیا ہے :

## کتاب البعث و احوال یوم القیامہ

سندری نے کیا یہ کتاب کچھ ترغیب ترہیب میں صریح نہیں ہے بلکہ حکایت امور مولد ہے جسکا انجام واسطے سہارا کر نصیر واسطے اشقیار کے مجیم ہے تا آن اسکی لپیٹ میں کچھ صریح کچھ متل صریح کے ہے ایسے اسلئے ہم نے ہی ذکر اسکا اس کتاب میں چھوڑ دیا سندری نے ایک فصل بیان میں نوع صور و مقام سامت کی لکھی ہے و دوسری فصل بیان حشر و غیرہ میں تیسری فصل ذکر حساب و غیرہ میں چوتھی فصل عرض و صراط و میزان کے مقدمہ میں پانچویں فصل بیان شفاعت و غیرہ میں حاصل ان سب احادیث کا رسالہ جمع اگر ائمہ میں بعبارت فارسی آچکے ہے جب کسی ہوسمیں اسکی دنیا درست ہو گئی ایمان پر وہ اس جہان فانی سے گزر گیا تو اب مابعد میں آسانی پر آسانی ہے اور اگر خدا نخواستہ نام کا مسلمان تہا نہ کام کا کبھی شرک کیا کبھی بدعت میں پھسا رہا کبھی گناہ کبیرہ کرتے کرتے مر گیا کبھی لٹاق قلبی یا عملی پر پلدا یا تو انجام چارواں آئے اللہ تو ہر کو اسلام پر مارے ہمارا حشر ہر راہ صلا کا مکے کر چکا اپنے مہارم و معاصی سے بچا شیطان کے ہر کانے لگراہ کرنے سے نگاہ رکھتے تیری مدد ہوگی تو یہ سب کام درست ہو جاویں گے بے تیری ہدایت و توفیق کے ہم سے کیا ہو سکتا ہے اللہم و فقہا :

## کتاب صفۃ الجنة

### بیان جنت مانگنے کا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہیں بناہ نہ مانگی نار سے کسی بندے نے سات بار گزرا نہ کہتی ہے لے رب تیرا فلان جندہ مجھ سے چناؤ مانگتا ہے تو اسکو بناہ دے سوال میں نہ کرنا کوئی

بندہ جنت کا سات بار مگر جنت کہتی ہے کہ اے رب تیرا فلان بندہ مجھے مانگتا ہے تو اسکو جنت  
 میں داخل کر سواہ ابو یعلیٰ یا سناد علی شرط البخاری مثلاً تار یون کہتی ہے کہ اسے  
 پروردگار تیرا بندہ گنہگار صدیق حسن خان مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو اسکو بھی آؤ جنت میں  
 کہتی ہے کہ وہ مجھے یہ رسول کریمؐ کو جنت دے اللہ ہاجر فی من الناس وانی اسألك الجنة یا  
 عفا عن انس کا لفظ مرفوع یہ ہے جسے سوال کیا جنت کا تین بار جنت کہتی ہے اللہ اخذ  
 الجنة جسے پناہ مانگی نار سے تین بار نار کہتی ہے اللہ ہاجر من النار رواہ الترمذی  
 یہ بھی ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب تم اللہ سے جنت مانگو تو فردوس مانگو کہ وہ اعلیٰ جنت  
 ہے اس کے اوپر رحمن کا عرش ہے اللہ انی اسألك الجنة جنة الفردوس واعوذ ب  
 من النار نار الحییم

## بیان اہل جنت کا

حدیث مرفوع انس میں آیا ہے البتہ جگہ ایک کمان یا ایک تانہ یا نہ تمہارے کی جنت میں بہتر  
 ہے دنیا و ما فیہا ہے اگر ایک عورت نسا اہل جنت سے زمین کی طرف جھلکے تو ساری زمین  
 کو خوشبو سے بہرہ دے ساری زمین کو روشن کر دے اور کہنی جو اس کے سر پر ہے دنیا و ما فیہا  
 سے بہتر ہے رواہ الشیخان ابن مسعود کا لفظ مرفوع یون ہے جنت کی عورت کا یہ حال ہے  
 کہ سفیدی اس کی پٹلی کی متر حلوں کے اندر سے نظر آتی ہے گو داہنڈی کا باہر سے دکھائی دیتا  
 ہے یہ اس لئے کہ اللہ نے فرمایا ہے کانھن الیاقوت واللمجان یا قوت ایک بہتر ہے اس کے اندر  
 اگر چہید کر کے ڈور پر پوجا جاتا ہے تو باہر سے نظر آتا ہے رواہ الترمذی ابوسعید نے اسی  
 آیت کی تفسیر میں مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ اس کے رخسار میں آئینہ سے زیادہ درصان نظر  
 آتا ہے ادنیٰ موقی اس کا ایسا ہے جو ما بین مشرق و مغرب کو روشن کر سکتا ہے وہ  
 کپڑے پہنے ہوگی نظر اندر گیس کر پٹلی کا گودا دیکھ لیگی رواہ احمد و ابن حبان

اسے اللہ تعالیٰ عورت پرستی نصیب کرے

## بیان حورین کے گانے کا

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہے جنت میں حورین کا ایک سیلا ہو گا وہ ان وہ اپنی آواز کو بلند کر سکی کر سکی اور کبھی کسی نے دیکھی سنی نہ ہو گی وہ کہیں گی نحن الحالدات دلا مدید نحن الداعیات دلا منا نحن الراضیات دلا لسطح طوبی لمن کان لنا وکنا له مرداء العزم یعنی ہم ہیں ہمیشہ رہنے والیاں کبھی ہلاک نہ ہوں ہم ہیں عین والیاں کبھی بھری غموں ہم ہیں رہی رہنے والیاں کبھی ناراض نہ ہوں خوشی ہوا و سکھ جو ہمارے لئے ہے اور ہر ایک کے لئے عین ع کر بکشی زبے طرب گر کتنی زبے شرف ہے

## بیان جنت کے بازار کا

انس کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ایک بازار لگایا ہو گا جو کہ ان لوگ جاؤ گئے باوجود مال چلیں اور کئے کو کپڑے کو کنگے کی حسن و جمال بڑھ جائے گا اپنے گھر پر کر آویگئے گھر والے کہیں گے ہاں تم تو بہت حسین خوبصورت ہو کر آئے ہو سو آؤ کہ سلام دوسرے الفاظ کا یہ ہے اہل جنت بازار کو جاکر آویگئے مشک کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے جب اپنی ازواج کے پاس پہنچ کر آویگئے یہ کہیں گے بھوکہ تمہاری خوشبو آتی ہے جو پہلے تھی وہ کہیں گی تم ہی تو خوشبو ہو کر آئے ہو جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے یہ خوشبو تمہارے پاس نہ تھی سو آؤ اس بابی اللہ موقوفہ مگر ایسے سو قون کو حکم فرج کا ہوتا ہے اسکے بعد شہری نے ذکر ملاقات باہمی و سواری اہل جنت کا کیا ہے خبر کہا ہے کہ جنت خیال سے باہر تو بڑے عقل سے حسن صفات میں اسے اپنے حسن بن و قاس نے فرمایا کہ ہے کہ اگر ایک جنتی کا لنگن ظاہر ہو تو شہری کی روستی مثل تاروں کے جاتی رہی سو آؤ الترمذی ۔



## بیان خلود اہل جنت کا جنت میں

معاذ بن جبل نے فرمایا کہا ہے اے لوگو! میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ باگزشت تمہارا طرف جنت کے یا نار کے ہے یہ خلود ہے بلا موت کے یہ اقامت ہے بلا طعن کے سوا لا الطیرانی فی الکبیر یعنی ذہب کیسی موت آو گی نہ ابھنگہ سے کوئی ہوگا یہیں ہمیشہ کارہنایا ہے اللہ ہمارا زقنا الجنة ابو سعید خدری کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب جنت والے جنت میں جا چکیں گے ایک پکار پیا والا پکار دینگا اب تم سب درخت رہو کہی پیار ہو گے ہمیشہ جیتے رہو کہی نہ مر گے جو ان بنے نہ کہی بوڑھے ہو گے یہیں کرو کہی دکھ نہ پائو گے یہ ہے قول اللہ تعالیٰ کا و خود وان تلکم الجنة اور من تقوھا بما کنتم تعملون سوا لا معلوم ہوا کہ جنتو آزار دنیا میں ہیں جیسے بیماری موت بڑا پاؤ کہہ دو یہ جنت میں کچھ ہوگا آرام ہی آرام ہوگا راحت ہی راحت ہوگی نعمت ہی نعمت ہوگی واللہ اعلم

کے را کہے کار سے نہ باشد

بہشت اسجا کہ آزار سے نہ باشد

دوسری روایت میں اسے فرمایا قصہ فریح موت کا بصورت گو سفند آیا ہے موت کو رو بروئے اہل جنت و نار فریح کر کے پکار دینگے کہ یا اہل الجنة خلود فلا موت و یا اہل النار خلود فلا موت سوا لا الشیخان معلوم ہوا مراد خلود سے دوام ہے نہ مدت و نہ ازلیہ قول شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور اس کے اصحاب کا کہ جنت باقی رہی و گی نار ایک دن فنا ہو کر جنم کے دروازے کھڑے ہو گئے اگرچہ منافق قول بعض صحابہ و تابعین کے ہے مگر خلافت ظاہرہ نظم قرآن و دلیل سنت سید ولد عدنان ہے چہو را بہشت کا مذہب یہی ہے کہ مراد دوام بلا فنا خلود بلا انقضا ہے ابن عمر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب جنت والے جنت میں و نار میں والے و نار میں داخل ہو چکیں گے موت کو لا کر سامنے جنت و نار کے فریح کرینگے ایک منادی ندا کرے گا یا اہل الجنة لا موت یا اہل النار لا موت او سوقت اہل جنت کو خوشی پر خوشی اہل نار کو

نیچ پر پرخ ہو گا دوسری رعایت میں یوں آیا ہے کہ جب اللہ اہل جنت کو جنت میں اہل نار کو نار  
میں داخل کر چکا گی تو ایک موزن دریاں اونکے کپڑے ہو کر یہ دوسری گاہ کیا اہل الجنة کا موت  
و یا اہل النار کا موت کل خال دنیا ہو قیہ رواۃ البخاری و مسلم اس میں صاف فرماؤ  
ہے کہ دونوں فریق ہمیشہ ہمیشہ کو جنت و نار میں رہ پڑے آب نہ موت ہے نہ قوت جنت کے  
احوال میں رسالہ شیر ساکن الغرام الیٰی روایات دار السلام ایک عمدہ کتاب ہے لائق دید  
ذہاب شہید سومین کامل کو اوکے دیکھنے سے شوق حصول جنت کا دو بالا ہوتا ہے احوال جنت  
کی ہمت کو قوت حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت دے اپنے دیوار مقدس سے شرف  
فرما دے اگرچہ حال ہمارا مصداق اس مقال کا ہے

نہ تو زادہ نین جگہ ملی نہ تو فاسق سے بگاڑی | نری وہ نعل ہر ن لے رضی ذال الذی ذی اللہ

## خاتمة الكتاب عاقبة الخطا

اب ہم اس مختصر کو جسکے معنی ملحق کتاب ترغیب ترہیب خلاصہ در فلاح کیست اس ایک حدیث بخاری  
پر شتم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ بھی اپنی رضا مندی پر فرما دے دنیا و آخرت میں ہم سے رفی  
ہے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ  
وسلم قال ان اللہ عزوجل یقول یا اهل الجنة فیقولون ربنا لیبیک وسعد یدک و الخ  
فی ید یدک فیقول حل رضیتہ فیقولون وما لنا لا نرضی یا ربنا وقد اعطیتنا  
ما لم نعط احداً من خلقک فیقول الا اعطیکم فضل من ذلک فیقول احل علیکم  
رضوانی فلا استخط علیکم ابدا رواۃ البخاری و مسلم یعنی دن قیامت کے اللہ عزوجل  
فرما دیگا جنت والو وہ کہیں گے اے رب ہمارے ہم حاضر تیار ہیں تساری بہتری تیرے ہی ہاتھ  
میں ہے فرما دیگا تم راضی ہوئے وہ کہیں گے کہو کیا ہوا ہے جو ہم تم سے لے رہا ہمارا راضی نہیں  
حالانکہ تم نے جو کچھ ہم کو دیا جو وہ کسی ایک کو بھی نہیں دیا اللہ تعالیٰ ارشاد فرما دیگا کیا میں تم کو

اس سے زیادہ بہتر چیز نہ دوں پھر کہیگا میں نازل کرتا ہوں تم پر اپنی رضا مندی خوشنودی  
 اب کبھی میں تم پر نفاذ ہو گا غصہ نہ کرونگا اسکو شیخین نے روایت کیا ہے تمہنے مانا کہ ہم سب سے  
 زیادہ گنہگار ہیں لائق ڈھکڑا ہٹکار ہیں مگر آخر بندے تو اوسے ایک خداوند کے ہیں  
 اوسکے رسول خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہیں میں جتنے سچے دل سے انشاء  
 تعالیٰ کا یہ طریقہ کی تصدیق کی ہے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر ایمان لائے ہیں امت  
 اسلام میں داخل ہیں آپسے افعال بد احوال خراب اعمال سو کا اقرار کرتے ہیں تو کہیں جوانی  
 میں جو کچھ گناہ ہم سے ہوئے ہوں اونکا منشا ہماری نادانی یا بھری بے علمی یا بوجہ جنتی تھی اب  
 ہم اون سب گناہوں سے بالکل تائب ہو گئے ہیں پھر اونہیں جو ایسے گناہ ہوئے جنکو سوا  
 عالم الغیب کے کوئی بھی نہیں جانتا اور وہ اب تک سب پرستور رکھے گئے سو جب وہ کچھ معافی  
 یہاں کسی پر ظاہر نہیں ہوئے تو رحمت الہی کہ اب کسی مقتضی ہوگی کہ بیان تو ہمیشہ ہمارے  
 عیبوں کو چھپا یا اب وہاں اونکو ظاہر کریگا نہیں بلکہ وہاں ہی ہم امید مغفرت و ستر رکھتے ہیں  
 خدای بنید و جی پوشد ہمایہ نخی بنید و جی خروشد اللہم استرحوہم راتنا و اہلہم و عتقنا  
 رہے وہ گناہ جو ہم سے بعد جوانی کے ابتدا سے پیری میں ہوئے ہیں خواہ کئے گناہ تھے یا  
 چھپے سو جو خداوند کریم گناہاں طفلی و جوانی کو بخشے گا کیا وہ معافی پیری کو بخش نہیں سکتا  
 ہے کہ ہم خواہی نخواہی نا امید ہو کر ایسے رحیم کریم غفار ستار سے بدگمانی کریں بیشک اب ہم  
 گناہ کرنا اس عمر میں نہایت بھاری ہو گیا ہے ہم نہیں جانتے کہ ہم سے کوئی خطا و قصور صاف  
 ہو مگر نفس و شیطان کے چال سے کسی طرح رہائی نہیں ہو سکتی جب تک کہ اللہ تعالیٰ ہی بد  
 نکرے و و برے سے جو دھوین صدی جہت کی کیا شروع ہوئی ہے کہ سارے مسلمانوں کا  
 رنگ ڈھنگ بدل گیا ہے پیلے دنیا اگر برابر ایک نقطہ کے شوق پرست گناہ دوست تھی تو اب  
 وہ نقطہ دائرہ ہو گیا ہے آگے دیکھا جاتا ہے کہ یہ دائرہ برابر کد زمین کے ہوتا ہے یا کرہ  
 آسمان کے یا نفع صور کا طالب بنتا ہے اب یہ حالت اسلام کی ہے کہ لوگ اسلام کے نام پر

مفسد کہتے ہیں دین کو و سب ٹھیک گیا ہے معاصی طاعت کی طرح محبوب ہو گئے ہیں یا کیا  
 بر دین کی طرح ناپسند ٹھیک گئی ہے ظلم کا کارخانہ بالکل بطل ٹھیک گیا جلی کا بانا گرم خوب ہو گیا  
 اس وقت برائے توبہ ہیں اگر کوئی شخص فقط نماز روزہ زکوٰۃ حج کو قائم نہ کرے تب تک اسے اکل مال حرام  
 سے بہتا ہے تو سمجھو کہ وہ جہنم وقت شبلی زبان سے آب وہ وقت کہان رہا کہ لوگ عبادت  
 و زہد کو حکومت و سلطنت سے بہتر جانتے تھے خدا کے لئے یہ بڑھتے پڑھتے تھے ملک کیچھے دین  
 پر لات آتے تھے تہذیب شعروں میں شاید وہ چار یا دس پانچ ماسق بے اعتبار ہوں تو ہوں شر  
 اگر مسلمان صحت سادہ ہوں ہوتے تھے اطہار فسق و مجور سے شریعت تھے آب تو ہزار  
 میں ایک بھی منفی پر ہیز گار کہیں نظر نہیں آتا ہے جو سیکڑوں لوگوں میں کوئی ایک خدا سے  
 ڈر کر توبہ کر لیتا ہے تو اس توبہ پر قائم نہیں رہتا بلکہ اس توبہ پر اپنی خداست ظاہر کرتا ہے  
 کہ ہائے انوس مفت میں عیش بر پا ہو گیا آخر صالح ہوئی کاش یہ زندگی اسی عشق و فسق میں  
 گزر جاتی دنیا کامرا تو کچھ جیکہ لیتے ۷

بے غم عشق تو صد حیف و عمر سے کد گشت | پیش ازین کاش گرفتار غمت سے بودم

یہ کہانی غربت اسلام کثرت انعام کی طول و عرض میں کچھ قصہ امیر حمزہ و بوستان فیصل  
 سے کم نہیں ہے کما تنگ کوئی گئے اور سنے قیامت سر پہ آگئی ہے یہ مسیحا و سکی نشانیاں ہیں  
 فساد کو لازم ہے کہ اگر کچھ ہی خدا سے شرم ہے تو رسالہ بشارتہ الفساق کو بڑھ کر اپنے  
 انجام سے آگاہ ہو کر سچے دل سے یکتے ایمان سے توبہ نصوح کریں خدا و رسول کی طرف  
 رجوع لادین جو غریب غبار اہل اسلام میں با علما و انام و انکو چاہئے کہ اس رسالہ عاقبت  
 کو بڑھ کر اللہ و رسول کے وعدہ صادق پر یقین لادین اپنی معصیت دنیا کو و عیب پیش نہ کر  
 کا سمین اللہم لا عیش الا عیش الاخرۃ ۷

ہمت نگر کہ ہر ورق دفتر اسید | صد پارہ کردہ ایم و بخواب نہ کی

رہی جرات کہ بین راحت خیال کریں نفس و شیطان کا وہ کاندہ کہ دین آپنے مارے حرکت

وسکنت لیل و نهار کو ہمراہ نیت صحاح کے ایک عبادت کا ملہ سمجھ لیں ۵

در پس ہر گریہ آفر خندہ ایت

مرد آخرین مبارک بندہ ایت

قرآن و حدیث دونوں اس بات کے گواہ ہیں کہ اچھا انجام خاص اہل تقویٰ ہی کے لئے ہوگا قیامت کا دن گویا پرہیزگاروں کی شادی کا دن ہے جس طرح کہ کفار و منافقین و فساق کے لئے ماتم کا حیدر ہے یہ دن جسکو دنیا کہتے ہیں پہلا دن ہے اسکو بقائینین جب وہ دوسرا دن آویگا جسکو آخرت کہتے ہیں تو اسکو فنا نوگی عقلمند وہ ہے جس نے اس باقی کو اس فانی پر اختیار کیا ہے دنیا کو مردہ آخرت سمجھا ہے اب یہ پہلا دن تمام ہونے کو ہے تین پر اس دن کے اہم سابقہ کوئے تھپتے اپنی دوکان و وقت عصر کے پچھلے پر میں کہولی ہے ہم جو کچھ کمالین و ربی غنیمت ہے ورنہ پر بجز حسرت و افسوس کے کچھ بھی ہاتھ نہ لگے گا سو واکر جاویگا اللہ تعالیٰ ہم سب غبار کو ایسی توفیق بخشے کہ مطابق اس کتاب اور اسکی بڑی بن بشارۃ الفساق کے عمل کریں اب تک جو کچھ ہم سے غفلت یا ہوشیاری خواب یا بیداری میں سرزد ہوا ہے ہم اس سب سے بصد دل و زبان تائب ہیں نئے سرے ایمان کا کلمہ پڑھ کر صراط مستقیم پر قائم ہونا چاہتے ہیں اللہم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین امین یا ارحم الراحمین غرۃ رجب ۱۲۸۰ ہجری کو یہ رسالہ آغاز ہوا تا آج شگل کے دن قبل مغرب بعد عصر کے اونیس دن میں تاریخ نوزدہم رجب سنہ صد رختم ہوا واللہ الحمد ختم اللہ لنا بالحقسنی واذا قنا حلاوة رضوانہ لاسنی واخرہ عوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین و خاتم النبیین و علی آلہ و صحبہ اجمعین الی یوم الدین ۛ

# خاتمہ عاقبتہ المقتل از حافظ خاں شہر آشوب

میر صدیق حسن خان بہادر بخدا  
قید تقریر سے باہر ہے ترا ضبط ثنا  
سب اعلیٰ ترار تبہ ہے منظم تری شان  
سودہ مسلم کی تشریح ہے تیری تقریر  
صرف احلاق حکیمانہ ہے تیرا ہر وقت  
ترے ادنیٰ سے گدا کو یہ تھا حاصل  
مسلم کہتا ہے ترے سامنے یوں چلا کر  
خوب دیکھا ہے کشابی سے لڑوں نے جھگو  
میں ترے لطف اور احسن اشارت کے خفا  
کبھی دیکھی یہ ادا اور نہ یہ رنگ بٹہ ہنگ  
مومنین اسکو کریں دیکھ کے تقدی حاصل  
علم کے ساتھ عبارت کا ہے یوں ہنگام  
یا دودھ علم سے یوں ہے تری آواز قلم  
دیکھئے بیچے ہیں چھایکے صوفی کپنگ  
ختم کرتا ہے دعا تہ پہ اب پر حطرار  
ہے دعا سب ترا والہ احلاق شہر آشوب

تیرے فیروہ بیان زہد قلم کی کیا بات  
ضبط تحریر سے غائب ہے تری قید صفا  
سب ارفع ترا پا ہے کرم تری ذات  
معون خلق کی تفسیر ہیں تیری عادات  
وقوت انعام کو یاد ہے تیری اثرات  
لجج فارون بھی جو ہاتھ آئے تو ہمارا کلات  
بیکسی میں ہے مری شرم تو مولیٰ ترے ہاتھ  
رکھدین آگے ترے لاکر جو قلم اور دوات  
کیا ہی مطبوع و دلا و بزلگی تر غیبات  
نہ یہ انداز بیان اور نہ یہ لطیف نکات  
ستقین اسکو کریں دیکھ کے ضبط اوقات  
نکلے جس طرح کسی عاشق بے دل کی برات  
جس طرح سامنے مجبور و نکلے گائین برائیات  
نہ مری جان کو آرام ہے نہ دلوں ثبات  
تیرے اوصاف کہاں اور کہاں مری بات  
کا نگاری تری تاحترہ اور تیری حیات

اور حواہش کے لئے آل سول عربی

روزیہ محشر میں اور ثنوں اور حیلون کے سات

# خاتمہ الطبع کتاب عاقبتہ امین سید سلیمان احمد

بے بڑی بات اور چوٹا موٹہ  
اوسے کار تیرا کالا موٹہ

حمد خالق کی اور میرا موٹہ  
نعت لکھنے کا اسے قلم دعوی

اما بعد اہل ایمان کہ ہر مین اور ہر آئین آرباب تقویٰ سے کہدو ذرا قدم بڑھائیں  
شاید یقین دیکھیں حاضرین سنیں کہ یہ کتاب رشادت تاب تر بہرستودگی اعمال و کمالات  
شائستگی افعال توشہ آخرت سراپا خیر و برکت مفسر احکام کتاب و سنت تبشیر حسن عاقبت  
وجہت دلیل جاوہ پرہیزگاری وکیل آمرزش و رستگاری باعث ازدیاد ایمان و  
یقین موسوم بہ چاقبہ المتقین متعنا اللہ بہا و سائر المسلمین چکیدہ خاتمہ خیر  
شہادہ ہر سپہر بخیری گوہر درج نامداری تہر زخار اقبال آبرو دیا بار نوال کوہ وقار  
گردون افتخار بانی آئین عدل گسری موجبہ تو انین رعایا پروری معدن علم مخزن حیل  
خدا شناس اتقا اساس رافع اعلام دین و ملت جامع بنیان شرک و بدعت ثواب والا جاہ  
امیر الملک سید محمد محمد علی حسن خان بہادر دام لہ الحمد والتفاخر مطبع  
خلافت مرجع نیکنام زمام مفید عام نام واقع غنوسود اکبر آباد میں بحسن اہتمام و خوبی انتظام  
خان دیال شان لیاقت نشان منشی محمد احمد خان صوفی کے طبع ہو کر کمال جواہر عیون آفاق  
ہوئی اور سرت بخش قلوب مشتاق

ہر حسن کہ اندر پس آن پر وہ نہاں بود  
گوئی دمساز پر وہ بیکسار برآمد

ہر حسن کہ اندر پس آن پر وہ نہاں بود  
گوئی دمساز پر وہ بیکسار برآمد

اس کتاب کی صفت کا دعویٰ تو محض ان ترانی ہے تو میری زبان میں گویا کی ہے نہ قلم میں  
روانی ہے لیکن اتقنا نے نگواری سے چپ ہی خیل یہ سکتا ہوں کہ سے کم اس قدر تو کہ سکتا ہوں  
کہ ہر نسخہ شائستگی اعمال بایستگی افعال کے لئے اکسیر ہے تعلیم اتقا و زہد و ورع میں خود ہی پناہ  
نظیر ہے مولف دام اقبال نے چشم یقین سے دکھا کہ ثابت کر دیا کہ لطف زندگی پرہیزگاری سے

ہے کیفیت حیات وینداری سے ہے قاسقون نے نہ زندگی کا مزہ اڑھایا نہ فاجروں نے  
حیات کا ثمرہ پایا تقویٰ محیب نعمت ہے وکیل مغفرت کفیل جنت ہے جسکے ولین پر ہرگز گاری  
ہے آخرت میں اونہیں کو رہت گاری ہے پر ہرگز گاروں پر ہر روز وں رحمت باری سے ناسخ  
کا کیا دہر سب اکارت ہے مارین میں او کو ذلت و غاری ہے ۵

فضل و ناناائی ماست درین رو یکسان | انچہ خوانیم مہش انچہ نخوانیم مہش  
اس نامہ ہدایت آخرین علاوہ مضامین پسندیدہ کے عبارت سادہ پر کارمین ایکہ افروغ  
سے تہیہ امر حضرت مؤلف عم قیغندہ کا شاہد عدل صدق گواہ صادق اخلاص ہے ہندش  
الفاظ ہدایت ادب کا دل کوٹ ہے نزاکت معافی کے ہر جی پر چوٹ ہے قناعت و نشین ہے  
سلاست قابل آخرین ہے ۵

ز فرق تا بہت دم ہر کجا کہ می گزم | کرتہ دامن دل یکشد کہ جا ایست  
خداوند کریم اسکے ٹہرنے سے والا کو نفع حاصل و اجل بخشے مؤلف نامہ کو دن و دنارات سوا  
مرتبہ حسن ماقبے عطا کرے ع این و ما از من و از جہل جان آمین باد قطعہ تاج

اے امیر الملک سب کہتے ہیں ظل اللہ تجھے  
یوں تری دریا ولی سے اہل عالم کو ہے فیض  
ہو گئی تیرے رسائی لائے شکر کہ جن اب  
دعویٰ نظم و نسق اکبر کو کب زیبا ہوا  
کیا کریں تیرا نامہ ہے کریں کیونکر شکار  
عام ہے تیری نگاہ و لطفیوں عالم کے ساتھ  
تیرا جلوہ یوں سرست بخش ہے مخلوق کو  
تو ہے یوں عزت و وقار نام آوران روزگار  
سرست داران و لون میں کیوں نہ اعدا کرتے

ہے خطاب ایسا ہی شایان شہر بارون کے لئے  
نفع ہے بارش ہے جیسے کشکار و نیکے لئے  
گنج باد آدر و خسرو چو بہار و نیکے لئے  
یہ تو شایان ہے ترے کچھ اہلکار و نیکے لئے  
یہ ہے جن دانت شیرا نے چکار و نیکے لئے  
شفقت ماور ہو جیسے شیر خوار و نیکے لئے  
ہو بہل حید جیسے روزہ دار و نیکے لئے  
مہر جیسے باعث تنویر تاروں کے لئے  
سچ ہے سروے ہوتے ہیں سوز وں ہرگز کو



ہے ہزار و نکو تہمت ایک تیری ذات سے  
 بے طلب و بینا فزون امید سے ہمیز و کار  
 تجھ کو پر واپے خوشامد کی نہ بارگونی کا خوف  
 آیاں پر کیا منحصر ہے باعث سے نفی ہے تو  
 یوں سیادت سے تیرے آثار و قہر انی ہوئی  
 اس طرح و ایستہ تیرے ہمہ کے علم و فضل  
 یوں قلم و چین ہے لکھنے کو تیرے نامہ میں  
 واہ کیا بیکمل یہ نامہ لکھا تو نے کہ ہے  
 کرو یا ثابت و دلائل سے بصد خوبی کہ ہیں  
 فاعلون کو ہے مستملم از پے حسن عمل  
 ہے مہر بن سنت و قرآن سے نافع کیوں نہ ہو  
 اوسکے الفاظ اہل معنی کو وہ لطف انگیز ہیں

ایک تیری ذات ہے گویا ہزار و شکے لئے  
 ہے کرم اتنا تو مجھ سے پہچکاروں کے لئے  
 ہے بلند و بہت یکساں شہسوار و شکے لئے  
 علم و دین و دولت و اقبال چاروں کے لئے  
 جو خلق تھی مسلم چار یاروں کے لئے  
 جس طرح مخصوص ہے آر دی بہاروں کے لئے  
 جس طرح لگلوں سواری میں تواروں کے لئے  
 رہ نامے راہ تقویٰ دین شعاروں کے لئے  
 عاقبت کی خوبیاں پر ہمیز گاروں کے لئے  
 ہے رفیق ہوش افزا ہوشیاروں کے لئے  
 مایہ دار علم کو بیامیہ داروں کے لئے  
 بادہ پر کیف کیسے ہے گساروں کے لئے

یوں لکھو صراح سال طبع تم حکماء  
 ہے یہ حسن عاقبت پر ہمیز گاروں کے لئے



# صحف نامہ عربیہ مستندہ

سورہ	خدا	دوباب	سورہ	تلا	صواب
۱	۱۰	نظرہ	۱۹	۲۱	بین
۲	۵	بی	۲۰	۱۳	پرتا
۳	۳۴	ایمان	۲۱	۱	عمر
۴	۱۴	آجائے	۲۲	۵	بین
۵	۱۶	دنیا	۲۳	۱۰	بین
۶	۱۵	نشد	۲۴	۱۵	حدث
۷	۵	لہ	۲۵	۱۵	پاک
۸	۶	حب	۲۶	۴	لورینا
۹	۱۵	نہ	۲۷	۱۳	البلاغ
۱۰	۵	حنیفہ	۲۸	۱	مین نہ
۱۱	۱۶	بغیرت قلب	۲۹	۴	مسود
۱۲	۱۵	گناہ	۳۰	۵	پچیس
۱۳	۲	اوکے	۳۱	۵	مرنوما
۱۴	۱۶	آلا اہم	۳۲	۲	سبب
۱۵	۵	افتخاتم	۳۳	۱۲	سلمان
۱۶	۵	عوج	۳۴	۵	سینچر
۱۷	۵	علم بین	۳۵	۱۱	آتابہ
۱۸	۱۱	فقید	۳۶	۱	دار

صفحہ	سطر	خلا	صواب	صفحہ	سطر	خلا	صواب
۷۰	۱۹	پے	اجری	۹۹	۱۸	حضرت موت	حضرت موت
۷۱	۱۱	جالی	جالی	۱۰۱	۱	سبیل	سبیل
۷۲	۱۲	”	”	۱۰۵	۷	غزا	غزا
۷۳	۱۰	صدقے	صدقے	۱۰۷	۱۰	شاق	شاق
۷۴	۱۷	فت	رواۃ ابن زبیمہ	۱۱۲	۴	دوبارہ	دوبارہ
۷۵	۳	بجید	بجید	۱۱۳	۱۵	راشدین سجد	راشدین سجد
۷۶	۱۰	الترمذی	الطبرانی	۱۱۵	۹	ذات الجنب	ذات الجنب
۷۷	۳	جب	جب اپنے	۱۱۶	۱۰	یا حرون	یا حرون
۷۸	۱۰	بھی	یہی	۱۱۸	۱۳	جاتے	جاتے
۷۹	۱۲	لنبا	لنبا جانا	”	۱۹	گانے سنے	گانے سنے
۸۰	۳	آدمی	بہت آدمی	۱۱۳	۵	مختصر	مختصر
۸۱	۱۲	مہجوطا	مہجوطا	۱۲۶	۳	الخمارق	الخمارق
۸۲	”	مشغول	مشغول	۱۲۸	۱۹	مونہ پر	مونہ پر
۸۳	۱۵	مہمند	مہمند	۱۲۹	۱۸	پیشی	پیشی
۹۵	۵	اکو	اکو	۱۳۱	۷	الا	الا
۹۶	۱۷	حدیث	حدیث	۱۳۲	۱۲	خلق	خلق
۹۷	۱۹	ملبہ	ملبہ	۱۳۵	۲	کیا کرو	کیا کرو
۹۸	۱	انکی	انکی	۱۳۷	۱۱	یہ	یہ
۹۹	۷	انکا	انکا	۱۳۸	۷	المسلم	المسلم
۱۰۰	۱۹	ایسی	اپنی	۱۳۹	۱۷	دواعہ	دواعہ

صواب	خطا	صفحہ	صفحہ	صواب	خطا	صفحہ	صفحہ
سرایا	سرایا	۲۱۶	۲۱	یونہیہ	یونہیہ	۱۳۸	۱
خزاعی	خزاعی	۱۲	۵	لے اتے	لے اتے	۱۳	۷
اس میں ہر فوج	اس میں	۱۹	۵	حرام	حرام	۱۵۱	۳
رحمت کا	رحمت پر	۲۱۲	۱۳	سراویگا	سراویگا	۱۳	۷
الہیوم	الہیوم	۲۲۶	۶	سکور	سکور	۱۵۳	۱۳
نقدار میں	نقدار میں	۲۲۸	۲	تاکہ	تاکہ	۱۵۶	۱۹
ارین کا	ارین کا	۱۷	۷	اوسنے	اوسنے	۱۵۸	۱۷
بہترین	بہترین	۲۲۲	۲	ہدایۃ السؤل	دلیل الطالب	۱۶۲	۹
کے	کے	۲۲۳	۲	آخر	اصراء	۱۶۷	۱۸
النصر	لنصر	۲۵۲	۹	یعنی والطرانی	یعنی	۱۶۹	۵
سبب ہی	سبب ہی	۲۵۳	۲	ہوتی	ہو جاتی	۱۷۲	۲۰
شفاعت اور کے	شفاعت	۲۵۵	-	برکاتے باہم	باہم برکاتے	۱۷۴	۱۱
حق میں -	-	-	-	کما فلاں	کہ فلاں	۱۸۱	۱
ایو	ایو	۲۰	۷	ست پرست	پرست	۱۸۲	۸
طرب اور	طرب گر	۲۴۲	۸	الصلۃ	الصلۃ	۱۸۳	۱۸
عقنی	جنتی	۲۶۳	۷	گئے	گئی نہ	۲۰۹	۶
حرب ہی گرم	گرم خوب	۲۶۶	۲	ابو یعلیٰ	ابو یعلیٰ	۱۹	۷
والہ	والہ	۲۶۸	۱۷	الفضل	العقل	۲۱۳	۲۱